



# فہرست مطالب

کھل اول

چھٹا خط

تو دیر اعتراضات جو اس علم کی نسبت ہو رہی ہیں۔ اول اعتراض یہ کہ اس علم کی تاثیر قابل اعتناء نہیں اور غیر ممکن ہے۔ کوئی قدرتی بات اچھی طرح علم نہیں ہو سکتی ہے۔ دوسرا اعتراض یہ کہ حامل و معمول کوئی اور چیز کا ہوتے ہیں۔ یہ آثار خود بخود واقع ہو جاتی ہیں۔

دوسرا خط

سارا اعتراض یہ کہ اس علم کی تاثیر جیسے عام میں کم ہوتی ہے۔ بواغث خطا و عمل کر بہت ہیں جو لوگ قریب ہو تو بہت اثر کی تاثیر معمول پر ہوتی ہے۔ آثار عمل کی طرح کے ہوتے ہیں۔ جو لوگ شکی ہوتے ہیں وہ بیودہ و شرائط کی قید لگتا ہے۔ جیسے عام میں اگر عمل خطا کرے تو کچھ بات نہیں ہے۔ عالم و فاضل اس علم سے منکر کرتے ہیں۔ آثار و فی عمل متناطیس کے متطور کرتے ہیں آثار اعلیٰ کو قبول کرنا نہیں چاہتے۔ روز بروز اس علم میں ترقی ہوتی جاتی ہے۔ دنیا کے اکثر لوگوں کی گیارہ ہے۔ اہل باہر نظر ہے۔

تیسرا خط

اول اعتراضات کا ذکر جو مذہب اور اخلاق پر مبنی ہیں۔ عمل متناطیس حیوانی کے بڑے طور سے استعمال کا یہ علم متناطیس حیوانی کو عام ممنوعہ میں شمار کرتے ہیں۔ لوگوں کی رائے یہ ہے کہ اس علم سے کفر پیدا ہو تا ہے یہ اعتراض لغو ہے۔ عمل متناطیس کی تاثیر فقط وہ ہم پر نظر کیجئے جتنی ہے۔ عمل متناطیس حیوانی کو کچھ کار آمد نہیں سمجھتے ہیں۔ اس علم کا اچھی طرح مطالعہ کرنا چاہیے۔

چوتھا خط

متناطیس حیوانی کا بیان۔ نام اس علم کے۔ جو آثار پہلے پیدا ہوئے ہیں اور ان کا بیان۔ بعض تاثیر عمل مذکور کا بیان۔ خواب متناطیس کے پیدا کرنے کی ترکیب۔ خواب متناطیس کا بیان۔ یہ حالت اون لوگوں پر جو عین میں چلتے ہیں خود بخود واقع ہو جاتی ہے۔ آثار خواب متناطیس کا بیان۔ وہ قوت ہتھکس معمول کو جو اس پر تاثیر کا بیان۔ معمول کو تکلیف کی حس نہ ہو نہ کیا بیان۔

پانچواں خط

اوسکے ضرر کا بیان۔ جلتے عام میں تجربات کرنے سے کچھ فائدہ متصور نہیں۔ جو لوگ معمول کے قریب ہوں اوسکے ساتھ شرکت کا بیان۔ معمول کو قوت دریافت خیالات آشنا غیر حاصل ہوتی ہے۔ پورا غلط خطا معمول کو علامات مرض آشنا خاص دیگر معلوم ہو جاتے ہیں۔ شرکت کے سبب سے معمول کو اکثر امور کی پیش از وقوع واقعہ خبر ہو جاتی ہے۔ تانس و منفرد۔ ایک کیفیت خاص عالم میں پھیلی ہوئی ہے۔

۱۰۲

### ساتواں خط

معمول کو بلاذریہ آنکھوں کے غائب ہونے کی قوت حاصل ہوتی ہے۔ اشیاء قریب بلاذریہ آنکھوں کو نظر آتے ہیں۔ اجسام باریک کے اندر نگاہ باطنی کام کرتی ہے۔ اشیاء بید معمول کو نظر آتے ہیں۔ غائب اشخاص کے ساتھ معمول کو شرکت ہوتی ہے اور اوسکو غائب ہونے کی قوت سے دیکھتا ہے۔ قوت عقب بینی کا بیان۔ قوت اندرون بینی کا بیان۔

۱۰۳

### آٹھواں خط

روشن ضمیر کے سبب ہی پیش بینی پیدا ہوتی ہے۔ معمول اپنے سونے کی مدت پہلے بتا دیتا ہے۔ معمول اپنے مزاج کے اختلافات پہلے بتا دیتا ہے۔ غیر اشخاص پر جو حادثات ہونے والے ہوں اور بحال پیش از وقوع واقعہ معمول بتا دیتا ہے۔ غائب بینی خود بخود پیدا ہو جاتی ہے۔ تشیل عجیب غائب بینی کا بیان۔ عقب بینی اور پیش بینی خود بخود پیدا ہو جاتی ہے۔ حالت عمل مقناطیسی میں معمول کی آواز خاص انداز کی ہوتی ہے اور خاص وقوت اوسکو حاصل ہوتا ہے۔ انتقال حواس و انتقال بحکیمت کا بیان۔

۱۰۴

### نواں خط

عمل مقناطیسی کی کئی ترکیبیں ہیں۔ حالت ہوش یعنی حیداری میں یقین کی تاثیر کا بیان۔ دائرہ دار نگاہ سے عمل کی ترکیب اور اوسکی تاثیر۔ یوس صاحب کی ترکیب اور نتائج۔ معمول پر جو حالت مقناطیسی واقع ہوتی ہے اوسکا بیان۔ حال کو جو اختیار معمول پر ہوتا ہے اوسکی تشریح۔ معمول کی طرف نظر جہاں دیکھ کر تاثیر برید صاحب کی ترکیب۔ تجربات مصنف کا بیان۔ استقلال عامل کو ضرور ہے۔ اس علم کی تحقیق اچھی طرح ہونی چاہیے۔

۱۰۵

### دسواں خط

قدرتی اور اتفاقی حالت مسکوت کا بیان۔ مقناطیسی مسکوت کی حالت کا بیان۔ حالت مسکوت جب تک پیدا ہو سکتی ہے۔ کوشش و فہم صاحب کا حال۔ قیرون کا حال۔ حالت مسکوت اعلا سماج

مگر چونکہ فی تاثیر یہ آثار کی قسم کے ہوتے ہیں۔ یقین کی تاثیر کا بیان۔ شرکت کی تاثیر کا بیان۔ بعض اوقات تلقین و شرکت کے سبب سے یہ آثار پیدا ہوتے ہیں اور بعض اوقات تلقین و شرکت کو کچھ اصل نہیں ہوتا۔ آثار عمل مقناطیس کا بیان۔ حیوانات غیر ناطق پر عمل مقناطیس کی تاثیر ہوتی ہے۔ ایک جانور کا دوسرے جانور پر اثر ہوتا ہے۔ حیوانات کے شعور ذالی کا بیان۔ حیوانات میں آپس میں شرکت ہوتی ہے۔ اس شرکت کے سبب سے گونا گوں کے ذریعے سے خبر رسائی کا سلسلہ قائم ہوا ہے۔

### بارہواں خط

انسان کے جسم پر مقناطیس مصنوعی اور بلور کی تاثیر کا بیان۔ ریشن بیک صاحب کی تحقیقات کا بیان۔ ریشن بیک صاحب کی کیفیت اور ایل مسر صاحب کی کیفیت مقناطیس سے مشابہ ہے اور اس کیفیت کے ذریعے سے آثار مقناطیس پیدا ہوتے ہیں۔ روشنی اور آئل یعنی روشنی مقناطیس کا بیان۔ اور رابوری ایلس ساختہ پیدا ہو سکتی ہے اور رابوری ایلس قطبین زمین کے گرد ایک عظیم روشنی نظر آئے گی مقناطیس پانی کا بیان۔ عمل مقناطیس کے فائدے کا بیان۔ طبی فوائد کا بیان۔ اس عمل سے جنون کا علاج ہوتا ہے۔ عمل مقناطیس سے مسائل سحر و جادو حل ہوتے ہیں۔ جنہو تون کے نظریات کا بیان۔ نظروں کا نہ حالت بیداری میں غائب بینی کو کہتے ہیں۔ مختلف قسم کی پیشین گوئیوں کا بیان۔

### تیسرہواں خط

صنف کا قیاس اس باب میں کہ یہ آثار کیونکر پیدا ہوتے ہیں۔ ایک کتبہ شہنام عالم میں پہلی ہوئی ہے جسکا نام اور ایل ہے۔ یہ کیفیت شرکت اور روشن ضمیری کا ذریعہ ہے۔ اس کیفیت کے خواص کا بیان۔ اس علم کے شکلات کا بیان۔ کیفیت اور ایل کی تاثیرات کا بیان۔ خواب بیداری کا بیان۔ تلقین و شرکت کا بیان۔ توت دریافت خیال کا بیان۔ روشن ضمیری کا بیان۔ لہذا کیفیت اور ایل کا بیان۔ جو معمول روشنی میں ہے۔ کیفیت اور ایل کے نشانات کا مشرع اوکونٹا ہے۔ سحر و جادو کا بیان۔ بلور جادو و آئینہ جادو کے سبب سے حالت بیداری میں غائب بینی پیدا ہوتی ہے۔ واقف آئینہ کی نسبت پیشین بینی کا بیان۔

### چودہواں خط

خاتمہ۔ طالب اس علم کا شوق رکھتے ہیں۔ ہدایات عمل۔ تجربات میں کیا کیا شرائط ضرور ہیں۔ باعث خطا عمل۔ عمل مقناطیس میں حاصل کو کیا کیا احتیاجات ضرور ہیں۔

## فصل دوم

تجلیات

### پندرہواں خط

حالت ہوش اور کچھ امور کی کیا آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ حالت مقناطیس میں معمولی تلقین کی آثار



بیان۔ لیوس صاحب کو تجربات کا بیان۔ صاحب موصوفہ کو بھی تعقین کا استعمال کرتے ہیں کہیں نہیں کرتے۔ تثلیثات۔ ڈاکٹر دارنگ صاحب کے تجربات کا بیان۔ تثلیثات۔ ضبط خیال کے سبب سے حالت بیداری میں غائب بینی پیدا ہوتی ہے۔ یہ بجلی صاحب کی ترکیب۔ تثلیثات۔ بلور جادو کی طرف دیکھنے سے بیداری کی حالت میں روشن ضمیری حاصل ہوتی ہے۔ تثلیثات۔ آمینہ جادو کا بیان۔ تقاطعی پانی کا بیان۔ مصر کے آدمیوں کے جادو کا بیان۔

### سولہ وان خط

خواب تقاطعی کے پیدا کرنے کی ترکیب۔ تثلیثات۔ مصنف نے نو آدمیوں میں سے آٹھ آدمیوں پر عمل تقاطعی سے حالت خواب پیدا کر دی۔ خواب تقاطعی بلا اطلاع معمول پیدا ہو سکتا ہے۔ خواب تقاطعی میں ظہور آثار طبع قیادہ کا بیان۔ خواب تقاطعی میں شرکت کے ذریعے سے غائب بینی پیدا ہوتی ہے۔ تثلیثات۔ غائب بینی کے ذریعے سے مختلف مقامات دنیا کی ساعت روز کے معلوم ہو جائیگا بیان۔ تثلیثات۔ سر جان فرنگ صاحب کا بیان۔ یہ بجلی صاحب کے معمول کی عقب بینی کا بیان۔

### ستر وان خط

غائب بینی بلا واسطہ کا بیان۔ تثلیثات۔ غائب بینی کی حالت میں سیاہی کا بیان۔ تثلیثات۔ ایک معمول کے عجیب مشاہدات کا بیان۔ تثلیثات دیگر۔

### انچار وان خط

حالت سکوت کا بیان۔ حالت سکوت اعلیٰ کا بیان۔ تثلیثات۔ آثار تقاطعی کی خود بخود نمایاں ہونے کا بیان۔ اشکال ہوائی کے نظر آئے کا بیان۔ پیشین گوئی کا بیان۔

### اویس وان خط

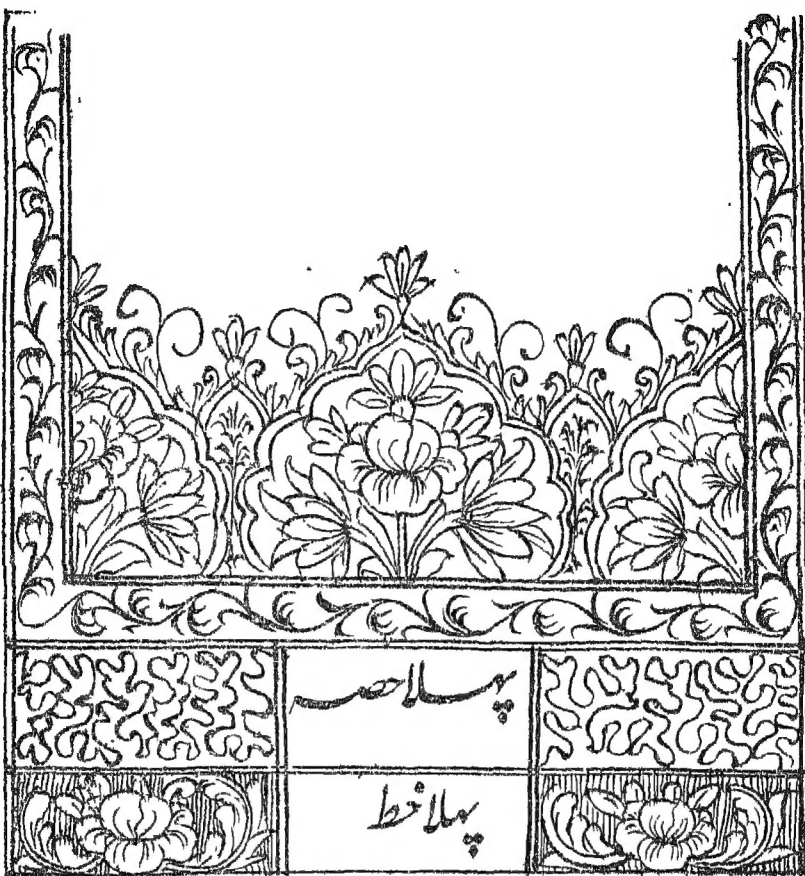
عمل تقاطعی کے فوائد طبی کا بیان۔ خاتمہ۔ خلاصہ۔

## اشعار

چونکہ حق الیقین و مصنف اس کتاب کا مطبع نشی نول کشور صاحب کا ہی اس لیے کوئی صاحب بلا اجازت تحریری مالک مطبع کے قصہ طبع نہ فرماوین فقط

## اعلان

یہ کتاب شائقان کو مقام دہلی کتب خانہ فروش نشی نول کشور صاحب اور مقام کانپور مطبع نشی نول کشور صاحب سے مل سکتی ہے۔ اور ہر ایک کتب فروشان شہر و دیار سے ہی درخواست کر کے سے غالب شائقان پاسکتے ہیں۔ قیمت مع معمول ڈاک چھہر۔ بلا معمول ڈاک صہر فقط



میرے پیارے دوست

میں آپ کی درخواست صادق خوشی سے منظور کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اوقات فراغت میں کون  
خط لکھا کر رنگا اور خطوط میں متناسطیس حیوانی کا حال لکھا کر رنگا اس علم میں بہت لوگوں  
نے تحقیقات اور تفتیش کی ہے اور اس تحقیقات اور تفتیش کے خاص نتائج لکھے ہیں  
لیکن ہر قسم کے آدمیوں نے ان نتائج کی نسبت اکثر اعتراضات کیے ہیں بلکہ بیان کیا  
ہوا ہے کہ اکثر آدمی یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس باب میں تحقیقات کرنی ہی نہیں چاہیے  
لیکن جو خطوط میں آپ کو لکھوں گا ان میں میں آپ کو سمجھاؤں گا کہ جو اعتراضات لوگ  
کرتے ہیں وہ اعتراضات دراصل کچھ وزن نہیں رکھتے ہیں :

اس علم میں بہت وسیع ہے اور اس کے فروغ بہت کثیر اور مختلف ہیں اس واسطے میں

مناسب سمجھاوی کہ اس علم کا حال خطوط میں بیان کروں گا اس واسطے کہ اس متیل میں اتنی آسانی ہے کہ جسوقت فرصت خط لکھنے کی ملی ہر ایک فرع کا حال علیحدہ علیحدہ ہر خط میں لکھا جاسکتا ہے بعض آدمی ایسی عقل ہوتے ہیں کہ جو بات اونکی روبرو کسی علم کی باب میں بیان کیجاوی اوپر عوام شک کرتے ہیں اونکو کبھی یقین نہیں کرتے چنانچہ اس علم پر بھی مثل دیگر علوم کی بہت آدمی اسبطر شک کرتے ہیں اگر آپکی طبیعت بھی اسبطر کی شکلی ہوتی تو یقین جانتے کہ میں اسباب میں آپ کو کچھ بھی لکھتا حقیقت میں اگر آپ کی طبیعت ایسی ہوتی تو اس معاملہ میں تحریر کرنی وقت کا ضائع کرنا ہوتا لیکن راضی ہوں کہ اسی سے آپ کی طبیعت میں رہت بات کے تحقیق کرنے کا بہت شوق ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی کہ اندھون کی طرح ہر بات کو خصوصاً ایسی بات کو جو متعجب معلوم ہوتی ہی بلاتامل یا غرض کو قبول نہیں کر لیتی میں اس واسطے مکر کرتا ہوں کہ میں ان خطوط کی لکھنے کا غم صادق خوشی سے کرتا ہوں ہر علم کی بحث میں یہ بات بہت ضروری کہ تحقیق تہ دل سے امر رہت کو تحقیق کرنی میں کوشش کریں اور بعض قواعد عام کو جو تحقیقات علمی میں مسلم ماننے چاہئیں تسلیم کریں اگر یہ بات نہیں تو بحث علمی میں دخل دینا لا حاصل ہے۔

بعض طبائع ایسی ہوتی ہیں کہ اگرچہ شہادت قابل ایجاب حاصل ہو لیکن ایسی باتیں جو حقیقت صحیح ہیں بلا غرض اور تامل کر رکھ دیتی ہیں اور اونکو نہ ماننے کی فقط یہ وجہ بتاتی ہیں کہ وہ باتیں لغویا قابل اعتماد معلوم ہوتی ہیں یا یہ کہ قابل امکان نہیں یا یہ وجہ بتاتی ہیں کہ اونکی وجہ اثبات نہیں معلوم ہوتی یعنی سبب نہیں معلوم ہوتا کہ وہ امور کیوں واقع ہوتی ہیں کبھی یہ وجہ بتائی جاتی کہ جو خیالات یا امور کسی اور علم سے متعلق پہلی سی اونکے ذہن نشین ہوتے ہیں یہ باتیں اونکی ضد معلوم ہوتی ہیں کبھی یہ وجہ کہ جو باتیں ہکوانی مذہب کو رو سے مسلم معلوم ہیں اونسی خلاف ہیں یا اونکے نتائج اونسی قیاسین نکلتے ہیں اور کبھی یہ وجہ بتاتی ہیں کہ یہ باتیں ہم میں کہ انوسی اخلاق پر گرتے ہیں ایسے طبائع کا علاج فقط استدانہ سے ہو سکتا ہے جب تک کہ حالات لغو اور خلاف معقولیت ایسی طبائع میں جو ریشہ تک طبیعت میں محبت رہی لا حاصل ہو اور اگرچہ

میری رائے یہ ہے کہ ایسے شبہات کا طبیعت میں ہونا ایک طرح کا جوہر ہے اس معنی میں کہ جو کچھ کوئی کہے اور سکو بلا تامل قبول کر لیا ضعف عقل ہے لیکن چونکہ یہ شبہات فکر معقول اور علم کے بعد نہیں نشین نہیں ہوتی بلکہ چند تخیلات لغو طبیعت میں جم جاتے ہیں اس واسطے نقطہ بحث سے ان شبہات کا دور کرنا دشوار ہے لیکن زمانہ بہت زبردست شے ہے جو ان زمانہ گذرتا جاتا ہے انسان کے نہایت سخت تعصبات خصوصاً اولیٰ امور کی نسبت کہ جو دراصل صحیح ہوں رفتہ رفتہ زائل ہوتے جاتے ہیں اس واسطے کہ اگر وہ باتیں غلطی ہو تو تعصب ہی درحقیقت صحیح ہوں تو ضرور وقتاً فوقتاً واقع ہوتے رہیں گے اور جب واقع ہوتے رہیں گے تو لابد کبھی کبھی اونکو ماننا پڑیگا۔

غور کیجیے کہ جب کوپرنی کس فی اول اپنی یہ رائے فرنگستان میں ظاہر کی کہ زمین کو گردش اور آسمان کو گردش نہیں تو کیا کیا اعتراضات اور سپر ہوئی لوگ کہتے تھے کہ یہ قول محض دروغ اور لغو ہے اس واسطے کہ ہم اپنی آنکھوں سے روز دیکھتے ہیں کہ آفتاب اور آسمان چلتے ہیں پس اپنی آنکھوں سے جو دیکھیں اور سکو نہ انہیں اور کوپرنی کس کے قول کو مانیں؟ کیونکہ ہوسکتا ہے قطع نظر اسکے یہ اعتراض ہو کہ مذہبی کتابوں میں آسمان کی گردش لکھی ہے پس زمین کی گردش تسلیم جانی مذہبی کتابوں کے خلاف ہی لیکن دیکھیے کہ امتداد زمانہ کا کیا اثر ہوا اس زمانہ میں فرنگستان میں آسمان کی گردش میں کیسکو اعتقاد نہیں ہے ابتدائے اسپر بہت اعتراضات ہوئے کہ زمین کی سمیت گروی ہے لیکن بعد امتداد زمانہ یہ بات تسلیم مانی گئی خصوصاً جب نئی دنیا دریافت ہوئی تو اس بات میں کچھ شک نہیں رہا پہلے حکماء اس قول کو نہیں مانتے تھے وہ کہتے تھے کہ اگر اس بات کو مانیں تو اسکا نتیجہ یہ ماننا پڑیگا کہ سارے پیروں کے بچے ایسے لوگ بتے ہیں کہ جنکے سر نیچے کی طرف ہوا میں تلکتے ہیں اور علیٰ ہذا درختوں کی شاخیں زمین میں اوپر کی طرف جمی ہوئی ہیں اور اونکی چوٹیاں نیچے کی طرف ہوتی ہیں لگتی ہیں سو یہ ممکن ہے لیکن یہ سب اعتراضات زائل ہو گئے ہیں زمانہ کا ایسا اثر

ڈرا کلبس کا حال دیکھئے جس شخص نے اول نئی دنیا کو دریافت کیا اب جانتے ہیں کہ  
 جب تک مرتبہ اول ہے وہ اس سفر عظیم پر گیا بلکہ اس وقت تک کہ جب دو برس کی بعد وہ نئی  
 دنیا سے واپس آیا لوگ اس کو مکار اور موش کہتے تھے یہاں  
 بہت سانی سو خیال میں آسکتی ہے کہ جو حال کلبس کا ابتدا میں ہوا اول ویسا ہی حال اور  
 شخص کا ہوتا ہے جو تقاطیس حیوانی کے باب میں بحث کرے اور جو باتیں اس علم سے  
 متعلق ہیں ان کو بیان کرے ضرور اس آدمی کو لوگ دغا باز اور مکار کہیں گے اور ظن اور شیع  
 سے اس کے ساتھ پیش آویں گے لیکن شک نہیں ہے کہ جو امر ابتدا زمانہ سے ہوتا چلا آیا ہو  
 اس معاملہ میں بھی واقع ہوگا یعنی جو ن زمانہ گذرنا جاوے گا لوگوں کو دریافت ہوتا جاوے گا  
 کہ جو باتیں تقاطیس حیوانی کے باب میں بیان کی جاتی ہیں بالکل صحیح اور قابل تسلیم ہیں  
 میں نے اور پر بیان کیا ہے کہ جن لوگوں کے ذہن میں ایسے خیالات جم گئے ہیں اور ان کو  
 طبع میں تعصبات جاگیر ہو گئے ہیں ان سے بحث کرنی لا حاصل ہے لیکن بہت ایسی بھی  
 ہیں کہ ان کے دلوں میں سخت تعصب نہیں ہے بلکہ ان کے ذہن میں تقاطیس حیوانی کا  
 اعتقاد اس واسطے نہیں ہوتا کہ انھوں نے اس علم کے باب میں اچھی طرح غور اور فکر نہیں کی  
 ایسے لوگوں کو میں سمجھتا ہوں کہ جو اعتراضات لوگ اکثر کرتے ہیں وہ بے بنیاد ہیں  
 اب میں ان اعتراضات کا ذکر کرتا ہوں جو اس علم پر کیے جاتے ہیں :

اول اعتراض یہ ہے کہ جو باتیں تقاطیس حیوانی کے باب میں بیان کی جاتی ہیں وہ  
 قابل اعتبار کے نہیں اور نامکن ہیں اس واسطے اس معاملہ میں تحقیقات کرنی کچھ ضرور نہیں  
 یہ بات کہنی ایسی ہے کہ جو بات ثبوت طلب ہے اس کو بلا ثبوت اول ہی تسلیم مان لینا اور ظن  
 کہ اس بات کے کہنے سے کہ تقاطیس حیوانی کی باتیں قابل امکان نہیں یہ نتیجہ بھلا  
 کہ گویا ہم جانتے ہیں کہ کونسی چیز ممکن اور کون غیر ممکن ہے لیکن جو بڑے بڑے عالم  
 اور فاضل ہیں اور ہر لمحہ اور ہر نقطہ اور تمام عمر اپنی تحقیقات علمی میں مشغول رہتے ہیں وہ

خوب جانتے ہیں کہ خدا کی قدرت کا کچھ انتہا نہیں ہے نہایت فاضل اجل اور عالم فوق قدرت  
 کے حساب میں ایسی چیز ہے کہ جیسے کوئی لڑکا سمندر کے کنارے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے لنگر لٹکی  
 کرے جو سمندر اسکے پیروں کے قریب بہتا ہے اسکا حال وہ ذرہ بھی نہیں جانتا بعض متقدمین  
 ضروری ہیں جنکو ہم نامکن جانتے ہیں مثلاً یہ بات نامکن ہے کہ دو اور دو چار سے کم  
 یا زیادہ ہوں یہ بات نامکن ہے کہ تین زاویے ایک مثلث کے دو قائمون سے کم یا زیادہ  
 ہوں یہ بات نامکن ہے کہ ایک شے خواہ زندہ خواہ مردہ ایک وقت معین میں دو جگہ میں  
 ہو لیکن عند تحقیقات یہ بات دریافت ہوگی کہ جو باتیں علم مقناطیس حیوانی سے متعلق  
 ہیں اس معنی میں نامکن نہیں ہیں یہ بات ضرور ہے کہ حقائق علم مقناطیس حیوانی بہت  
 مشکل ہیں یعنی یہ بات نہایت مشکل ہے کہ اونکا باعث وقوع بیان کیا جاوے ہم یہ بات  
 بھی نہیں کہہ سکتے ہیں کہ رائگ کو سونا بنانا نامکن ہے اس واسطے کہ ماہیت اصل میں فلز  
 کی ہمو معلوم نہیں ہے ہم اونکو جسم مفرد یا بسیط فقط اس واسطے کہتے ہیں کہ ہم اونکو غیر مفرد  
 ثابت نہیں کر سکتے ہیں مگر اگر یہ بھی ثابت ہو کہ یہ اجسام مفرد ہیں اور ہرگز مرکب نہیں  
 تو بھی یہ بات خیال میں آسکتی ہے کہ اونکے اجزاء کی ترتیب حال ایسی ہے کہ اسے  
 باعث سے ایک شے رائگ اور ایک سونا ہے لیکن اجزاء کو بذاتہ ایک ہی ہیں اور  
 ممکن ہے کہ رائگ کو اسطو تبدیل کر سونا بنا سکیں کہ اونکے اجزاء کی ترتیب ایکوی طور پر او  
 سکیں لیکن اگرچہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ رائگ کا سونا بنانا نامکن ہے تاہم نہانہ حال  
 میں کوئی ایسا شخص نہیں ہوا ہے کہ جو سونا بنانے کا دعویٰ رکھتا ہو اور زیادہ اس سے  
 یہ کہ کوئی یہ نہیں کہتا ہے کہ سب آدمی اسطرح پر سونا بنا سکتے ہیں حالانکہ علم مقناطیس  
 حیوانی کے حقائق ایسے ہیں کہ نہ فقط اچھے عامل متواتر اونکو پیدا کر چکے ہیں اور پیدا  
 کر سکتے ہیں بلکہ اونکا بیان اسطرح کیا گیا ہے کہ سب آدمی جو اونکو پیدا کرنا چاہیں جب  
 چاہیں بن سکتے ہیں۔

پس اس خیالی وجہ پر کہ حقائق علم متناطیس حیوانی کا صحیح ہونا قابل اعتبار نہیں اور حقائق مذکور نامکن الوقوع ہیں اور حقائق کو نہ ماننا خلاف عقل ہے درحقیقت انکا نامکن الوقوع سمجھنا فقط یہی معنی رکھتا ہے کہ انکے واقع ہونے کا سبب دریافت نہیں اور لوگ سمجھتے ہیں کہ سبب کو دریافت نہونے کے باعث ہی انکو بلا تحقیقات بالکل رد کر دینا چاہیے فی الحقیقت دوسرا اعتراض جو لوگ کرتے ہیں یہی ہے کہ انکے واقع ہونے کی جگہ کیا ہے معترض کہتا ہے کہ تا وقتیکہ قدرت کے مسلم قواعد کو رد نہ کرے تب تک تم حقائق علم متناطیس حیوانی کی وجہ وقوع کیونکر بیان کر سکتے ہو اور چونکہ ہمیشہ ان اعتراضات کا جواب معترض کو نہیں ملتا اس واسطے وہ اپنے دل میں پختہ ہیت کر لیتا ہے کہ ان حقائق کو ماننا نہیں چاہیے اور حقائق مذکور قابل تحقیقات ہی نہیں ہیں ۔

لیکن غور کیجیے کہ اس اعتراض کے کرنے میں یہ بات مفہوم ہوتی ہے کہ گویا ہم قدرت کے تمام قواعد جانتے ہیں اور یہ بات کہ گویا جس شخص کو کوئی بات دریافت ہوئی اوپر فرض ہے کہ اسکی وجہ وقوع اور سبب اسکے واقع ہونے کا بتا دے ورنہ وہ بات قابل اعتبار نہیں ہے آپ کو یہ بات سمجھانی کہ یہ دلیل مقول نہیں ہے فضول ہے ظاہر ہے کہ جب کسی بات کا سبب دریافت کیا جاتا ہے تو پہلے اس بات کا موجود ہونا ضرور ماننا چاہیے چنانچہ علم ہیئت میں بہت سی باتیں ایسی ہیں کہ جسکا سبب معلوم نہیں ہوتا تھا لیکن جگہ و مکان متاخرین نے ان باتوں کو صحیح سمجھ کر اور مسلم جانکر انکی پیدا ہونے کا سبب حتی الوسع دریافت کیا اور قواعد عام علم ہیئت کے دریافت کیے جسکے سبب سے وجہ وقوع ان امور کی دریافت ہوئی اور انکی تحقیقات کا انجام یہ ہوا کہ علم ہیئت کی بہت سی باتیں نہایت صحت کے ساتھ معلوم ہوئی ہیں اور جو باتیں آئندہ واقع ہونے والی ہوں گی میں انکے واقع ہونے کا وقت متواتر اور نہایت صحت کے ساتھ پیش از وقوع بتایا جاسکتا ہے بلکہ حقیقت میں روزانہ بتایا جاتا ہے ایک سیارے کی حرکت | اسبط

ہرچ ہا ہا تھا الا او سکے ہرچ کا سبب نہیں معلوم ہوتا تھا لیکن ہرچ کا ہونا مانکر جب او سکے  
 سبب کی تلاش ہوئی تو ایک چھوٹا سیارہ اور او سکے قریب دریافت ہوا اگر پہلے ہی  
 او سکے حرکت میں ہرچ ہونے کو تسلیم نہیں کیا جاتا تو یہ نتیجہ کیونکر حاصل ہوتا غرض کہ کسی  
 امر کا سبب دریافت کرنے کے واسطے یہ بات ضرور ہے کہ پیشتر اس امر کا وجود مانا  
 جاوے پس حقائق علم متناطیس حیوانی کو پہلے موجود سمجھنا چاہیے اور پیچھے اونکے  
 واقع ہونیکا سبب دریافت کرنا چاہیے نہ یہ کہ سبب دریافت ہونے سے او نکو بالکل دکرنا  
 چاہیے جیسا اور علوم میں مثل ہیئت و دیگر فروع علم طبیعیات میں ہوتا ہی ویسا ہی اس علم  
 کی بحث میں بھی ہونا چاہیے ایسا نہیں چاہیے کہ جس امر کا سبب ہکونہ معلوم ہوا او سکے  
 سے قدرت کے مسلم قواعد کے خلاف سمجھ لین چنانچہ آگے آپکو معلوم ہوگا کہ علم متناطیس  
 حیوانی میں کوئی ایسا امر نہیں ہے کہ جنکو ہم قواعد مسلم قدرت کے خلاف سمجھیں ممکن ہے  
 کہ ان حقائق کے سببے دریافت کرنے میں شاید اور نئے قواعد قدرت کے دریافت ہوں  
 لیکن اس بات کو حاصل ہونیکا واسطے یہ امر ضرور ہے کہ پہلے اون حقائق کو مسلم سمجھنا چاہیے  
 غالب ہے کہ ان حقائق کی وجہ وقوع قواعد معروف قدرت سے دریافت ہو سکے اور جہاں  
 میری عقل پہنچتی ہے کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ جو قواعد قدرتی معروف ہیں اون سے  
 کسی طرح کا اختلاف واقع ہو بالفرض اگر ظاہر میں اختلاف معلوم بھی ہو تو بھی ایسا ہی  
 حال ہوگا جیسا علم ہیئت میں ہوا یعنی ابتداء میں اس علم کے بہت حقائق قواعد معروف  
 کو خلاف معلوم ہوتے تھے لیکن بعد ازاں یہ بات جاتی رہی ایک بڑے منجم نے جسکا نام  
 گیلکے لیتو تھا ایک دور میں بہت بڑی بنائی اور جب اس دور میں کی ذریعے سے اوس نے  
 آسمان کی طرف دیکھا تو مشتری کے گرد اوسنے چار چاند دیکھے لیکن جب اوسنے بیان  
 کہ مشتری کے چار چاند ہیں اور اپنی ہم عصر فضلا سے درخواست کی کہ دور میں کے وسیع  
 سے اوفکو دیکھو تو انہوں نے دیکھنے سے انکار کیا لیکن اوسنے نہ دیکھنے سے وقار



کہ نہ ابو نہ بین ہو گئے اور نہ اونکی حرکتوں میں جیسی تھیں کچھ فرق آیا علیٰ ہذا القیاس  
اگر لوگ حقائق علم متناطیس حیوانی کو تحقیق کرنا نہ چاہیں اور انکو نہ دیکھیں تو اس سبب  
اونکے وجود میں کچھ فرق نہیں آسکتا

علاوہ اسکے ذرا غور کرنا چاہیے کہ جو باتیں لوگ مسلم مان چکے ہیں مثلاً حقائق علم  
اونکے اسباب اور وجوہ کیسکو کیا معلوم ہیں اگرچہ حقائق علم ہیئت کو لوگ خوب سمجھتی ہیں  
اور بعض قواعد قدراتی جو مسلم مانے گئے ہیں اور پرست آتے ہیں الاتھوڑے سے  
تامل سے معلوم ہوگا کہ حقیقت میں اونکے بواعث اور اصل مابین دریافت نہیں  
ہو سکتی ہے ہر ایک آدمی جانتا ہے کہ علم ہیئت کا اصل قاعدہ قاعدہ کشش ہے غور کرنا  
چاہیے کہ یہ قاعدہ اس طرح چرمانا ہوا ہے کہ عالم میں اجرام مادی میں آپس میں کشش ہے  
اور یہ قاعدہ اس حساب سے چلتا ہے کہ جتنا حجم اجرام میں فرق ہے اتنا ہی قوت  
جاذبہ میں فرق ہے اور جتنی مربع مسافت بڑھتی ہے اتنی قوت کشش کم ہوتی جا  
تی ہے اگر اس بات کو تسلیم کر لیں تو جو باتیں علم ہیئت میں ہیں اونکی وجہ وقوع دریافت  
ہو جاتی ہے اور چونکہ جملہ حقائق کی وجہ اور سبب اس قاعدہ کے تسلیم کرنے سے معلوم ہو جاتی  
ہے بلکہ کل امور کا اوقات معین میں واقع ہونا اس قاعدہ کو ذریعہ سے پیش از وقوع واقع  
بنایا جاسکتا ہو تو دلیل مقبول ہے کہ وہ قاعدہ صحیح ہے لیکن کیا آپ کے نزدیک یہ بات  
قوت کشش کی اس قاعدہ سے معلوم ہو جاتی ہے فرمائیے کہ وجہ مادی آپس میں  
کیونکہ کشش رکھتی ہیں کیا سبب ہی کہ جو حساب اس قاعدہ کے عمل کا اور بیان کیا گیا  
وہ حساب قدرت نے قائم رکھا ہے اسکا جواب قطعی یہ ہے کہ اجرام مادی میں یہ قوت  
کشش رکھی گئی ہے لیکن ظاہر ہے کہ اس جواب سے فقط قوت کشش کی موجودگی  
پائی جاتی ہے لیکن وجہ وجود قوت کشش نہیں پائی جاتی ہے جم | اوست کشش کا  
مسلم مانا گیا ہے اوسکے تسلیم کرنے سے جو واقعات ہوتے ہیں انکا واقع ہونا سمجھا

لیکن سبب وجود قوت کشش بالکل نہیں دریافت ہوتا وسعت اور انداز اس قوت کا درست ہوتا ہی لیکن اصل مہیت اسکی نہیں معلوم ہوتی اور بھی قول کل قواعد قدرت پر مشتمل علم متناطیس مطلق و حرارت و نور وغیرہ کی قواعد پر است آتا ہے اسبطح سے غالب ہے کہ حقائق علم متناطیس حیوانی کی اصل مہیت ہم کبھی بھی دریافت نہیں کر سکیں گے لیکن یقین ہے کہ اگر غرض اور مشقت کو ساتھ تحقیقات کیجا وے گی اور نیز تحقیقات مناسب کرینگے تو ایسا قاعدہ ضرور دریافت ہو جاوے گا جسکے رو سے ہم سمجھا سکیں گے کہ یہ حقائق کیسے طور پر واقع ہوتے ہیں لیکن جیسا علم مہیت اور دیگر علوم میں اصل مہیت حقائق کی دریافت نہیں ہوتی ویسا ہی اس علم کے حقائق کی بھی اصل مہیت نہیں معلوم ہوتی اور کچھ انہی بات اس بات کا نہیں ہے کہ جو قواعد معروف دیگر علوم میں مسلم ماسنے گئے ہیں ان قواعد سے علم متناطیس حیوانی کے قواعد بتائیں ہونگے۔

تیسرا اعتراض اکثر یہ کیا جاتا ہے کہ متناطیس حیوانی کا اثر فقط ڈرپوک اور ضعیف الجشہ لوگوں پر خصوصاً عورتوں پر دیکھا جاتا ہے اور ایسے لوگوں کے بیانات پر اعتبار نہیں ہو سکتا ہی اگر یہ بات صحیح بھی ہو تو اسکے جواب میں یہ کہنا چاہیے کہ اگر آثار بہت احتیاط اور غور سے دیکھے جاویں اور صحیح معلوم ہوں تو یہ اعتراض مقول نہیں ہی بہت سی حقائق علم طب میں اسبطح دریافت ہوئی ہیں اور یہ دلیل فقط اتنی بات کیواسطے کارآمد ہی کہ حقائق مذکور کا دریافت کرنا بہت مشکل ہی لیکن یہ بات نہیں مانی جا سکتی ہی خصوصاً طبیب نہیں مانتے گے کہ یہ شکلات مغلوب نہیں ہو سکتی اور شکل کا ہونا فقط اسواسطے کام میں لانا چاہیے کہ تحقیقات وجود حقائق میں زیادہ احتیاط کیجا و قطع نظر اسکے کسی خاص امر کا ضعیف الجشہ یا ڈرپوک آدمیوں میں پایا جانا کچھ یہ دلیل نہیں کہ وہ امر واقعی نہیں ہے بلکہ دیگر حقائق کے ان خصوصیات کو دیکھا اور انکی سبب کی نسبت غرض کرنا چاہیے اور دریافت کرنا چاہیے کہ آپس میں اور دیگر حقائق سے کہا تک مطابق ہوتی ہیں بہت او نہیں ایسی ہیں کہ مرخص

بیان یا مریض کے معتبر یا غیر معتبر مرنے پر موقوف نہیں اور مریض کی یا اس شخص کی شہادت چہرہ پر عمل کیا جاوے حصر نہیں رکھتے مثلاً جب ہاتھ پیر اور تمام جسم ایسا اڑ جاتا ہے کہ حرکت نہیں ہو سکتی اور سخت تشنج پیدا ہو جاتا ہے تو اس صورت میں معمول کی شہادت کیا دیا جائے لیکن حقیقت یہ اعراض بڑی نیا دے ممکن ہے کہ ابتداء میں متناطیس حیوانی کا اثر بعض صورتوں پر ایسے آدمیوں پر نمایاں ہوا ہو کہ جو ضعیف البشہ ہوں اس واسطے کہ جو لوگ اس قسم کے ہوا ہیز اور غیر متناطیس حیوانی کا اثر عموماً جلد اور زیادہ ہوتا ہے جو لوگ اس عمل کے اثر کو دیکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ اس کا اثر تھما تندرست آدمیوں پر روزمرہ ہوتا ہے اور مردوں پر ایسا ہی کا اور بخوبی ہوتا ہے جیسا عورتوں پر پس یہ اعراض لوح ہے۔

چوتھا اعراض اکثر ایسے لوگ جسے ایسی توقع نہیں ہوتی یہ کیا کرتے ہیں کہ جس شخص متناطیس حیوانی کا عمل کیا جاتا ہے وہ دیدہ و دانستہ اس کے اثر اپنی ذات میں عیاں کرنا ہے یعنی معمول مکار ہوتی ہیں اور دیکھنے والے بیوقوف میں نے اکثر ایسی تہنیت گنتی ہوئی ہیں اور ان تہمتوں کی وجہ سے اس کے اور کچھ نہیں بتائی جاتی ہے کہ جو اثر اس عمل کے دیکھ جاتی ہیں نہایت عجیب و غریب ہوتے ہیں چند روزہ مرنے کے ایک اچھے تعلیم یافتہ شخص نے ایک آدمی پر ایسا عمل ہوتی دیکھا وہ جانتا تھا کہ حامل ایمان دار اور رست باز آدمی ہے لیکن اس نے مجھے کہا کہ بیشک اس حامل فر معمول کو کچھ لالچ دیکر ایسے اثر نمایاں کرادیں گے غرض کہ اچھے تعلیم یافتہ آدمی ہی ایسی تقریریں کرتے ہیں ایسے قولوں کو جوابتہ میں فقط یہ کہہ سکتا ہوں کہ جو لوگ اور چلہ معاملات میں رست باز اور ایماندار سمجھے جاتے ہیں اور کو قطع اس معاملہ میں اس واسطے مکار سمجھا کہ اس عمل کے آثار عجیب ہوتے ہیں خلاصہ انصاف ہے اگر ہم ان آثار کی وجہ نہ سمجھیں یا اپنے ذہن میں ان کا واقع ہونا ممکن نہ لیں اور اس واسطے عالمان ایماندار کو مکار بتا دیں تو یہ امر بہت ہی جاہل ہے بلکہ سب آدمیوں کی شہادت کو جو جڑے ہیں رو کر ناچا ہیے اور نہ ماننا چاہیے بلکہ سب آدمیوں کی شہادت کو

خوب چھاننا چاہیے لیکن اون لوگوں پر تھمت فریب کی لگانی جبکہ ہم جانتے ہیں کہ اوپر لانا  
 نہیں لگ سکتا نہایت نامنصفی اور ظلم اور بداخلاقی میں داخل ہے۔  
 قطع نظر اسکے غور کرنا چاہیے کہ بہت سی حرکتیں ایسی ہیں کہ وہ مصنوعی نہیں ہو سکتیں مثلاً  
 نبض کا تیز چلنا اور حالت تیزی رفتار میں کمزور ہو جانا روشنی کا آنکھ پر اثر نہونا پتلی کا تانم  
 ہو جانا آنکھ کی حالت حالت عمل میں تغیر ہو جانی غیر آواز کا سوا ہی آواز عامل کے کان  
 بالکل اثر نہونا بعض حالتوں میں تکلیف کا بالکل جسم پر اثر نہونا اور اعصاب میں سخت تشنج ہونا  
 اور علاوہ اسکے اور بہت سے اثر اس عمل کے ایسے ہیں کہ وہ دیدہ و دانستہ کوئی بنا  
 نہیں سکتا اور یہ سب اثر اس عمل کے دیکھے جاسکتے ہیں علاوہ اسکے اگر فرض کیا جاوے  
 کہ یہ حرکتیں دانستہ اور ساختہ کی جاتی ہیں تو ہر ایک چھوٹے سے لڑکے اور لڑکی کے اختیار  
 ایسا ملکہ قدرت کے نقل کرنے کا نام لڑکے کا جس کا نامنا عمل متعاطیس حیوانی کے آثار کے  
 مانستے سے زیادہ مشعل ہے قطع نظر اسکے جب حکما اس عمل کا اثر دریافت کرنے کو خلوت میں  
 تحقیقات محتاط کرتے ہیں وہاں ساختگی کی کیا ضرورت ہو اور کچھ وجہ ساختگی کی نہیں ہوتی  
 میں نے خلوت میں نہایت اچھی اثر اس عمل کے دیکھے ہیں بلکہ ایسے آدمیوں پر سبکو  
 کسی سبب سے طریقہ راستی سے میں بھی نہیں سکتا تھا میں نے خود ایسا اثر پیدا کیے ہیں  
 پس کوئی وجہ نہیں ہو کہ اور عالموں پر دغا بازی یا دھوکہ دہی لگانا کیا جاوے اکثر ایسا ہوتا  
 کہ یہ عمل تکلیف یا درد کے رفع کرنے کی واسطے کیا جاتا ہے اور ایسی حالتوں میں جان ۲  
 ۵۰ ۵۰ ۵۰ بلکہ ۵۰ مرتبہ ایک شخص پر عمل کرنا پڑتا ہے بعض آثار ایسے نمایان ہوتے ہیں  
 کہ نہ اونکے نمایان کرنے کی خواہش ہوتی ہے نہ اونکے پیدا ہونے کی توقع ہوتی ہے  
 حامل اور معمول و دونوں ایسے آثار کو دیکھ کر حیران ہوتے ہیں بہت صورتیں ایسی ہیں کہ عمل  
 آثار نمایان ہونے کے واسطے پیش پچانہ سوا نشود دونوں تک عمل کرنا پڑتا ہے اور اشپیدا  
 نہیں ہوتا پس شخص یہ کہ اگر اگر اور دھوکہ ہوتا تو ایسی باتیں واقع نہیں ہو سکتیں۔

ان آثار کے صحیح اور است ہو نیکی شہادت اس طرح حاصل ہو سکتی ہے کہ جب کسی شخص پر  
 اول ہی مرتبہ یہ عمل کیا جاوے خواہ آپ خود یہ عمل کریں خواہ کسی عامل کو کرتے دیکھیں  
 تو اس عمل کے ساری مداح کو احتیاط سے اور غور سے دیکھیے آپ دیکھیں گے کہ جب  
 اس عمل کے سبب نیند آنی شروع ہوتی ہے تو آنکھیں متغیر ہو جاتی ہیں رفتہ رفتہ چہرے کا  
 انداز بدل جاتا ہے آواز بدل جاتی ہے تمام دھنگ سٹو دالے کا متغیر ہو جاتا ہے جس شخص پر  
 عمل ہوتا ہے وہ سوتا ہوتا ہے اور تاہم آواز سنتا ہے اور باتوں کا جواب دیتا ہے جب تک  
 جاگتا ہے تو بالکل اسکو حالت خواب کا کچھ حال نہیں معلوم ہوتا ہے سونے میں لوگ  
 ہر آئینہ ایسی باتیں خصوصاً کسی غیر آدمی پر جب عمل کیا جاوے اور یہ آثار نمایان ہوں  
 فریب اور دھوکے کی نہیں ہو سکتیں ہیں اور قطع نظر بیگانے آدمی کے جس آدمی کو ہم  
 جانتے ہوں اس پر دھوکہ کا کیا خیال ہو سکتا ہے لیکن یہ اعتراض کہ سب کو ہے کچھ  
 نیا نہیں ہے ابتدا سے ایسے اعتراض اکثر علوم کی نسبت ہوتے رہے ہیں  
 بیشک یہ بات ممکن ہے کہ اس عمل کے تجربات میں دھوکہ دینے کا ارادہ کیا جاوے  
 خصوصاً جب اس شخص کو جس پر عمل کیا جاتا ہے کچھ روپیہ ملنے کی امید ہو یا وہ چاہتا ہو  
 کہ لوگوں کو متحیر کرے یہ بات ایسی ہی ممکن ہے جیسا کہ امکان ہے کہ ایک سیاح آدمی ایک  
 دور دراز ملک کا جھوٹا حال بیان کرنے لگے لیکن ایسے ارادے دھوکہ دہی کے لوگ  
 فوراً معلوم کر لیتے ہیں جنہوں نے اس علم میں اچھی تحقیقات کی ہے اور علی الخصوص  
 ہزار ہا مرتبہ اس عمل ہمارے گھروں میں ہوتے ہیں جہاں نہ غرض دھوکہ دہی نہ روپیہ چاہل  
 ہو نیکی ہوتی ہے تو یہ اعتراض فریب ہی کا پوچ ہے بیشک جو لوگ اس عمل کے کریں  
 دغا بازی کریں ان کی دغا بازی ہلکی گرفت کرنی چاہیے اور ان کے فریب کو روشن کرنا چاہیے  
 لیکن جو باتیں حقیقت میں صحیح ہیں انکو بلا تحقیقات نامعتبر نہیں سمجھنا چاہیے  
 علاوہ اسکے غور کرنا چاہیے کہ مسمر کے زمانہ سے آج تک بہت لوگوں نے اسے امتحان کیا ہے

ہوتے دیکھا ہے اور جو آثار پیدا ہوتے انھوں نے دیکھے ہیں اور کو تو علم بند کیا ہے  
 دیکھنے والوں سے ایسے لوگ بہت زیادہ ہیں جنکے اوپر آثار عمل نمایاں ہوئے ہیں اور  
 انہیں سے بہت ایسے ہیں کہ انکی نسبت کسب طح کا الزام حاید نہیں ہو سکتا تھا پس اس  
 بات کا یقین کرنا کہ سب معمول مکار تھے اور سب دیکھنے والے بیوقوف تھے محال ہے  
 خصوصاً جب یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ ہر عامل نے اپنے عمل کی ترکیب مفصل اور شرح  
 بیان کی ہے اور درخواست کی ہے کہ اسکے تجربات کے بار بار عمل کرنے سے اثرات  
 کر لیا و سہ یہ بات بھی لحاظ طلب ہے کہ معمولوں میں سے اکثر ایسے آدمی تھے کہ جب کوئی  
 غرض اور مطلب دیکھو کہ وہی سے نہیں تھا الغرض میں بلاتامل کہہ سکتا ہوں کہ ایسے  
 ایسے خیالات اس بات کی واسطے کافی ہیں کہ بہت بازار و صفاباطن حلق کے ذہن  
 میں سے یہ گمان اور ادب کہ مکر اکثر لیا جاتا ہے اور غالباً اکثر ہوتا ہے لیکن فریب دہی کا  
 امکان ماننا بجا نہیں ہے مگر یہ امکان کچھ اسی علم کی واسطے مخصوص نہیں ہے اور علوم  
 میں بھی یہ مکان ہے اور کوئی علم ایسا نہیں ہے جس میں فریبی اور بد آدمیوں کی غباری  
 کا اندیشہ نہیں ہے لیکن فی تحقیق نہایت تعجب آثار عمل متفانیسی پر اعتقاد لانا اتنا  
 بیش میں دخل نہیں ہے جتنا اس بات کو یقین کرنا کہ ابتدا سے آج تک جملہ معمول مکار  
 اور جملہ عامل بیوقوف ہوتے چلے آئے ہیں اور حیرت کی بات حقیقت میں یہ ہے کہ بہت  
 طبیعت اور نہایت معقول آدمی آثار عمل متفانیسی کو بہت تحقیر کے ساتھ نامعتبر کہتے ہیں  
 اور سمجھتے ہیں کہ جو لوگ اوپر اعتبار کرتے ہیں سادہ لوح ہیں اور عجائبات اور نادرات  
 یقین کر لیں کہ قسطنطین رکھتے ہیں حالانکہ جبکہ یہ قول ہے وہ خود تو غور کریں کہ اس بات  
 کے یقین کرنے کے واسطے کس غایت درجہ کا ضعف یقین درکار ہے کہ جملہ معمولان  
 عمل متفانیسی ہمیشہ مکاری ہی کرتے رہے ہیں اور مزید برآں یہ کہ ایسے آدمیوں کو جو  
 تحقیقات علمی میں نہایت محتاط ہیں اور نہایت طبع اور تیز فہم ہیں اسطور پر دیکھو کہ وہی

کہ او کا قریب ہمیشہ چلتا رہا ہے اور کبھی اونکے قریب کی گرفت نہیں ہوئی اس مقام پر  
 یہ بات لکھنی مناسب ہے کہ عمل مقناطیس حیوانی کے جملہ آثار بلا استثناء کسی اثر کے  
 کو گون پر خود بخود بلا ذریعہ کسی مصنوعی ترکیب کے پیدا ہو جاتی ہیں چنانچہ بعض امراض  
 میں بعض اعصاب کا خود بخود اکڑ جانا اکثر دیکھا جاتا ہے یہی بات جو اس میں خلاف  
 معمول تیزی پیدا ہو جانے کی نسبت کہی جاسکتی ہے بعض اوقات خود بخود آدمی کی یہ حالت  
 ہو جاتی ہے کہ ایک خاص عرصہ تک او کو بالکل بیہوشی رہتی ہے کوئی آواز سنی نہیں  
 جاتی روشنی کا کچھ اثر آنکھ پر نہیں ہوتا ناک سے کچھ سونگھا نہیں جاتا یعنی قوت شامہ نابود  
 ہو جاتی ہے ذائقہ نہیں رہتا بلکہ تکلیف کا اثر بھی نہیں ہوتا و قوت منقسم کی حالت خود  
 ہو جاتی ہے حالت خواب بیداری خود بخود واقع ہو جاتی ہے اور نیز جو عجائب آثار جو  
 بیداری میں نمایاں ہوتی ہیں وہ ظاہر ہو جاتی ہیں مثلاً اندھیرے میں بند آنکھوں کے  
 ساتھ چلنا اور محفوظ چلنا تاریکی میں بند آنکھوں کے ساتھ لکھنا اور اچھا لکھنا ایسے اشیاء  
 کو جو حالت بیداری میں نہیں مل سکتے ہیں پالینا اور دیکھ لینا اور یاد رکھنا اور علیٰ ہذا  
 اور ان سب سے زیادہ یہ کہ اثر غائب بینی بھی جس پر شکی آدمی ٹھوکر کھاتے ہیں یعنی  
 اس اثر کو دیکھ کر اعتقاد ہی انکے جی میں آ جاتی ہے اور انکی عقل کو حیرانی ہوتی ہے  
 خود بخود پیدا ہو جاتا ہے آئندہ میں بہت مثالیں لکھوں گا جسے ثابت ہو گا کہ حالت غائب بینی  
 بھی ضرور خود بخود پیدا ہو جایا کرتی ہے اور حالت مسکوت و سکوت اگلے کا خود بخود پیدا  
 ہو جانا تو بہت مشہور ہے اور عمل مقناطیس حیوانی میں یہ حالت سب سے اعلیٰ ہے غور  
 کرنے کی بات ہے کہ جب یہ حالتیں خود بخود واقع ہو جاتی ہیں تو اس باب میں شک نہ  
 کہ ترکیب سے یہ آثار ساختہ پیدا ہو سکتے ہیں مقولیت سے بعید ہے اور جب مقبرہ اور  
 آدمی جنہیں ہم جانتے تھے نہیں ہیں ان آثار کے واقع ہونے کی مثال ان دین تو ان  
 یا انکے معمولوں کو مکاری کا متم کرنا انصاف سے باہر ہے بلکہ کیا یہ بات قرین عقل

مہین ہے کہ خود بخود پیدا ہو جانے سے آثار مذکور کو ترکیب سے پیدا کرنے کی امید ہوتی ہے غرض کہ میں یہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ مکاری کے اعتراض کو چھوڑنا پڑے گا اور بالفرض اگر یہ اعتراض قائم بھی رہے تو چند ہی لوگوں کی نسبت عاید ہو سکتا ہے اور ایسے تجربات کی نسبت جو خلوت میں اور احتیاط سے کیے جاتے ہیں ہرگز عاید نہیں ہو سکتا ہے \*

پانچواں اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ جب ان آثار کو جلسہ عام میں پیدا کر نیکا ارو دیکھا جاتا ہے تو اکثر خطا ہوتی ہے جو لوگ خطا ہوتے دیکھتے ہیں فوراً گو کہ یہ نتیجہ نکال لیتے ہیں کہ یہ سب عمل بالکل بے بنیاد ہے اور جو شخص خطا کرتا ہے اسکو اکثر دغا بازی اور مکاری کا متم کرتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ جو شخص کامل بھروسے سے نیت اٹھے اور نازک آثار کو جلسہ عام میں پیدا کرنے کا دعوے کرتا ہے ایک ایسے امر کا ارتکاب کرتا ہے جسکا اختیار کرنا اسے مناسب نہیں ہے اور جن مشاہدین کو ناامیدی حاصل ہوتی ہے اونکی خفگی ایسے شخص پر واجب ہے خصوصاً دلیکے حامل روپے کے لالچ سے آثار مذکور کو دکھائیگا دعوے کرے بعض اشخاص بیوقوفی سے ایسا دعوے کر لیتے ہیں لیکن یقیناً ایسے شخص کے خطا کرنے سے یہ نتیجہ نکال لینا کہ جب یہ آثار فی الحقیقت واقع ہو جاتے ہیں تو فریب سے واقع ہوتے ہیں پس سب سے بعید ہے کیونکہ اگر عامل حقیقت میں مکاری ہو تو اپنی مکاری کے سہنے لے کے واسطے ہی جس امر کا اسنے وعدہ کیا تھا اسکو پیدا کرنے میں خطا نہ کریگا گو بعد وقوع آثار مذکور جو امتحان اونکے راست یا جھوٹا ہونے کے واسطے کیا جاوے اسکا نتیجہ اسکے حق میں مفید نہ ہو سچ تو یہ ہے کہ اکثر خطا ہونے سے ایک طرح کا ثبوت اس بات کا ہے کہ جو آثار حقیقت میں سچ واقع ہوتے ہیں دراصل سچ ہیں یہ بات ہی بالکل محسوسیت سے بعید ہے کہ جب آثار کے واقع ہونے میں خطا ہو



تو یہ نتیجہ نکالا جاوے کہ جن باتوں کا واقع ہونا لکھا ہے وہ جھوٹ ہیں ایک ترکیب  
 بہت آسان ایسی ہے کہ اگر سکے کو یہاں تک پگھلایا جاوے کہ بہت سُرخ ہو جاوے  
 تو اوہ میں اس طرح ادھنگلی ڈبوئی جاسکتی ہے کہ جلتی نہیں ہے اگر کوئی شخص یہ عمل  
 بلا نقصان اوٹھانے کے کر سکے تو اس سے یہ بات نہیں ثابت ہو سکتی ہے کہ کوئی  
 بھی اس عمل کو بلا تکلیف نہیں کر سکتا ہے بلکہ اگر نہر مرتبہ یہ عمل کیا جاوے اور پورا  
 نہو تو یہی نتیجہ نکل سکتا ہے کہ جو شخص عمل کرتے ہیں ان کو اس عمل کی ترکیب بخوبی  
 معلوم نہیں ہے اور جو شرائط اس عمل کے پورے ہونے کے واسطے ہیں ان کو یاد نہ  
 جانتے نہیں یا ادنیٰ سے وہ شرائط پوری نہیں ہوتی ہیں اور اگر ایک مرتبہ ایسا عمل اچھی  
 طرح ہو جاوے تو سیکڑوں بار کی خطا پر غالب ہے یہی بات عمل متعاطیس حیوانی میں  
 ہے یہ عمل بذاتہ ایسا ہے کہ بواعث خطا عمل بہت ہیں اور ایسے ہیں کہ اوہ نہیں جانتے  
 اکثر اچھی طرح سمجھ نہیں جاتے حقیقت میں یہ بواعث اتنے کثیر ہیں کہ جو شخص احتیاط  
 سے اون آثار کو مشاہدہ کرتا ہے وہ ایسی بیوقوفی نہیں کرتا ہے کہ ہمیشہ کامیابی  
 کا تحقیق و عوے یا وعدہ کرے خصوصاً آثار اعلیٰ کی نسبت تو ضرور اس طرح کا وعدہ  
 نہیں کر سکتا ہے لیکن میں اس امر کا حال مفصل اور خط میں لکھوں گا۔

## دو سراخط

اس خط کے آغاز میں میں یہ لکھنا چاہتا ہوں کہ عمل متناطیسی کی خطا کے باعث کیا میں خصوصاً اس حالت میں کہ جب عمل مذکور جنبہ عام میں کیا جاتا ہے اور میں ثابت کروں گا کہ اگر ایسی خطا سے کچھ بھی ثابت ہوتا ہے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ عمل مذکور دراصل سچا اور صحیح ہے۔

اول یہ ثابت ہونا چاہیے کہ معمول کی طبیعت ہر وقت ایسی نہیں رہتی ہے بلکہ چونکہ شراج معمول پر آسانی سے ہو سکتا ہے شاید کل اوسکا ہونا محال اور محال نہیں تو نہایت مشکل معلوم ہوا انسان کے عروق کے نظام کا ہر وقت حالت متغیر میں ہونا ایسی بدیہی بات ہے کہ اس امر کی نسبت طول کلام ضرور نہیں ہے کسی شاعر سے تو دیر یا نیکیجے کہ کیا الفاظ کا پر ونا اور قافیہ بندی کرنی اوسکو ہر وقت آسان ہی معلوم ہوتی ہے کسی اچھے فصیح مقرر سے پوچھیے کہ کیا اوسکی لسانی ہمیشہ ایک ہی درجہ عالی پر ہوتی ہے بعض اوقات ایسی ہوتے ہیں کہ اوسکی تقریر ایسی پوچ اور ضعیف ہوتی ہے کہ اوسکو نام میں فرق آجاتا ہے آپ اپنے دل سے پوچھیے کہ کیا کسی کام کرنے کی واسطے طبیعت ہر وقت ایک طور پر حاضر رہتی ہے ہر آدمی کی طبیعت میں اختلاف ہوتا رہتا ہے کبھی چاق اور کبھی آفہوتی ہے یہی حال ہر ایک گھر میں ہوتا ہے کہ ایک شخص کا مزاج کبھی ٹھیک ہوگا اور کبھی بیکاسی اگر یہ باتیں صحیح نہیں تو کیا سبب ہے کہ کیسوی طبیعت ایسی شاذ اور قابل تعریف و شہرہ کی جاتی ہے جن تو توں گل ہمارے بدن کے عروق پر اور نفس پر اثر ہوتا ہے اور انھیں کثیر ہے اور ہموادون تو توں کی موجودگی سے اتنی ناواقفیت ہے کہ ہم انکی

تاثیر کو روک نہیں سکتے ہیں جو بات ہم سب لوگوں کی نسبت درست آتی ہے وہی  
 معمولان عمل متقاضی پر بھی صادق آتی ہے ممکن ہے کہ آج معمول کی طبیعت شکستہ  
 ہو اور معمول کی طبیعت عمل کے ہونے پر راضی ہو کل اس کی طبیعت شاید پشورہ  
 اور عمل کے ہونے پر معمول راضی نہ ہو ایک وقت ادھر کوئی اثر نمایان ہوتا ہے دوسرے  
 وقت ممکن ہے کہ وہ اثر نمایان نہ ہو بلکہ کوئی مختلف اثر نمایان ہو جس آدمی کو اس عمل کا  
 تجربہ ہے وہ یہ باتیں خوب جانتا ہے لیکن عامل اس بھروسے پر کہ اکثر اس کا عمل چلے  
 ہے غلطی سے کسی خاص موقع پر کسی ایسے خاص اثر کے پیدا کرنے کا دعویٰ کرتا ہے  
 جو شاید پہلے کبھی ایک ہی مرتبہ اُس نے پیدا کیا ہو اور وہ بھی شاید خلوت میں واقع ہوا  
 اس طرح اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جو آزمائش اکثر خلوت میں پوری اور تری ہو وہ جلسہ عام میں خطا  
 کر جاتی ہے عامل نے پہلے جب معمول پر عمل کیا تھا تو ایسے وقت کیا تھا کہ جب کوئی  
 تیسرے شخص موجود نہیں تھا اور یہ تو قوفی سے اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ جو آثار پہلے پیدا  
 تھے وہی جلسہ عام میں پیدا کرونگا حالانکہ اس کو سمجھنا چاہیے کہ جلسہ عام میں معمول کے  
 گرد بہت لوگ شوق سے جمع ہوتے ہیں اور اگر عمل متقاضی دراصل کچھ شے ہو تو جانا  
 چاہیے کہ انہو کا جو معمول کے گرد ہوتا ہے اس کے اوپر ایک قوی اثر ہوتا ہے جو وہ  
 نادانستہ ادھر سے رکھتے ہیں اور واضح رہے کہ یہ بات عمل متقاضی میں تحقیق سے عمل  
 مناقص یعنی عامل کے علاوہ اور لوگوں کے جوہر متقاضی کا اثر معمول کی طبیعت میں  
 خلل پیدا کرتا ہے یہ مناقص اثر ایسا ہوتا ہے کہ معمول کو جو قدرت اعلیٰ آثار عمل متقاضی کے  
 نمایان کر نیکی حاصل ہوتی ہے وہ بعض اوقات بالکل مفقود ہو جاتی ہے اور اکثر یہ مناقص  
 اثر ایسا قوی ہوتا ہے کہ معمول کو نہایت تکلیف ہوتی ہے بلکہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے  
 غرض کہ میری رائے میں درحالیہ بہت لوگ معمول کے گرد جمع ہوں سوائے خطا کو  
 اور کسی بات کی امید رکھنے میں قوفی ہے اور اگر بعض اوقات خطا ہو تو اس سے

نقطہ یہ ثابت ہے کہ بعض معمولوں پر اس مناقص عمل کا اثر کم ہوتا ہے یا نہیں ہوتا ہے  
 علاوہ اسکے یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ مشاہدین کی طبیعت کا خصوصاً ان کی طبیعت کا  
 جو معمول کے قریب تر ہوتے ہیں کیا ڈھنگ ہے مشاہدین کی توجہ بالکل معمول پر جمی  
 ہوتی ہے اور اگر یہ بات درست ہو کہ ایک آدمی کا دوسرا آدمی پر اثر ہوتا ہے تو ضرور مشاہدین  
 کا اثر معمول پر ہو گا پس جیسا کہ اکثر جلسہ عام میں ہوا کرتا ہے اگر بعض مشاہدین کی طبیعت  
 میں یہ بات خوب جمی ہوئی ہو کہ معمول متکارب تو اس بات کے ذہن نشین ہونے کے  
 سبب سے معمول پر ضرور ناقص اثر ہوتا ہے خصوصاً درحالیکہ معمول کی طبیعت ذرا زیادہ  
 اثر پذیر ہو یہ بات کہ مشاہدین کی طبیعت میں یہ خیال یا توجہ یا بلا وجہ مقول ہو ایک شخص  
 حلقہ ہے کہ اوپر مشاہدین کی طبیعت کی تاثیر کا ہونا یا نہ ہونا موقوف نہیں ہے اکثر ایسا  
 ہوتا ہے کہ اگر ایک شخص ایسا موجود ہو تو معمول کی حالت روشن زائل ہو جاتی ہے بلکہ  
 یہ امر یوں بھی وقع ہو جاتا ہے کہ کوئی ایسا شخص موجود ہو جسکی قوت مقناطیسی کا اثر  
 معمول پر عامل کی قوت سے زیادہ ہو گا و اسکی طبیعت میں اس طرح کا خیال بھی نہ ہو اسلئے  
 کہ عامل کا اثر اس غیر شخص کے قوی تر اثر سے منقود ہو جاتا ہے جن لوگوں نے علم  
 مقناطیس حیوانی کے باب میں کتابیں لکھی ہیں انھوں نے یہ سب باتیں لکھی ہیں پس  
 برعکس عامل کو چاہیے کہ سوای اول آثار کے جو برسر موقع قدرتی پیدا ہوں دیگر آثار کے  
 پیدا کرنے کا دعویٰ نہ کرے ایک عامل نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص جلسہ عام  
 میں ایک معمول کو دیکھنے گیا جسکو حالت عمل میں قوت غائب مینی حاصل ہو جاتی تھی لیکن  
 دیکھنے کو گیا تو اپنے دل میں خوب یہ بات یقین کر کے گیا کہ معمول محض متکارب ہے الا یہ  
 شخص نے اپنے اس یقین کا حال کسی شخص سے حاضرین میں سے بیان نہیں کیا جب  
 اس شخص کو شخص ل کے ساتھ ربط دلا گیا تو معمول نے کہا کہ تمہارے دل میں یقین ہو کہ  
 میں متکارب ہوں اور نادقتیکہ یہ یقین ٹکڑا ہو گیا اس کے اثر ناقص کے سبب میری قوت غائبی

ہرگز کام نہ دیکھی اوسوقت اوس شکی آدمی کو حیرانی ہوئی کہ معمول نے میرے جی کی بات دریافت کر لی اور اوسے یقین ہوا کہ مکاری سے یہ نتائج عمل کے پیدا نہیں ہو سکتے ہیں اوسوقت وہ اوس مکان میں سے چلا گیا اور جب واپس آیا پہلے خیال کو رفع کر کے آیا اور نہ نقطہ جملہ آثار عمل ملاحظہ کیے اور اوسکو اونکی حقیقت میں واقع ہونیکا یقین ہوا بلکہ اوس روز سے اوسنے خود اس عمل کی مشق شروع کی اور کچھ عرصے کے بعد بہت مشہور حامل بن گیا۔

تجربے دریافت ہوا ہے کہ ایک عورت پر جبکی طبیعت عمل متضاطیس کی بہت اثر پذیر تھی ایک خاص شخص کی حاضری میں حامل کے عمل کا اثر نہیں ہوتا تھا اور ایک اور عورت کو بھی میں جانتا ہوں کہ ہمیشہ جب فقط وہ خود اور ایک حامل ہو تو اوسپر عمل کا اثر آسانی سے اور خوش آئند ہوتا ہے اگر سوائے حامل کے کوئی دوسرا شخص موجود ہو تو اوسکو نہایت تکلیف ہوتی ہے۔

جب ایک آدمی کا یہ اثر ہوتا ہے تو ظاہر ہے کہ جن معمولوں کی طبیعت نہایت نازک ہو اور پیرایہ گروہ آدمیوں کا بہت قوی اثر ہو گا خصوصاً درجائیکہ ناظرین کی طبیعت کا جماؤ معمول کی طرف ہوا اور ظاہر ہے کہ منجملہ ناظرین کے بہت سے نہایت قریب معمول کے ہوتے ہیں اور اکثر انہیں سے نہ فقط اپنے جی میں یقین رکھتے ہیں کہ معمول مکاری ہے بلکہ زبان سے اوسکو مکاری کہتے ہیں غرض کہ اگر عمل متضاطیس حیوانی فی الحقیقت سچ ہے تو ایسی حالت میں معمول کی طبیعت میں ضرور خلل پیدا ہونا چاہیے اور ہوتا ہے اور جلسہ عام میں ایسے بواعث سے اکثر خطا ہو جاتی ایک مضبوط دلیل اس بات کی ہے کہ معمول کو حالت عمل میں غیر اشخاص کے خیالات کے ساتھ شرکت ہو جاتی ہے اور وہ خیالات اوسے دریافت ہو جاتے ہیں۔

سو اس باعث کی اور بھی خطا کے بواعث میری مثالاً ایک باعث یہ ہے کہ عورتاں کو کونکے

یہ یقین غلط ہے کہ جب عمل کیا جاتا ہے تو مختلف مدارج عمل میں ہر درجہ میں ہمیشہ ایک ہی ہو  
 آثار نمایاں ہوتے ہیں یعنی اگر ہم نے ایک معمول پر مختلف مدارج عمل میں مثلاً حالت خواب بیداری  
 کو مختلف مدارج میں بڑی بڑی آثار جو ایسی حالت میں پیدا ہوتی ہیں واقع ہوتی دیکھیں تو یہ آثار  
 ہوتا ہے کہ دیگر معمولان پر بھی ضروری آثار اسی ترتیب کے ساتھ واقع ہونگے یہ غلط فہمی تمام  
 اور نتیجہ اس غلط فہمی کا یہ ہے کہ بہت آدمی جنہوں نے مثلاً غائب بینی کی قوت کا ظہور کسی  
 معمول میں کسی خاص صورت میں دیکھا ہے یا سنا ہے یہ بات نہیں سمجھ سکتے ہیں کہ وہ چوتھ  
 ظہور اثر کسی دوسری معمول میں نہ پائی جاوے لوگ کہتے ہیں اور غل جاکر کہتے ہیں کہ ہنجر  
 پہلے دیکھا ہے وہ دکھا دو عامل ہو تو فی سہ اوسکے دکھانے میں کوشش کرتا ہے لیکن  
 معمول شاید ایسا ہی کہ پہلے معمولوں کی نسبت اوپر آثار کم نمایاں ہوتے ہیں یا شاید معمول  
 کسی اور درجہ حالت عمل میں ہوتا ہے پس ناظرین فی اور عامل نے نادانی سے جو امید بڑا آثار  
 کر رکھی تھی وہ پوری نہیں ہوتی حقیقت میں تو یہ بات کچھ ہی نہیں جیسا میں نے ابھی سمجھایا اس کے  
 باعث معقول ہیں لیکن اس بات کو گرفت کر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو اس وقت آثار عمل  
 نہ نمایاں ہوئی صاحب حقیقت میں کچھ اثر پیدا ہوتا ہی نہیں ہے اور کوئی عامل بظاہر کوئی آثار  
 دکھا دیتا ہے تو دہوکہ دہی کرتا ہے یہ قول لغو ہے حقیقت میں قطعاً اتنی ہی بات ثابت ہوتی  
 کہ ناظرین کو جو یہ امید تھی کہ ہر معمول میں ایک ہی ہو آثار دیکھینگے وہ انکی غلط فہمی تھی اور  
 نے جو ناظرین کی امید پوری کی چاہی تھی وہ اوسکی غلطی تھی چاہیے یہ کہ ہر عمل کو وقت سے  
 عمل کے آثار کو بجائے خود بلا نسبت آثار دیگر اعمال کے دیکھنے کیونکہ اگرچہ بعض قواعد عام  
 ہر عمل کے آثار میں ایک ہیں لیکن جزییات میں مختلف مرتبہ اور مختلف قسم کا اختلاف  
 واقع ہوتا ہے مختلف معمولوں پر جب عمل کیا جاتا ہے تو مختلف آثار نمایاں ہوتے ہیں  
 مثلاً کسی یہ حالت خواب بیداری کسی قسم کی واقع ہوتی ہے اور کسی پر کسی قسم کی بلکہ ایک  
 خاص حالت کے آثار میں بہت اختلاف ہوتا ہے مثلاً بعض معمول ایسے ہوتے ہیں

کہ جب حالت روشن یعنی غائب بینی کی حالت او پر ہوتی ہے اوس حالت میں سو اسے  
 عامل کی آواز کے اور کسی کی آواز وہ نہیں سنتے ہیں بعض ایسے ہوتے ہیں کہ سدا  
 سنتے ہیں بلکہ قوت شنوا او کی اکثر تیز ہو جاتی ہے بعض معمول ایسے ہوتے ہیں کہ  
 فقط عامل ہی کی بات کا یا اوس شخص کی بات کا جس کو عامل اوسکے ساتھ ربط و لا وجہ  
 پڑی ہیں بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ہر کسی کی بات کا جواب دیتی ہیں بعض معمول کوئی  
 کا ہوش رہتا ہے بعض کو نہیں رہتا ہے بعض معمولوں کیواسطے یہ بات ضرور ہے کہ  
 چیز کو وہ غائب بینی کی قوت کے ذریعے سے دیکھیں وہ اوسکے جسم سے ملتی ہو بعض کیواسطے  
 یہ بات ضرور نہیں ہے بعض معمول اپنے جسم کے اندر کا حال ذرا ذرا ہو ہو دیکھ لیتے ہیں  
 اور اوروں کے جسم کا بھی حال دیکھ لیتے ہیں بعض کو کچھ ایسا حال نظر نہیں آتا بعض کی  
 نگاہ باطنی فاصلہ پر کام کرتی ہے بعض کی نہیں کرتی بعض کو یہ قدرت ہوتی ہے کہ بند خط  
 اور صندوق کے اندر بند کیے ہوئے خط پڑھ لیتے ہیں بعض کو یہ قدرت تو نہیں ہوتی ہے  
 لیکن یہ قدرت ہوتی ہے کہ ہمارے جی کی باتیں دریافت کر لیتے ہیں اور جی کی بات جیسا  
 کر لینا ایک ایسا کام ہے کہ امکاناً اون معمولوں سے نہو سکے جو بند خط پڑھ لیتے ہیں ایک ہی  
 اثر کے طور میں اتنے احتمالات مختصر بیان کیے گئے آئندہ اور بہت دلائل اس باب میں  
 کہے جاویں گے لیکن یہ بیان عام اس بات کے ثبوت کیواسطے کافی ہے کہ جملہ معمولوں میں  
 ایک ہی سے نتائج عمل کے ظاہر ہو سکی امید رکھنی امر لغو ہے اور جب بیوقوفی سے ایسی امید  
 کر لی جاتی ہیں کہ عقلاً اونکا باندھنا جائز نہیں اور وہ امیدیں پوری نہیں ہوتی ہیں تو اس  
 سبب سے معمولوں کی نسبت اتنا ہنگامی کرنا بیوقوفی ہے چاہیے یہ سمجھنا کہ ایسی  
 امیدوں کی پورا نہ ہونے کے سبب سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جن حقائق کی ہم تحقیقات  
 کرنی چاہتے ہیں اوسے ہم کو ناواقفیت ہی علاوہ اسکے ایک اور باعث خطا کا ہے  
 اور وہ یہ ہے کہ ناظرین اور عامل اس بات سے ناواقف ہوتے ہیں کہ تحقیقات اور

بیختہ عمل کے واسطے کیا تو اعداد درست ہیں اور تحقیقات کی کہان تک حدیثی مثلاً فرض کیجیے  
 کہ ایک عامل ایک معمول پر عمل کرتا ہے اور جو بعض بعض آثار معمولی غائب بینی کی قوت کو  
 ہیں وہ نمایاں ہوتے ہیں ناظرین کہتے ہیں کہ ہم معمول کی قوت غائب بینی کا امتحان  
 کرنا چاہتے ہیں اور اکثر اپنے ذہن میں یہ امید کرتے ہیں کہ حقیقت میں غائب بینی اس  
 امتحان میں پورا نہیں اور تریگا مثلاً فرض کیجیے کہ ایک معمول میں قوت غائب بینی اس قسم کی  
 پائی جاتی ہے کہ جو کچھ اوسکے پشت کو پیچھے ہو رہا ہے اوسکو بند آنکھوں سے جان جالگا یا کوئی  
 تحریر کسی صندوق میں بند ہو اوسکو ایسی حالت میں پڑھ لیتا ہے جو ناظرین شکی ہوتے ہیں وہ ہفتوں  
 خود اسکی قوت کا امتحان کر نیسکے واسطے یہ اصرار کرتے ہیں کہ معمول کی آنکھیں فقط بند ہی  
 نہ ہوں بلکہ اونپر پٹی باندھنی چاہیے اور نہ فقط ایک پٹی باندھنی چاہیے بلکہ پٹی بھی دوہری تھی  
 باندھنی چاہیے اور زخارے کی ہڈی اور پٹی کی بیچ میں روئی کے ٹکڑے رکھ کر پٹی باندھ  
 ہیں بلکہ روئی کے نیچے شاید کوئی سخت چیز آنکھوں کے اوپر رکھ دیتے ہیں اب آپ غور  
 کیجیے کہ یہ سب بند و بست اس یقین سے کیا جاتا ہے کہ معمول اس بات کا ہانہ کرتا ہے کہ  
 آنکھیں بند ہیں لیکن حقیقت میں وہ ہمو کہ سے وہ اپنی آنکھوں کو کول کر کام میں لاتا ہے یہی آپ  
 غور فرماویں کہ شاید پیشتر کبھی معمول پر اس صورت سے تجربہ عمل نہیں کیا گیا ہے اور قطع نظر  
 اس سے یہ بھی غور کیجیے کہ معمول کے گرد و بست آدمی کھڑے ہوتے ہیں جنکو کم و بیش سکو  
 یہی یقین ہے کہ معمول مکاری اور جوا و سپر مکاری ثابت کر نیکو مستعد ہیں اگر تحقیقت میں  
 عمل متناطیسی ہیج ہی تو ایسی باتوں سے معمول کی طبیعت میں بہت ہرج ہوتا ہے خصوصاً  
 در حالیکہ اوسکی طبیعت نازک اور بہت اثر پذیر ہو لیکن عامل خواہ ہو تو فنی خواہ نادانی سے اس  
 بھروسہ پر کہ اوسکو عمل کے رست ہونیکا اعتقاد ہے ناظرین جو سمیل معمول کی تو گناہ امتحان  
 کر نیسکے واسطے بتاتے ہیں اوسکو قبول کر لیتا ہے لیکن آزمائش کی جاتی ہے تو بالکل خطا ہوتی  
 ہے چنانچہ ہر شخص جو اس عمل کے جزئیات سے بخوبی واقف ہے یہی جانی سکتا ہے کہ ایسی جانا



معمول ایسی اچھی طرح پڑھ یا دیکھ نہیں سکتا جیسے پہلے پڑھ یا دیکھ سکتا تھا لیکن جہاں تک  
 مجھو آگاہی ہے میں خوب جانتا ہوں کہ کسی حامل نے جو اس عمل کے جزئیات سے غور  
 واقف ہی کہی یہ دعویٰ نہیں کیا ہے کہ ایسے حالات میں عمل بخوبی ہو جاتا ہے بالعکس  
 یہ بات عیاں ہے کہ ایسے نامستول بند و بست سے جو تکلیف معمول کو ہوتی ہے اور  
 اوسکی طبیعت پر جو اثر لوگوں کی بے اعتقادگی کا ہوتا ہے وہ نہایت مضر ہے علاوہ  
 غور کیجیے کہ حامل کو اس بات کی امید کرنے کا کیا استحقاق ہے کہ معمول ایک سخت جسم اور  
 تین رومال اور روٹی کے ٹکڑے کے آپار دیکھ سیکے گا حالانکہ کہی اوسنے اسطور سے  
 پہلے تجربہ نہیں کیا ہے اور ٹنکی آدمیوں کو کیا استحقاق اس بات کا ہے کہ جو شرائط وہ  
 مقرر کریں اور عمل اور شرائط کے بموجب پورا ہو یعنی قدرت اور انکی شرائط کی پابندی  
 تب ہی انکو طور آثار کی راستی میں یقین ہو ورنہ نہ تو ظاہر ہے کہ دونوں حامل اور ناظرین  
 خیال میں غلطی کرتے ہیں حامل تو اس سبب سے کہ اوسو معلوم ہے کہ اوسکے معمول بند  
 آنکھوں کے ساتھ حقیقت میں اشیاء کو دیکھ لیتے ہیں سمجھ لیتا ہے کہ بیان آنکھوں پر بانگ  
 سے اوسکی قوت بینائی میں کچھ ہرج منہوگا اور ناظرین اس بات کو فراموش کرتے ہیں  
 کہ ہر چند شرائط عمل کو بدل دیا ممکن ہو کیونکہ اس عمل کے قواعد کلی سے واقفیت حاصل  
 نہو شرائط کا اسطور پر بدل دینا آسان ہے کہ عمل کے پورا ہونے میں ہرج منہو جاوے  
 دونوں فریق غلطی میں ہیں چاہیے کہ جیسا قدرتی طور آثار ہوتا ہے اوسکو بخوبی دیکھو  
 اور بعد ازاں اوسہیں شرائط لگاویں اور دیکھیں کہ کونسی شرائط خارجی اور کونسی حقیقی  
 ہیں لیکن اگر بعض شرائط کے بموجب بعض آثار پیدا نہوں تو کسی شخص کو اس بات کے  
 کہنے کا استحقاق نہیں ہے کہ کسی اور شرائط کے بموجب بھی جو موافق ہوں وہ آثار پیدا  
 نہو سیکینگے یہ بات قیاس کرنے سے کہ تا وقتیکہ آنکھوں پر پٹی نہ باندھی جاوے یہ بات غلطی  
 نہیں معلوم ہو سکتی ہے کہ معمول اپنی آنکھوں کو کام میں لانا ہے کہ نہیں ایک ایسی

بات ہے کہ جس سے اس شرط کے پیش کرنیوالے کی نادانی اور کمی عقل ثابت ہوتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اوسکو تحقیقات علمی اور تجربہ عمل میں کچھ یاقوت حاصل نہیں ہے ظاہر ہے کہ یہ بات نہایت آسان ہے کہ جس شے کے معمول کو نظر آنے کا امتحان کیا جاوے وہ ایسی جگہ رکھ دی جاوے کہ معمول کی آنکھ کا پہونچنا وہاں ناممکن ہو اور اس سبیل سے معمول کو وہ تکلیف اور وقت نہوگی جو تجربات عمل متناطیس حیوانی میں ہرگز معمول کو ہونی نہیں چاہیے۔

غرض کہ اگر ایسے حالات میں عمل خطا کرے تو اس خطا ہونے سے کچھ بھی ثابت نہیں ہوتا ہے بلکہ حیرت اور استعجاب کی بات تو یہ ہے کہ اکثر باوجود ایسے ناقص بند و بستوں کے بھی بعض معمولوں کی قوت غالب بینی میں کچھ فرق نہیں آتا ہے لیکن جان قوت میں فرق نہ آوے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ بعض معمول ایسے ہوتے ہیں کہ اوپر بعض ایسی چیز کا اثر مضر نہیں ہوتا ہے کہ جو بعض اوروں پر ناقص اثر رکھتی ہے۔

بعض اوقات یہ اعراض کیا جاتا ہے کہ در حالیکہ عمل متناطیس حیوانی کی خطا ہو جاتی ہو اسے اتنے بواعث میں تو اس عمل کا پورا اوتار ناممکن ہے جواب اسکا یہ ہے کہ فی الحقیقت عام میں اگر یہ عمل کیا جاوے تو یہ اعراض اوس حال میں اکثر مت آتا ہے اور جو کچھ میں نے اوپر بیان کیا ہے وہ ایسے ہی عمل کے نسبت لکھا گیا ہے جو جلسہ عام میں کیا جاوے لیکن خلوت میں اگر یہ عمل کیا جاوے تو جو بڑی بڑی اور موثر بواعث خطا کے ہوتے ہیں ان سے ہکو مخلصی حاصل ہوتی ہو۔ الا خلوت میں بھی بعض بواعث خطا کے ہوتے ہیں کہ ان میں سے چند اتفاقی ہیں جن پر ہمارا اختیار نہیں مگر ظاہر ہے کہ خطا ہو جانا کچھ اسی عمل کی تحقیقات کیواسطے نہیں ہے ایسی تحقیقات علمی کوئی نہیں جس میں خطائیں ہوتی ہے خصوصاً وہ ایسی تحقیقات ہو جو عروق جسم انسان سے متعلق ہو سب بہتر ثبوت خلوت میں عمل کو پورا کرنا چاہیے کہ جب ایسے آدمی بھی جنکو علمی تحقیقات کی مشق نہیں ہے وہ جاکر اور امر را کر

دریافت کرنے کی نیت سے علوت میں ذرا موافق حالت میں عمل کرتے ہیں تو عمل پورا اور تہا ہے جسنا تجربہ جگے ہوا ہے اوس سے میں یہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ کوئی آدمی جو صبر اور استقلال کے ساتھ متقاطیس حیوانی کے عمل کو برتوگا ضرور اور یقیناً خواہ جلد خواہ دیر میں بڑے بڑے حقائق عمل مذکور کے باب میں شہادت حاصل کر لیا اکثر لوگوں کو جو یہ خیال ہے کہ عمل متقاطیس حیوانی کو یا قدرتی حکم کی کسی اور فرع کو تجربہ سہل یا اسے جانچنا چاہیے سو معلوم ہے کیونکہ آثار عمل مذکور دراصل ایسے ہیں کہ اسطرح کا امتحان انکی ذات سے ناموافق ہے۔

ایک اور قسم کی خطا اس طرح پر بیان کی جاتی ہے کہ کوئی شکی آدمی کسی معمول پر عمل کا امتحان کرتا ہے اور بعد امتحان کے اپنا یقین اسطرح پر عیان کرتا ہے کہ معمول متعارف کہنی ایسا ہوتا ہے کہ جو کچھ امتحان وہ کرتا ہے اوسکا حال مفصل اور مشرح مشتمل کرتا ہے لیکن جب اوسکے بیان کو ہم جانتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ جس امر کا وہ امتحان کرتا ہے وہ اوس امر ہی سے ناواقف ہی اور جو خاص قدرت اوس معمول میں بتائی گئی ہے جسکا وہ امتحان کرتا ہے وہی اوسے معلوم نہیں بلکہ جو آسان سے آسان قواعد تجربات کر نیکی واسطے ہیں اوسے ہی وہ ناواقف ہے بعض شرائط ایسی ہیں کہ بعض نتائج پیدا ہونی کیواسطے انکی پابندی نہایت ضرور ہے لیکن وہ اپنی خود رانی سے انکی پابندی نہیں کرتا ہے وہ معمول کے ساتھ ایسے لوگوں کو ملحق ہونے دیتا ہے کہ جسکے الحاق سے اوسکی قوت بالکل منقوض ہو جاتی ہے حالانکہ اگر وہ عمل کی شرائط ملحوظ رکھتا تو ایسا الحاق نہیں ہونے دیتا ایک چیز کے بجائے وہ دوسری چیز کو کام میں لاتا ہے اور امید یہ رکھتا ہے کہ جو نتیجہ پہلے حاصل ہوا تھا وہی ایسی حالت میں بھی حاصل ہو حالانکہ اس امید کو رکھنے کا اوسے منصب نہیں غرض کہ وہ معمول کی حالت بالکل پریشان کر دیتا ہے اور اوسکی پریشانی میں زیادتی اسطرح ہوتی ہے کہ وہ کہہ دہی کا اتہام اوسے لگاتا ہے اور جب اوسکے حسبِ نحوہ آثار پیدا

نہیں ہوتے ہیں تو وہ بیچارے ناخوش معمول کو مکاری کا داغ لگاتا ہے حالانکہ خود بھیجے کہ وہ خود ہی مکار ہے کیونکہ اس نے نہایت تسخیر کے قابل خود پسندی سے اس امر کو اختیار کیا جسکے اختیار کرنے کی اسے یقین نہ تھا بہت سی مشینیں اس قسم کی بیان کی گئی خطا کی علم متناطیس حیوانی کی تحقیقات کے زمانہ ابتدائی اور آخری کے بیان میں سے نکال کر لکھی جاسکتی ہیں لیکن ایسی مشینوں کا لکنا حصہ اور عداوت میں داخل ہوگا اس واسطے نہ لکنا بہتر ہے انصاف اور شعور ذاتی اس بات کا مقتضی ہے کہ جو شخص کسی معاملہ میں اپنی رائے دینی چاہے اسکو اتنی واقفیت تو ضرور ہونی چاہیے کہ جن لوگوں نے اس معاملہ کو بخوبی برتا ہے انہوں نے کیا حالات لکھے ہیں اور یہ واقفیت اور حالت میں خصوصاً بہت ضرور ہے کہ جب اس رائے سے کسی شخص کے نام میں داغ لگتا ہو گو وہ شخص کیسی ہی ادنیٰ درجہ کا ہو۔

چٹا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ جو فضلا اور علما ہیں اور جو لوگ علم طب میں دستگاہ کامل کرتے ہیں وہ عمل متناطیس کو آثار کارست ہونا نہیں مانتے ہیں معترض کہتے ہیں کہ یہ لوگ اتنی قابلیت رکھتے ہیں کہ اس معاملہ میں اپنی رائے قطعی دیکر فیصلہ کر دیں پس جب یہ لوگ ان آثار کارست ہونا مان لینگے تو ہم ہی مان لینگے اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ اس فطرتی چیز کی نسبت تعصب کا ہونا پایا جاتا ہے کوئی بھی ایسی بڑی بہت بات دنیا میں ہو جسکو ابتدا میں علماء وقت فی مان لیا تھا چنانچہ علم ہیئت کی باب میں جب نئی باتیں ظاہر کی گئیں تو انکو کسے ماننا تھا جب اس بات کا اعلان ہوا کہ ایک نئی دنیا دریافت ہوئی ہے تو حالانکہ یہ بات زمین کی گردی ہیئت کا نتیجہ تھے کسینے ہی اس بات کو یقین نہیں کیا بلکہ جب پہلے یہ بات ظاہر کی گئی تھی کہ زمین کی ہیئت گردی ہے تو اسکو ہی کسینے نہیں مانا تا نہ کسینے مقولہ فلو گسٹن کو مانا تھا جس زمانہ میں وہ ظاہر کیا گیا تھا

(۱) مقولہ فلو گسٹن یہ قول ہے کہ دنیا میں جتنی چیزیں ہیں انکی ترکیب میں حرارت داخل ہے۔

اوس وقت اور کوئی مقولہ اوس سے بہتر نہیں تھا نہ جیو لوجی کے حقائق کو کھینے مانا تھا  
 علیٰ ہذا اقیاس جب دغانی ہمارے چلنے شروع ہوئے تو کسیکو اعتبار نہیں ہوتا تھا نہ کسیکو  
 اعتبار ہوتا تھا کہ دغانی گاڑیاں اوسے کی سڑک پر چل سکیں گی نہ گاڑیوں کی روشنی کا کسیکو  
 اعتبار تھا نہ پکین صاحب کی حکمت کا نہ نیوٹن صاحب کی حکمت کا غرض کہ جو سرگروہ  
 فقہاء کسی زمانہ میں ہوتے ہیں وہ نئی چیز سے متفرک تھے بہن اس واسطے کہ اونکی عمر زیادہ ہو  
 ہے اور جو بائین سالہا سال سے اونکے ذہن میں جمی ہوئی ہیں وہ کل نہیں سکتی ہیں یہ بات  
 مشہور ہے کہ ہاروی صاحب نے جب سلسلہ شریان خون نکالا اوس زمانہ میں جو طبیب چالیس  
 کی عمر سے زیادہ رکھتا تھا اوس مسئلہ کو سچ نہیں مانتا تھا حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ ہنواوینا  
 اور نیوٹن صاحب کے زمانہ میں نوعمر تھے اونکے واسطے یہ بات کبھی گئی تھی کہ اون حکیموں کے  
 دریافت کی ہوئی باتوں کو اختیار کریں اور وہ بائین ایسی تھیں کہ اگر فی زمانہ کوئی شخص اونکو  
 نہ مانے تو اوسکو دیوانہ اور بیوقوف کہیں گے علم قیافہ عیسا اوسکو گال صاحب نے  
 جاری کیا تھا ہنوز اوس تعصب اور مقابلہ یہودہ کی روسے عمل ہی رہا ہے جو ہر نئی چیز کے  
 واسطے دنیا میں گویا موجود ہوتا ہے جیو لوجی کا یہ حال ہے کہ جو لوگ ایک زمانہ میں اس  
 علم کے سخت دشمن تھے یعنی پادری لوگ وہی لوگ اب اوس علم کو مذہبی بحثوں میں  
 کام میں لاتے ہیں یہ نتیجہ اون لوگوں کی محنت کا ہے جو اوس زمانہ میں جب جیو لوجی

(۱) جیو لوجی وہ علم ہے جس میں زمین کی سطح کے پتے کے حال کا بیان ہے

(۲) گاس کی روشنی وہ ہے کہ تیل یا کسی اور شے کو دھان بنا کر جلا میں لاندن میں یہ روشنی سڑکوں پر تھی اور کچل کلکتہ میں بھی

(۳) پکین صاحب ایک بڑی حکیم انگلستان میں ہوئے جنہوں نے حکمت کی اصل یہ سکھائی تھی کہ تجربات پہلے کرنے چاہئیں  
 بعد اسکے اون سے نتائج نکالنے چاہئیں

(۴) نیوٹن صاحب وہ حکیم تھے جنہوں نے یہ سکھایا تھا کہ دنیا میں اجرام ماوی میں آپس میں کشش ہوتی ہے

(۵) ہاروی صاحب انگلستان میں ایک طبیب تھے جنہوں نے یہ بات دریافت کی تھی کہ بدن میں خون کا شریان رشتہ

علم پہلے ہی ظاہر ہوا تھا نو عمر سے ۛ

غرض کہ علما کو جو علم مقناطیس حیوانی کی طرف عناد ہے اگر وہ عناد اس درجہ کا بھی تھا تو وہ سمجھا جاتا ہے تب بھی اس کی نسبت میں کہہ سکتے ہیں کہ ابتداء دنیا سے سب علوم کی نسبت ایسا ہوتا آیا ہے اور جیسا علوم مندرجہ صدر کی رستی میں ایسے باعث ہو کہ غفل نہوا اسپطرح اس علم کی رستی میں یہ عناد فرق آئیگی دلیل نہیں ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس مرتبہ کا لوگ اس عناد کو سمجھتے ہیں اوتنے درجہ کا عناد علما کو اس علم کی نسبت میں بہت سے جلیل فاضل جو طب میں اور حکمت میں اور دیگر علوم میں نہایت اچھا دخل رکھتے ہیں علم مقناطیس حیوانی کے رست ہونیکا اعتقاد رکھتے ہیں جو اخبار نویس کچھ عمر پہلے اس علم کی نسبت ضد رکھتے تھے اب اس علم کے باب میں ایسی ہی مقبولیت سے بحث کرتے ہیں جیسا اور معاملات میں بحث کرتے ہیں بلکہ ہم یہاں تک کہہ سکتے ہیں کہ ہر فرقہ کے اکثر علما عموماً اس بات کو مانتے ہیں کہ علم مقناطیس حیوانی دراصل صحیح ہے فرقہ ہی سے کہ کسی کا کم اور کسی کا زیادہ ہے بہت آدمی اب یہ تو مانتے ہیں کہ خواب مقناطیس اور شیخ متنا اور وقوف منقسم اور بعض اور آثار بھی پیدا ہو جاتے ہیں لیکن جو اعلیٰ آثار مثل شریعت خیال و غائب بینی کے ہیں اور ہکا ماننا اور کلی طبیعت گوارا نہیں کرتی ہے لیکن چونکہ شہادت جملہ آثار خواہ اعلیٰ خواہ ادنیٰ کے واسطے ایک سی ہے مجھے مضبوط پھر دیکھا کہ تھوڑے سے زمانے کے بعد اعلیٰ آثار کو بھی لوگ ماننے لگیں گے ۛ

ایک وجہ اس بات کی کہ لوگ ادنیٰ آثار کو مانتے ہیں اور اعلیٰ کو نہیں مانتے ہیں یہ ہے کہ لوگ اپنے جی میں یہ گمان کر لیتے ہیں کہ ادنیٰ آثار کی وجہ وقوع تو ہم تباہ سکتے ہیں لیکن اعلیٰ آثار کے واقع ہونیکا وجہ نہیں تباہ سکتے ہیں بات حقیقت میں یہ ہے کہ وہ لوگ اپنے جی میں کوئی قیاس ایسا کر لیتے ہیں کہ اپنی من سمجھتی اوس قیاس سے ادنیٰ آثار کے واقع ہونیکا وجہ سمجھ لیتے ہیں لیکن وہ قیاس اعلیٰ آثار کی وجہ وقوع سمجھ کر اعلیٰ آثار کو بھی نہیں

ہوتا ہے لیکن اس باب میں میں آپ کو وہ بات یاد دلانا ہوں جو خط اول میں میں لکھا  
آیا ہوں یعنی حقیقت میں کسی بات کی نسبت یہ بتانا کہ کس طرح اور کس واسطے ہوتی ہو  
یہ لوگ بلا تحقیقات کے یہ بات مان لیتے ہیں کہ علم مقناطیس حیوانی کے آثار حقائق  
و قواعد معروف علوم سے ناموافق ہیں لیکن ہمیشہ یہ قاعدہ واجب ہے کہ کسی بات کو  
بھی بلا تحقیقات نہ مان لیا جاوے اور یہ قاعدہ جیسا علم مقناطیس کے واسطے درست  
ہے ویسا ہی اور علوم کے واسطے بھی درست ہے۔

علامہ اسکے اس بات پر لکھا کہ ناچاہیے کہ علما علم مقناطیس حیوانی کے برخلاف اس  
میں کہ انہوں نے کہی اس علم کی نسبت توجہ نہیں کی ہے اور ان لوگوں کا یہی حال  
ہے جیسا اوٹکے پیش زنگان کا تھا جنہوں نے کوپرنی کس پر علم طعن کی تھی اور گیلیلیو  
قدیر کا دیا تھا ایسی حالت میں ان لوگوں کی رائے اتنی قدر کے لائق نہیں ہے جتنی ان  
میں کہ جکی نسبت کمال توجہ رہی ہے کسی آدمی کو کیسا ہی علم اور لیاقت اور سکی ہو  
استحقاق نہیں ہے کہ بلا تحقیقات کسی علم کی نسبت قطعی رائے لے اور جو بحث بلا تجربہ  
بات کے ثابت کرنے کے واسطے کیا وے کہ فلان امر ممکن ہے فوراً ایک اچھے کامل تجربہ  
کے چھ جانے سے ٹوہ جاتی ہے گو وہ تجربہ کوئی نادان ہی کر بیٹھا ہو الغرض یہ بات قابل  
تسلیم نہیں ہے کہ علما کی رائے سے علم مقناطیس حیوانی کی صحت یا غیر صحت جانچی جاوے  
تا وقتیکہ انہوں نے اس علم کی نسبت بخوبی توجہ نہ کی ہو اور جو شہادت اس علم کی راہ  
کے واسطے حاصل ہو اسکو انہوں نے اچھی طرح نہ جانچا ہو میں بہت شخصوں کو جانتا  
ہوں جو پہلے شکی تھے بلکہ جنکو قطعی ضد علم مقناطیس حیوانی سے تھی لیکن جب انہوں  
خواہ کسی کی ترغیب سے خواہ اپنے شوق سے اس علم کی نسبت بخوبی تحقیقات کی تو انکو  
معلوم ہوا کہ قدرت اور امر حق کا مقابلہ ان سے نہیں ہو سکتا تھا میں کسی ایسے شخص کو ہی  
نہیں جانتا ہوں کہ جس نے اس علم کی نسبت تحقیقات واجبی کی ہے اور پھر بھی یہ عصب

اوس میں قائم رہے ہوں +  
 اکثر لوگوں کی بلکہ ایسے لوگوں کی جو کچھ علم بھی رکھتے ہیں سیرا عام ہے کہ بعض آثار علی  
 متناطیس حیوانی کے توجہ میں وہ ادنیٰ کہتے ہیں حقیقت میں پیدا ہوتے ہیں لیکن بعض آثار  
 دیگر جنکو وہ اس قدر کہتے ہیں بالکل بے بنیاد ہیں اسکا یہ جواب ہے کہ چند سال اور چند سال  
 کیا بلکہ چند ماہ یا چند ہفتے ہوئے کہ جن آثار کو یہ لوگ اب مانتے ہیں انہیں کو باقاعدہ کتب و  
 کہ جو بڑے ہیں جو شہادت اس بات کی واسطے کہ تشیخ اور خواب متناطیس اور کلیف  
 کا نہ معلوم ہونا علی متناطیس سے خواہ ہاتھوں کی حرکت سے خواہ نظر کو جا کر دیکھنے سے  
 پیدا ہو جاتا ہے پہلے حاصل تھی وہی اب بھی ہے لیکن میں نے اکثر ان لوگوں کو جو  
 ان آثار کو سچ مانتے ہیں پہلے بہت بھروسے سے کہتے سنائے کہ یہ باتیں بالکل ٹھیک  
 اور مکاری کی ہیں میں نے لوگوں کو کہتے سنائے کہ یہ خیال کہ ایک آدمی دوسرے  
 آدمی پر ایسا اثر پیدا کر سکے کہ ایک خاص حالت خواب واقع ہو جاوے یعنی حالت  
 خواب بیداری واقع ہو جاوے فقط مجنون آدمیوں کے دماغ میں آئیکے لائق ہو لیکن  
 اب یہ حالت روزانہ خود بھی واقع ہوتی رہتی ہے اور ترکیب سے بھی پیدا کی جاتی ہے آ  
 وہ لوگ جو پہلے اپنی رائے ایسی دیا کرتے تھے جیسی اوپر لکھی گئی ایک اور ہی زبان  
 بدست میں وہ کہتے ہیں کہ صاحب یہ باتیں تو خوب معلوم نہیں کسی آدمی کو ادنیٰ  
 شک نہیں ہو سکتا یہ باتیں تو کوئی نہیں ہیں ہکو تو کہی اونکی نسبت شک نہیں تھا اگر  
 یہ قول اوکا درست ہے تو بڑے تعجب کی بات ہے کہ لوگ اونکی رائے کو اس طرح پرکھ  
 سمجھ دیتے ہیں بلکہ یہ کیوں خیال کر لیتے ہیں کہ انہوں نے اپنی رائے کو اس طرح پرکھ  
 اعلان کیا ہے کہ یہ باتیں و اہیات میں سچ بات تو یہ ہے کہ ہمیشہ ایسا ہوتا آیا ہے  
 اور یہ بات کچھ مروج ہی ہو گئی ہے کہ جب کوئی نئی چیز دریافت ہوتی ہے تو یہ نسبت  
 اوپر گذرتی ہے یعنی پہلے لوگ اسے قدرت سے ہر اسکتے ہیں اور پھر مکاری کا



اوسپر لگتا ہے بعد ازاں جب اوسکا ماننا غیر ممکن ہو جاتا ہے تو پھر یہ کہا جاتا ہے کہ یہ بات کچھ نئی نہیں ہے اور حقیقت میں اس قول کی کچھ بنیاد ہی ہو قدرت میں ایسے حقائق کم ہیں جو نئی ہیں اور نئی حقیقت خالق متناطیس حیوانی فرد اگرچہ نئی نہیں ہیں لیکن اگرچہ اس میں شک نہیں کہ اکثر یہ خالق دیکھے گئے ہوں لیکن فراموش ہو گئے تھے چنانچہ نیوٹن کے زمانہ سے پہلے ہزار ہا مرتبہ لوگوں نے سیب کو زمین پر گرنے دیکھا تھا لیکن کبھی کسی طرح کا خیال اوس سے پہلے کیسواں بات پر نہ آیا جب ذرا ایسی بات تازہ ہوتی ہے تو شکل آجی اس سبب سے کہ ظاہر میں قابل اعتبار نہیں ہوتی ہی حیرانی ہوتی ہی اور وہ گہرا جاکا اور گہرا سٹ کے سبب سے وہ ذرا ہی تامل کر کے یہ نہیں سوچتا ہے کہ آیا ایسی بات کبھی پہلی ہی خود بخود خواہ کسی اور طور پر واقع ہوئی تھی کہ نہیں پس وہ فوراً اونکو رد کرتا ہے اور جب کبھی اتفاقیہ اپنی عقل کی شہادت کی سبب سے اوس بات کو ماننا پڑتا ہے تو وہ ڈر ہٹتا ہو جاتا ہے اب وہ شخص وہ بات اختیار کرتا ہے جو اوسکو پہلے ہی اختیار کرنی چاہی تھی وہ تحقیقات کرتا ہے اور امتحان کرتا ہے اور غور و تامل کرتا ہے اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اوسے فقط یہی نہیں دریافت ہوتا ہے کہ وہ چیز نئی نہیں ہے بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ پرا ہو اور کسی نہ کسی صورت میں پہلے سے معلوم تھی اب اوسکو دریافت ہوتا ہے کہ پہلی جو چیز اگر میں نے ان حقائق کو وہ لباس پہنا دیا تھا جو اونپر زیبانہ تھا اور جب وہ اونکو ادنیٰ اصلی اور قدرتی حالت میں دیکھتا ہے تو حیران ہو کر معلوم کرتا ہے کہ وہ تو پرانی چیز ہیں تھیں اور عین اونسے خوب واقف تھا لیکن اونکو بھول گیا تھا اس طرح کا خیال بہت لوگوں کے ذہن میں ہوتا ہے حتیٰ کہ جو لوگ علم متناطیس حیوانی سے بہا گئے ہیں بھو اوپر یہ امید ہوتی ہے کہ ایسے ہی خیال اونکو جی میں ہیں اور ایسا شاذ ہوتا ہے کہ یہ امید میری جھوٹی ہو +

لیکن یہ بات بھولنی نہیں چاہیے کہ یہ شکل آدمی مدت تک اونہیں آثار کی رتی کا انکا

کرتا تھا اور انکی نسبت ہنسنا کرتا تھا جسکو وہ اب مانتا ہی انکار اوسکو فقط اس سبب سے تھا کہ جس قطر سے وہ بلا تحقیقات اُنکو دیکھتا تھا اوس نظر میں اوسے بظاہر یہ آثار ایسے معلوم ہوتے تھے کہ قابل اعتبار تھے اب اوسکو وہ آثار فقط قابل اعتبار ہی نہیں معلوم ہوتے ہیں بلکہ سچے معلوم ہوتے ہیں اور بقول اوسکے مدت کے جانے ہوئے ہیں سابق میں اوسنے ایسے آدمیوں کی شہادت کو جو نیک اور لائق تھے اور ان حقائق کی نسبت کر سنے میں شاید اوسکی نسبت زیادہ قابل تھے بالکل رد کر دیتا تھا اور یہود میں سے اُنکو تہمت مکاری لگائی تھی اب اوسکو معلوم ہوا کہ وہ فقط اوس تہمت مکاری سے بری نہ تھے بلکہ جو کچھ اُنکا بیان تھا نہایت درست تھا لیکن شکی آدمی یہاں تک چلکے پھر جاتا، وہ ان آثار کو مانتا ہے کہ عل مقناطیسی سے خواب بیداری ضرور پیدا ہو جاتا ہی اور معمول کو تکلیف کا اثر نہیں ہوتا ہے لیکن جس طرح وہ پہلے ادنی آثار کو نہ مانتا تھا اوسیطرح اب اُن آثار کو نہیں مانتا ہے جسکو اکثر آثار اعلیٰ عمل مقناطیسی کے کتنی ہیں مثلاً شرکت خیال اور غایب بینی کو نہیں مانتا ہے اور شرکت حواس شرکت ذائقہ اور شرکت قوت شامہ کو نہیں مانتا ہے اور حامل کو جو معمول کے اراد اور اوسکی قوت متفرقہ پر اختیار ہوتا ہی اوس اختیار کو نہیں مانتا ہے اور غائب بینی کی جملہ صورتوں کو نہیں مانتا ہے مخلص کلام یہ کہ جس غلطی میں وہ پہلے پھنسا ہوا تھا وہی غلطی اب دوبارہ دیدہ دانستہ اور بڑی تیزی سے عہد اگر تاسی وہ اُن باتوں کو نہیں مانتا ہے جسکی نسبت شریف اور لائق آدمیوں کی شہادت حاصل ہی بلکہ ویسی ہی شہادت حاصل ہے کہ جسکے سبب سے اوسنے لاچار ادنی آثار کا راسخ ہونا قبول کیا ہے اور جن لوگوں نے ان اعلیٰ آثار کو وقوع ہوتی تھے دیکھا ہے اُنکی نسبت الزام مکاری و دہوکہ دہی لگاتا ہے فقط اس سبب سے کہ اوسنے پھر ان آثار کی نسبت یہ رائے بنالی ہے کہ ان آثار کا واقع ہونا اعتبار کے قابل نہیں ہے اور اگر اُنکا پیدا ہونا مانا جاوے تو جو قوہ قدرت کے مسلم ہیں یہ آثار اوسے منافی ہو گئے لیکن اگر اوسے

دل کو اس بات پر لگا دیکھا کہ ان آثار طے کے باب میں بھی بخوبی تحقیقات کری تو اسکو معلوم ہوگا کہ بسطح آثار ادنیٰ کو ماننا یا اویسطح ان اعلیٰ آثار کو بھی ماننا پڑیگا اور بسطح بعد تحقیقات معلوم ہوتا تھا کہ ادنیٰ آثار کچھ نئی چیز نہیں ہیں بسطح وہ جانیکا کہ اعلیٰ آثار بھی کچھ نئی چیز نہیں ہیں اسکو معلوم ہوگا کہ یہ آثار خود بخود ہی اور اور طرح ہی اکثر واقع ہوئے ہیں اور حقیقت میں وہ ضرور واقع ہوتے ہیں گو یہ نہیں معلوم ہو سکتا کہ انکو واقع ہونے کی کیا ہے اور ان آثار کے دیکھنے والوں پر بھی ویسا ہی اعتبار کرنا چاہیے جیسا ان پر کیا گیا تھا جنہوں نے اسنے آثار کو دیکھا تھا اور اسکو مانتے تھے

یہ بات ظاہر ہے کہ حقیقی کوئی بیان کی ہوئی بات متعجب اور ناقابل اعتبار معلوم ہوتی ہو اور زیادہ احتیاط سے اس شہادت کو جانچنا چاہیے جو اسکی نسبت دی گئی ہو بیشک کوئی بات بلا تحقیقات واجب مان لینی نہ چاہیے اور علم متناطیسی حیوانی کے باب میں بھی وہی قاعدہ مرعی رہنا چاہیے جسکا لحاظ دیگر علوم میں رہتا ہے لیکن بلا تحقیقات نہ ماننا اور بات ہے اور بلا تحقیقات ایسی حقائق کو رد کر دینا جیسے واسطے شہادت متحمل حاصل ہے لیکن بظاہر متعجب معلوم ہوتی ہیں اور بات

لیکن تلخ نظر اس تقریر سے میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ جن آثار کو اعلیٰ کہتے ہیں کیا وہ حقیقت میں اعلیٰ ہیں کیا ان آثار سے جنہیں ادنیٰ کہتے ہیں یہ اعلیٰ آثار زیادہ عجیب ہیں اور کیا آثار ادنیٰ کی وجہ وقوع بتا دینی ان اعلیٰ آثار کی وجہ وقوع بتاؤں سے آسان تر ہے میرا تو یہ جواب ہی کہ نہیں میرے نزدیک خواب متناطیسی کا پیدا ہونا اور معمول کو تکلیف کا اثر نہ ہونا ایسی ہی متعجب بات ہے جیسا شکر تخیال اور غائبی کی قوت کا پیدا ہونا اور بسطح آثار اولین کی وجہ وقوع کسی معروف قاعدہ قدرتی معلوم نہیں ہوتی اویسطح آثار ویمی کی وجہ وقوع نہیں معلوم ہوتی ہے ان ادنیٰ آثار کے واقع ہونے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ کوئی جو ہر آدمی کے جسم میں آ

ہو کہ اسکا اثر دوسرا آدمی پر ہوتا ہے اور یہ جو ہر جو اس معروف مثل حرارت اور الکٹریسیٹی اور  
 طاقی سے مختلف ہے یہ بحث نامی کی تو فاصلہ ہوشی اور سکی کچھ حقیقت نہیں بلکہ حرارت اور  
 الکٹریسیٹی اور مقناطیس طلس میں فاصلہ کچھ بات نہیں ہے جس طرح حرارت اور الکٹریسیٹی اور مقناطیس  
 سلطان کے اثر کو فاصلہ بعید میں ہوتی ہوئی ہم نامی میں اس طرح مقناطیس حیوانی کے اثر کو  
 ہونے بھی مان سکتے ہیں اور اگر ازل جو ہر دن کے اثر ہونے کی کوئی وجہ ہم بتا سکیں  
 ہیں تو مقناطیس حیوانی کے جو ہر کے اثر کے پیدا ہونے کی وجہ بتا سکیں گے۔  
 معتبر من خواہ مقناطیس کا واقع ہونا ماننا ہے بلکہ یہاں تک کہ وہ خود پیدا کر دیتا ہے  
 اور اسکا معمول بنید میں مقبولیت سے اس کے ساتھ لگھو کرتا ہے شاید اتفاقاً یہ  
 سوال ہوتا ہے کہ معمول کتنی دیر تک سوویگا اور معمول فوراً جواب دیتا ہے کہ دن  
 یا پندرہ یا چالیس منٹ تک سوونگا اور امتحان پر معلوم ہوتا ہے کہ جو وقت اس نے  
 بتایا تھا درست تھا اس کے سوا یہ بات ہے کہ حامل معمول کو حکم دیتا ہے کہ گھنٹہ بھر یا ادھ گھنٹہ  
 یا پانچ گھنٹہ ہونا اور معمول حقیقت میں اتنی ہی دیر تک سوتا ہے حتیٰ کہ ایک پل کا بھی  
 فرق نہیں ہوتا ہے غرض کہ جن آثار کو اعلیٰ کہتے ہیں ہمیشہ اس صورت میں واقع ہوتے  
 رہتے ہیں حامل اپنے مومنہ میں ایک قرص رکھ لیتا ہے در حالیکہ معمول اس سے رہے  
 نہیں سکتا ہے فوراً سونے والا مومنہ کو ایسی حرکت دینا لگتا ہے کہ گویا کوئی چیز نیچا  
 یا چکاتا ہے حقیقت میں اس کے منہ میں کچھ نہیں ہوتا ہے سبب اس سے دریافت  
 کرتے ہیں کہ کیا کہتے ہو تو کہتا ہے کہ قرص کھاتا ہوں یہ شرکت وائقہ کی  
 صورت ہے پہلی مثال میں حامل کا اختیار معمول کی قوت منصرفہ پر ثابت ہوتا ہے  
 یعنی جس عرصہ تک حامل معمول کو سونے کے واسطے حکم دیتا ہے اتنی ہی دیر تک  
 وہ سوتا ہے علاوہ ازیں معمول دفعتاً کہنے لگتا ہے کہ میں فلا نے شخص کو دیکھا ہے  
 کسی کمرے کا حال بیان کرنے لگتا ہے جسکو اس نے شاید کبھی پہلے نہیں دیکھا تھا

اور جس آدمی کو وہ دیکھتا ہے اوسکی پوشاک نہایت صحت سے بیان کرتا ہے اور ٹھیک ٹھیک بتا دیتا ہے کہ وہ کس کام میں مصروف ہے یہ قوت غائب بینی کا ثبوت ہے جو روانہ ہم دیکھتے رہتے ہیں میں اس جگہ یہ نہیں بتاتا ہوں کہ یہ امر کیونکر واقع ہوتا ہے لیکن جو امر واقعی ہے اوسکا نقطہ ذکر کرتا ہوں اسطرح جلد آثار کی تشیل میں دیکھتا ہوں اور چونکہ ان آثار کے واسطے اسطرح کی شہادت حاصل ہے جسے سطح کی ادنی آثار کے واسطے تو بلا شک جب اچھی طرح ملاحظہ کیا جاوے تو ان اعلیٰ آثار کے واقع ہونے میں بھی کچھ شک نہیں ہو سکتا ہے۔

علامہ اسکے جب ہم اس بات کو یاد رکھیں گے کہ ہر اثر عمل تقاضا میں حیوانی خود بخود روزانہ بلا عمل تقاضا میں واقع ہوتا رہتا ہے تو ہر واقعہ کو چاہیے کہ کچھ عرصہ کے بعد شکی آدمیوں کو جیسا بعض آثار کے پیدا ہونیکا یقین ہو گیا ہے ویسا ہی جلد ادون حقائق کے پیدا ہونے کا یقین ہو جاوے گا جو حقیقت میں واقع ہوتی ہیں کیونکہ حقیقت میں ان پچھلے آثار کی وجہ وقوع سمجھنی پندے آثار کی نسبت کچھ زیادہ مشکل نہیں ہے۔

کیا یہ خیال کرنا قرین منقولیت ہے کیا یہ قیاس کرنا ممکن بھی ہے کہ جن عاملوں اور معمولوں کے بیانات کو ہم نے آثار ادنیٰ کی نسبت درست اور صحیح پایا ہے وہ لوگ ادون دیگر آثار کی نسبت جو آثار اولین کے ساتھ ہوتے ہیں یا اونسے پیچھے پیدا ہوتے ہیں دفعتاً جاوہ راستی کو چھوڑ کر طریقہ ناراستی کی طرف موڑ جاتے ہیں تو نہایت اصرار کے ساتھ یہی کہتا ہوں کہ ایسا نہیں ہو سکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جس شخص نے ایک دفعہ خواب تقاضا میں کا پیدا ہو جانا قبول کر لیا ہے اوسکو دریافت ہو گا کہ جو جائے قیام تھوڑی سی اوسے پہلے حاصل تھی گو محفوظ تھی اب وہ بھی اوسکے قبضے سے جاتی رہی ہے اور چونکہ خواب بیداری خود بخود واقع ہو جاتا ہے کسی شخص کو خواب تقاضا میں کے عمل تقاضا میں کے ذریعے سے واقع

واقع ہوتے ہیں شک نہیں ہو سکتا ہے۔

اگر خواب امر واقعی ہے تو اس کے آثار بھی واقعی ہیں چنانچہ ایک اثر اس کا یہ ہے کہ معمول کو وقوف منقسم یا دوگانہ حاصل ہو جاتا ہے اور یہ اثر ایک خاص حالت میں ہر معمول پر جبر عمل کیا جاتا ہے نمایاں ہوتا ہے حقیقت میں یہ اثر نہایت حیرانی پیدا کرتا ہے کمال حیرت کی بات ہے کہ ایک شخص کو قوت شنوا اور لامسہ بھی حاصل رہے اور گھنٹوں تک خیال بھی کرتا ہے اور پوتا بھی رہے اور اپنی معمولی حالت میں اپنی حرکات وقت خواب کا کچھ بھی ہوش نہوا اور چونکہ یہ باتیں براہ العین ناظرین دیکھتے ہیں اس واسطے سوائے یقین کرنے کے اور کو چارہ نہیں ہوتا ورنہ اگر ان کمون سے صاف نظر آتے تو کچھ عجب نہوتا کہ لوگ اور کو یقین نہ کرتے اب در حالیکہ وقوف منقسم کا ہونا تسلیم کیا جاوے تو یہ بات ناممکن ہے کہ کوئی مکار حالت معمولی میں کیسکو ایسا سبق پڑھا سکے کہ اس کا اثر خواب کی حالت میں قائم رہے اور اگر کوئی یہ کہے کہ مکر اور فریب حالت خواب میں سکھایا جاتا ہے تو اس کے یہی ہوتے ہیں کہ خواب ایک شے واقعی ہے اور قوت منقسم ہی حقیقت میں پیدا ہو جاتا ہے ہم اوپر لکھ چکے ہیں کہ جب ان باتوں کے سچ ہونے یقین کیا جاوے تو کیا نتیجہ نکلتا ہے غرض کہ میں یہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ در حالیکہ آثار واسطے خود بخود واقع ہو جاتے ہیں اور ان کی ترکیب سے پیدا ہو جانے کے واسطے کسی معتبر شہادت حاصل ہے جو آثار ادنیٰ کے واسطے ہے تو یہ بات منقولیت ہی سے ہے کہ آثار اول کو نہ مانیں اور آثار دوم کو مان لیں اور بعد امتداد زمانہ یہ ثابت ہو جاوے گی کہ گواہ علم اور اطباء بعض بعض حقائق کو اب تسلیم کرتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے ہیں لیکن آئندہ جملہ حقائق کو مسلم مان جاوے گئے۔

علم مقناطیس حیوانی کے فروع کی تحقیقات کیواسطے ایک یہ بھی سچ ہے کہ علم اسکے

تا تو فیکہ عالم اور دولتمند اور صاحب زور آدمی اس علم کی نسبت ضرور کھین کے بہت  
 آدمی جنکی طبیعت میں دنیا کا لحاظ غالب ہے یا تو اس علم کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے  
 یا اگر توجہ کریں گے تو طعن اور تشنیع یا ہنسی ہو نیکی خوف سے اپنی اعتقاد کو ظاہر نہیں کر  
 بہت سے اطباء بھی ایسے ہیں کہ وہ فقط عمل تقابلیسی کی رشتی ہی کے قائل نہیں بلکہ  
 جہاں شفا مرض کے واسطے یہ عمل کام آتا ہے وہاں اسکو پوشیدہ مستعمل کرتے ہیں  
 لیکن کچھ تو دنیا کے اندیشے کے سبب اور کچھ اس خوف سے کہ خواجہ طیب ہیں وہ  
 اس بات کو ناپسند کریں گے اپنے اعتقاد کو عیان نہیں کرتے ہیں اگرچہ مجھے افسوس ہے  
 کہ ایسا لحاظ لوگوں کو ہوتا ہے کیونکہ لحاظ کے سبب سے اونکی کمی بہت معلوم ہوتی ہے  
 لیکن یہ امر ایسا عام ہے اور اکثر طبائع کو اس طرف ایسا قدرتی میلان کہ میں اون لوگوں  
 کو جو اس لحاظ کے پابند ہیں برا نہیں کہہ سکتا ہوں الا ان لوگوں کو یہ سمجھنا چاہیے کہ  
 اونکی مصلحت ناقص ہے اور دور اندیشی سے محروم ہے جو شخص اپنے اعتقاد کو عند الضرر  
 صاف صاف بیان کر دے اسکی وہ لوگ جو اسے جانتے ہیں عزت ہی کرتے ہیں  
 اس خیال سے کہ وہ امر راست بیان کر دیتا ہے گویہ بات ہے کہ شاید تھوڑے عرصہ کے  
 واسطے بعض لوگ اسے برا بھلا بھی کہیں لیکن جیسا دنیا کے ہر معاملہ میں ایمان داری نظر  
 مصلحت ہے اسی طرح اس علم میں بھی سب سے اچھی مصلحت راست بازی ہے  
 اگر جلد اطباء جو عمل تقابلیسی کے متعلق کو سچا سمجھتے ہیں اور اونکو تسلیم کرتے ہیں چنانچہ  
 اپنے اعتقاد کو ظاہر کر دیں تو شاید اونکو اس بات کے معلوم ہونے سے حیرت نہ  
 کہ وہ تو فقط سایہ ہی سے ڈرتے تھے اور اونکا شمار اور زور تشنیع ہو کر آتا ہے کہ کسی  
 سے اونکو خوف کرنے کی ضرورت نہیں ہے

لوگ اس علم کی تحقیقات کے واسطے طبیبوں سے امید رکھتے ہیں اس واسطے کہ اطباء  
 کو ایسی تحقیقات کا فقط موقع ہی خوب نہیں حاصل ہوتا ہے بلکہ اونکی تربیت اور تعلیم

ایسی ہوتی ہے کہ یہ تحقیقات وہ نہایت اچھے طور پر کر سکتے ہیں اور اگرچہ یہ بات کہنی  
ہنوز ناممکن ہے کہ عمل مقناطیسی کا کس کس طرح پر استعمال ہو سکتا ہے لیکن ابھی  
اوسکا استعمال عمل جراحی اور طب میں ظاہر ہے اور فی زمانہ یہ استعمال بہت کارآمد  
ہے اس بحث کی طرف میں پھر تشریح کے ساتھ عود کروں گا لیکن بیان اتنی بات  
کہمیتیا ہوں کہ عمل مقناطیسی بذاتہ ایسی شے ہے کہ اوسکی تاثیر عروق پر بہت ہوتی  
ہے اور اسواسطے اوسکے استعمال سے اون میاریوں کو اکثر رفع ہو سکتا ہے جو عروق  
سے متعلق ہیں مثل فالج و تشنج و جنون وغیرہ اور ہندوستان میں ڈاکٹر اسڈیل صاحب  
نے اور ملک فرانس میں دیگر حاملان نے بہت تجربات سے یہ بات بخوبی ثابت کی  
ہے کہ عمل مقناطیسی سے ایسی بیہوشی پیدا ہو جاتی ہے کہ عمل جراحی بلا تکلیف کے  
ہو سکتا ہے۔

میں اس بات سے بخوبی واقف ہوں کہ علم کی تحقیقات واجب طور پر یوں ہوتی ہے  
کہ پہلے کسی جوہر یا قوت کے قواعد اور نتائج کی تحقیقات کیا وے اور بعد ازان آتما  
علم کیا جاوے کیونکہ اون قواعد اور نتائج کے ملاحظہ کے سبب اس علم کا استعمال  
بخوبی معلوم ہو سکتا ہے اور دریافت ہو سکتا ہے کہ استعمال کس طرح آسانی اور قوت  
کے ساتھ ہو سکتا ہے اور امید اس بات کی بھی ہو سکتی ہے کہ وجوہ معلوم ہو جائیں  
کہ یہ استعمال کیوں درست ہوا اور پھر نئے استعمال کے دریافت کرنے کے واسطے  
گویا ایک سڑک بن جاتی ہے اس میں تو شک نہیں کہ بعض بلکہ بہت آدمی اس عمل کی  
نسبت خالص علمی تحقیقات کریں گے لیکن تاوقتیکہ یہ امر واقع ہو اس عمل کو مطب اور  
جراحی میں استعمال کے ترک کرنے کی ضرورت نہیں ہے حقیقت میں عمل مقناطی  
کا منوم اور شفا دینے والا اثر بعض مریضوں میں ایسا صریح ہے اور اگر عامل معتد  
تو اس عمل سے ایسا محفوظ علاج ہو سکتا ہے کہ خصوصاً اون مریضوں میں جہاں اور



کارگر نہیں ہوا ہے اس عمل کا نہ کرنا نہایت ہی معیوب ہے ان تجربات سے فقط یہی بات حاصل ہوگی کہ اکثر مریضوں کو تکلیف سے نجات ہوگی بلکہ بہت حقائق دریافت ہو کر جمع ہو جائیں گے تاکہ جب اس علم کی شیرازہ بندی ہونے لگی تو یہ حقائق اور سوت کام آویں :

زخمیہ ان وجوہ سے اکثر لوگ اس علم میں اطباء سے تعلیم کی امید رکھتے ہیں اور آج کل لوگوں کی طبیعت کو اس علم کی طرف ایسی کشش اور میلان ہے کہ تھوڑے ہی عرصے میں ہر طبیب کو خواہ تو آپ اس عمل کی مشق کرنی پڑے گی خواہ یہ ہوگا کہ خود نگرانی کریں گے اور آزمودہ کار عالموں سے کام لیا کریں گے کیونکہ اطباء کو اکثر تفریح نہیں ہوتی ہے کہ جو عمل کرنا ضرور ہوا ہو اسکو ہمیشہ وہ آپ ہی کیا کریں مجھے خوب یقین ہے کہ جس طرح وائیان اور سینگلی لگانے والی اور حامی اور دیگر اس قسم کے پیشہ ورین طبیب کے بچے کام کرتے ہیں اسی طرح سے وہ لوگ جنکی طبیعت کو اس طرف میلان ہوگا پیشہ ور عامل ہو جائیں گے :

خط آئندہ میں میں اور قسم کے اعتراضات کا ذکر کروں گا اور وہ اعتراضات ایسے ہیں کہ انکی بنیاد مذہب اور اخلاق پر قائم کیجاتی ہے :

## تیسرا خط

اب میں ایک خاص قسم کے اعراض کا ذکر کرتا ہوں جسکا اثر بعض طبائع پر لائق  
 لحاظ ہے وہ اعراض مذہب اور اخلاق کے خیالات پر مبنی ہے۔  
 پہلی ہی بات اس اقراض کی نسبت میں یہ کہنی چاہتا ہوں کہ یہ اعراض جو کیا جاتا ہے  
 آثارِ عمل کی رہتی کی نسبت عائد نہیں کیا جاتا ہے بلکہ ان نتائج کی نسبت عائد ہوتا ہے  
 جو ان آثار کے تسلیم کرنے سے مقترض کے ذہن میں نکلتے ہیں بلکہ بعض آدمی یہاں  
 کہتے ہیں کہ چونکہ یہ نتائج ضرور پیدا ہوتے ہیں آثار ہی سے نہیں ہو سکتے لیکن جہاں تک  
 تجربہ ہوا ہے میں نے یہ بات زیادہ دیکھی ہے کہ مقترض کو قیاسی نتائج کا اندیشہ ہے  
 اور ان نتائج کے ماننے کو اوسکا جی نہیں چاہتا ہے مگر اونکے واقع ہونے سے حقیقت  
 منکر نہیں اس اعراض کا جواب اول تو یہ ہے کہ کسی شے کے وجود کو اسوجہ سے ماننا  
 اوسکے ہونے سے ایسے نتائج نکلتے ہیں جو ہکو پسند نہیں خلاف عقل ہے اگر یہ بات  
 ہو سکے کہ بعض نتائج بعض باتوں کے ماننے سے لابد پیدا ہوتی ہیں اور بحث منطقی  
 یہ بات ثابت ہو سکے کہ وہ نتائج علانیہ جھوٹے ہیں تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان باتوں کی  
 ماننا غلطی میں داخل تھا اگر کسی بیان کی ہوئی حقیقت متضامیسی سے دلائل منطقی سے  
 یہ نتیجہ لابد نکلتے کہ دو اور دو پانچ ہوتے ہیں یا تین زاوے ایک مثلث کے سو یا  
 درجن کے برابر ہوتے ہیں تو اس بیان کی ہوئی بات کو نہ منظور کرنا چاہیے لیکن اگر

واضح ہو گا کہ کسی متناطیسی حقیقت سے ایسا نتیجہ نہیں نکل سکتا ہے اگر بالفرض کسی  
متناطیسی حقیقت کو ماننے سے یہ نتیجہ دلائل منطقی کے رو سے نکلے کہ نیکی اور بدی ایک  
چیز ہیں یعنی نیکی نیکی اور بدی بدی ہے یا یہ نتیجہ نکلے کہ اس کے سبب سے یہ ہو سکتا  
کہ آدمی بلا خوف و سزا کسی جرم کا ارتکاب کرے اور یہ نتیجہ بحث منطقی کے رو سے لابد ثابت  
نہو ہو کہ جو راوس حقیقت کو اسوجہ سے رو کر دینا چاہیے کہ کوئی نہ کوئی غلطی اوس بات  
ماننے میں ایسی تھی جس سے ہو کہ واقفیت نہیں ہے لیکن اوس حقیقت کے رو کرنے  
سے پہلے یہ امر نہایت ضرور ہے کہ یہ بات ثابت ہو جاوے کہ ایسا نتیجہ لابد پیدا ہو سکتا  
ہو میری رائے میں یہ بات ثابت نہیں ہو سکتی ہے۔

اور اگر وہ نتائج جو مقرض کے قیاس میں اس عمل کے آثار سے پیدا ہوتے ہیں حقیقت  
میں جھوٹے نہوں یا اخلاق سے نا موافق نہوں بلکہ فقط ایسے ہوں کہ ہو کہ اپنی ذات  
سے پسند نہیں ہیں تو ایسی حالت میں ہو کہ یہ منصب نہیں ہے کہ اون نتائج کے پیدا  
ہونے کے سبب سے خود حقائق مذکور کو رو کر دین ہر چند یہ بھی ثابت ہو کہ وہ نتائج لابد  
پیدا ہوتے ہیں۔

غرض کہ اگر غلطی کچھ نہ معلوم ہو سکے تو حقائق کو قبول کرنا چاہیے اور جسطرح ہو سکے ہو  
اچھے طور پر کام میں لانا چاہیے اور حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ یہ اعتراضات کرتے ہیں انکی  
بحث میں ہی خود جتنی غلطیاں ممکن ہیں مجمع ہیں جو نتائج اونکے قیاس میں نکلے ہیں  
ان حقائق مذکور سے لابد نہیں پیدا ہوتے ہیں اور اون نتائج کی نسبت مقروضوں  
وجود عام پر اعتراض نہیں ہے بلکہ فقط اس واسطے کہ جو خاص خیالات خود اونکے ہیں  
اون خیالات سے وہ نتائج سناقی ہیں۔

لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر حقائق عمل متناطیسی صحیح ہوں تو اس سے یہ نتیجہ نکلے گا  
کہ ایک آدمی کی تاثیر دوسرے آدمی یا غیر آدمیوں پر اس قسم کی ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ

بخشی منظور نہ تھی پہلا جواب تو اسکا یہ ہے کہ اگر خالق عمل صحیح ہوں تو خدا تعالیٰ نے ضروریہ تاثیر آدمی کو بخشی ہے اور دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر خدا تعالیٰ نے یہ تاثیر انسان کو حقیقت میں بخشی ہے تو بدیہی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جسطرح خدا تعالیٰ نے اور قوتین آدمی انسان کی نفع کے واسطے بخشی ہیں اور جسطرح یہ تاثیر بھی پہلائی کے واسطے عطا کی ہے چنانچہ ایک نفع اس عمل کا ظاہر ہے کہ آدمی کو اگر کچھ جسمی تکلیف ہوتی ہے تو اس عمل کے ذریعے سے دور ہو جاتی ہے تیسرا جواب یہ ہے کہ خدا کے فعل اور خدا کو توکل سدا اور کوئی وسیلہ اس بات کے دریافت کر نہ سکتا ہے کہ خالق کا ارادہ کیا ہے اس اگر عمل مقناطیسی حقیقت میں صحیح ہو تو فعل خدا تعالیٰ تو اس عمل کے موافق ہے اور عمل باری تعالیٰ میں تقیضا اس امر کی نسبت کہ میں صاف اشارہ نہیں ہے چوتھا جواب یہ ہے کہ جسطرح عالم میں بہت سے لطیف جوہر اور قوتین پھیلی ہوئی ہیں اور انکا جابجا طور ہے اور جسطرح یہ بھی ایک اوی قسم کا جوہر ہے اور بالفرض اگر یہ قوت بعض حالتوں میں مضرب بھی ہو تو ایسا ہی حال اور قوتوں کا بھی ہے چنانچہ الیکٹریسیٹی سے مہلک بجلی پیدا ہوتی ہے اور آتش جلا دیتی ہے یہ دونوں جوہر یعنی الیکٹریسیٹی اور آتش ان صورتوں میں مضرب معلوم ہوتے ہیں لیکن کسیکو اوسکے پیدا کرنے والے کی دانائی اور خوبی میں شبہ نہیں ہے غرض کہ جو چاہیے کہ یہی قاعدہ عمل مقناطیسی پر بھی لگا دین اور یاد رکھیں کہ فقط لوگوں کا بیان ہی ایسا ہے کہ اس عمل سے مضرت پیدا ہوتی ہے مضرت کا ہونا ثابت نہیں ہو سکتا دوسرا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ فقط یہی بات نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ کو انسان کو ایسی قوت بخشی منظور تھی بلکہ نہایت قبیح کاموں کیواسطے یہ عمل مستعمل ہو سکتا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ دنیا میں ہم کسی قوت کو نہیں جانتے ہیں جو جث طینت انسان کے سبب سے بڑے طور پر کام میں نہ آسکے بلکہ یہ قدرت ہے کہ نافع اور ہر کوں مہربان سے بڑی چیز کہ بہت سے آدمی ایسے ہوئے ہیں جنہوں نے اپنے مقصد و ترک جرائی کرنے میں قوت

نہیں کیا ہے باروت کا اچھا استعمال یہ ہے کہ پھاڑوں کو اوس سے اور اتنے پتھر  
 اوسکا استعمال بدیہ ہے کہ آدمی کی جان کو اوسکے ذریعے سے تلف کرتے ہیں ہم یہ  
 نہیں کہتے ہیں کہ عمل تقاطعی برے طور پر متعل نہیں ہو سکتا ہے لیکن ذرا غور تو کیجیے  
 کہ یہ دلیل عمل کے سچا ہونے کے منافی نہیں ہے بلکہ اوسکے استعمال بد کا جو اندیشہ  
 ہے اوس اندیشہ کے ہونے سے عمل کار است ہونا پایا جاتا ہے علاوہ اسکے جن چیزوں  
 کے استعمال بد کا اندیشہ ہے اوسکے طرف سے مطلق ہونے اور اوسکے ضرر سے بچنے  
 کیواسطے سب سے بہتر سبیل یہی ہے کہ چھانک مکن ہو اوسکے استعمال سے واقفیت پیدا  
 کر لیں اگر ایک ہی آدمی دنیا میں کلورڈ فورم کا استعمال جانتا ہو تو یہ بات آسان ہوتی کہ  
 وہ اور فوکلورڈ فورم پر بیہوش کر دیتا کہ لوگ اوسپر شبہ ہی نہیں کرتے اور بیہوش کر کے  
 جب چاہتا ہو گون کا مال چھین لیتا یا اور کسی طرح کی تکلیف اوسکو پہنچاتا لیکن اگر آدمی  
 کلورڈ فورم کی تاثیر سے بخوبی واقف ہوتا تو یہ بات ناممکن ہوتی بہر حال پستول سے  
 مار دینے کی نسبت مشکل تر ہوتی حالانکہ پستول سے مارنا بھی چپ نہیں ہو سکتا ہے بلکہ

ہر آدمی باروت کے استعمال بد سے بخوبی واقف ہے \*

ظاہر ہے کہ جو شخص کلورڈ فورم کے ذریعے سے بیہوش کر کے کسی کا مال لینا چاہے  
 اوسکو اپنے شکار کے قریب ہونا چاہیے حالانکہ جو شخص پستول سے مارتا ہے وہ  
 قاصد ہے اور چپ کر مار سکتا ہے الغرض کسی شے کے استعمال بد کے قابل ہونے  
 سے یہ دلیل نہیں نکل سکتی ہے کہ وہ حقیقت میں موجود نہیں ہے یا اوسکا استعمال  
 نہیں کرنا چاہیے اور اوسکے استعمال بد کے ضرر سے بچنے کے واسطے ناواقف نہیں  
 بلکہ واقفیت کمال سے ہو سکتی ہے اس مقام پر میں اتنی بات اور کہنی چاہتا ہوں کہ  
 اگرچہ میں اس بات سے منکر نہیں ہوں کہ عمل تقاطعی کو برے طور پر متعل کرنا

کارڈ فورم میں سے جو سب اوزار ہیں ان میں سے کسی کو استعمال کرنا اور بیہوش کر کے کسی کا مال لینا

ممکن ہے لیکن جاننا چاہیے کہ یہ بات ایسی آسان نہیں ہے جیسا لوگ گمان کرتے ہیں  
 یہ بات تو سچ ہے کہ جو امور معیوب نہیں ہیں یا جو بذاتہ اچھے ہیں اول میں معمول حال  
 کے حکم کو بلا عذر مان لیتا ہے لیکن یہ اطاعت حکم نامہ و دنیا غیر مشروط نہیں ہے  
 بخلاف اسکے یہ بات تصدیق کی ہوئی ہے اور بخوبی دیکھی ہوئی ہے کہ عموماً معمول کا پیر کہ  
 اور خیالات اخلاق کے باب میں حالت خواب متناطیسی میں عالی اور مضبوط ہو جائے  
 اور عموماً ہر چیز کی نسبت جو جھوٹی یا بڑی یا کمینی ہوتی ہے معمول کی طرف سے متغیر  
 ظاہر ہوتا ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہماری یعنی عامل کی کوشش اس باب میں بے سود  
 ہوتی ہے کہ معمول کوئی راز کی بات جو اسکو حالت خواب میں معلوم ہوئی ہو آشکارا  
 کر دے یا جو اعتبار اوپر کسی نے کیا ہوا اسکو شکست کر دے اور عموماً حالت بیدار  
 معمولی میں وہ اس بات کو بھول ہی جاتا ہے اگر کوئی شخص اس باب میں کوشش  
 کرے کہ معمول سے کسی امر قبیح کا ارتکاب چاہے تو جلد دریافت ہو جاوے گا کہ اسکو  
 اس بات کا ہوش ہے کہ کیا کیا باتیں اخلاق کے رومے واجب ہیں اور اکثر یہ ہوتا ہے  
 اسکو حالت خواب متناطیسی میں حالت بیداری معمولی کی نسبت زیادہ رہتا ہے  
 کسی پر عمل کیا جاتا ہے تو اکثر بلکہ شاید جملہ حالتوں میں ایسا ہوتا ہے کہ معمول کے  
 چہرے پر زیادہ لطافت پائی جاتی ہے اور اسکے خیالات زیادہ لطیف ظاہر ہو  
 ہیں حالت خواب بیداری خواب حقیقی کی حالت نہیں بلکہ ایک ایسی حالت ہے کہ  
 اوسمیں قوت باصرہ ظاہری منقود ہو جاتی ہے اور دل میں فقط بیداری ہی نہیں رہتی  
 بلکہ عقل اور ادراک اخلاق بہ نسبت حالت معمولی زیادہ ہوشیار رہتا ہے حتیٰ کہ  
 دیکھنے والے کو تعجب ہوتا ہے معمول کی تقریر اوسکی معمولی گفتگو سے زیادہ صحیح اور  
 شمشہ اور عالی ہوتی ہے اور عامل کی متابعت عموماً اتنی ہی ہوتی ہے کہ جہانگیر  
 اخلاق زیادہ کار و واجب میں خلل نہ پڑے عموماً اسوائے کتا ہون کہ کسی کسی اس

استثنا کا امکان ہے غرضکہ اس بات کا اندیشہ ہے کہ عمل متفاطمیسی کا استعمال بد موسیک کا اون لوگوں کے ذہن میں جو آثار عمل سے اور اس بات سے کہ حالت خوا متفاطمیسی میں معمول کی طبیعت فرشتوں کی سی ہو جاتی ہے بخوبی واقف نہیں ہیں مقدار واجب سے بہت زیادہ ہے اور اگرچہ علو طبیعت ایسے آدمیوں میں زیادہ عیاں ہوتا ہے جنکی طبائع بذاتہ عالی ہیں لیکن کم و بیش ہر معمول کی طبیعت کو عیاں ہو جاتی ہے اور یہ تو میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ استعمال بد کا اندیشہ کچھ دلیل بطلا عمل کی نہیں ہے \*

اغراض سوم میں نے اکثر لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ اگر خلائق قوت غائب بینی کو سچ مانا جاوے تو اس سے ثابت ہوگا کہ غائب بین کو علم کل حاصل ہوتا ہے اور چونکہ یہ بات ناممکن ہے اس واسطے غائب بینی کی قوت ہی حقیقت میں سچ نہیں ہو سکتی ہے \*

اسکا جواب اول تو یہ ہے کہ درحالیکہ ہم دیکھتے ہیں کہ معمول کو فاصلے کا حال نظر آتا ہے اور سیکڑوں معمولوں میں یہ بات دیکھتے ہیں تو قوت غائب بینی کے سچ ہونے میں شبہ نہیں ہو سکتا ہے مجبور جو تقریر مقرر کر تے ہیں اس کے صحیح ہونے میں ہمو شک کرنا پڑتا ہے اب آپ فرمائیے کہ فاصلے سے کسی شے کے نظر آنے سے کیا لامحالہ بات نکلتی ہے کہ جسکو یہ قدرت حاصل ہے اسکو علم کل حاصل ہوتا ہے میں تو یہ جواب دیتا ہوں کہ نہیں چنانچہ لارڈ روس صاحب کی دو کتابوں کے استعمال سے علم کل نہیں پیدا ہوتا ہے غائب بین اپنے حس باصرہ ظاہری کی

تذکرہ لارڈ روس صاحب نے انگلستان میں ایک ایسی دور میں بنائی ہے کہ آج تک دنیا میں اتنی قوت نہیں کسی دور میں میں تھی اور چاند کا حال اس کے قریب سے نہایت صاف معلوم ہوتا ہے اور دیگر اجرام فلکی کا بھی اور وہ بیون کی نسبت زیادہ حال واضح ہو کر نظر آتا ہے \*

ذریعے سے یعنی آنکھوں سے نہیں دیکھتا ہے بلکہ بصر باطنی کے ذریعے سے بلا واسطہ  
 روشنی معمولی کے دیکھتا ہے یعنی روشنی ظاہری آنکھوں کے بند ہونے کے سبب  
 دخل نہیں رکھتی ہے یا علیٰ ہذا القیاس کسی دیوار یا دیگر تاریک شے کے حامل ہونے  
 کے سبب سے کام نہیں آتی یہ بات آسانی سے قیاس میں آسکتی ہے کہ صورت  
 یا روشنی یا رنگ کا جس محل قوت بصر میں بلا ذریعہ روشنی ظاہری کے پیدا ہو جاوے  
 مثلاً ہم جانتے ہیں کہ یہ جس اسطور پر ہی پیدا ہو جاتا ہے کہ آنکھوں کے وہیلوں  
 اندھیرے میں دبایا جاوے یا آنکھ کی رگین دبائی جاوے چنانچہ اشکال ہوائی کے  
 نظر آنے کی بھی اکثر یہی وجہ ہوتی ہے غائب بین دراصل حقیقی چیزوں کو دیکھتا ہے  
 اور کسی ایسے ذریعے سے دیکھتا ہے جو بلا ضرورت اس بات کے کہ آنکھ کے وسیلے  
 کے اندر باقی البصر میں مجمع النور تک روشنی پہنچاوے محل حقیقی قوت بصر تک  
 روشنی ظاہری کا اثر پیدا کر تا ہے آئندہ لکھا جاوے گا کہ ان وسائل بصر کی نسبت  
 کیا کیا باتیں ہکو دریافت ہو سکتی ہیں لیکن مامیت اون وسائل کی کچھ ہی ہواؤں کے  
 ذریعے سے علم کل کا حاصل ہونا ممکن نہیں ہے۔

در حالیکہ اکثر اون اشیا کو بغور دیکھنے میں جو ہماری گہلی ہوئی آنکھوں کے سامنے آتی  
 ہیں غلطی ہو جاتی ہے تو غالب ہے کہ ایسی غلطی ہونیکا اوس صورت میں زیادہ احتمال  
 کہ جب اور وسائل بصر مستعمل ہوں اگر بالفرض سب چیزوں کے دیکھ لینے کی قوت حاصل  
 ہی ہو جاوے تو بھی اوس قوت سے عقل بچھا حاصل نہیں ہوتی لیکن یا دیکھا جائے  
 کہ غائب بین کو ایسی قوت سب چیزوں کے دیکھنے کی حاصل نہیں ہوتی ہے حقیقت پز  
 قوت غائب بینی صریح محدود اور مختلف طور پر ہوتی ہے کسی عامل عمل نقصان پس کے  
 خواب میں بھی یہ بات نہیں آئی ہے کہ اوسکے معمول غائب بینوں کو حکم کل حاصل ہوتا  
 ہے ایسا نتیجہ اس قوت کا نکلتا ہوا اوسی شخص کے خیال میں ہوتا ہے جسے کبھی علم کل کو



آثار پیدا ہوتے ہوئے نہیں دیکھے ہیں حقیقت یہ بات ہے کہ غائب بین بہت سوتی  
 غلیظان کرتی ہیں اور خاص مشکلات اور نکویش آتی ہیں مثلاً غائب بینوں کو اپنی توت  
 بصر پر گذشتہ واقعات کے اثر اور اون آثار میں جو صورت خاص غائب بینی میں واقع  
 گذران سے پیدا ہوتے ہیں تیز نہیں ہوتی وجہ اسکی یہ ہے کہ دونوں صورتوں میں  
 پیدا ہوتے ہیں باطنی بصر پر ہوتے ہیں اور دونوں برابر ہی کارگر ہوتے ہیں علیٰ اعتبار  
 جو آثار تلقین اور دریافت خیال کے ذریعے سے ہوتے ہیں اون میں اور اون آثار  
 میں جو حقیقی اشیاء بید نظاہری کے سبب سے پیدا ہوتے ہیں تیز نہیں ہوتی ہے  
 ان سب میں تیز کرنی ہمارا کام ہے اور یہ بات بھولنی نہیں چاہیے کہ جب اشیاء ظاہری  
 موجود نہیں ہوتے ہیں تو ہم غائب بین کے بیانات کو غلط نہ سمجھ لیں کیونکہ اگر ہم صحیح  
 طرح امتحان کریں تو معلوم ہوگا کہ غائب بین کا بیان درست اور ٹھیک تھا اور ہمارا  
 خیال غلط تھا اور وجہ ہماری غلط سمجھ لینے کی یہ ہوتی ہے کہ جو خیالات ہمارے دماغ  
 میں پہلے جمع ہوئے ہیں وہ بھکا دیتے ہیں لیکن یہ بات تحقیق ہے کہ عامل عمل متفلسفہ  
 کو غائب بین کی نسبت علم حاصل ہو نیگا کہی خیال ہی نہیں آتا ہے ۔  
 اعتراض چہاں یہ ہے کہ جو لوگ محتائق عمل متفلسفی کو تسلیم کرتے ہیں وہ کہتے ہیں  
 کہ یہ عمل جادو ہے اور مقدس کتابوں کی رو سے ممنوع ہے اسکا جواب اول تو یہ ہے  
 کہ یہ اعتراض ابتدا میں علم طب اور ہیئت اور کیمیا کی نسبت ہوتا رہا ہے یعنی جو لوگ  
 جاہل تھے وہ اپنی نسبت زیادہ ہوشیاروں کو ساحر اور جادوگر کہا کرتے تھے وہ  
 یہ کہ اگر جادو سے یہ مراد ہے کہ خلاف قواعد قدرت آثار پیدا ہوتے ہیں تو عمل متفلسفہ  
 جو موافق قواعد قدرت ہے اس جرم جادو سے بیگناہ ہے بعض آدمیوں کا ضرور  
 قول ہے کہ عمل متفلسفی کے آثار قدرت کے قواعد سے باہر ہیں اور وجود ملکہ  
 کی قدرت سے پیدا ہوتی ہیں لیکن تا وقتیکہ میں یہ آثار بلا ذریعہ اوس شخص کے  
 پیدا

پیدا کر سکون اور تواتر تیکہ میں آثار کو بلا استمداد اور موانعت اس شخص کے  
پیدا کر سکون مجھے اس بات کا استحقاق ہے کہ ان آثار کو تو اعد قدرت کے موانعت  
تصور کروں اگر میں سنجیدگی سے آپ سے کہوں کہ مجھے شیطان بالعلم بوب سے کہ  
تعلق اور اس کے ساتھ کچھ شرکت نہیں ہے تو آپ سمجھیں گے کہ آپ کو بتانا ہوں لیکن  
ایسے خیالات افسوس ہے کہ لوگوں میں اس قدر پھیلے ہوئے ہیں اگر میرے خیال  
رضیت دیجاوے تو میری سمجھ میں یہ بات ہے کہ جن لوگوں کو مقدس کتابوں میں  
بڑا لکھا ہوا ہے وہ وہ شخص تھے جو قدرتی علم کو بد اور قبیح غرض کے واسطے استعمال کرتے  
تھے جو دھوکہ باز اور مکار تھے جو لوگوں کو فال گوئی کا بہانہ کر کے دھوکہ دیتے تھے  
اور معاذ اللہ منہ خدائی کا دعویٰ کرتے تھے کسی حالت میں میں یہ بات نہیں بیان  
ہوں کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کی مصنوعات کی نسبت تحقیقات کرتے ہیں اور جو کچھ عجائبات  
دیکھتے ہیں ان کو خدا تعالیٰ کی قوت اور خوبی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور حلاوت  
اپنے علم کو نیک نیتی سے اچھے مطلب کے واسطے کام میں لاتے ہیں اور ان کی نسبت  
یہ قول درست ہو سکتا ہے کہ وہ فن ممنوع کو استعمال کرتے ہیں جب میں بعض آثار  
عمل مقناطیسی کا حال مفصل لکھوں گا تو آپ کو واضح ہو گا کہ عمل مقناطیسی کے ذریعہ  
سے بہت سے ایسے امور حل ہو جاتے ہیں جن کو زمانہ سابق میں یہ سمجھتے تھے کہ ان کے  
کے سبب سے واقع ہوتے ہیں مثلاً آسیب وغیرہ \*

ایک اعتراض اکثر نہایت پارسا اور قابل تعظیم آدمی عمل مقناطیسی کی رستی اور اس کے  
استعمال کے باب میں یہ کیا کرتے ہیں کہ عمل مذکور کے بہت کفر اور دہرہ پرست پیدا ہوتا  
میری سمجھ میں تو ہرگز یہ بات نہیں آتی کہ اس عمل کے ذریعے سے کفر پیدا ہو اس عمل  
خاص قدرت یہ ہے کہ اس کے ذریعے سے ہر کوئی معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی ماہیت کیا ہو  
بہت ہی تہوڑا علم ہے اور خدا تعالیٰ کے کمالات حیرت انگیز اس عمل کو ذریعہ ہونا ہرگز

پہلے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ کفر جو مقترض استعمال کرتے ہیں اس کے معنی صاف صاف نہیں سمجھتے ہیں غالباً اذکار کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس عمل اور علم سے فانی روح مانا جاتا ہے چنانچہ اس اعتراض کفر کے ساتھ دہریہ پن کا اعتراض شامل کیا جاتا ہے لیکن سمجھنا چاہیے کہ اس اعتراض کا راز کہ اس عمل کے تسلیم کرنے سے فانی روح کو مانا جاتا ہے ایک ثبوت پر اس کا ہے کہ مقترض آثار عمل سے واقف نہیں ہے اس واسطے کہ ان آثار سے یہ نتیجہ نہیں نکال سکتا ہے بلکہ اس کے بالکل عکس نتیجہ نکلتا ہے میں نے بار بار دیندار آدمیوں کو ان آثار کو دیکھا ہے یہ کہتے سناتے ہیں کہ کسی اور شے کے ذریعے سے روح کا غیر مادی ہونا اور پس اس کا لافا ہونا زیادہ صفائی سے نہیں ثابت ہوتا ہے چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ غائب بینی کے نتیجے میں ہم دیکھتے ہیں کہ نفس نامہ جسم سے علیحدہ فاعل ہوتا ہے اور جسم کے فعل سے نفس نامہ فعل بالکل جدا ہوتا ہے اور یہ امر کیا اچھا ثبوت اس بات کا ہے کہ مادہ اور روح میں اختلاف ہو غرض کہ جو لوگ غائب بینی کا اثر پیدا ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں ان کا اکثر یہ قول ہوتا ہے اور کہیں ان کے خیال میں یہی بات نہیں آتی ہے کہ اس عمل سے ایک دلیل روح کے لافانی ہونے کی ظاہر حاصل ہوتی ہے یہ خیال فقط ان لوگوں کو دونوں میں پیدا ہوتا ہے جو حقائق عمل سے واقف نہیں ہیں اور جن کو ان حقائق کی نسبت غلط خیال ہوتا ہے غرض کہ اس دہم سے ان کو خوف ہو جاتا ہے اور اشتغال کے ساتھ اس معاملہ میں نہیں کر سکتے ہیں اگر یہ بات ان کو حاصل ہوتی تو وہ جلدی دریافت کر لیتے کہ جو باتیں ان کے ذہن میں ان حقائق کی نسبت جاگزین ہیں وہ بالکل غلط ہیں آپ غور فرمائیے کہ اذکار کا جو اس ظاہری کے ذریعے سے علاوہ پیدا ہونا روح کے لافانی ہونے کی دلیل کیونکہ شک پیدا کر سکتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس بات سے ثابت ہوتا ہے کہ نفس نامہ کو اذکار اور جس پیدا کرنے میں مادہ ظاہری پر تاثر نہیں ہے جیسا ہمارے خیال میں پہلے تھا اور یہ بات بیشک دلیل اس بات کی نہیں ہو سکتی ہے کہ روح لافانی ہے

علاوہ اسکے لفظ دہر پرین جو مقترض مستعمل کرتا ہے یہ لفظ ایسا بے معنی ہے کہ کبھی کوئی شخص شافی طور پر نہیں سمجھا سکا ہو کہ اسکے معنی حقیقت میں کیا ہیں اور یہ بات کچھ تعجب کی نہیں ہے کیونکہ اگر نہایت اہل فاضل سے دریافت کیا جاوے کہ مادہ جو کی تعریف کیا ہے تو وہ نہ بتا سکیگا آپ سمجھیں تو کہ سوائے خواص مادہ کے اور کچھ ہم مادہ کی یہ کیا جانتے ہیں مثلاً ہم کہتے ہیں کہ مادہ وچیر ہے جو جگہ کو روکتا ہے یعنی قابلیت تک کہ کتنا اور اتنا داخل اوسکی صفت ہے اور اوس میں وزن ہوتا ہے اور کشش اتصال اور کشش کیمیائی ہوتی ہے اور علی ہذا اقیاس بعض خواص ایسی ہوتی ہیں جو کہ ہوتے ہیں یہ تو دریافت کرین کہ کوئی شے ایسی ہے جو ان خواص سے جدا اور علیحدہ ہو یہ سوچئے کہ کوئی اشیاء ہی جسکے واسطے یہ خواص عرض ہوں اگر ہے تو اس جوہر کی تعریف فرمائیے یہ تو دریافت ہے کہ کیا مادہ ذرات کا مجموعہ ہے کہ جسکے بعض خواص معین ہوتے ہیں اور جو ذرات لا انتہاء پر قبیل انعامت میں یا مادہ فقط نقاط ہندسہ کا مجموعہ ہے جو گویا مرکز ہیں جنہیں سے بعض قوت کشش اور تنفر کے خاص فاصلوں تک پہنچتی ہیں کیا قوت جاذبہ قوت کشش نہیں ہے کیا قوت شرکت اور قوت اتصال قوت کشش نہیں ہے کیا خاصیت اتلا عتد داخل یعنی ممکن کی قوت اور نیست و نابود ہونے کی ناقابل ہونے کی قوت قوت متفر نہیں ہے کیا جوہر متناطیسی اور جوہر الکٹریکی کشش اور تنفر کی قوت سے نہیں بنا ہوا ہے کیا یہ ممکن کہ حرارت اور روشنی فقط قوت کشش اور تنفر سے بنی ہوئی ہوں پس باقی کیا رہتا ہے اگر ان سب قوتوں کے موجود ہونے سے ہمارے خواص پر ایسا ہی اثر پیدا ہوا جیسا کہ مادہ کے سبب سے پیدا ہوتا ہے تو کیا یہ بات خیال میں نہیں آسکتی کہ مادہ بلکہ خواص مادہ فقط انکو ہی ہم جانتے ہیں ان قوتوں کے اتلا عتد ہو اگر ایسے ایسے سوالات کریں تو انکا جواب آسانی سے حاصل نہیں ہو سکتا ہے اتنی بات ضرور ہے کہ مادہ خواص سے علیحدہ ہمارے قیاس میں نہیں آسکتا ہے اور فقط اتنی ہی بات ہو سکتی ہے کہ

معلوم ہے پس فی زمانہ میلان علم اس طرف نہیں ہے کہ انسان میں لافانی وجود کے ہونے سے انکار ہو بلکہ اس طرف ہی کہ خود مادے کو ایک قوت یا مجموعہ بہت سی قوتوں کا تصور کرتے ہیں یقیناً اس بات سے غیر قفا کے تصور کو نقصان نہیں پہنچتا ہے بلکہ یہاں اس تصور کی معاون ہے علاوہ اسکے آپ غور کریں کہ جب لفظ مادی کی تعریف میں کر سکتے ہیں تو لفظ غیر مادی کی تعریف کیونکر کر سکتے ہیں تا وقتیکہ ہم یہ نہ جانیں کہ مادہ کیا ہے ہم یہ کیونکر جان سکتے ہیں کہ مادہ نہیں کیا ہے بلکہ یہ کتنا چاہیے کہ کس چیز کو مادہ نہیں کہتے ہیں پس چونکہ لفظ مادی و غیر مادی کی تعریف نہیں ہو سکتی ہے اس واسطے کہ بحث ہی نہیں کرنی چاہیے علاوہ اسکے فرض کیجیے کہ ہم یہ قول اختیار کر لیں کہ مادہ کی تعریف یہ ہے کہ وہ جگہ روکتا ہے اور پھر یہ چاہیں کہ اسی تعریف کے بموجب غیر مادہ کی تعریف کریں تو یہ امر آسان نہیں ہے ورنہ آپ خیال تو کسی ایسی شے کا کریں جو جگہ کو نہ روکے کچھ خیال میں آتا ہے میں تو قبول کرتا ہوں کہ میرے ذہن میں ایسی کوئی شے نہیں آتی کہ ان سب خیالات کو سوا اس دنیا میں ہم مادہ کی نسبت قطعاً بات جانتے ہیں کہ وہ نیست و نابود نہیں ہو سکتا ہے پس اسکے معنی یہ ہیں کہ مادہ قدیم یعنی لافانی ہے ایک ذرہ کو مادہ کے ہم نیست و نابود نہیں کر سکتے ہیں فقط اتنا ہی ہو کہ اختیار ہے کہ اس کی صورت بدل سکتے ہیں مثلاً آتش نے زمین کو سیلے ڈالے جاتے ہیں وہ بہ حیثیت مادہ نہیں نابود ہو جاتا بلکہ کو سیلے کی حیثیت میں نابود ہو جاتی ہیں مادہ کی حیثیت ان کی یہ باقی رہتی ہے کہ مادہ افرو ہو ان اور ہوا باقی رہتی ہے پس اگر ہم یہ قیاس کریں کہ روح کسی قسم مادہ بنی ہوئی ہے اور جگہ روکتی ہے تو اس قیاس سے اس کے لافانی ہونے پر کچھ خلل نہیں پیدا ہوتا ہو جگہ ایسے قیاس سے اس کا قدیم ہونا معلوم ہوتا ہے کیونکہ جہاں تک ہم کو علم حاصل ہے ہم قطعاً مادہ کی ہی نسبت یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ وہ نیست و نابود ہونے کے قابل نہیں ہے یعنی قدیم ہے اور یہ تو میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ میرے ذہن میں ایسی کوئی شے

نہیں آسکتی ہے جسکے سبب سے جگہ نہ روکنے کا اطلاق ہو سکے اب آپ یہ غور فرمائیے  
 کہ روح کے خواص آپ کو کیا معلوم ہیں ہمارے ذہن میں ابھی طرح کوئی ایسی شے نہیں آتی  
 ہے جو غیر مادی ہو اور بدرجہ آخر یہ بات ہے کہ اس زندگی میں ہمارے روح اور نفس ناطقہ کا  
 علم فقط اسی طور پر ہے کہ ہم اوسکو مادے ظاہری کے ساتھ شامل دیکھتے ہیں اس زندگی  
 میں ہمارے ذہن میں یہ بات نہیں آسکتی ہے کہ خیال بغیر مغز کے پیدا ہو سکے +  
 لیکن فی الحقیقت دہر ترین کا قول جسکی نسبت اعتراض کیا جاتا ہے یہ ہے کہ خیال کی  
 نسبت اور کچھ سوائے اسکے نہیں جانتے ہیں کہ خیال مغز کا یہ فعل ہے اور اس واسطے  
 ہمارے کسی اور وجود کا مثلاً روح اور نفس ناطقہ کا فرض کر لینا جائز نہیں ہے کیونکہ خیال کے  
 پیدا ہونے کی وجہ تباہی کے واسطے ایسا وجود فرض کر لینا ضرور نہیں ہے یہ قول  
 اون لوگوں کا ہے جنہوں نے علم مقناطیس حیوانی کو مطالعہ کیا ہے آلائے قول اوکا  
 علم کے مطالعہ کے سبب سے نہیں ہوتا ہے کسی طور پر لوگوں نے یہ قیاس کر لیا ہے کہ  
 اس قول سے روح کے قدیم ہونے سے انکار نکلتا ہے لیکن میں اس قول کو اوس  
 تک نہیں تسلیم کرتا ہوں کہ ایک فکر کرنے والے وجود کو جسم سے جدا نہ مانوں یہ بات تو  
 سچ ہے کہ ہم ایسے وجود کا ہونا ثابت نہیں کر سکتے ہیں لیکن یہ بھی تو ہم ثابت نہیں کر سکتے ہیں  
 کہ ایسا وجود حقیقت میں نہیں ہے ممکن ہے کہ ایسا کوئی وجود حقیقت میں ہو اور یہ وجود  
 مغز کو بطور آلہ خیال و جس کے کام میں لاتا ہو اور ہمارا ذاتی وقوف کہتا ہے کہ یہ قیاس  
 بہت ہے بالکل سیکے یہ بھی ممکن ہے کہ ایسا وجود کوئی نہ ہو اگرچہ بات ثابت نہیں ہو سکتی  
 ہو لیکن ان دونوں میں سے کوئی قیاس کیا جاوے ابدیت زندگی و خیال و جس یعنی  
 انسان کا قدیم ہونا دونوں قیاس پر محفوظ ہے میری سمجھ میں تو یہ بات آتی ہے کہ خدا  
 نے انسان کو یہ ادماک نہیں بخشا ہے کہ اپنی عقل سے اس بحث کو کہ آیا کوئی وجود فکر  
 کر نیوالا جسم سے علیحدہ ہے یا نہیں ہے طے کر لے اس دنیا کی زندگی میں یہ بحث کبھی

نہیں ہو سکتی ہے لیکن درحالیکہ مین تسلیم کرتا ہوں کہ ایک علیحدہ روح یا نفس ناطقہ کے وجود ہونے کے قیاس کو ہم ثابت نہیں کر سکتے مین یہ بات بھی بخوبی عیاں ہے کہ ہکو ایک ذاتی وقوف ایسا حاصل ہے جس سے ایسے وجود کے موجود ہونے کی ہکو آگاہی ہوتی ہے اور اس وقوف کی شہادت بالکل رو نہیں ہو سکتی ہے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ مقرر کو اس وجود کا آلاء خدا تعالیٰ نے مقرر کر دیا ہے اور اس واسطے اس آلاء کے مقرر ہونے میں خطا نہیں ہے لیکن اگرچہ مجھے ایسا قیاس لاچار اختیار کرنا پڑتا ہے میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی ہے کہ اس قیاس کے بالعکس قیاس اختیار کرنا روح کے قدیم ہونے کیچہ بھی تعلق رکھتا ہے اور روح کا قدیم ہونا دونو قیاس پر برابر ہے سمجھ میں آتا ہے اور تحقیق یہ بات ہے کہ اگر علم مقناطیس حیوانی کو اس باب میں کچھ بھی تعلق ہو تو یہ کہ جن لوگوں کا یہ قول ہے کہ روح ایک علیحدہ وجود ہے اور ان کے قول کو مضبوط کرتا ہے یہ بات تو انسان کے علم سے باہر ہے کہ آیا روح مادی ہے یا غیر مادی لیکن حال میں یہ ثابت ہوتا ہے کہ قدیم ہے اور معدوم نہیں ہو سکتی +

اب میں اس اعتراض کا ذکر کرتا ہوں جو ہر طرف اس حالت میں ہمارے مقابل ہوتا ہے کہ جب ہم جسم انسان پر آثار عمل مقناطیس کو پیدا کر کے دکھاتے ہیں مثلاً جب ہم کسی میں تشبیہ یا دل کی حرکت میں سرعت پیدا کر دیتے ہیں یا تکلیف یا اور کسی بیرونی اثر کا جس کھودیتے ہیں یا یہ بات پیدا کر دیتے ہیں کہ آنکھ کی پل کی روشنی کا اثر نہایت بلی کی حرکت نہونے کے یا معمول کی زبان میں لکنت پیدا ہو جاوے یا معمول کی مرضی کے حملہ او سکے اعصاب سکڑ جاوین یا علی ہذا القیاس اور اسی قسم کے آثار پیدا کریں چنانچہ جملہ آثار میں نے واقع ہوتے ہوئے دیکھے ہیں اور انہیں سے اکثر میں نے خود دیکھا اور یہ جملہ آثار ایسے ہیں کہ اگر کسی معمول کی طبیعت اچھی اثر پذیر ہو تو آسانی سے اس پر وقع ہو سکتے ہیں اکثر لوگ جو ان آثار کو پیدا ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں اور ان کو تسلیم

کرتے ہیں یہ بات کہتے ہیں کہ یہ آثار وہم کے سبب سے پیدا ہوتے ہیں اس قول  
 کے اصل معنی کا جیسا وہ عموماً بیان کیا جاتا ہے دریافت کرنا آسان نہیں ہے کیونکہ  
 لوگوں کی یہ مراد ہے کہ یہ باتیں قیاسی ہیں اور حقیقی نہیں اور تعجب یہ ہے کہ یہی مراد  
 ان لوگوں کی ہوتی ہے اگرچہ انھوں نے ان آثار کو پیدا ہونے سے ہی دیکھا ہے اور ان کو  
 تسلیم بھی کیا ہے مگر اس پر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو یہ تئیر نہیں ہوتی ہے کہ ہم  
 ذریعہ سے کیا اثر پیدا ہوتا ہے اور کیا پتہ قیاسی اور حقیقی نہیں ہے جو چیز وہم کے سبب  
 سے پیدا ہوتی ہے اور اس کو وہ بے تئیری سے قیاسی گردان لیتے ہیں لیکن تئیر میں  
 عضو کا اگر جاننا ایک حقیقی امر ہے علیٰ ہذا القیاس آنکھ کی پتلی کا قائم ہو جانا اور اس کا  
 جس موقوف ہو جانا نبض میں سرعت کا آ جانا اور حقیقی بن وجہ قیاس ان امور کی کچھ  
 ہو بعض اور کا ایسے لکھے ہوئے ہیں کہ وہم کے ذریعے سے بلا ذریعہ عمل ہوتا جیسا کہ  
 واقع ہو گئی ہے کیا ان صورتوں میں موت قیاسی نہیں کہ لوگ مر گئے تھے وہ قیاسی  
 قیاس میں اپنے آپ کو مردہ سمجھ لیتے تھے اگر ایسے معترض اس بات کی تئیر کریں کہ موت  
 کیا چیز ہے اور اس کے واقع ہونے کی وجہ کیا ہے تو ان کو واضح ہو گا کہ جو آثار وہم پر لکھے گئے  
 امور حقیقی ہیں اگر ان کا جی چاہے تو وہ سمجھ لیں کہ یہ آثار وہم کے سبب سے پیدا ہوتے ہیں  
 لیکن اس وجہ سے ان کے حقیقی ہونے میں خلل نہیں آسکتا اور حقیقت میں بڑے لوگ اس پر  
 کمر بستہ ہیں اور کچھ سمجھ رکھتے ہیں یہی مراد رکھتے ہیں کہ یہ آثار وہم کے سبب سے پیدا ہو جاتے ہیں  
 نہ حال ان کا یہ ہے کہ یہ آثار کسی بیرونی قوت کے زور سے نہیں پیدا ہوتے ہیں بلکہ یہ آثار  
 معمول کے نفس نامطہ کے فعل کے نتائج ہیں اور اس فعل کو وہم کا فعل کہتے ہیں جو  
 قیاس کی نسبت کچھ اعراض نہیں ہے اور حالیکہ یہ قیاس جملہ حقائق کی نسبت صادق  
 اور صاف صاف معنی اس قیاس کے بیان کیے جا دیں بلکہ آپ بحث کے واسطے  
 فرض کر لیجیے کہ جملہ حقائق کی نسبت یہ قیاس درست آتا ہے اور اب ہم قیاس کی تئیر



کرتے ہیں کہ کیا ہے معنی یہ ہیں کہ جس شخص پر عمل کیا جاتا ہے اوسکا نفس ناطقہ بعض اشارات کے سبب سے براگینختہ ہو کر جسم پر اولٹ گرا کر کرتا ہے اور حملہ آثر مذکورہ بالا علاوہ خواب مقناطیسی و دیگر آثار کے پیدا کرتا ہے اب اگر اس تعریف کو آپ تسلیم کر لیں اور اختصار کے واسطے اس فعل کا نام فعل وہم رکھ لیں تو ظاہر ہے کہ اگر وہم ایسے آثار کا خلاق ہے تو یہ قوت وہم ایک ایسی شے ہے جسکی نسبت نہایت بنخیدگی سے تحقیقات کرنی چاہیے اس قیاس پر ظاہر ہو گا کہ اب تک وہم کی قوت سو وہم ناواقف رہی ہیں اور یہ کو چاہیے کہ فوراً اوسکی قوت کی افعال کا علم حاصل کریں تاکہ اوسکے فعل کے قواعد دریافت ہوں اور ایسے قومی عامل کے فعل سے فائدہ اٹھائیں تاہم اس قیاس پر بھی ان آثار کا حقیقی ہونا ثابت ہو اور اگر ان حقائق کی وجہ وقوع اس قیاس پر بیان کیا جائے تو اس قیاس کے اختیار کرنیکی نسبت جس میں ایک اثر بیرونی مانا جاتا ہے یہ حقائق کم شجب نہیں ہو جاتے ہیں یہ بات آپ آسانی سے دریافت کریں گے کہ اس نوبت تک چونکہ ان حقائق کی وجہ وقوع کا کسی قیاس پر بیان کر لینا ایک ایسا امر ہے جو اصلیت حقائق پر کچھ اثر نہیں رکھتا ہے اب تک شک تو حقائق کی نسبت ہوتا رہا ہے اور میں اس قیاس کو ماننے کو جو وہم کو خلاق حقائق مذکور مانا ہے مستعد ہوں بشرطیکہ جن لوگوں کا یہ قیاس ہے وہ سمجھاویں کہ جملہ حقائق پر یہ قیاس صادق آتا ہے لیکن حقیقت میں یہ بات ہے کہ احتیاط اور غور سے تحقیقات کیجاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ قیاس جملہ حقائق یا تقریباً جملہ حقائق پر درست نہیں آتا ہے اغلاط و سرعت نبض اور آنکھ کی پتلی کا قائم اور بے حس ہو جانا ایسی چیزیں ہیں جن پر ہمارا ہرگز اختیار نہیں ہے معقول کا وہم کیسا ہی براگینختہ کیا جاوے وہ اپنے جسم میں یہ آثار بلا ذریعہ عمل مقناطیسی کے خود بخود پیدا نہیں کر سکتا ہے اور حامل اوسپر یہ آثار اور دیگر آثار اس طرح پیدا کر سکتا ہے کہ اوسکے وہم پر کسی طرح کا فعل ہو

میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ عامل عمل تقاطعی کسی شخص پر ایسی حالت  
میں عمل کرتا ہے کہ معمول و وسوسہ کرے یا دوسری مکان میں ہو یا سیکڑوں کے عامل  
سے دور ہو اور جانتا ہی نہ ہو کہ کسی طرح کا عمل اوپر ہونے والا ہے ایسی حالت میں  
یہ بات واقع ہو جاتی ہے کہ درحالیکہ معمول اپنے معمولی کاروبار میں مصروف ہی ہو  
عمل تقاطعی کے آثار نمایاں ہو جاتی ہیں اور جن لوگوں کی طبیعت اچھی اثر پذیر ہے  
اون پر یہ اثر اسطور پر ہی پیدا ہو جاتا ہے کہ عامل نے کبھی اونکو پہلے دیکھا ہی نہ  
ایسی جگہ میرا یہ قول ہے کہ وہم کے فعل کو دخل نہیں ہے علاوہ اسکے درحالیکہ معمول  
کا خیال مصروفیت کسی خاص امر میں جا ہوا ہے عامل کو ایسا اختیار ہے کہ اوپر  
آثار پیدا کر دے جو اس امر سے جیسے معمول کا خیال جا ہوا ہے بالکل کچھ تعلق نہ  
ہوں اور یہ بھی اسطور پر ہو سکتا ہے کہ معمول کو عمل کے ہونے کی اطلاع ہی نہ ہو چنانچہ  
ایسا ہوتا ہے کہ درحالیکہ معمول نہایت مصروفیت اور توجہ سے باتیں کر رہا ہو عامل  
کی مرضی ناگفتہ سے جو اسکے پیچھے یاد رکھتا ہو اسکے منہ سے آداب کا کلمہ نکلتے ہوئے  
نک جاوے اور علیٰ ہذا القیاس سیکڑوں مختلف صورتوں میں عامل کا اسطور پر اثر  
ہو جاتا ہے ان باتوں سے نتیجہ نکلتا ہے کہ وہم سے جملہ آثار کی وجہ وقوع معلوم نہ  
ہو سکتی ہے بلکہ کسی بیرونی قوت کی تاثیر کو ماننا پڑتا ہے اور جب ایسی قوت کو مان لیا  
تو پھر وہم کی کچھ ضرورت نہیں ہے لیکن اگرچہ جملہ حقائق عمل تقاطعی مرضی ناگفتہ  
حال کے سبب سے پیدا ہو سکتے ہیں اور بلکہ ایسی حالت میں کہ عامل معمول کچھ  
نہیں اور انہیں بعد ہوا الامیری یہ مراد نہیں ہے کہ وہم سے جسکی تعریف اور کچھ  
بہت آثار عمل پیدا نہیں ہو سکتے ہیں اس سبب نہیں پیدا ہو سکتے ہیں برخلاف  
مجموعہ معلوم ہے کہ وہم پر زور ڈالنے سے عمل تقاطعی کا اثر جلد ہی اندر ہوتا  
ہو سکتا ہے چنانچہ عامل کا ہر شے بہت جلدی سے نکال کر جاتی ہے تو اسکی

کچھ ایسی باعث سے ہوتی ہے لیکن چونکہ مرضی ناگفتہ عامل کی بھی تاثیر ہو جاتی ہے اس واسطے وہم پر اثر ہونا عمل مقناطیسی کی تاثیر کے واسطے لابد نہیں ہے غرضکہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اعراض مقررہ بخوبی سمجھ کر نہیں کرتے ہیں اور جب اس اعتراض کے معنی سمجھتے ہیں تو فقط غرض یہ اونکی ہوتی ہے کہ آثار عمل کی وجہ وقوع ایک ایسے قیاس پر بیان کرتے ہیں جو بلال اس مطلب کی واسطے کافی نہیں اگرچہ بعض اوقات یہ ہو سکتا ہے کہ بعض آثار کی وجہ وقوع اس قیاس پر بیان ہو سکتی ہے یا کہ قوت مقناطیسی کی ہمراہ وہم کی تاثیر ہوتی ہے آلاں قیاس پر کسی بیرونی قوت کی تاثیر نہیں مانی جاتی ہے لیکن اگر کسی بیرونی قوت کی تاثیر نہ مانی جاوے تو اس قیاس کی بنیاد مضبوط نہیں اگر بالفرض یہ بات قبول بھی کر لیجاوے کہ بعض آثار وہم کے برائے گتہ ہونے سے پیدا ہوتے ہیں آپ یہ تو فرمائیے کہ وہم برائے گتہ کس طرح ہو جائے گا کیا سبب ہے کہ ترکیب عمل مقناطیسی سے وہم پر ایسا قوی اثر ہوتا ہے اور ایسے مختلف آثار پیدا ہوتے ہیں اسکا کیا سبب ہے کہ معمول کو حالت ہوش میں جسم پر بعض آثار مثل حرارت یا سردی یا بجلی کے کسی حد تک سے معلوم ہوتے ہیں غرضکہ جس طور پر چاہیے کہ یہی بات دریافت ہوگی کہ کسی بیرونی قوت کی معمول پر تاثیر ہوتی ہے اور یہ بات کہ آیا اس بیرونی قوت کی تاثیر بلا واسطہ یا بواسطہ وہم کے ہوتی ہے کچھ لائق لحاظ نہیں ہے ایسی بحث میں یہی ہوتا ہے کہ اس بات کے سلسلے میں ایک اور کڑی ملتی ہوتی ہے اور اس سلسلے کا ایک سرا تو قوت بیرونی اور دوسرا سرا وہ آثار ہونگے جو پیدا ہوتے ہیں انکی کچھ پر نہیں کہ اس سلسلے کے سچ میں کتنی کڑیاں ہیں۔

ایک اور اعتراض ایسا ہے کہ اگرچہ وہ اکثر کیا جاتا ہے لامیری دانست میں اور اعتراضوں سے ضعیف تر ہے وہ اعتراض یہ ہے کہ عمل مقناطیسی کے آثار کسی کام کے نہیں ہیں پس اونکی نسبت تحقیقات کرنی لا حاصل ہے یا اکثر مجھے لوگ دریا کرتا ہوں

کہ تم ایسی چیزوں کی طرف کیوں توجہ کرتے ہو جسے سوائے سیر کے اور کچھ حاصل نہیں ہو اور یہ دریافت کرتے ہیں کہ مقناطیس حیوانی کا فائدہ کیا ہے۔ اسکا کچھ یہ ہے کہ یہ سوال اور علوم کی نسبت بھی اکثر کیا گیا ہے یہی سوال علم ہیئت اور جیا لوجی اور علم کیمیا اور تشریح اور نباتات اور مناظر اور مریا کی نسبت بھی کیا گیا ہے اور اگر اب ایسا سوال اون علوم کی نسبت کرنا تو معلوم ہوتا ہے تو اسکی وجہ یہی ہے کہ امتداد زمانہ سے ثابت ہوا ہے کہ اون علوم کے بہت فوائد ہیں اگر امتداد زمانہ سے یہ بات حاصل بھی نہیں ہوتی تب بھی ہمیں فرض ہے کہ فقط علم کے واسطے اور امر حق کے دریافت کرنے کے واسطے ان سب علوم اور اونکے فروغ کو مطالعہ کریں قدرت میں کوئی حقیقت ایسی نہیں ہے کہ اسکا کچھ فائدہ نہ ہو چہرہ کہ اسکے فوائد ہوں معلوم نہ ہوں شاید اس حقیقت کو آئندہ کسی اور علم کی فرع ہی تعلق ہونا ثابت ہوا اور غالب ہو کہ جلدی ہی یا سیکڑن برس کے بعد اسکے استوائ سے فائدہ ہو پس اگر ان حقائق کی بہت تحقیقات نہ کیا وے تو یہ سچے فوائد ضائع کر دینگے علاوہ اسکے اس بات کی مثالیں بافراط ہیں کہ بعض حقائق جو ناچیز اور بے قدر معلوم ہوتے ہیں جب ہماری علم کو ترقی ہوتی ہے دفعۃً قدر حاصل کر لیتے ہیں چنانچہ دھان میں پک کا ہونا مدت مدید سے معلوم تھا لیکن واٹ صاحب کی عقل کا دھانی کل اسی خاصیت دھان کے ذریعہ سے بنی جب برف اور پانی اور پانی اور بخار کے مزاج کی گرمی کے مزاج معلوم ہوئے تو حرارت پوشیدہ کی حقیقت معلوم ہوئی اور غالباً واٹ صاحب نے اسی حقیقت کے دریافت ہونیکے سبب سے دھان سے یہ فائدہ حاصل کیا کہ دھانی کل طیار کی۔ مشتری کے اقمار کے نسبت کا دریافت ہونا جہاز رانی کے واسطے لابد ہے۔ یہ ایک سید ہی سی بات تھی سو معلوم تھی کہ اگر ایک ہی جہاز برقی ایک تار کی راہ روان ہوا اور رُک جاوے تو ایک

دوسری موج متوازی نارمین پیدا ہوتی ہے یا سوزن مقناطیسی پر اثر کرتی ہے  
 حال میں اسی حقیقت کے ذریعے سے تاریقی بنایا گیا چنانچہ اسی خاصیت موج  
 برقی کو ذریعے سے ہم قومی مقناطیس مصنوعی بنا سکتے ہیں جب کلورائن پر مشتمل  
 کے ست کی تاثیر کا امتحان کیا گیا تو اور چیزوں میں جو اس ترکیب سے پیدا ہوتی  
 ایک ایسی سیال چیز پیدا ہوئی کہ جسمیں ایک طرح کی خوشبو ہے اور ہوا میں اوزن  
 ہے نیل برس تک اس سیال کا کچھ فائدہ نہیں نکلا سوا اس کے کہ بعض قواعد  
 علم کیمیا کے دریافت ہوئے لیکن کیسکو مدت سے اس کے استعمال کا کسی فائدہ کی  
 غرض سے خیال ہی نہیں ہوا لیکن اس سیال میں بہت خواص لائق قدر تھے اور  
 جب ڈاکٹر سپین صاحب نے اچھی طرح احتیاط سے تحقیقات کی تو اس سے  
 کلورڈ فورم پیدا ہوا اور اب یہ شے جراح اور دوائی کی واسطے لایا ہے اگر لیگٹ اور  
 جنون نے علاحدہ علاحدہ کلورڈ فورم کو دریافت کیا کلورائن اور شراب کے ست کی  
 تاثیر کے جلد مداح کی تحقیقات کرتے تو یہ بات سن کر ۶۰ میں دریافت ہو جاتی کہ اس  
 کے جسم پر عمل جراحی اس طرح ہو سکتا ہے کہ اوسکو کچھ بھی تکلیف نہ لیکن اونکی کمی توجہ  
 کے سبب سے انسان کو اس شے بے ہوا کی انتظار پندرہ برس زیادہ کرنی پڑی  
 اس بات کی یاد دہانی کی آپ کی واسطے کچھ ضرورت نہیں ہے کہ عمل مقناطیسی کے  
 ذریعے سے عمل جراحی بلا تکلیف ہو سکتا ہے اور اگر اطبا اس عمل کی طرف توجہ نہ کریں  
 اور جو کام اونکو واجب تھا کرتے تو یہ بات پندرہ برس پہلے دریافت ہوتی تو اس  
 میں یہ بات ہے کہ کلورڈ فورم کے دریافت ہونے سے پہلے عمل مقناطیسی کا استعمال  
 اس مطلب کے واسطے کئی سال سے ہوتا تھا آج کل ڈاکٹر اسڈیل صاحب دستانہ

کلورائن ایک بیض ہوائی جسم ہے جس کا رنگ بنہری ہے۔

۴ حکما کے نام ہیں۔

اس عمل کا استعمال عمل جراحی کے واسطے کیا کرتے ہیں اور ہمیشہ اونکا عمل پورا ہوتا ہے انگلستان میں ہنوز حالات مقناطیسی کے پیدا کر نیکی قوت اوس درجہ کو نہیں پہنچتی ہے کہ عمل میں خطا نہ ہو لیکن انگلستان میں ہی عمل مقناطیسی کا استعمال جراحی کے عمل کے واسطے اکثر کلورڈ فورم کو چھوڑ کر کرتے ہیں پس واضح ہوا کہ ہر چند کوئی علمی بظاہر ناجیر معلوم ہوتی ہو لیکن اوسکی ذات میں ایک بزرگی ہے اور ممکن ہے کہ کسی وقت اوسکا استعمال ہو سکے لیکن عمل مقناطیسی کا استعمال تو اب بھی ہوتا ہے یعنی تکلیف کے دور کرنے اور بیماری کے رفع کرنے کے واسطے مستعمل ہے لیکن اگر بالفرض ہنوز اس کام میں یہ عمل نہ آتا تب بھی یہ امر اس بات کے واسطے دلیل نہیں ہوتا کہ اس علم کے حقائق کی تحقیقات ہی نہ کیجاوے کیونکہ احتمال قوی ہے کہ اس فوائد آج ہی یا کل یا ایک سال یا سو برس کے بعد معلوم ہو جاوین آئندہ آپ کو معلوم ہوگا کہ اس عمل کا استعمال اور طور پر بھی ہوتا ہے اور زیادہ ہونے کی امید غرضکہ یہ اعتراض پوچ ہے اور جو لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں انکو حقائق قدرت سمجھی طرح آگاہی نہیں ہے اور عمل مقناطیسی کی نسبت زمانہ حال میں بھی رست نہیں آتا اعتراض آخری یہ ہوتا ہے کہ حقائق عمل مقناطیسی ایسی صریح واضح ہیں اور آئندہ اور کار آمد ہیں کہ اگر حقیقت میں انکا وجود ہوتا تو مدت سے دنیا میں لوگ اونکا واقف ہوتے اور بہت کاموں میں مستعمل ہوتے یہ اعتراض ایسا ہے کہ اس کے سنو سے حیرت ہوتی ہے اگر اوسکو تسلیم کیا جاوے تو ثابت ہو کہ جو چیز اتناک دریافت نہیں ہوئی یا اگر دریافت ہو چکی اور اوسکا استعمال نہیں ہوا وہ چیز ناجیر ہے لیکن آپ دیکھ کہ تواریخ سے کیا معلوم ہوتا ہے۔ اول تو یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ہر زمانے میں نئی نئی باتیں ایسی دریافت ہوئی ہیں کہ اوسکے فوائد اور سبب ہی پین سے لوگوں کو تعجب ہوا ہے لیکن تا وقتیکہ وہ دریافت ہوئیں یا تو کسیکو معلوم نہ تھیں یا لوگ انکے

بھول گئے تھے اور اونسے غافل تھے آپ فرمائیے کہ اسکا کیا سبب ہے کہ گرفتار  
میں باروت روج پکین ہی کو پہلے دریافت ہوئی؟ حالانکہ چین میں ہزار برس سے  
پہلے اوسکار و لاج تھا اسکا کیا سبب ہے کہ نئی دنیا کو گلبس ہی نے دریافت کیا  
اور اوسکے وقت سے پہلے کوئی اوس ملک کو نہیں جانتا تھا بلکہ آپ خیال تو فرمائیے  
کہ لوگوں نے خود گلبس پر ہی یہ اعتراض کیا نہیں کیا تھا کہ اگر حقیقت یہ ہو سکتی ہے  
تو کیا ایک چھوٹے سے ملاح کے واسطے اب تک اوسکا دریافت کرنا چھوڑا جاتا کیا  
فرنگی صاحب کے عہد سے پہلے بجلی کا وجود نہیں تھا یا قطب نما کے نئے سے پہلے  
قوت مقناطیسی دنیا میں موجود نہ تھی اسکا کیا سبب ہے کہ لوگ ہمیشہ روزانہ سیب کوخت  
سے زمین پر گرتے دیکھتے تھے لیکن سوائے نیوٹن صاحب کے کسی اور کو یہ خیال  
کہ اوسکے زمین پر گرنے کی کیا وجہ ہے اور پھر اوسکی سیب کے دریافت ہونے  
سے قواعد حرکت اجرام فلکی نکالے گئے دنیا میں آدمی دیکھا کرتے تھے کہ کوئی  
آگ میں جلنے لگے اسکا کیا سبب ہے کہ ایک ہزار برس پہلے ان کو یون کے  
جلنے کے خواص سے روشنی گاس نکالی گئی۔ اسکا کیا سبب ہے کہ وہاں کے  
زور سے ہمارا ایک خاص وقت میں کی گئی اور اوسوقت سے پہلے کسیکو  
قوت وہاں کو اسطور پر مستعمل کر نیکا خیال ہی نہوا۔ قصہ اسکا کیا سبب ہے کہ  
ہر نئی چیز جو دریافت ہوئی ایک خاص وقت میں دریافت ہوئی اور اوسوقت سے  
پہلے کسیکو نہ معلوم ہوئی وجہ یہ ہے کہ کسی حقیقت قدرتی کے سمجھنے اور معلوم ہونے  
کے واسطے لوگوں کی عقلیں طیار ہوئی چاہیں چنانچہ یہی بات عمل مقناطیسی  
راست آتی ہے لیکن اگر آپ غور کریں تو یہ اعتراض بالمشی بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ  
حقائق علم مقناطیسی قدیم زمانہ سے دنیا میں معلوم تھیں بلکہ علاج امراض اور بعض

# فرنگیوں نے دنیا کو ملک میں ایک بڑی حکیم ہوئے ہیں جنہوں نے آسمان سے بجلی اوتاری تھی؛

ناقص مطالب کیواسطے مستعمل تھیں لیکن اگر اس عمل کا علم کے قاعدہ پر کوئی استعمال کرتا تھا تو علما کیا کرتے تھے چنانچہ مصر اور ہندوستان میں مذہبی فرقوں میں اوسکا رواج تھا الاچونکہ وہ اپنے علم کو پوشیدہ رکھتے تھے اسواسطے دنیا میں یہ علم ایک عرصہ کے بعد ضائع ہو گیا تھا بعد ازاں اس علم کے دوبارہ دریافت ہونیکی ضرورت ہوئی اور مسٹر نے اوسکو دریافت کیا افسوس یہ ہے کہ بعض باب میں مسٹر نے اس عمل کا استعمال قواعد علمی کے موافق نہیں کیا اور اسواسطے لوگوں کو اوسکے علم و عمل کی نسبت تعصب ہو گیا چنانچہ ہر نئی بات کی نسبت دنیا میں تعصب ہوتا آیا ہے اور غالب ہے کہ ہوتا رہیگا ہنوز یہ علم حمد طفولیت میں ہے الا میں خوشی سے کہتا ہوں کہ روز بروز اوسکو ترقی ہے یہ بات کہ سیکڑوں برس پہلے یہ عمل بخوبی کیوں نہ پھیلا کچھ یہ دلیل نہیں ہو سکتی کہ یہ علم جھوٹا ہے اگر کوئی یہ کہے کہ جو لوگ علم و فضل میں کمال رکھتے ہیں انھوں نے اس علم کی نسبت کچھ باتیں دریافت نہیں کیں تو اوسکا جواب یہ ہے کہ ایسے لوگوں نے اب تک اس علم کی طرف توجہ نہیں کی ہے اب میں نے جملہ اعتراضات کی نسبت جو اس علم پر کیے جاتے بحث کر لی ہے اور یقین ہے کہ میں نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ اعتراضات پوچھ ہیں اور ایسے ہی ہیں کہ جیسے ہر نئے علم اور نئی بات کی نسبت دنیا میں ہمیشہ سے ہوتے چلے آئے ہیں لیکن دیگر علوم کی نسبت اب یہ اعتراضات اسواسطے ترک ہو گئے ہیں کہ امتداد زمانہ سے معلوم ہو گیا ہے کہ ان علوم کی نسبت ایسے اعتراضات قائم نہیں ہو سکتے ہیں پس شک نہیں ہو سکتا ہے کہ جب اس علم کی تحقیقات بھی اچھی طرح کیا و گئی تو جو اعتراضات اوپر کیے جاتے ہیں خود بخود لغو سمجھے جاویں گے اب تک اس علم اور عمل میں جو ایسی ہی آدمیوں کو دخل ہے جنکو اور علوم میں دستگاہ اچھی نہیں تو اس بات کا یہ سبب ہے کہ اہل علم کو اسکی نسبت اچھا توجہ نہیں ہے لیکن یہ کم تو بھی اذکار



اب عرصہ تک نہیں رہ سکتی ہے اس واسطے کہ اگر اہل علم اسکی طرف توجہ نہ کریں گے  
 تو اودن لوگوں سے پیچھے رہ جاویں گے جنکو توجہ ہے جو ابطاء ہنوز جو ان زمین وہ بھی اس  
 علم کا مطالعہ بغیر میرا نے تصبات کے کریں گے اور تھوڑے ہی عرصے میں یہ بات چاہی  
 کہ جس طرح علم کیا اور علم تشریح کے نہ جانتے سے طبیب کے علم میں قصور سمجھا جاتا  
 ہے اس طرح اگر علم تقاطعیس حیوانی میں اوندکو دخل نہ ہوگا تو قصور سمجھا جاویگا۔  
 اب جو اعتراضات کی صفائی ہوگئی تو جزئیات علم کی بحث کا وقت ہے اور میں اب  
 یہ حال لکھونگا کہ عمل تقاطعیس کی ترکیبیں کیا ہیں اور پھر یہ لکھونگا کہ اودن ترکیبوں  
 سے کیا کیا آثار پیدا ہوتے ہیں اور پہلے آثار ادنیٰ اور بعد ازان آثار اعلیٰ کا حال  
 لکھونگا اس بیان میں جو جو کچھ میں نے دیکھا ہے اور خود کیا ہے اوسکا بھی حال  
 لکھونگا اور دیگر عالمان کے عمل کا بھی حال بیان کروں گا اسکے پیچھے میں یہ لکھونگا  
 کہ وجہ وقوع آثار عمل کیا بھی جاتی ہے اور ان آثار کے پیدا ہونے میں کیا قوا  
 دریافت ہوتے ہیں بیشک اس معاملہ میں قیاس ہی قیاس ہوگا لیکن قیاس  
 کرنے میں کچھ ہرج نہیں ہے اس واسطے کہ حقائق عمل کا واقع ہونا ثابت ہونا  
 چاہیے اور یہ حقائق ضرور موجود ہی رہیں گے خواہ ہم اونکی وجہ وقوع بیان  
 کر سکیں یا نہ بیان کر سکیں یا جس طرح چاہیں بیان کر دیں۔

## چوتھا خط

اب میں اس عمل کی ترکیب بتانا ہوں اور اس خط میں سمجھاؤں گا کہ جب یہ عمل کسی شخص پر کیا جاتا ہے تو اس شخص پر کیا کیا آثار نمایاں ہوتے ہیں ؟

ترکیب یہ ہے کہ آپ پانچ چار آدمیوں کو بٹھائیے اور اونسے کہیے کہ اپنے ہاتھ اسطرح پر رکھیے کہ تنبلیاں اوپر کی طرف ہوں بعد اسکے اپنے دست راست کی انگلیوں کے سرورں کو پونچے سے نیچے کی طرف حرکت دیجیے اور انگلیاں خواہ برابر رکھنے خواہ اسطرح پر کہ ایک دوسرے کے پیچھے ہوں لیکن معمول کے جسم کو چھوٹا بنایا جیسے گرتنا ممکن ہو معمول کے جسم کے قریب تر رہیں کئی بار کر سہ کر اسطرح اپنی انگلیوں کو حرکت دیجیے اس ترکیب سے غالب ہے کہ اون آدمیوں میں سے ایک یا زیادہ پر ایک خاص اثر اس حرکت سے معلوم ہوگا لیکن یہ آثار مختلف اشخاص پر مختلف طور کے ہوتے ہیں بعض کو ذرا گرمی بعض کو ذرا سردی معلوم ہوگی بعض کے جسم پر ایسا اثر ہوگا کہ گویا کوئی سوئی چھبنا ہے بعض کو گدگدی سی معلوم ہوگی بعض کو ایسا معلوم ہوگا کہ گویا جسم میں ہو گیا بلکہ یہ اثر معلوم ہو دین اور یہ اثر ہو سکتا ہے اور جو بڑے آثار اس عمل کے ہوتے ہیں انکو اچھی طرح نمایاں ہونگے یہاں تک کہ اگر اوکی آنکھیں بھی باندھی جاویں تو بھی اول آثار میں فرق نہیں ہوتا لیکن بعض اوقات آنکھوں کے باندھنے سے معمول کی طبیعت چرمردہ ہو جاتی ہے یہ سب باتیں میں نے خود کی ہیں اور اس عمل کو ہوتے دیکھا ہے اور دیگر عاملان نے اوکاؤ ذکر تشریح کے ساتھ کیا ہے :

جب کوئی شخص ایسا دریافت ہو کہ جس پر کچھ کچھ آثار اس عمل کے نمایاں ہوں تو آپ اوپر یہ عمل کریں کہ اپنے دونوں ہاتھ معمول کے چہرے پر اور سر پر سے اوسکے پیٹ تک بلکہ پاتوں تک اتاریں لیکن ہمیشہ یہ خیال رکھنا چاہیے کہ اوسکے جسم کو چھوٹا بنایا جیسے لیکن بقنا ممکن ہو قریب تر جسم کے رہیں ۔ دوسری ترکیب یہ بھی ہے کہ بجائے سر اوپر

اور شکم کے حامل اپنے ہاتھ معمول کے پہلو کی طرف سے اوتارے لیکن یہ شرط ضرور  
 ہے کہ عمل کرنے کے وقت حامل کی طبیعت اپنے کام پر خوب جمی ہو اور اس کا  
 قائم ہو اور کسی طرح کا غل یا شور اس مکان میں نہ ہو جان عمل کیا جاتا ہو اور جس  
 پر عمل کیا جاوے وہ ہر طرح پر حامل کے عمل ہو جائے پر اپنی طبیعت کو جانے والی حال کو  
 کہ معمول پر جم کو دیکھتا رہی اور معمول حامل کی آنکھوں کی طرف سے اس طرح دیکھتا رہے کہ جو  
 ہاتھوں کو معمول کو قریب اس طرح گزارنا چاہیے اگر ایسا کیا جاوے گا تو معمول پر آثار عمل نہ ہو  
 جیسا اوپر بیان کیا گیا یا گرمی یا سردی یا گدگی یا سس کوئی نہ کوئی ان آثار میں  
 سے نمایان ہونگے جب یہ آثار اچھے عیان ہوں تو یقین ہے کہ جس شخص پر عمل  
 کیا گیا ہے اس پر اور بڑے بڑے آثار بخوبی ظاہر ہونگے یعنی معمول پر آثار  
 عمل ہو گا غالب ہے کہ اگر حامل کے مزاج میں صبر ہو اور وہ طبیعت کو اپنی  
 اور حامل زبردست اور تندرست بھی ہو تو کیسا ہی شخص ہو اوپر اس کا عمل چلا  
 لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ابتدائیں معمول پر عمل مشکل سے چلتا ہے  
 پیچھے پیچھے اوپر عمل بخوبی چل جاتا ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرتبہ اول معمول  
 کچھ اثر عمل کا نہیں ہوتا بلکہ متواتر عمل کیا گیا ہے اور اثر نہیں ہوتا ہے لیکن حامل  
 چاہیے کہ ہمت نہ ہارے اگر وہ اپنے ارادے پر مستقل اور قائم رہے گا تو اس کے  
 عمل کے چل جانے کی روز بروز زیادہ امید ہوتی جاوے گی اور اکثر تو ایسا ہوتا ہے  
 کہ پہلے چار منٹ میں ہی آثار عمل کے معمول پر ظاہر ہو جاتے ہیں +  
 ایک اور ترکیب یہ ہے کہ آپ اس شخص کے سامنے قریب ہو کر بیٹھے جیسے آپ  
 عمل کرنا چاہتے ہیں اور اس کے انگوٹھوں کو اپنی انگوٹھوں اور انگلیوں میں پکڑ لیجیے  
 اور نرم نرم انگلی دبائیے اور جم کر اس کی آنکھوں کی طرف اور تمام دل اپنا اس کے  
 اوپر چاوتیے اور اس کو بھی کہیے کہ وہ بھی ایسا ہی کرے یہ ترکیب اس معنی میں ہے

کہ اس میں عامل ابتدا میں اتنا نہیں تنگتا ہے جتنا ترکیب اول میں عاجز ہوتا ہے  
 یہی ہے کہ سر سے پانوں تک ہاتھوں کو گزارنا ذرا وقت طلب ہے لیکن جب مشق ہوتی  
 ہے تو یہ ترکیب بھی بلا وقت ہو سکتی ہے مین یہ بات نہیں کہہ سکتا ہوں کہ قطعی این  
 دونوں ترکیبوں میں سے کون سی بہتر ہے کبھی کبھی دونوں ترکیبوں میں خطا ہوتی  
 ہے اور اکثر دونوں چل جاتی ہیں بہتر ہو کہ دونوں ترکیبوں کو شامل کر لین یعنی  
 ایک برتین کبھی دوسری دو باتیں مطلوب ہیں ایک یہ کہ معمول راضی ہو کہ عمل کا  
 اثر ہو جاوے اور جو کچھ عمل ہو اسکو بلا عذر ہونے دے مگر یہ بات قطعی ضرور نہیں  
 ہے کہ اسکو عمل کے ہو جانے میں اغما وہی ہو لیکن جو لوگ ایسی طبیعت کے  
 ہیں کہ اوپر عمل آسانی سے ہو سکے انہیں یہ بات بھی کچھ ایسی ضرور نہیں ہے  
 دوسرے یہ بات کہ عامل کی طبیعت نہایت جاؤ کے ساتھ عمل کرنے میں جھم  
 خاص ہے کہ اس بات کے حاصل ہونے کے واسطے ضرور ہے کہ جس جگہ یہ عمل  
 کیا جاوے وہاں کامل خاموشی ہو اگر کہیں بازار یا کوچہ میں بھی غل ہو تو دونوں  
 معمول اور عامل کا وہیاں بھٹک جاتا ہے یا کوئی عورت چلے اور اس کے کپڑے  
 کی آواز ہو یا بہت آدمی بیٹھے ہوں اور آپس میں قانون میں باتیں کریں تب بھی  
 جیال بھٹک جاتا ہے یہ عمل ایک دو منٹ میں بھی ہو جاتا ہے کبھی زیادہ وقت  
 بھی درکار ہوتا ہے حتیٰ کہ ایک گھنٹے سے بھی زیادہ لیکن جتنی کثرت مشق ہو اور اتنا  
 عمل کے چل جانے کے واسطے کم وقت درکار ہے ۴

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ عامل اور معمول بہت قریب نمونہ قطعی ہی بات ہو کہ عامل  
 معمول کی طرف اور معمول عامل کی طرف نگاہ جا کر دیکھیں تو عمل کا اثر ہو جاتا ہے  
 میں نے لیوس صاحب کو دیکھا ہے کہ پانچ منٹ کے عرصے میں دو سرے جہم  
 دیکھنے اور مضبوط ارادی کو ساتھ ایک جماعت کی جماعت پر ایسا عمل کر لیتے ہیں کہ کبھی

سومین سے پانچ پر کبھی نہیں پر کبھی پچیس پر اثر ہو جاتا ہے صاحب موصوف اس ترکیب کو بہت پسند کرتے ہیں لیکن ان صاحب کو اس عمل کرنی میں عجیب تھک چکی تھی۔ تیسری ترکیب یہ ہے کہ جس شخص پر عمل کرنا منظور ہو اسکے ہاتھ میں کوئی چیز دیدو اور اوسکو کہو کہ اوس چیز کی طرف نظر جا کر دیکھتا رہے اس ترکیب سے اوس پر عمل کا اثر ہو جاتا ہے۔ ایک ترکیب اور یہ ہے کہ کوئی چیز معمول کی آنکھوں کے سوا آنکھ سے اونچی رکھی جاوے اور اوسکو کہا جاوے کہ اوسکی طرف دیکھتا رہے اس ترکیب کا اور ترکیب دوم کا جو اس فقرے میں بیان کی گئی ایسا اثر ہوتا ہے کہ معمول کو بیہوشی سے بچانا مشکل ہے ۛ

اب میں نے ایک عام بیان ترکیب عمل اور آثار عمل کا جو رسمی ہوتے ہیں کر دیا ہے جو آثار لکھے گئے بہت نمایان نہیں ہیں اس واسطے بہت آدمی یہ بات کہنے کو طیار ہو جاتے ہیں کہ یہ آثار فقط اس واسطے معلوم ہوتے ہیں کہ عمل کے وقت بالکل خاموش اور معمول کی طبیعت گھٹی ہوئی ہوتی ہے اس واسطے ایسے عمل سے اور ایسے تجربے سے کچھ صحت عمل کی ثابت نہیں ہوتی لیکن یہ قول اگر درست بھی ہو تو فقط ان آثار کی نسبت درست آسکتا ہے جو نہایت کم ظاہر ہوتے ہوں جب یہ آثار بخوبی نمایان ہوتے ہیں تو پھر کسی طرح کا شبہ اونکی نسبت نہیں ہو سکتا ہے اور امکان نہیں کہ وہ آثار اور کسی طرح پیدا ہو سکیں سوائے اسکے کہ خواہ معمول کے جسم پر خواہ طبیعت پر کسی قسم کا اثر ہو ۛ

اگر یہی ترکیبیں مدت تک کیجاوین تو اور بھی زیادہ عجیب آثار پیدا ہوتے ہیں اب میں ان عجیب آثار کا ذکر کرونگا لیکن ترکیب عمل کا بیان اب اور زیادہ ضرور نہیں اس واسطے کہ تقاطیس حیدانی کے حقے آثار پیدا ہوتے ہیں سب ان ترکیبوں ہی سے ہوتے ہیں جو اوپر بیان گئیں اول ہی اثر یہ ہوتا ہے کہ آنکھوں کی پلک

مجھے لگتی ہیں اور جھکی جاتی ہیں اور اگر بلیک کھلی بھی رہیں تو اکثر جاتون میں گویا آنکھوں کے اوپر ایک پردہ سا آجاتا ہے اور جس شخص پر یہ عمل کیا جاتا ہے اس کی نظر سے عامل کا چہرہ اور اور اشیا چھپ جاتے ہیں اسکے بعد نیند سہی آنے لگتی ہے اور تھوڑی دیر کے بعد یکایک ہوش جاتا رہتا ہے اور جب وہ بیدار جاگتا ہے تو اس کو کچھ ہوش اس بات کا نہیں ہوتا کہ جب وہ سویا تھا اس وقت کتنا عرصہ ہوا اور حالت خواب میں کیا کیا ہو اساری حالت جو اس پر گزرتی ہے گویا ایک لوح شستہ ہے لیکن جب وہ جاگتا ہے تو اکثر نگاہ جاتا ہے اور گنہگار لیکر جاگتا ہے اور کتا ہے کہ میں بہت شیریں خواب میں تھا لیکن یہ ہوش اس کو نہیں ہوتا کہ پانچ منٹ تک سویا یا پانچ گھنٹے تک پس جانا چاہیے کہ یہ شخص کم یا زیادہ تقناطیسی خواب میں تھا اب اس خواب کا ذکر میں تشریح کے ساتھ کرتا ہوں اور پہلے اس خواب کا ذکر میں اس واسطے کرتا ہوں کہ عمل تقناطیسی کا اول اثر یہی اکثر ہوتا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جو آثار ابتدا میں شل گرمی یا سردی وغیرہ کے معلوم ہوتے ہیں ان کے بعد ہی فوراً خواب آجاتا ہے \*

مجلو اس بات کی آگاہی ہے کہ بہت سے خوبصورت آثار تقناطیس حیوانی کے ایسی حالت میں واقع ہوتے ہیں کہ جب معمول ہوش کی حالت میں ہو لیکن یہ آثار تب پیدا ہوتے ہیں کہ جب عمل ایک خاص طور پر کیا جاوے اور خواب کا پیدا کرنا اس ترکیب سے حاصل ہو جاتا ہے کہ جو اوپر بیان کی گئی اور اس حالت خواب میں بھی وہی آثار پیدا ہو جاتے ہیں بلکہ یہ تمام آثار حالت ہوش میں بھی پیدا ہو سکتے ہیں اگر فقط اس طور پر عمل کیا جاوے کہ معمول کا ہوش قائم رہے جب خواب کے آثار بیان کر چکوں گا تو حالت ہوش کے آثار بیان کیے جاویں گے \*

میں نے ابھی اوپر ذکر کیا ہے کہ جب معمول سونے کے بعد جاگتا ہے تو اس کو

کچھ پیش اس بات کا نہیں ہوتا ہے کہ حالت خواب میں کیا کیا ہو لیکن فقط اس سبب سے کہ اوسکو حالت خواب کے واقعات یا دہن میں یہ نہیں خیال کرتا ہے کہ حقیقت میں سونے والا بالکل حالت بیہوشی میں سوتا ہے اوسکی بیہوشی ایسی حالت میں فقط بقابلہ حالت معمولی بیداری کے بیہوشی کہی جاتی ہے حقیقت میں یہ بات ہے کہ سونے والا حالت خواب میں کچھ سوچ رہا ہو یا دیکھ رہا ہو یا بول رہا ہو یہی بات ہے جسکے سبب سے خواب تقاطعی ایسی کیفیت کی شے ہے اب ہم اس خواب کی کیفیت زیادہ تشریح سے بیان کرتے ہیں :

اول یہ کہ یہ حالت خواب ایسی ہے کہ گویا خواب میں جاگنا ضرور یہ خواب ایسا ہوتا ہے کہ سونے والا آرام سے اور بلا عرج سوتا ہے یعنی جو حالت معمولی جاگنے کی ہوتی ہے اور اوسکے آثار ہوتے ہیں وہ اس خواب میں صحت نہیں ڈالتے لیکن اگر حامل سونے والے سے کلام کرے تو سونے والا جواب دیتا ہے اور جواب بھی ہوتا اور مقبولیت کے ساتھ دیتا ہے اکثر یہ ہوتا ہے کہ وہ ہر بات میں شک رکھتا ہے اور اکثر اوسکی زبان پر یہ الفاظ ہوتے ہیں (کہ مجکو نہیں معلوم ہے) وجہ اس شک کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ تا وقتیکہ وہ اپنے دل میں خوب مطمئن نہ ہو تب تک وہ کسی چیز کے ہونے کا اقرار یا نہ ہونے سے انکار نہیں کرنا چاہتا ہے اگر حامل چاہے تو اوٹھیکا اور چلیگا اور جیسی خاص نوبت او سپرا و سوقت ہو کم یا زیادہ اطمینان اور حفاظت سے چلیگا اور باوجودیکہ وہ چلیگا لیکن اوسکی آنکھیں بالکل بند ہونگی یا اگر کھلی بھی ہونگی تو تیلی اوپری طرف پھری ہوگی اور روشنی کا اثر آنکھوں پر نہ ہوگا غرضکہ اوسکی حالت ایسی ہوتی ہے کہ وہ موجودگی اشیا کا ایسے کسی ذریعے سے ہوش رکھتا ہے جو رسمی حالت خواب میں حاصل نہیں ہوتا اس بات کی بحث پیچھے کیا وے گی کہ یہ اثر کس طرح پیدا ہوتا ہے آیا اسوجہ سے کہ قوت جس یا شامہ یا شنوا ایسی تیز ہو جاتی ہے جو

جو رسمی نہیں ہوتی ہے یا یہ کہ اوسکو قوت آخذہ پوشیدہ کی طرح کی حاصل ہوتی ہے یا یہ کہ یہ دونوں وجوہ شامل ہیں اس جگہ میں فقط اتنا ہی ذکر کرتا ہوں کہ یہ اثر مختلف ہیں اور ایک ہی شخص میں مختلف حالات میں ایسے مختلف پائے جاتے ہیں کہ یقین ایسا ہوتا ہے کہ دونوں وجوہ رست آتی ہوگی لیکن بعض اوقات ثبوت کامل اس بات کا ہوتا ہے کہ جو اس ظاہری بالکل بیکار ہوتے ہیں اور اکثر خواب خود بخود ایسی حالت پیدا ہوتی ہے کہ سوتے ہوئے جاگتے ہیں تو اس حالت کی کیفیت کے جو اذکار ہیں اونسے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ضرور جو اس ظاہری اوس حالت پر بیکار ہوتے ہیں جس شخص نے ایسی حالت قدرتی دیکھی ہے اور بعد اوسکے وہ دیکھی ہے جو عمل تقاضا طبعی سے پیدا ہوتی ہے اوسکو ہرگز شک نہیں ہوتا کہ یہ دونوں قدرتی اور مصنوعی حالتیں دراصل ایک ہیں مجھ کو اب تک یہ بات نصیب نہیں ہوئی کہ کسی ایسے شخص کو دیکھا ہو جس پر خود بخود یہ حالت خواب بیداری کی گذرتی ہے لیکن میں نے ایسی حالت کے ذکر اکثر آدمیوں سے سنے ہیں جنہوں نے اپنی آنکھوں سے ایسے شخص دیکھے ہیں اور جنہوں نے خواب بیداری تقاضا طبعی کو دیکھا ہے وہ اقبال کیا ہے کہ دونوں حالتوں میں کچھ بھی فرق نہیں ہے اتنی بات کہنی ضرور ہے کہ ایسی حالت کہ آدمی خواب بیداری میں اکثر واقع ہوتی ہے اور بہت آدمی ایسی حالت لوگوں پر دیکھی ہے اس سے ثابت ہے کہ کوئی سبب قدرتی ایسا نہیں انسان میں پھیلا ہوا ہے کہ اوسکا اثر ایک خاص حالت طبعیت انسان میں پیدا ہوتا ہے ممکن ہے کہ اس سبب کا اثر اوسوقت ہوتا ہے کہ جب آدمی کی طبعیت ایسی نازک ہو کہ اوسپر فوراً اکثر چیزوں کا اثر ہو جاتا ہے اکثر یہ اثر اوسوقت پیدا ہوتا ہے کہ جب آدمی حالت خواب میں ہو لیکن یہ قاعدہ کلی نہیں ہے اسوا میں ہے کہ جن لوگوں پر یہ حالت گذرتی ہے اوپر یہ حالت دن کے وقت بھی گذر جاتی



الایہ بات ضرور ہے کہ حالت خواب میں اس نوبت کے واقع ہونے کی زیادہ  
 امید ہو فرض کرو کہ پہلی حالت قدرتی خواب بیداری کی کیسے نہ دیکھی ہو اور اول مصنوعی  
 حالت دیکھی ہو تو اس سبب ہی کہ ضرور ایسی حالت کا پیدا کرنا کسی خاص اثر پر موقوف ہو گا تا  
 نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ کبھی کبھی جب ایسا اثر خود بخود واقع ہو جاوے ایسی حالت خود بخود بھی  
 پیدا ہو جاوے گی علیٰ ہذا القیاس جب ہم جانتے ہیں کہ یہ بات قدرتی ابتداء زمانہ سے چلی آئی  
 ہے تو ہم کو یہ بھی امید ہو سکتی ہے کہ کبھی ہم ایسی حالت ساختہ ہی پیدا کر سکیں گے جیسا کہ سعی  
 نیند منومات سے اور چھینک عطوسات اور قیامات سے پیدا ہو سکتی ہے حقیقت میں  
 عقل حیران ہوتی ہے کہ جن لوگوں نے قدرتی خواب بیداری دیکھا ہے اور جو اسکا  
 ہونا مانتے ہیں وہ اس بات کا کیوں نہیں یقین کرتے کہ ایسی حالت مصنوعی بھی پیدا  
 ہو سکتی ہے اور تعجب کی بات زیادہ یہ کہ بہت عقلی لوگ اس بات پر شہرہ کرتے ہیں۔  
 میری خیال میں قطعیہ بات آتی ہے کہ ان لوگوں نے ناق و نار و اپنی آپ کو ایسے  
 خیالات سے ڈر کر دکھا دی کہ اگر خواب مقناطیسی کی باتیں مان لیں تو اس سے نتائج ایسی نکلیں گے  
 جو مذہب اور اخلاق کے خلاف ہوں یا یہ سبب ہی کہ جو خیالات نسبت علوم اور قدر  
 کے اونکے ذہن میں جم گئے ہیں انکو اندیشہ ہے کہ نتائج آثار مقناطیسی اونسو منافع  
 ہیں اور جب انکو ذہن میں یہ باتیں جم گئیں تو انکی عقلوں پر اتنا پردہ پڑ جاتا ہے کہ  
 اگرچہ شہادت حاصل ہو لیکن وہ شہادت انکی عقل میں نہیں آتی اور نہ اتنی عقل کو  
 رہتی ہے کہ بلا تعصب فکر کریں اور تحقیق کریں کہ آیا جو نتائج اونکے خیال میں نکلا  
 ہیں وہ حقیقت میں پیدا ہوئے یا نہیں ؟

جب معمول سوتا ہے تو گاہ گاہ مگر ہمیشہ نہیں اوسکی ایسی حالت ہوتی ہے کہ اوسکی  
 قوت سامعہ نہایت تیز ہو جاتی ہے حتیٰ کہ حیرانی ہوتی ہے کہ ایسی تیزی کیونکر حاصل  
 ہو گئی البتہ ایسا ہوا کرتا ہے کہ جو آدمی اندر ہے ہوتی ہیں انکی قوت سامعہ ایسی تیز

کہ قوائد شامہ اور ذائقہ اور لامسہ اوٹکے استعمال میں نہ آویں یعنی کوئی شے اوکے بہت قریب نہ آوے اور اوٹکے ہاتھ تک نہ پہنچے تو تمام اوٹکی توجہ خاطر شنوائی کے طرف رجوع ہو جاتی ہے تو امکان ہے کہ حالت خواب متناطیسی میں ہی ایسا ہی ہوتا ہو۔ بعض محکموں اس بات کی واقفیت نہیں ہے کہ جب قدرتی خواب بیداری واقع ہوتا ہے تو اوس حالت میں بھی قوت سامعہ پر کچھ اثر ہوتا ہے یا نہیں لیکن محکموں میں یہ ہے کہ جیسا خوا متناطیسی میں کہی یہ قوت تیز اور کبھی مست ہو جاتی ہے ایسا ہی حال اوس حالت میں ہوتا ہوگا البتہ ایسے حالات کا ذکر لکھا ہوا ہے کہ جس شخص پر خود بخود ایسی حالت گذر جاتی ہے تو کیسا ہی غل اور شور کیا جاوے اوس شخص کو خبر نہیں ہوتی اور بعض حالات کا ایسا مذکور ہے کہ جب بہت زیادہ غل کیا گیا تو سونے والا ناگاہ اور ڈر کر جاگ اٹھا حالانکہ جب تک تھوڑا غل ہوا تب تک اوسکو کچھ خبر ہی نہیں ہوتی خواب متناطیسی میں تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اگر سونے والے کے کان کے پاس بہت زور سے غل چایا جاوے یا طیلانیچہ چھوڑا جاوے یا بڑا گھٹا بجایا جاوے تو وہ نہیں سنتا ہے اور محکموں میں ہے کہ یہ حالت ہر ایک حامل جب چاہے پیدا کر سکتا ہے \*

جب معمول بخوبی سو جاتا ہے بیان تک کہ سوالات کا جواب بلا جاگ جانیکے دیکھتا تو ہمیشہ اوسکے چہرے اور انداز اور آواز میں ایک عجیب تغیر ہوتا ہے جب دل ہی سوئی لگتا ہے تو شاید اوسکی طبیعت بھاری بھاری اور مست معلوم ہوتی ہو جیسا کوئی شخص تھکا ہوا بیٹھا چاہے لیکن بیٹھ نہیں سکتا یا جیسا کہ کوئی شراب کے نشے میں ہو یا بے ایسے مکان میں بیٹھا ہو جان کثرت انہوہ کے سبب ہی ہونا ناقص ہو گئی ہو اور کبھی ناقص ہو کا اثر ہوتا ہے لیکن جب اوس سے بات کی جاتی ہے تو ہمیشہ اوسکا چہرہ روشن ہو جاتا ہے اور اگرچہ اوسکی آنکھیں بند ہوتی ہیں لیکن اوسکے چہرے کے انداز میں ایسا ہوش پایا جاتا ہے کہ گویا وہ آنکھوں سے دیکھ رہا حقیقت میں تمام انداز میں ایسی حالت

پیدا ہو جاتی ہے کہ جب اونچی حالت خواب کی ہوتی ہو تو اس کے انداز سے اصلی انداز  
 حالت بیداری کو کچھ نسبت نہیں ہوتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو جو سہل خیالات  
 اور خوشین آدمی کی طبیعت میں ہوتی ہیں وہ بالکل حالت خواب مقناطیسی میں آئیں  
 ہو جاتی ہیں اور جو اعلیٰ خیالات عقلی اور خوشین اعلیٰ اور اچھی طبیعت میں ہوتے ہیں وہ بالکل  
 ہو جاتی ہیں خصوصاً یہ بات مستورات تکلیف اور اعلیٰ طبائع میں پائی جاتی ہو اور جو مردانہ  
 طبیعت کے ہوتے ہیں اول میں ہی پائی جاتی ہے جو حالتیں قوت مقناطیسی کی سب سے  
 اونچی ہیں ان میں چہرہ معمول کا نہایت خوبصورت اور متشوقانہ نظر آتا ہے حتیٰ کہ جوانانہ  
 اور سوقت چہرے کا ہوتا ہے وہ دنیا میں نہیں پایا جاتا ہے اور ایسا انداز ہوتا ہے کہ گویا  
 بہشت کی لوگوں کا سا آواز کا یہ حال ہے کہ میں نے کبھی کسی شخص کو حالت تحقیق خوب  
 مقناطیسی میں نہیں دیکھا ہے جسکی آواز اوسکی اصلی آواز سے مختلف نہیں ہوتی جہاں تک  
 محکوم تجربہ ہوا ہے اوسکی آواز زیادہ ملائم اور زیادہ نرم معلوم ہوتی ہے جیسا چہرے کا انداز  
 زیادہ خوبصورت ہوتا ہے اتنی ہی آواز زیادہ اچھی ہوتی ہے اور خصوصاً جب سونے والا  
 روشنان یا رشتہ داران گذشتہ کا ذکر کرتا ہے تو اوسکی آواز میں ایک درد اور چوٹ  
 پائی جاتی ہے جو حالتیں خواب مقناطیسی کی سب سے اونچی ہوتی ہیں اول میں آواز کا  
 دھنگ بالکل نیا ہو جاتا ہے اور بالکل موافق اوس انداز چہرے کے ہوتا ہے جو شہنشاہ  
 کے منور معلوم ہوتا ہے میں نے جو حالت لکھا وہ لکھا ہے جو میں نے اکثر چشم خود دیکھا ہے  
 اور میں کہہ سکتا ہوں کہ عموماً یہ حال ہوتا ہے کہ اگر ہم ایک شخص کو اوسکی اصلی حالت میں  
 دیکھیں اور پھر حالت مقناطیسی میں دیکھیں تو ضرور وہ جدا جدا شخص معلوم ہوں گے اور  
 ایسا حال ہونا کچھ عجیب نہیں اس واسطے کہ وہی واسطے کا ہوش اور قوت حالت متماثل  
 حالت اصلی کے وقوف اور ہوش سے بالکل مختلف اور جدا ہوتا ہے فی الحقیقت حالت  
 مقناطیسی میں سونے والا ہر چند کوئی غیر شخص نہیں بن جاتا ہے لیکن اتنا تو ضرور ہوتا ہے کہ اپنی

زندگی کی غیر صورت میں ہوتا ہے اور یہ صورت اصلی صورت سے بہتر ہوتی ہے۔  
 عموماً ایسا ہوتا ہے کہ اس قاعدہ میں استثناء بھی ہیں کہ جب سونو والا جاتا ہے تو اسکو  
 اس بات کا ہوش نہیں ہوتا کہ حالت خواب میں ہیں مگر کیا سو نگہایا کیا چکایا کیا  
 یا کیا بولا لیکن جب اسکو پھر سولاد تو فقط ایک ہی خواب گذشتہ کا حال یا زمین آہٹا  
 بلکہ انہد اسے جتنے مرتبے اوپر اس خواب کی حالت گزری ہے وہ سب اسکو یاد  
 آجاتی ہے البتہ ایسا ہوتا ہے کہ بعض باتیں بہت صحت کے ساتھ اور بعض اچھی طرح  
 صحیح یا ذہین ہوتی ہیں لیکن سب جانتے ہیں کہ حالت اصلی میں بھی انسان کو سب باتیں  
 گذشتہ بالکل صحیح صحیح یا ذہین ہوتی ہیں دراصل یہ کہنا چاہیے کہ جس شخص پر خواب  
 کی حالت گذرتی ہے اسکی زندگی دو طرح کی ہوتی ہے ایک گویا زندگی متناطیسی  
 وہ زندگی جو خواب متناطیسی میں گذرتی ہے اور دوسری اصلی جیسی سب آدمیوں کی  
 ہوتی ہے اسواسطے کہتے ہیں کہ ایسا شخص دو طرح کا وقت رکھتا ہے کہ وہ دو وقت  
 وقت آپس میں ملحدہ ہیں ایک وقت متناطیسی دوسرا اصلی البتہ مختلف سونو اور  
 مختلف مرتبہ کا حافظہ حاصل رہتا ہے جیسا کہ دنیا میں مختلف آدمیوں کی قوت حافظہ مختلف  
 لیکن ہمیشہ یہ بات نہیں ہوتی ہے کہ حالت خواب متناطیسی میں معمول اپنی اصلی حالت  
 سے بالکل جدا ہو جاوے حالانکہ یہ نوبت بھی اسکی ہو کہ جاگنے کے بعد اسکو اپنی  
 متناطیسی کا کچھ بھی ہوش نہ رہے برخلاف اسکے ایسا ہوتا ہے کہ حالت خواب متناطیسی  
 میں معمول نہایت صحت کے ساتھ اپنی اصلی حالت کو دوسرے باب میں گنگو کرتا ہے  
 تعجب کی بات ہے کہ معمول کو اسطور پر آدمیوں کو یا اور چیزوں کے نام لینے میں بہت  
 دقت بلکہ دشواری معلوم ہوتی ہے یہ تو ہوتا ہے کہ وہ اونکا پتہ اور نقش و نگار بتائے  
 لیکن یا تو اسکا جی نہیں چاہتا کہ نام بتا دے یا اس سے نام بتایا نہیں جاتا  
 اگر تم نام بتا دو تو وہ اقرار کر دیتا ہے لیکن وہ چاہتا ہے کہ خود نام نہیں بتا دے

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سوئی والا اپنے آپ کو بھول جاتا ہے اور اپنا نام نہیں بتا سکتا اور اپنا نام کسی اور کے نام سے اکثر حامل کے نام سے بتاتا ہے حالانکہ اور سب باتیں وہ نہایت صحت سے گفتگو کرتا ہے اکثر یہ ہوتا ہے کہ حامل کا اور اور لوگوں کا غلط نام بتاتا ہے لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ جب کسی شخص کا کوئی خاص نام بتاتا ہے تو خفیہ تر دریافت کیا جاوے اوس آدمی کا وہی نام بتا دینگا۔

یہ صورت جو قوت و دکانہ کی بیان کی گئی ہو خود بخود ہی واقع ہو جاتی ہے اور بہت آدمی برسوں تک ایسی حالت میں جیسے میں کہ کبھی اونکو ایک قسم کا وقوف اور کبھی دوسری قسم کا حاصل رہا ہے ایک حالت میں دوسری حالت کا ہوش نہیں رہتا جو کچھ اونکو ایک حالت میں سکھایا گیا ہے دوسری حالت میں بھول جاتے ہیں اور بچوں کی طرح اونکو وہ باتیں سکھائی جانی ضرور ہوتی ہیں یہی بات کبھی کبھی حالت خواب مقناطیسی میں واقع ہوتی ہے جو باتیں حالت قدرتی میں معمول کو معلوم ہوتی ہیں مثلاً لکھنا اور پڑھنا وہ باتیں اوسکو حالت خواب مقناطیسی میں بچوں کی طرح سکھائی پڑتی ہیں لیکن یہ بات ہمیشہ نہیں ہوتی اور امکاناً ایسی بات کے واقع ہونے کی ہمیشہ امید نہیں ہوتی۔

یہ حالت وقوف و دکانہ کم یا زیادہ نہایت متعجب اثر عمل مقناطیسی کا ہے اور چونکہ بات آسانی سے دیکھی جاسکتی ہے اگر معمول کی رست بازی میں اعتقاد ہو تو ہرگز لوگوں کو اس علم کی صحت میں شبہ ہے لیکن شوق تحقیق صحت کا رکھتے ہیں اونکو چاہئے کہ اس اثر عجیب کے واقع ہونے کی صحت کر لیں تاکہ اونکو صحت عمل مقناطیسی میں اہتمام حاصل ہو ظاہر ہے کہ اگر ہم معمول کو ہر بات میں جھوٹا یقیناً سمجھ لیں تو وقوف حالت اصلی کی نسبت بھی کچھ بات تحقیق نہیں دریافت ہو سکتی۔

اگرچہ معمول کی باتیں بند ہوتی ہیں لیکن اگر کسی شے کی طرف اوسکی توجہ رجوع کیا دے تو وہ بطور پر اوسکی نسبت گفتگو کرتا ہے کہ گویا وہ اوسکو دیکھتا ہے اکثر سوئے والا

اوسکے دیکھنے کے واسطے کوشش کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے لیکن آنکھیں اوسکی اوجھری زیادہ مضبوطی سے بند ہوتی جاتی ہیں لیکن اکثر شو فی والا اوس چیز کو ہات میں لیکر ہی اور خواہ تو اس سبب سے کہ اوسکی قوت لاسہ تیر ہو جاتی ہے خواہ کسی اور سبب سے اوسکی نسبت اسطور پر گفتگو کرتا ہے کہ گویا اوسکو آنکھوں سے دیکھ رہا ہے کہی ایسا ہوتا ہے کہ اوس چیز کو اپنی پیشانی پر یا سر کے اوپر یا شہری پشت پر رکھ لیتا ہے تب اوسکا حال بیان کرتا ہے حالانکہ شاید اگر وہ ایسا کرے اور عامل اوس چیز کو معمول کی بند آنکھوں کے سامنے رکھے تو وہ بیان نہیں کر سکتا ہے معمول اسطرح ہے گفتگو کرتا ہے کہ میں اس چیز کو دیکھ رہا ہوں اور اوسکے انداز سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو عروق بصرفہ بینی اوسکے استعمال میں کوشش کرتا ہے اکثر یہ کوشش اوسکی کار آمد ہوتی ہے کبھی کبھی خصوصاً اسفل حالات خواب میں ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر اس امر میں بڑی دشواری معلوم ہوتی ہے درحقیقت اس اثر میں ابتدا و طول و غائب پائی جاتی ہے اور غائب بینی وہ اثر ہے جو حالات اعلیٰ خواب متناطیسی میں پیدا ہوتا ہے جس حالت کا میں اب ذکر کر رہا ہوں آپس میں یہ بات ضروری کہ جو شے دیکھنے کے واسطے رکھی ہو وہ پرتصل بلکہ معمول کے جسم سے ملحق ہو غائب بینی کی بحث ایسی وسیع ہے اور اوسکی صورتیں ایسی کثیر ہیں کہ میں انکا ذکر مجلد کرونگا اور یہ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا حالت اعلیٰ خواب متناطیسی میں واقع ہوتا ہے حالت اعلیٰ اور ادنیٰ میں اتنا فرق ہے کہ اعلیٰ میں آثار غائب بینی اور شرکت خیال پائی جاتی ہیں اور فی میں یہ بات نہیں پائی جاتی اور اعلیٰ ترین حالت وہ ہے کہ جب آدمی بالکل سلب الحواس ہو جاوے لیکن اس اعلیٰ ترین حالت کو کہی ایک میں فی سلب خود نہیں دیکھا ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب معمول پر عمل کیا جاوے تو اوپر و فقاً اعلیٰ حالت گزر جاتی ہے اور ادنیٰ حالت کے آثار اوسمیں نہیں پائی جاتے

اگرچہ اوائل میں حالت ادنیٰ ہی اوپر طاری ہوئی ہو بہت سے آثار حالت اعلیٰ میں ایسے ہی پائے جاتے ہیں جو ادنیٰ حالت سے متعلق ہیں لیکن البتہ اوپر لوگوں کو اوس حالت میں توجہ نہیں ہوتی اس واسطے کہ جو آثار حالت غائب یعنی اور شرخیات کے بہت اچھی طرح نمایاں ہوتے ہیں اوپر توجہ جی ہوتی ہے جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ان حالات کا ذکر ملحدہ کیا جاوے گا حالت غائب بینی کی حالت کو میں اصطلاحاً حالت روشن ہی کہا کروں گا بفضل حالت غائب بینی کا ذکر میں نے کچھ کہہ تو کیا ہے اب میں ان آثار کا ذکر کرتا ہوں کہ جو بلا حالت غائب بینی کے نمایاں ہوتے ہیں اگرچہ وہ آثار حالت روشن میں بھی ظاہر ہوتی ہیں جیسا میں نے حالت غائب بینی کو اصطلاحاً حالت روشن قرار دیا ہے ایسا ہی جب غائب بینی کے آثار نمایاں نہ ہوں اوس حالت کو اصطلاحاً حالت تاریک قرار دیتا ہوں :

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حامل کی آواز کے سوا معمول کسی اور شخص کی آواز بالکل نہیں سنتا ہے لیکن یہ بات ہمیشہ نہیں ہوتی میں نے اکثر آدمی جن پر عمل کیا گیا ایسے دیکھے ہیں کہ جو شخص موجودگان میں سے اونسے گفتگو کرے اوس سے وہ کلام کرتے ہیں حالانکہ وہ شخص معمول کے جسم سے ملحق نہ ہو یا عمداً اوسکو معمول سے رابطہ دیا گیا ہو بعض مرتبہ ایسی حالت میں یہ ہوتا ہے کہ خواہ تو خود بخود خواہ حامل کی مرضی سے خواہ اس طرح کہ حامل معمول پر ترکیب معروف سے عمل کرے معمول حالت ادنیٰ سے حالت اعلیٰ کو منتقل ہو جاتا ہے اور حامل کی آواز کے سوا اور کسی کی آواز نہیں سنتا بلکہ ایک حالت ایک شخص پر میں نے ایسی دیکھی ہے کہ جب معمول خود بخود حالت روشن میں داخل ہو گیا تو وہ حامل کی بھی آواز نہیں سنتا مگر اوس حالت میں کہ حامل نے اپنے موند کو معمول کی انگلیوں کے سروں سے لگا دیا اور انگلیوں کے سروں کے ذریعے سے معمول سے باہر

تھوڑی سی دیر کے بعد معمول چونک پڑا اور پھر اوس سے سوالات کیے گئے  
تو مثل سابق اچھی طرح جواب دیتا رہا اس معمول کا یہ حال تھا کہ کوئی شخص اور  
کوئی سوال نہیں کرتا تھا لیکن وہ خود بخود بہت سی چیزوں کا ذکر کرتا تھا جو اس کے  
نظر آتی ہیں اور اگرچہ اوس کے کان میں بہت غل کیا گیا اور ایک طبیبانچہ بھی آئے  
کان کے پاس چھوڑا گیا لیکن اوس پر کچھ بھی اثر نہ ہوا اور جو بیان وہ کر رہا تھا برابر  
اوس کا ذکر کرتا رہا اور کسی طرح کا ہرج اوس کے کلام میں نہیں ہوا اس معمول کی  
نوبت تھی کہ جو شخص چاہتا تھا اوس سے گفتگو کرتا تھا چنانچہ میں ایک دو گھنٹے  
تک برابر گفتگو کرتا رہا بعض حالتوں میں جو اس معمول کی حالت میں مشابہ ہو  
ہیں یہ بات ضرور ہوتی ہے کہ خواہ اوس شخص کا جسم جو معمول سے گفتگو کرنی چاہے  
معمول کے جسم سے چھوٹا چاہیے خواہ عامل اوس شخص میں اور معمول میں باطنی  
قائم کر دے نہیں تو معمول اوس شخص کی بات نہیں سنتا نہ اوس کو جواب دیتا نہ  
بعض معمولوں کا یہ حال ہوتا ہے کہ اگر ہم اوس سے گفتگو کرنی چاہیں تو ہلکواونکو سہرا  
پیٹ سے بات کرنی چاہیے ان حالتوں کی جزئیات میں بہت اختلاف ہے  
اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حالانکہ معمول ہر ایک آدمی کی بات سنتا ہے اور ہر ایک کو  
جواب دیتا ہے لیکن عامل کو اختیار ہوتا ہے کہ جس وقت چاہے خواہ علانیہ معمول  
سے لکھ خواہ اپنے جی میں لکھ فوراً یہ بات زائل کر دے پس ایسا ہی ہوتا ہے  
کہ جب ہم کسی نئے شخص پر یہ عمل کر رہے ہیں اور کوچہ یا گلی میں شور مچ رہے ہیں  
اوس کو حکم دے سکتے ہیں کہ وہ شور اور غل نہیں سنئے اور اس فریضے سے خواب تھا طبیسی  
بہت جلد پیدا ہو سکتا ہے لیکن یہ بات تب ہی ہو سکتی ہے کہ جب ہلکوا تبار میں معمول  
جو اس پر اختیار حاصل ہو جاوے آگے میں ذکر کرونگا کہ یہ اختیار معمول پر ایسی حالت  
میں بھی حاصل ہو سکتا ہے کہ جب اوس پر نوبت خواب کی نہ آوے بلکہ جاگتا رہے



اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سوئی والے کو تکلیف کا حس نہیں رہتا یعنی جس طرح اوسکو آواز سننے کا اختیار نہیں رہتا اسی طرح اگر اوسکے جسم کو چھوا جاوے یا اوسکی طرح کی حرکت اوسکے جسم پر کیجاوے تو اوسکو معلوم نہیں ہوتا اگر یہ بات خود بخود نہیں پیدا ہو جاوے اگرچہ اکثر شخصوں میں ایسی حالت اکثر خود بخود پیدا ہو جاتی ہے تو عامل کی مرضی سے خواہ اوسکی خواہش گفتنہ خواہ ناگفتہ ہو یہ بات پیدا ہو سکتی ہے بہت عامل جو خوب متقاضی پیدا کر سکتے ہیں اس حال سے آگاہ نہیں ہوتے اور اس سبب سے اوسکو یہ خیال ہوتا ہے کہ اونکا معمول تکلیف سے بچیر نہیں بنایا جاسکتا ہے۔

سیری رائے میں اب یہ بات مافی ہوئی ہے کہ جیسے اور طریق اس بات سے کہیں کہ آدمی کو تکلیف سے بچیر بناوین اون میں یہ طریق سب سے اچھا ہے اور ایسا ہے کہ اوس میں ضرر کی سیطرہ کا نہیں جو بخیر متقاضی عمل سے پیدا ہوتی ہے اوسکا عامل ہے کہ بعد ہوش آنے کے کچھ آثار ناخوش پیدا نہیں ہوتے برخلاف اسکے جسے اوس میں نے دیکھے ہیں میں نے اوسکو جاگنے کے بعد نسبت سابق بہتر پایا ہے کہ کبھی ایسا ہی ہوا ہے کہ جب سوئی والا جاگا تو وہ ناخوش معلوم ہوا بلکہ حالت خواب میں اوسکو تکلیف ہوئی ہے اور ایسا بھی ہوا ہے کہ اوسکو خواب سے جگانا مشکل معلوم ہوا ہے لیکن یہ سب نتائج عامل کی نا تجربہ کاری سے پیدا ہوتے ہیں یعنی اوس بیوقوفی سے ایسی حالت پیدا کر لی ہے کہ جس پر اوسکو اختیار نہیں رہا ایسی حالت فقط اوس صورت میں ہوتی ہے کہ جب ناآزمودہ کار عامل فقط سیر کے واسطے خواہ متقاضی پیدا کرتے ہیں اوسکو عمل کے چل جانکی امید نہیں ہوتی ہے تو اوسکے چل جانے کے سبب سے استعجاب ہوتا ہے بلکہ دھڑکڑ جاتے ہیں اور جب وہ سوئی کو جگانا چاہتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ بالکل اوسکی بات نہیں سنتا اور پیدا نہیں ہوتا تو پھر وہ عامل ڈرتے ہیں اور گھبراتے ہیں یہ حالت اوسکے طبیعت کی سبب سے

شرکت خیال کے معمول پر منتقل ہو جاتی ہے اور اس وقت معمول کو تکلیف ہوتی ہے بلکہ اسکو تشنج پیدا ہو جاتا ہے اس سبب سے حامل کو اور بھی زیادہ خوف ہوتا ہے اور حالت معمول کی بگڑتی جاتی ہے جب نوبت زیادہ کھینچتی ہے تو ڈاکٹر صاحب لاپرواہ جاتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب بھی ایسے ہی ناتحریر کار اس معاملہ میں ہوتے ہیں اور جو تجویزین وہ اسوا سٹے کرتے ہیں کہ سونے والا بیدار ہو جاوے اور تجویزوں سے فیضی ضرر ہی پیدا ہوتا ہے جب کہی ایسی نوبت ہو تو دوبارہ باتیں یاد رکھنی چاہئیں سب سے اچھی تو یہ ہے کہ جب تک کوئی آزمودہ کار حامل موقع پر موجود نہ ہو تب تک ہرگز یہ عمل کسی پر کرنا چاہیے لیکن اگر کیا بھی جاوے تو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ یہ خواب مقناطیسی جو ہوتا ہے ہمیشہ نافع ہوتا ہے اور دوسرے کہ اگر بیدار کرنے کا طریق صحیح نہ معلوم ہو تو جلد اور گھبراہٹ کے ساتھ جو تجویز بیدار کرنے کی کیجاویگی اس سے نقصان ہوگا اور بطور صحیح بیدار کرنے کا یہ ہے کہ جس ترکیب سے عمل کیا گیا ہے اس کے بالعکس ترکیب کرنی چاہیے یعنی ترکیب عمل کرنے کی یہ ہے کہ سر سے اور چہرے سے شکم تک ہاتھ پر مسلسل جسم معمول کے اوتارے جاوین اور عمل کے اوتارنے کی یہ ترکیب ہے کہ شکم سے چہرے اور سر کی طرف اوٹنے طور پر ہاتھ اوتارے جاوین حامل کو چاہیے کہ اپنی طبیعت کو قابو میں رکھے اور اولیٰ ترکیب کرے کسی شخص کو دخل نہ دینے دے کہ مناقص اثر مقناطیسی بہت نقصان کرتا ہے دوسرے یہ کہ اگر حامل اولیٰ ترکیب عمل نہ اوتار سکے تو سب سے اچھا طریق یہ ہے کہ سونے والے کو اس وقت تک سونے دے کہ جب تک وہ خود بیدار ہو اگر یہ عمل کیا جاوے اور سونے والے سے کسی طرح کی مزاحمت نہ کیجاوے تو اس عمل میں کچھ زیان نہیں کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سونے والا تین یا چار بار بار یا چوکیں بلکہ اڑا لیں گھنٹے تک سوتا ہے لیکن اگر بیدار ہو اسکو سونے دین تو ایسا شاذ ہوتا ہے کہ ایک یا دو گھنٹے سے زیادہ سونے کو جن سے ناخوش

خواب بہت دیر تک قائم رہتا ہے اور نین مدخلت اور اثر ناقص معمول پر کیا  
 جاتا ہے یہ بات بہت ہیچا ہے اور مدخلت نہ کرنی چاہیے سب سے اچھا طریقہ یہ ہے  
 کہ نبض کو دیکھیں اور نبض کو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ سونے والے کو کچھ تکلیف نہیں  
 اور کسی طرح کا نقصان اور سکون نہیں ہو چکا ہے اور یقین ہوگا کہ جیسے معمولی نیند مضر نہیں  
 اور غیر واجب عرصہ تک نین نہیں ہوتی ویسی ہی تقاضا طبعی خواب بھی نہ مضر نہ زیادہ عرصہ تک  
 گمان میں اس بات کا ذکر کر رہا تھا کہ معمول کی حالت ایسی ہو سکتی ہے کہ اس کو تکلیف  
 کی خبر نہیں ہوتی اور میں نے بیان کیا تھا کہ جہاں یہ بات منظور ہو تو عمل تقاضا طبعی کرنا  
 سب سے اچھی سبیل ہے حقیقت میں اس عمل میں کچھ بھی زیان نہیں اور عامل کو اختیار  
 ہے کہ جب تک اس کی مرضی ہے تب تک یہ تجربہ کرے اور دوبارہ عمل کر لے لی ضرر  
 نہیں ہوتی میں بتاتا ہوں کہ اگر عامل آزمودہ کار ہو تو کچھ بھی ضرر نہیں  
 الا ایک شکل ہوتی ہے کہ ہم ہمیشہ فوراً خواب پیدا نہیں کر سکتے ہیں اور جب کوئی حد  
 کسی پر دفعتاً پہنچے تو اتنا وقت نہیں ہوتا کہ دیر تک عمل کیا جاوے لیکن اگر مشاق  
 اور آزمودہ کار عامل ہوں اور اس عمل کا رواج کثرت سے ہو تو دفعۃً خواب کا پیدا کرنا  
 حاصل ہو سیکے گا یہ بات ضرور ہے کہ انگلستان کے آدمیوں پر یہ عمل اتنی جلدی نہیں  
 چلتا ہے جتنی جلدی اور ملک کے آدمیوں پر چلتا ہے ڈاکٹر اسٹیل صاحب گلکسٹن  
 ویسٹ آرمیوں پر جب عمل کرتے ہیں تو کبھی خطا نہیں ہوتی لیکن گاہ گاہ فرنگستان  
 کے آدمیوں پر عمل نہیں چلتا اور اس سبیل سے ڈاکٹر صاحب موصوف نے عمل کر  
 بہت لوگوں پر اسطور پر کیے ہیں کہ ان کو تکلیف نہیں ہوتی۔ ڈاکٹر صاحب موصوف  
 کی امداد کے واسطے بہت عامل ہندوستانی ہیں اور یہ مددگار عمل کرتے ہیں اور  
 کبھی خطا نہیں کرتے انگلستان میں اس درجہ تک کامیابی اس عمل میں نہیں ہوتی  
 بالکل بلکہ اس عمل میں بخوبی دستگاہ حاصل نہیں ہے لیکن ہلکے چاہیے کہ ہر شخص

اوسکو آواز و بین ہو چکا ہے کہ امراض فرستہ میں اور ایام وضع حمل کے کچھ عرصہ پہلے  
مریض اور حاملہ مستورات پر اس عمل کو کرتے رہیں تاکہ جس وقت ضرورت ہو فوراً عمل  
چل جاوے یہ بات ممکن ہے کہ تندرست آدمیوں کو ترغیب دیجاوے کہ یہ عمل اپنے  
ہونے دیا کریں تاکہ حالت ضرورت میں کارآمد ہو اور قطع نظر ان سب باتوں سے اگر  
بات ممکن ہے کہ جن جن تحقیقات اس علم میں زیادہ ہوتی جاوے ایسی سبیل دریا  
ہوتی جاوے جس سے ہماری قوت تقاطعیسی روز بروز ترقی ہوتی جاوے حتیٰ کہ  
جس وقت جی چاہے اوس وقت عمل کا اثر ہو جاوے۔ بعض بعض عاملوں کی تحقیقات  
سے دریافت ہوتا ہے کہ یہ زیادتی قوت عمل تقاطعیسی حاصل ہو جاتی ہے کچھ خیالی ہے  
بلکہ صحت ایسی معلوم ہوتی ہے کہ جب بچے چھوٹی عمر کے ہوں اوپر یہ عمل کیا جانا  
شروع ہوتا کہ جن جن اونکی عمر زیادہ ہوتی جاوے وہ قابل اس بات کے ہیں  
کہ اوپر عمل ہو سکے ہم بچوں کو اس واسطے تیرنا سکھاتے ہیں کہ عندا ضرورت پانی کے  
ضرر سے محفوظ رہیں اس طرح اس عمل کا اثر اوپر ہوتا رہے تو بہت خوب بات ہو  
تا کہ جب ضرورت ہو تو عمل مذکور کارآمد ہو اگر ایک بار اوپر عمل ہو جاوے تو پھر اوسکا  
اثر آسانی سے قائم رکھ سکتے ہیں اگر ہم ایسا کریں تو فقط یہی بات حاصل نہوگی کہ  
جنہ پر عمل کیا جاتا ہے اونکو فائدہ ہوتا رہے بلکہ جب کثرت عمل کی ہو جاوے گی اور  
معمول ہو جاوے گی تو بہت سی باتیں اور زیادہ اس علم کی معلوم ہوتی جاوے گی اور اس علم  
کو بہت ترقی ہوگی اگلے خط میں بھی میں آثار عمل تقاطعیسی کا ذکر کروں گا فقط

## پانچواں خط

سوئے والا اکثر اس باب میں عامل کے بس میں ہوتا ہے کہ کب تک سوئے  
 عامل کو اختیار ہے کہ معمول کے سوئے کا وقت معین کر دے خواہ تھوڑا خواہ  
 اور اگر معمول اوس عرصہ تک سوئے کا وعدہ کرے تو برابر اوس وقت تک سوئے گا حتیٰ کہ  
 بل کا فرق نہیں ہوگا جب وہ عرصہ پورا ہو جائیگا تو سوئے والا ناگاہ جاگ پڑیگا  
 فوراً اثر عمل کا خود بخود بلا کسی تدبیر کے جاتا رہتا ہے اس اختیار عامل کا فائدہ ظاہر  
 خصوصاً اوس حالت میں کہ جب معمول کو کچھ تکلیف ہو یا عمل جراحی اوسپر کرنا منظور  
 لیکن اگر عامل کوئی وقت مقرر نہ کرے تو سوئے والا خود بخود جاگ جاتا ہے الا کوئی  
 زیادہ دیر تک اور کوئی کم دیر تک سوتا ہے معمولی بات یہ ہے کہ گھٹا دو گھنٹے تک سوتے  
 ہیں بعض اوقات خصوصاً اوس صورت میں کہ سوئے والے سے بہت سے سوالات  
 کیے جاویں اور اوسکو جواب دینے میں بہت کوشش کرنی پڑے معمول کہتا ہے کہ میں  
 تھک گیا ہوں اور کتاہو کہ مجھے جگا دوائی حالت میں سب سے بہتر یہ بات ہے کہ اوسکی  
 خوشی کروں اور اوسکو تھکا دین نہیں اسواسطے کہ زیادہ محنت سے اوسکو نقصان پہنچاؤ  
 سوتا والا کو یہ قدرت حاصل ہوتی ہے کہ جب اوس کی دریافت کیا جاوے کہ کب تک  
 سوتا رہیگا تو وہ ٹھیک ٹھیک عرصہ بتا دیتا ہے اور یہ قدرت اوسکو دونوں حالتوں میں  
 حاصل ہوتی ہے یعنی اون حالتوں میں کہ خواہ عامل عرصہ خواب مقرر کرے خواہ نہ کرے  
 اور تھوڑی تھوڑی دیر بعد اوس پر چھا جاوے کہ اب کتنی دیر باقی رہی ہے تو جتنا

عرصہ باقی رہا ہوگا ٹھیک ٹھیک تبادلیگا یہ اثر عمل تقاضا طبعی نہایت نمایاں اثری <sup>سط</sup> اس قدر کے حاصل ہونے میں ہموک آثار پیشین بینی کے ظاہر ہوتے ہیں خصوصاً اوس حال میں کہ عامل کے سوئے کے واسطے کوئی خاص عرصہ مقرر نہ کیا ہو بعض معمول ایسے ہوتے ہیں کہ اوکو سوکا اوسکے اور قدرت پیشین بینی کی حامل نہیں ہوتی اگر مختلف سوئے والوں سے پوچھا جاوے کہ تم کیونکر جانتے ہو کہ اتنا عرصہ سونے کا باقی رہے گا ہے تو ایک مختلف سبیل اس بات کو جاننے کی بتاتے ہیں لیکن اکثر یہ کہتے ہیں کہ ہموک تعداد منٹ بٹنے عرصہ تک ہموک سونا ہے انکھون کے سامنے نظر آتی ہے اور <sup>اوسط</sup> فریج سے ہم جان جاتے ہیں۔ جب میں غائب بینی کا ذکر ہوگا تو اوس میں تشریح معمول کے بیانات کی جسر میں نے خود عمل کیا تھا لکھونگا جو جہان وہ کرتا جاتا تھا اور میں لکھتا جاتا تھا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب اول ہی مرتبہ کسی شخص پر خواب تقاضا پیدا کیا جاوے اور زیادہ تر اس حالت میں کہ کئی مرتبہ اوس پر عمل ہو چکا ہے تو اگر دوبارہ دریافت کیا جاوے کہ سب سے بہتر سبیل اور ترکیب تم پر عمل کرنے کی کونسی ہے تو وہ بتا دیتا ہے یہی بتا دیتا ہے کہ جب عمل ہو جاوے گا تو کیا کیا قوت اوسکو حاصل ہوگی اور کب خاص خاص آثار نمایاں ہونگے معمول ٹھیک ٹھیک بتا دیتا ہے کہ کوئی خاص اثر پیدا ہونے کے واسطے کتنے مرتبے اوس پر عمل کرنا چاہیے اور یہی کہ عمل مذکور دن میں ایک بار یا دو بار یا دو دن میں ایک بار یا علی ہذا القیاس کسی عرصہ کے بعد کرنا چاہیے یہ بھی ایک طور پیشین بینی کا ہے اور حالت اعلیٰ میں یہ حال ہوتا ہے کہ بعض بعض واقعات کا حال معمول اول ہی کہہ دیتا ہے مثلاً وہ بتا دیتا ہے کہ کوئی خاص بیماری اوسکو کب ہوگی اور کب تک رہے گی لیکن اس حال کا بھی باب غائب بینی میں مذکور ہوگا۔

اگرچہ عموماً معمول کو جاگنے کے بعد واقعات خواب کا حال یاد نہیں رہتا لیکن تبا

ہمیشہ نہیں ہوتی ہے بعض کو کچھ کچھ اور بعض کو تمام حال یاد رہتا ہے لیکن اوس حالت میں بھی کہ معمول کو خود بخود خواب کا حال یاد نہ رہتا ہو حال کو اختیار ہے کہ حالت خواب میں اوسکو حکم دی کہ خواہ تمام خواہ تھوڑا سا حال یاد رکھے اور اس حکم کے سبب سے جب جاگیگا تو خواہ تمام خواہ تھوڑا سا حال مطابق حکم حاصل کے اوسکو یاد رہیگا مین نے یہ ذکر اوس جگہ کر دیا ہے جہاں وقوف دو گانہ کا ذکر کیا تھا یہاں مکرر اس واسطے لکھا جاتا ہے کہ اس سے عامل کا اختیار معمول پر ثابت ہوتا ہے عمل مقناطیسی کے تجربہ میں یہ بات اگر مناسب ہوتی ہے کہ معمول کو اختیار دیا جاوے کہ حالت خواب میں جو کچھ گذرا اوسین سے بعض بعض باتیں یاد رکھے اور غالب ہی کہ اون صورتوں میں جنہیں معمول خود بخود خواب کا حال یاد رکھتا ہے در حالیکہ عامل چاہے تو یہ اختیار اوسکو حاصل ہوگا کہ معمول کو خواہ تمام خواہ جتنا عامل چاہے اتنا سا حال فراموش ہو جاوے یہ بات بھی حاصل ہونی مناسب ہوتی ہے مین اس بات کا ذکر کر چکا ہوں کہ جب معمول سوتا ہے تو اوسکو خواہاں پیشین کی حالت سے ایک ربط ہوتا ہے اور اونکا حال بقدر قوت حافظہ کے یاد رکھتا ہے۔ اغلب ہے کہ جن لوگوں پر نوبت خواب بیداری خود بخود بلا عمل مقناطیسی کے گذرتی ہے اُنکو ایسی حالتیں سابق کا حال یاد رہتا ہو گا لیکن مجھ کو خوبی نہیں معلوم ہے کہ یہ بات تحقیق دریافت ہوئی ہے یا نہیں +

یہ امر جو معمول کی نسبت پایا جاتا ہے کہ جاگنے کے بعد بعض کو تمام بعض کو تھوڑا سا حال خواب کا یاد رہتا ہے یا فراموش ہو جاتا ہے وقوف دو گانہ کا نتیجہ ہے لیکن یہ بتاؤ اس امر سے بالکل جدا ہے کہ عامل کے حکم سے معمول کا حافظہ بالکل ذائل ہو جائے آگے مین اس بات کا ذکر کر دینا کہ قوت حافظہ معمول کی بالکل عامل کے اختیار میں ہوتی ہے۔ چنانچہ عامل کو اختیار ہے کہ جو بات معمول کو بلا مزاحمت عامل یاد رہے اوسکو اپنی مرضی سے بھولا دی عامل یہاں تک بھولا سکتا ہے کہ معمول نہ فقط یہ بات

بھول جاتا ہے کہ خواہاں ہے پیشین بین کیا کیا ہوا تھا بلکہ یہاں تک بھول جاتا ہے کہ  
 اوسپر کچھ بھی پہلو عمل متقاضی ہو اسی نہیں تھا اور کبھی پہلے سواہی نہیں سنو والا اکثر  
 خود بخود اپنا نام بھی بھول جاتا ہے اور اگر خود بخود نہ بھولے تو عامل کو اختیار  
 کہ اپنی مرضی سے بھولا دے یہ ایک اور ثبوت اس بات کا ہے کہ عامل کو اپنی معمول پر  
 ایک اور ثبوت عامل کے اختیار کا یہ ہے کہ اگر چاہے تو معمول پر یہ حالت پیدا کر دے  
 کہ معمول نہ اپنا بات نہ مانگ ہلا سکے نہ بول سکے نہ اٹھ سکے اور نہ بیٹھ سکے عامل  
 کو اختیار ہے کہ معمول پر یہ نوبت گزر جاوے کہ جب عامل چاہے معمول کے بات پر  
 اگر چاہے اور جب چاہے یہ تشخ جاتا رہے غرض کہ عامل کو معمول کی رنگ رنگ پر او  
 ہر ٹپے پر جسکی حرکت اختیاری ہوتی ہے اختیار کامل حاصل ہوتا ہے ۴  
 عامل معمول میں یہ بات پیدا کر سکتا ہے کہ جو حرکت عامل کرے اور ضبط کی آواز  
 اوسکی ہو معمول اوسکی فوراً نقل کا لاصل کر دی اگر عامل عربی یا ترکی یا انگریزی بولدا  
 بولدا بھی اسطرح کہ نہایت سرعت سے تو باوجودیکہ معمول کوئی ان زبانوں میں سے جانتا ہی  
 نہو ویسی ہی زبان بولتا جاویگا اور ایسی ایسی ٹھیک نقل کرے گا کہ سننے والوں کو اکثر  
 کچھ بھی تیز نہیں ہوگی اگر عامل ہوتا ہے تو معمول بھی فوراً ہوتا ہے اگر عامل کیسٹ  
 کی حرکت کرے تو بعینہ وہی حرکت معمول بھی کرتا ہے اور یہ حرکت ہی اوس حالت میں گنا  
 کہ جب اوسکی آنکھیں بھی بند ہوتی ہیں اور عامل بھی اوسکے پیچھے کھڑا ہوتا ہے کہ جہاں  
 اوسکی آنکھیں کھلی ہیں وہیں تو ہی اوسکو دیکھ نہیں سکتا تھا جب سو والا جاگ جا  
 اور اس سے کہا جاوے کہ عامل کی نقل کرے تو اگرچہ اوسکو عرصہ ہی فکر اور تامل  
 کے واسطے دیا جاوے تو بھی اوس سے نقل نہیں ہو سکتی ۵

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معمول حالت خواب میں سواہی عامل کر اور کسی کی آواز نہیں سنتا  
 یا اگر کوئی حرکت کیا دے تو اوس سے آگاہ نہیں ہوتا لیکن عامل کو اختیار ہے کہ یہ بات



اپنی مرضی سے رفع کر دی اور کسی شخص کے ساتھ معمول کا ربط قائم کر دے اکثر یہ بات  
 اس طرح پیدا ہو جاتی ہے کہ عامل کسی شخص کا ہاتھ معمول کی ہاتھ سے ملاوے بعض صورتوں  
 ایسا ہوتا ہے کہ عامل کو معمول سے اس بات کی کہنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ فلاں شخص  
 کے ساتھ بات کرو اور اس کے متقدم ہو اور جب یہ بات کہی جاتی ہے تو پھر اس شخص میں  
 اور معمول میں ویسا ہی ربط ہو جاتا ہے جیسا پہلے عامل کے ساتھ تھا۔ اکثر ایسا ہوتا ہے  
 کہ جب اس شخص پہچانہ کو معمول کے ساتھ ربط حاصل ہو گیا تو پھر اس بات کی ضرورت ہوتی  
 ہے کہ وہ بار دیگر معمول کو عامل کو سوچ دی ورنہ عامل کے ساتھ ربط نہیں ہوتا جس وقت ایک آدمی  
 سے دوسری کی طرف معمول اس طرح پر منتقل کیا جاتا ہے تو وہ چونکہ پرتماہی جاگ نہیں جاتا  
 عامل کو اختیار ہے کہ معمول کے خیالات اور خواہش اور میلان طبع کو نمایاں اور  
 برا نکھرتے کر دے اور یہ بات بھی کئی صورتوں سے حاصل ہوتی ہے خواہ عامل بذریعہ علم  
 قیافہ یہ بات کرے خواہ فقط اپنی خواہش کے اعلان سے۔ علم قیافہ کا ذکر پیچھے کیا  
 جاوے گا عامل کو اختیار ہے کہ معمول کو خواہ خوش خواہ اوداس خواہ خفا خواہ فیاض خواہ  
 خسیس خواہ مغرور خواہ خود بین خواہ سلیم الطبع خواہ شجاع خواہ ڈر پوک خواہ یالوس خواہ  
 خواہ قرب جیسا چاہے ظاہر کر دے خواہ یہ اثر پیدا کر دے کہ معمول کا زنگ یا زونہ لگے  
 یا ناچے لگے یا بندوق چلانے لگے یا چمپلی کا شکار کرنے لگے یا نماز پڑھنے لگے یا وعظ کہنے  
 لگے یا بحث علمی کرنے لگے یہ سب باتیں عامل کی مرضی سے معمول کر سکتا ہے اور سب  
 انکے اور بہت سی باتیں فقط عامل کے حکم سے کر سکتا ہے چنانچہ میں نے ان باتوں  
 ہوئی اکثر دیکھا ہے بلکہ خود پیدا کی ہیں میں نے ایک معمول کو علم تقاطیس حیوانی پر  
 حفظ صحت پر بھی درس دیتے سنا ہے میں نے بعض معمول کو جنت سے بہت اچھی نماز  
 اور بیانات شاعرانہ سنے ہیں اور طرفہ یہ ہے کہ جب وہ جاگے تو ہرگز ویسی تقریر دینے  
 نہیں ہو سکی آگے بیان کیا جاوے گا کہ یہ سب باتیں اور سمات میں بھی ہو سکتی ہیں کہ

معمول پر نوبت خواب نہو بلکہ بیدار ہو۔ مین ذہنی ان تجربات مین دیکھا ہو اور اور  
لوگوں نے بھی لکھا ہے کہ ان حالتوں مین معمول کی آواز اور اوسکا انداز محبت اچھا ہوتا  
ہے اور جو کچھ وہ ادا کرنا چاہتا ہے خواہ زبان سے خواہ جسم کی حرکت سے وہ بطور کامل ادا  
ہوتا ہے غرور اور انکسار اور خوف اور مہربانی اور پارسائی اور فکر اور اور جو جو خیالات  
اسکے دل مین آتی ہیں اور ان خیالات کو سبب ہو اسکے جسم کی حرکت ہوتی ہے  
اور چہرہ اور اور انداز سو وہ خیالات سب ادا ہوتی ہیں تو ایسی خوبی کے ساتھ ادا ہوتا  
ہے کہ مصوروں کو چاہیے کہ انکو غور کے ساتھ اور توجہ سے دیکھیں تاکہ اوسے اپنا  
اپنی تصویر دل کو بناویں اور خوبی یہ ہے کہ یہ سب ادا مین اون لوگوں میں بھی دیکھی جاتی  
ہیں کہ جو سچلم ہیں اور اگر انکو بچا کر اونکی تقلید کرائی جاوے تو ہرگز اونسے نہیں ہوتی  
مین پہلے بیان کر چکا ہوں اور اب مکرر کہتا ہوں کہ جو معمول اچھی اعلیٰ طبیعت رکھتی ہیں  
اوتکے انداز حالت خواب مثلاً طبیسی مین اسے تر ہو جاتے ہیں اور علاوہ اسکے یہ کہ اگر ادا  
خیالات اعلیٰ کو دانستہ برانگیختہ کیا جاوے تو پھر کی ادا اور جسم کی حرکت اور انداز مین  
ایسی خوبصورتی اور صفائی اور علو پایا جاتا ہے کہ آج تک اعلیٰ اعلیٰ مصوروں مین سے  
کسی نے ایسی انداز اور ادا کبھی نہیں دیکھے کہ مین پسند آتے ہیں اور انداز آتے ہیں  
اگر تمام مصور جانتے جیسا کہ بعض بعض جانتے ہیں کہ آثار متناطیسی مصوروں کیو اسطے  
الہام عصبی ہیں تو وہ گھٹنوں تک ادا کو دیکھتے رہتے اور اونکی نقل کرتے غالب ہو کہ بعض  
مصور جو زائد سابق مین نامی تھے ہونھوں نے ایسا کیا ہو بہر حال جو کارنامے بنائے  
مصوروں کے دیکھ جاتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ایسے ہی آثار متناطیسی کی تقلید  
گو پوری تقلید نہیں محکومین ہے کہ جس طرح اب بڑی بڑے مصورا اعضا کی شکلوں کے  
کھینچنے کیو اسطے جسم عریان کو دیکھ کر نقل کرتے ہیں اس طرح ادا کی نقل کرنے کے واسطے  
ظہور آثار متناطیسی کو دیکھا کریں گے۔ چنانچہ میرے علم مین ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ ایک

ایک حامل تقاطعیسی ایک شخص پر عمل کر رہا تھا اور ایک شخص نامی مصور جب کو اچھا مذاق اس فن میں حاصل تھا وہاں موجود تھا اس نے جو انداز چہرہ معمول کا دیکھا تو حامل سے یہ تجویز کی کہ ایک وقت معین پر آئندہ پھر عمل کرے تاکہ ایک بہت نامی مصور اس کو دیکھ کر اس کے مطابق تصویر کھینچے اب تک یہ ارادہ اس کا اس سبب سے پورا نہیں ہوا کہ جو مصور اور اور لوگ آؤ والے تھے وہ مسافت ہائے بعید پر رہتے ہیں میں نے ایک عورت پر جس کی چوہہ پندرہ برس کی عمر تھی یہ عمل ہوتے دیکھا اس لڑکی کے ماہی پ غریب آدمی تھے جس وقت اس پر عمل کا اثر ہوا تو اس کے چہرے کی ادالسی اور خوبصورت معلوم ہوئی کہ مجھ کو اس کے بیان کرنے کی قدرت حاصل نہیں ہے دنیا میں ایسا انداز معدوم ہے اگر ہوتا ہوگا تو بہشت میں ہوتا ہوگا یہ خوبصورتی زیادہ تر اس وقت نمایاں ہوئی کہ جب اس کے خیالات پارسائی پر انجختہ کیے گئے اور کچھ گانا شروع ہوا اس کے چہرے پر ایسا منور حسن تھا کہ دیکھنا تو کیا میرے خیال میں کہی نہیں آیا تھا جو جو مقامات سر اور مغز کے از و جو علم قیافہ خیالات اعلیٰ کے مقام ہیں وہ اس عورت کے سر اور مغز میں بخوبی نمایاں تھے اور جو جو مقام خیالات اسفل کے مقام ہیں وہ کم نمایاں ہوئے۔

غرض کہ خصوصیت ان آثار تقاطعیسی میں یہ ہے کہ نہایت سچے آثار ہوتے ہیں اور سچے کہ ان کے سچے ہونے کو اکثر لوگ جو مرتبہ اول سے انھیں دیکھتے ہیں اس بات کی رگرواستہ ہیں کہ یہ آثار دراصل ساختہ ہوتے ہیں اگر معمول تربیت یافتہ نہ تو گو کہ حالت خواب میں اس کے انداز اور اطوار سے آراستگی اور ترقی پائی جاتی ہے کچھ نہ کچھ بات سمجھنا باقی رہتی ہے جس سے اس کا غیر تعلیم یافتہ ہونا ثابت ہوتا ہے جب ایسی شخص پر عمل جاتا ہے کہ جو تعلیم یافتہ ہو تو ایسے خوبصورت اور سچے آثار نمایاں ہوتے ہیں کہ سب دیکھنے والے خوش ہوتے ہیں۔

ایک بات لائق ملاحظہ کے ہے کہ حالت خواب متقاضی میں معمول پر نسبتاً کم  
 رسمی حالت کے راگ کا زیادہ اثر ہوتا ہے جتنے آدمیوں پر میں نے عمل ہونے دیکھا  
 ہے میں نے دیکھا ہے کہ ان کے چہرے روشن ہو جاتے ہیں اور جیسا راگ گایا  
 بجایا جاتا ہے ویسا ہی اوس کے انداز اور حرکات میں تغیر ہوتا جاتا ہے اگر نالج کا بجا  
 ہو تو معمول ناسچے لگتا ہے اور اگر معمول فرقہ آراستہ میں سے ہو تو اوس کے ناسچے  
 ایک لطافت پائی جاتی ہے اگر غیر تربیت یافتہ ہو تو اکھڑیں ہوتا ہے میں نے یہ اثر دونوں  
 فرقوں پر یعنی تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ پر دیکھا ہے حالانکہ ان کی اصلی حالت میں اوس  
 نے ناچنا نہیں سیکھا تھا اگر ایسے شخص ہوں کہ اوس کو حقیقت کچھ شوق علم موسیقی سے  
 نہ تو بھی حالت خواب متقاضی میں ایسا لڑکھانہ ہوتا ہے میں ایسے صاحب کے  
 تجربات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جن شخصوں پر اول ہی عمل کیا جاوے اگر گ  
 بھی ساتھ ہی گایا بجایا جاوے تو خواب متقاضی زیادہ آسانی سے پیدا ہو سکتا ہے  
 چنانچہ یہ بات لکھی چلی آتی ہے کہ جادوگر ہمیشہ راگ کو ایک جزو اپنے عمل کا سمجھتے  
 ہیں جب جادوگر یہ چاہتا تھا کہ اپنے معمول کو صورتیں دکھاوے یعنی خواب بیداری  
 متقاضی حاصل کرے تو ہمیشہ راگ اور دھونی دینا اپنے عمل میں ایک جزو عظیم سمجھتا تھا  
 فقط اتنی ہی بات نہیں ہے کہ جس طرح کے خیالات معمول کو دہلین برائے گیت کہ جادو  
 اوس کے مطابق ہی اوس کے جسم کی حرکت اور اوس کا انداز ہر طرح ہو جاتا ہے ایسا ہی  
 اصل ہونا چاہیے بلکہ یہ سچا پن ہر بات پر جو کچھ وہ منہ سے کہے صادق آتا ہے اگر  
 اوس سے ایسے سوالات کیے جاوین جن کو وہ یقیناً ایسا سمجھتا ہے کہ جو کچھ وہ دیکھتا  
 یا جو کچھ اوس پر گزر رہا ہے اوس سے باہر ہے تو وہ ہمیشہ اوس سوالات کے جواب  
 سے انکار کرتا ہے دیکھنے والا اکثر نادانستگی میں ہی اور نیز اوس کے مطلب کو نہ سمجھنے  
 سبب سے ایسے ایسے سوالات کرتا ہے کہ جس سے سوئی والا بہک جاوے لیکن حالت خواب

جتنی باتیں عجیب نمایاں ہوتی ہیں اون میں بڑی بات یہ کہ اکثر سونے والا انکرار کر کے  
 ساتھ ایسے الفاظ موندھ سکتا ہے کہ میں ٹھیک ٹھیک نہیں جانتا ہوں میں یقیناً  
 نہیں کہہ سکتا ہوں خواہ یہ بات ہو یا نہ ہو میں دیکھ نہیں سکتا ہوں جو کہ میں جانتا  
 یا دیکھتا نہیں ہوں وہ بات مجھے کہنی نہیں چاہیے اور جب ایک بار سونے والا  
 کسی چیز کو دیکھتا ہے یا جان لیتا ہے تو وہ اوپر قائم رہتا ہے یہ سچا ہے جو معمول میں  
 ہوتا ہے اسکے سبب سے اگر تجربات بطور مناسب کیے جاویں تو بڑا فائدہ ہے +  
 مگر پیشہ اس بات سے اعتراف رہا ہے کہ جب عمل مقناطیسی روپیہ کی طبع پر کیا جاوے  
 تو وہ ہو کہ وہی کا امکان ہے اور جہے یقین ہے کہ ایسی صورتیں ہی واقع ہوتی ہیں کہ بعض  
 بعض حالتوں میں ایسے معمول خیر آثار مقناطیسی فی الحقیقت نمایاں ہوتے ہیں فریبی  
 کے مجرم ہوئی ہیں یہ بات اس طرح ہو سکتی ممکن ہے کہ فرض کیجیے کہ ایک شخص ایسا ہے جس پر  
 حقیقت میں عمل مقناطیسی ہوتا ہے لیکن یہ شخص طامع ہے اور اپنی قدرت کا جو عمل مقناطیسی  
 کے سبب ہو اس کو حاصل ہوتی ہے گھنڈا رکھتا ہے اب فرض کیجیے کہ اس شخص چارٹم  
 میں عمل کیا جاوے اور فرض کیجیے کہ اس خاص موقع پر اس کو معلوم ہو کہ جو چوتھین  
 مقناطیسی اس کو ہمیشہ حاصل ہوتی تھیں وہ اس وقت روپہ کمی رکھتی ہیں اور یہ بات اس  
 ہو سکتی ہے کہ اس وقت سے پہلے کئی مرتبہ اوپر عمل ہو چکا ہو اور زیادہ محنت سے  
 سے اب وہ تھک گیا ہو تو ایسی حالت میں دو باتیں ظاہر ہیں ایک تو یہ کہ اس کو گھنڈا  
 میں فرق آتا ہے دوسرے اس کو روپیہ کے حاصل ہونے کی امید کم ہو جاتی ہے اور  
 فرض کیجیے کہ اس شخص کو راستی اور شرافت کا بھی خیال کم ہے تو ممکن ہے کہ ایسا شخص  
 اپنی کمی قوت کا فریب سے عوض کر دینے کی کوشش کریگا مجھے تو خود یقین ہے کہ کہنی  
 ایسا ہو ہے کہ بعض معمولوں نے جنکے قواعد مقناطیسی میں عموماً کیہ شک نہیں ہوتا بعض  
 اوقات جب وہ زیادہ تھک گئے ہیں یا کسی اتفاق سے ان کی حالت بہت سابق کم

ہو گئی ہے اس باب میں کوشش کی ہے کہ وہ وہی سے خطا عمل کو چھپا دین بیشک ایسی  
 حالت میں یہ تو یقین ہو سکتا ہے کہ ایسے اشخاص کو قوت مقناطیسی خفّی بعض اوقات  
 میں حاصل ہوتی ہے اور انھوں نے ایمانی فقط اس واسطے کی کہ روپیہ کے ایصال میں  
 نہویا جلسہ عام میں خفیف نمونہ لیکن جو شہادت عمل مقناطیسی کو باب میں اوقات وہ وہی  
 میں پائی جاوے اسکو میں شہادت معقول نہیں سمجھتا ہوں سب اچھی یہ بات ہے کہ جس شہاد  
 کچھ بھی شک حائد ہو اس شہادت کو محسوب نہیں کرنا چاہیے اگر ہم دریافت کرنا چاہیں  
 تو بہت شہادت ایسی ہلکی جیسے کچھ بھی شبہ عائد نہیں ہو سکتا اور میں اون مجربات پر  
 ہمیشہ شبہ رکھتا ہوں جن میں عامل عمل کرنے کا پیشہ رکھتے ہیں اور معمولوں کو اثر  
 دیا کرتے ہیں یہ بیانات جو میں نے کیے حالت خائب بینی میں خصوصاً بہت آتی ہیں  
 گھر میں نے اس موقع پر بھی اونکو اس واسطے بیان کیا ہے کہ حالت اسفل پر بھی یہ بیانات  
 صادق آتے ہیں جب میں حالات اعلیٰ کا بیان کروں گا تو یہ ذکر مختصر کر دوں گا۔  
 ہنوز میں فیہ بات شرح نہیں بیان کی ہے کہ عامل کو نئی آدمی پر اول ہی عمل کرنے میں  
 دشواری معلوم ہوتی ہے اور جب کئی بار ایک شخص پر عمل کیا جاتا ہے تو آسانی ہوتی جا  
 تی ہے اکثر ایسا ہوتا ہے اور محکو خاص ایسا تجربہ ہوا ہے کہ جب معمول پر مرتبہ اول کیا گیا تو  
 باوجودیکہ نہایت محنت سے اور عرصہ تک عمل کیا گیا گھنٹے دو گھنٹے تک عمل کا اثر نہیں ہوتا لیکن  
 جب معمول پر متواتر عمل کیا گیا تو کبھی ایک دو دن کو عمل کر نیکی بعد اور کبھی ایک ہفتہ  
 کبھی ایک مہینہ کے بعد بھی ایک منٹ کبھی نصف بلکہ چوتھائی منٹ میں معمول کو نہایت  
 گہرا خواب آ گیا ہے بلکہ بعض معمولوں کی یہ نوبت ہو جاتی ہے کہ فقط ایک نظر کو دیکھو نیز  
 اوپر غش کی نوبت گزر جاتی ہے بہت معمول البتہ ایسے ہیں کہ اونکو یہ درجہ اثر پذیر ہو گا  
 حاصل نہیں ہوتا لیکن اس میں شک نہیں کہ سب پر شش کے سبب سے اور کثرت عمل  
 ذریعے سے نسبت سابق عمل کے اثر ہونے میں آسانی ہو جاتی ہے۔

یہ بات اکثر ہوتی ہے کہ چیپر استنگی اور تبدیلی عمل کیا جاتا ہے اور نیز عمل متناطیسی کے آثار بہت اچھی طرح نمایاں ہوتی ہیں بہر حال اگر ابتداً عمل میں خطا ہو یا حسبِ مراد عمل نہ ہو تو کمزور بہت نہ ہارنی چاہیے بہت سی ایسی صورتیں لکھی ہوئی ہیں کہ جن میں سو مرتبہ عمل کرنے میں ہی اثر نہیں ہوا ہے لیکن جب ایک بار ہو گیا تو بہت کارگر ہوا اور نہایت مختصر وقت میں آثار عمل او میں نمایاں ہوئے جہاں تک مجکو تجربہ ہوا ہے اوس سے مجکو یقین ہے کہ ہر شخص پر عمل کر دینے کی قدرت حاصل ہے گو یہ ملکہ مختلف اشخاص میں مختلف مرتبہ کا ہوتا ہے اور یہی مجکو یقین ہے کہ ہر شخص پر جو عمل کرنے والا ہے ہر عامل کا بشرطِ صبر اور محنت عمل ہو سکتا ہے یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ عمل متناطیسی کے سبب تکلیف کے رفع کرنے یا بیماری کو دور کر دینے کے واسطے معمول پر خواب کا پیدا کرنا پر ضرور نہیں ہے بلکہ اور اور بہت سی خوبصورت آثار متناطیسی اوس حالت میں ہی حاصل ہوتی ہیں جب عمل کو خواب نہ آوی بلکہ وہ ہوش میں اور بیدار رہے۔

اس بات کا ذکر آئندہ شرح کیا جاوے گا صبر اور محنت اور بہت اس بات کی کہ ضرور میری محنت کا رآمد ہوگی حامل عمل متناطیسی کا مقولہ ہونا چاہیے یہ باتیں عمل متناطیسی کے واسطے بڑی امداد دینے والی ہیں \*

یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جن لوگوں کا کوئی مزاج بہت قوی ہوتا ہے اوسکا اثر ضعیف مثالِ مزاج واپر بہت جلد ہوتا ہے مثلاً جس شخص کا مزاج تیز صفاوی ہو اوسکا اثر اوس شخص پر جسکا مزاج دمی یا تل پلغنی ہو بہت جلد ہوتا ہے جس شخص کا سر بڑا ہو اور طبیعت چالاک ہو اوسکو آسانی سے عمل کر لینے کا ملکہ حاصل ہوتا ہے اگر معمول کی عقل قوی اور طبیعت چالاک ہو تو اگرچہ عمل کا ہونا اوسپر محال نہیں ہوتا لیکن دشوار ضرور ہوتا ہے اس واسطے کہ طبیعت کا جماؤ جو عمل کے اثر ہونے کے واسطے ضرور ہے اور معمول بالکل حامل کے اختیار میں ہونا جو عمل کے موثر ہونے کے واسطے لاجب ہے۔

کے حاصل نہیں ہوتا جب تجربات جلسہ عام میں ایسے اشخاص پر کیے جاتی ہیں جن پر پہلے  
 عمل نہیں ہوا تو معمولوں کو یہ بات حاصل نہیں ہوتی کہ اپنی طبیعت کو بالکل عامل کی مرضی  
 پر چھوڑ دین شاید انکی خواہش ہوتی ہے کہ خود عجائب آثار تقاطیسی کو دیکھیں شاید  
 لوگوں کے سامنے عمل ہونیکے سبب ہی انکی طبیعت میں گہرا ہلکا ہو جاتی ہے۔ شاید  
 انکو یہ خوف ہوتا ہے کہ لوگ انکو ہنسین گے یا یہ احتمال ہوتا ہے کہ عمل کے ہو جانے  
 کے سبب ہی بہت سی اسرار دریافت کر لیو جاوینگے اور ایسے ایسے خیالات سے وہ  
 کے ہونیکا مقابلہ حتی الوسع نہو کرکے بہن غرضکہ اس بات سے ناواقف کہ اپنی طبیعت کو  
 بالکل عامل کی مرضی پر چھوڑ دینا چاہیے وہ اپنی طبیعت کو اپنے قابو میں رکھتے ہیں۔  
 ایک دلیل اس بات کی ہے کہ جب عمل خلوت میں کیا جاتا ہے تو اکثر نسبت اول صورتوں  
 کہ جب جلسہ عام میں کیا جاوے اچھی طرح چل جاتا ہے اس بات کی ایک دلیل کہ  
 غیر تعلیم یافتہ اشخاص پر اکثر عمل تقاطیسی جلسہ عام میں بہ نسبت ان لوگوں کے  
 جو تعلیم یافتہ ہیں اور علم رکھتے ہیں زیادہ چل جاتا ہے یہ ہے کہ غیر تعلیم یافتہ کی طبایع  
 کم چالاک ہوتی ہیں اس واسطے انکی طبیعت عامل کے بس میں زیادہ ہو جاتی ہے۔  
 میں یہ بات بیان کر چکا ہوں کہ فرنگستان کے لوگوں کی نسبت ہندوستان کے  
 آدمیوں کی طبیعت عمل تقاطیسی کی زیادہ اثر پذیر ہوتی ہے اس صورت میں بھی کہ جب  
 عامل ہی ہندوستانی ہوں یہ بات مزاج پر موقوف ہے معلوم ہوتا ہے کہ جیشی طبع  
 زبردست حامل ہوتے ہیں اور یہ بھی کہ جیشیوں کی طبیعت عمل تقاطیسی کی زیادہ  
 اثر پذیر ہوتی ہے چنانچہ جیش میں اور ہندوستان مغربی میں اسی سبب سے زیادہ  
 ہوتا ہے اور لیوس صاحب کو جو جیشی ہیں بلکہ عجیب عمل تقاطیسی کر نیکا حاصل ہے  
 ان صاحب کو ایسی قدرت حاصل ہے کہ شاید کیگو ہوتی ہے اور یہ صاحب طبع  
 لائق ہیں اور انکو خاص شوق اس علم کا ہے اور نہایت شہرت آدھی ہیں اور



فقط حال صبح دریافت کر نیکاشوق رکھتے ہیں اور کوئی الوسع خود تحقیقات کرنے کے واسطے بہت مدد دیتے ہیں اور انکو اس علم میں بہت مدد اور دستگاہ ہے۔ جب حامل کو یہ قدرت حاصل ہو جاوے کہ معمول پر خواب کی نوبت آسانی سے اور تھوڑی عرصہ میں پیدا کر سکے تو اکثر اوسکو یہ قدرت حاصل ہو جاتی ہے کہ بغیر ترکیب معروفہ کہ فقط اپنی مرضی ناگفتہ سے عمل کا اثر پیدا کر دو چنانچہ میں نے خود ایسا کیا ہے چنانچہ کیا ایک شخص باتوں میں خوب مصروف تھا اور میں ہی خوب باتیں کر رہا تھا میں اوس سے قریب دو گرنے کے فاصلے پر ایک طرف کو بیٹھا تھا میں نے اپنے جی میں اوس پر عمل کر نیکاراوہ کیا اور ۲۵ میل کے عرصہ میں اوسکو خوب گہری نیند آگئی میں نے اوسکو جی میں یہ حکم دیا کہ ایک گھنٹہ تک سو کو چنانچہ وہ اتنے ہی عرصہ تک سویا اور جب بیدار ہوا تو میں نے اوس سے دریافت کیا کہ آپ اچھی طرح سوئے تو اوسنے کہا کہ ہاں خوب سویا لیکن آپ نے مجھے یہ کہا ہی نہیں کہ ہم عمل کرنا چاہتے ہیں۔ غرض کہ عمل کے کرنے میں اکثر یہ بات کچھ ضرور نہیں ہے کہ معمول کو حامل کے ارادہ کا علم ہو۔ یہ حال جو میں نے بیان کیا اس میں تو یہ بات ہے کہ حامل اور معمول دونوں ایک کر کے قریب بیٹھتے لیکن یہ بات بھی کچھ ضرور نہیں میں اکثر اس طرح عمل ہوتے دیکھا ہے کہ حامل ایک کمرے میں اور معمول دوسرے میں ایک اوپر کی منرل میں ہے اور نیچے کی منرل میں اور معمول کو کبھی اطلاع حامل کے ارادے سے پیشتر ہوتی ہے اور کبھی نہیں ہوتی حقیقت یہ ہے کہ جن معمولوں کی طبیعت اس عمل کے اثر پذیر ہوتی ہے اور غیر اثر ہونے میں مسافت سے کچھ فرق نہیں ہوتا یہ اثر جسکی مابینت ہو معلوم نہیں کہ کسی فاصلے پر مثل نور کے دوڑ جاتا ہے بہت سے حال ایسے لکھے ہوئے ہیں کہ جن مسافت معمول اور حامل میں بہت بید ہے چنانچہ مثلاً میں ایک مرتبہ کا حال لکھتا ہوں کہ اوسکے مراتب مشرح مجھے خوب معلوم ہیں اور خاص میری گھر کے ایک شخص

نوبت مذکور گزری تھی +

ماہ نومبر یا دسمبر ۱۸۷۱ء میں ایک روز شام کے وقت میرے گھر میں دعوت تھی اور اگر موقع پر قریب پکاس آدمیوں کے مرد اور ستورات موجود تھیں لیوس صاحب بھی وہاں موجود تھے انھوں نے ایک جماعت کی جماعت پر عمل کیا اور کئی آدمیوں پر اثر ہوا چنانچہ جنہر اثر ہوا تھا انہیں ایک عورت میرے گھر کی تھی ان پر کئی بار سابق عمل مقناطیسی ہو چکا تھا اور انکی طبیعت بہت اثر پذیر عمل مقناطیسی کی ہر جوتی اثر عمل ہوتا ہے تو انکی آنکھیں بند ہو جاتی ہیں اور انکو اپنے اعضا پر قدرت حاصل ہوتی ہے اور اور بھی کچھ آثار ہوتے ہیں جو انکو بخوبی معلوم ہوتے ہیں لیوس صاحب نے انہیں کہی گئی تھی کہ اس شخص پر عمل کا اثر ذرا سخت ہوا اس واسطے صاحب موصوف نے کچھ تدبیر اس اثر کے خفیت کرنے کو واسطے انہیں کی انجام اوسکایا ہوا کہ معمول کو در پیدا ہوا یہ مرض انکو یوں ہی اکثر رہتا ہے اس موقع پر انھوں نے درد سر کے ہونے کی یہ وجہ بیان کی کہ عمل کا اثر اوپر سے ہٹایا نہیں گیا اور یہ درد سر دوسرے دن تک قائم رہا دوسرے دن بعد فراغ درس کے میں لیوس صاحب سے ملا صاحب موصوف نے دریافت کیا کہ فلا نے شخص یعنی شخص جبکا میں ذکر کر رہا ہوں کس طرح ہیں میں نے سبیل بیان کیا اور یہ بھی کہدیا کہ اوسکے ذہن میں درد سر کیا باعث ہے صاحب موصوف نے کہا کچھ خیال نہ کرو میں آج کسی وقت انکی طرف توجہ کر دنگا اور انکے سر کا درد دور کر دنگا میں نے اونسے کہا کہ ضرور ایسا کچھ کر اس واسطے کہ میں جانتا تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے اور میں صاحب موصوف کے پاس سے کیسٹرن چلا گیا پانچ بجے شام کے میں اپنے گھر میں آیا اوسوقت جکو لیوس صاحب ساتھ جو تقریر ہوئی تھی بالکل فراموش ہو گئی تھی لیکن درو اور پوچھ پڑی اوس عورت کے بھیسے کہا کہ جب تم گھر میں تھی میرے اوپر عمل مقناطیسی ہوا میں نے کہا کہ کسی نے عمل کیا انھوں نے

کہا کہ کہیں نہیں میں باجا بجا رہی تھی قریب ساڑھو تین بجے کے وقت جبکہ ایسا معلوم ہوا کہ گویا جھیر بہت زبردست عمل متقاطعی ہو کر ہائیرے ہات اور بازو سن ہو گئے میں باجا نہ بجا سکی اور تمام آثار عمل کے جو ہوتے ہیں نمایاں ہونے لگو آخر کار میں مجبور پلنگ پر سو گئی اور تھوڑی عرصہ تک خواب متقاطعی میں سوئی رہی جب میں جاگی میری سرکار دروازہ ہاتھ میں دریافت کیا کہ تم نے کسی سی یہ بات اس وقت کوئی تھی اور نہ جواب دیا کہ اس وقت یہاں کوئی نہ تھا لیکن جس وقت میں جاگی تو فلاں عورت جو تھوڑا سا بیان آئی تھی اس سے میں نے کہا تھا اور یہ بھی کہتا تھا کہ مجھے یقین ہے کہ لیوس صاحب میری اوپر عمل کر رہے ہیں میں نے تب کہا کہ لیوس صاحب نے وعدہ کیا تھا لیکن مجھے یہ نہیں معلوم کہ انہوں نے حقیقت میں عمل کیا یا نہیں شام کے وقت میں لیوس صاحب سے پھر ایک جلسہ میں ملا میں نے اسے ڈاکٹر گنگھٹا کے روبرو بوجھا کہ آپ جو وعدہ کیا تھا اسکا ایفا کیا یا نہیں انہوں نے کہا کہ ہاں تب ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ اس وقت تو انہوں نے جواب دیا کہ ساڑھے تین بجے اس وقت کہ اس سے پہلے میں ملا میں اپنے مکان پر ساڑھے تین بجے آیا تھا اس وقت عمل کیا تھا یہ بتلایا کہ اس میں شبہ نہیں ہو سکتا یہ عمل اتفاقیہ کیا گیا معمول کو پہلے کچھ واقفیت حاصل کہ ارادے سے یا وقت عمل کے نہ تھی اتفاقاً میرے گھر کو واپس جانے سے پیشتر ایک عورت وہاں پہنچ گئی اور معمول نے اس سے حال مذکور بیان کیا اور میں نے جو تجویز لیوس صاحب کے ساتھ تقریر کی تو وہ بھی ایک شخص کے روبرو کی پس شہادت کامل حاصل ہے میری مکان اور لیوس صاحب کے مکان میں چھ سو گز کا فاصلہ ہے دوسرے اور لیوس صاحب نے اسی عورت پر اس سے بھی زیادہ فاصلے سے اور بغیر اس عورت کے علم کے عمل کیا ہے غرض کہ اس مثال اور اور مثالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ عمل متقاطعی کے اثر ہونے میں مسافت کچھ بات نہیں ہے خصوصاً اس وقت

کہ معمول کی طبیعت عمل کی آسانی سے اثر پذیر ہو شاید یہ بات ممکن ہو کہ کمی یا زیادتی مسافت کے سبب سے اثر کم و بیش ہوتا ہو جب ہم اول مرتبہ ایسی بات سنتے ہیں تو سبیل خاطر اس طرف ہوتا ہے کہ اوسکو یقین نہ کریں لیکن جب ہم متواتر ایسا ہوش ہوئے دیکھتے ہیں تو ہلکو مجبوراً ماننا پڑتا ہے اور طبیعت میں یہ بات جم جاتی ہے کہ یہ باعث قدرت نے ایسا رکھا ہو گا کہ جس سے یہ اثر ہو اور ہم پر فرض ہے کہ اس باب کے تحقیق کرنے میں کوشش کریں :

فقط یہی نہیں ہوتا ہے کہ عامل کے ارادہ غیر معلوم سے معمول کو نیند آ جاوے بلکہ آثار متقاضی ارادہ سے پیدا ہوتے ہیں وہ سب آثار اس حالت میں پیدا ہوتے ہیں کہ جب ارادہ عامل غیر معلوم ہو چنانچہ بغیر اعلان ارادہ عامل کے معمول پر یہ اثر ہونی میں کہ عامل کے پاس آ جاوے یا جان وہ چاہی وہاں پہنچ جاوے اور اور حیرت جو عامل چاہی کہ فرسگے جزئیات مکرر بیان کرنے کے ضرور نہیں ہیں فقط یہ بات کہنی کافی ہے کہ جو آثار ارادہ معلوم عامل سے پیدا ہوتے ہیں وہ سب ارادہ غیر معلوم سے پیدا ہوتے ہیں اور یہ بات اس حالت میں بھی ہوتی ہے کہ جب معمول حالت خواب میں نہ ہو بلکہ بیدار ایک اور عجیب اثر یہ ہے کہ معمول کو حسب مرضی عامل کی طرف ایک کشش ہوتی ہے معمول کو ایک ایسی خواہش عامل کی پاس جانیکی ہوتی ہے کہ وہ اوسکو روک نہیں سکتا ہے اور اگر کوئی غیر شخص اوسکو روکنا چاہے تو اوسپر غالب آنے کے واسطے کوشش کرتا ہے اگر اوس سے دریافت کیا جاوے کہ اوسکو یہ رغبت کیوں ہوتی تو وہ فقط یہی کہہ سکتا ہے کہ میں عامل کی طرف کھینچا جاتا ہوں بعض یہ کہتے ہیں کہ کچھ رکن منور ایسے ہوتے ہیں کہ وہ عامل کی طرف آہستہ آہستہ کھینچے لیے جاتے ہیں یہ عجیب فاصلہ پر بھی ہوتی ہے میں نے سنا ہے کہ ایک عامل نے ایک معمول کو سنگوڑ کے فاصلے پر سے اپنی طرف اس طرح کھینچا اور معمول اوسکی طرف کھینچا گیا تا وقتیکہ

ایک دیوار تک پہنچا اور آگے بسبب سدرہ ہونے دیوار کے وہ نہ جاسکا اس  
معمول کو ایک بڑا طاقت دار شخص روکتا تھا مگر وہ نہ رکتا تھا یہ بات اوس حالت میں بھی ہو سکتی  
کہ جب معمول حالت بیداری میں ہو :

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جب معمول پر سے عمل کا اثر ہٹ جاتا ہے تو اوسکو  
اپنی حالت اصلی میں بھی حال کو ساتھ محبت قائم رہتی ہے مجھ کو کوئی موقع ایسے ملا کہ  
دیکھی کہ نہیں ملا ہے لیکن میں جانتا ہوں کہ اس میں شک نہیں ہے کہ ایسا ہوتا ہے :

اب ایک اور بات کا ذکر کرتا ہوں کہ اگر عامل معمول کو حالت اثر عمل میں کسی طرح کا  
حکم دی اور وہ اوسکی تعمیل کا اوس حالت میں اقرار کرے تو جب وہ جاگیگا اوسکی تعمیل  
ضرور کریگا گو وہ امر کیسا ہی بیہودہ یا فضول ہو مثلاً اگر کسی حامل نے کسی معمول کو  
حکم دیا ہو کہ فلا نے وقت میں فلا نے شخص کے پاس جا کر اوس سے فلائی بات کہنا  
تو جب وہ وقت قریب پہنچا وہ شخص اوس شخص کی طرف جاوے گا اگر کوئی راہ میں آئے  
عہد آرو کے تو کسی نہیں روکیگا اور جو بات کہنی ہے ضرور کہہ آدے گا اگر کوئی اوس سے  
پوچھے تو نے کیوں یہ حرکت کی تو وہ یہی جواب دیتا ہے کہ ضبط نہیں ہو سکتا اکثر اوسکو  
بہت بچ اس سبب سے ہوتا ہے کہ جو بات بیہودہ کہتا ہے لوگ اوس پر ہنستے ہیں پھر  
یہ احتیاط لازم ہے کہ اس قسم کا حکم اوسکو نہ دیا جاوے ورنہ حالت خواب میں ایسے  
حکم کی تعمیل کا اقرار وہ نہیں کریگا یہ اکثر ہوتا ہے :

یہ قوت جو عامل کو چاہے کہ اصلی حالت میں معمول اوسکے حکم کی تعمیل کرے اوسکو  
اگر اچھی طرح کام میں لایا جاوے تو بہت فائدہ کی بات ہے میں نے ایک شخص کو دیکھا  
جس کے لیوس صاحب نے حالت خواب تعاطیسی میں یہ قرار کر لیا تھا کہ شراب میں تیر نہیں چاہیو  
اس اقرار کو کیے ہوئے چار مہینے سے زیادہ ہو گئے تھے اور اس عرصہ میں کہی او  
ایسی شراب نہیں پی تھی نہ کچھ بھی خواہش اوسکی ایسی معلوم ہوتی تھی کہ اپنے دھند کو

شکست کرے چکو یہ بات معلوم نہیں ہے کہ اوسکو اپنے وعدہ کرنیکا حال معلوم تھا یا نہیں لیکن معلوم ہونا یا نہونا کچھ ضرور نہیں اگر اوسکو بتایا ہی نہ جاوے کہ ایسا وعدہ اوسنے کیا تھا اور اوسکو وعدہ کرنیکا حال معلوم ہی نہو تب ہی وہ خواہش ہی بالکل دفع ہو جاتی ہے۔ یوس صاحب فرمبھے کہا ہے کہ اونہون نے اسطرح بہت شخصوں کی عادت سخت شراب نوشی اور اور بری عادات ترک کرادیے ہیں جو تجربہ چکو ہوا اوس سے مجھے تسلی ہے کہ جو وعدہ حالت خواب مقناطیسی میں کیا جاتا ہے ہمیشہ ایسے وعدوں سے جو حالت اصلی میں کیے جاوین زیادہ واثق ہوتا ہے۔

اب میں آثار ادنیٰ حالت عل مقناطیسی کے بیان کرچکا اب آگے آثار اعلیٰ کا ذکر کیا جاویگا معمول کی یہ نوبت ہوتی ہے کہ حامل کے خیالات اور حرکات کا شریک ہو جاتا ہے بلکہ اگر کسی اور شخص کے ساتھ اوسکو ربط دلایا جاوے تو اوسکے ساتھ بھی نوبت ہوتی ہے اسکا حال خط آئندہ میں لکھا جاویگا اسبجہ فقط یہی بیان کیا جاتا ہے کہ ان آثار اعلیٰ کا واقع ہونا ایسی ہی قسم کی شہادت پر ثابت ہے جیسے شہاد آثار اسفل کے باب میں بیان کی گئی اکثر یہ شہادت بہت معتبر ہوتی ہے اور آثار اعلیٰ کی ماہیت دریافت ہوتی بھی ایسی ہی شکل ہے جیسی آثار اسفل کی میری تھم یہ بات آتی ہے کہ دونوں آثار کسی خاص باعث قدرتی پر موقوف ہیں لگہ ہم اچھی تحقیق کریں تو آثار شرکت خیال اور غائب بینی میں حقیقت میں کچھ اعجاز نہیں ہے اکثر دیکھا جاتا ہے کہ خود بخود یہ آثار لوگوں میں نمایان ہو جاتے ہیں غالب یہ کہ متقدمین کو اسکا حال بخوبی معلوم تھا لیکن اس سبب سے کہ بعض بعض آدمی قوت تھے اور اوسکو عیان نہیں کرتے تھے اور خواہ جسے طور پر اوسکو مصرف میں لا تھے خواہ فقط خود غرضی کے سبب سے اوسکو نہ بیان رکھتے تھے اسواسطے مدت تک علم دنیا سے جاتا رہا اور فرنگستان میں پھر اوسکو ظاہر ہونکی ضرورت ہوئی اور بزرگ حکیموں کو دستاویز

## چھٹا خط

اب میں آثار اعلیٰ عمل متفانیسی کا بیان کرتا ہوں اور آثار مذکور شرکت خیال اور غائب بینی و آثار ہیں پہلے بیان ہو چکا ہے کہ یہ آثار آثار ادنیٰ سے بطور معلوم ہونے ہوئے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ چونکہ دونوں قسم کے آثار یعنی اعلیٰ اور ادنیٰ اسی ایک ہی باعث پر موقوف ہیں اس واسطے ایک کو اعلیٰ اور دوسرے کو ادنیٰ کہنا صحیح نہیں ہے لیکن چونکہ شرکت خیال اور غائب بینی کے نتائج ظاہر قسم کے ہیں اور ایسے ہیں کہ اگر ہم یہ بات نہ جانتے کہ حقیقت میں اوسے کے پیدا ہونے کے قدرتی بواعث ہیں تو اونکو اعجاز میں داخل سمجھتے اس واسطے بھلاؤ اون آثار کے جنکا سابق بیان ہو چکا ہم ان آثار کو اعلیٰ کہتے ہیں مگر بخوبی سمجھنا چاہیے کہ آثار اعلیٰ کی ماہیت آثار ادنیٰ کی ماہیت سے جدا نہیں ہے فقط یہ دونوں کے فرق ہے :

پہلے میں شرکت خیال کا ذکر کرتا ہوں جو حال پہلے لکھا گیا ہے اوسے معلوم ہوگا

کہ یہ اثر عمل متفاطیسی کا ابتدا میں اس صورت میں ظاہر ہوتا ہے کہ معمول حال کی مرضی کا مطیع ہوتا ہے لیکن چون چون حالت عمل متفرقی ہوتی جاتی ہے یہ اثر ایک خاص صورت حاصل کرتا ہے حتیٰ کہ ایک خاص حالت خواب متفاطیسی اثر نمایان ہوتا ہے سووائے کو یہ قدرت حاصل ہو جاتی ہے کہ جو اثر عمل کے جسم پر ہو یا جو خیال اوسکے ذہن میں آوے اوس میں شریک ہو جاتا ہے بلکہ فقط عمل کی نسبت ہی یہ بات نہیں ہوتی بلکہ اور لوگوں کی نسبت ہی جسکے ساتھ اوسکا جسم چھو ہو یا جسکے ساتھ اوسکو ربط دایا گیا ہو اوسکو اس طرح کی شرکت حاصل ہوتی ہے یہ آثار سونے والے پر ایسی تیزی سے نمایان ہوتے ہیں کہ گویا خاص جسم پر اونکا اثر ہوتا ہے حقیقت میں ان دونوں حالتوں میں کچھ تمیز نہیں معلوم ہوتی ہے سونے والے پر بالکل ہر طرح ویسا ہی اثر ہوتا ہے جیسے کہ اوس حالت ہوتا کہ خاص اوسکی ذات پر ابتدا میں وہ آثار نمایان ہوتے ہیں اگرچہ حقیقت میں وہ اون لوگوں پر ہوتے ہیں اور سونے والا فقط شرکت خیال کے سبب سے اونکو معلوم کرتا ہے معمول کا یہ حال ہو جاتا ہے کہ جس شخص پر وہ آثار پیدا ہو رہے ہوں اوس شخص کا ایک جزو بن جاتا ہے اور ایک اثر دونوں پر حاوی ہو جاتا ہے چنانچہ ایک شرکت ذاتی ہوتی ہے اگر عامل یا اور کوئی شخص جو معمول سے ہم ربط ہو کوئی شے کمانے کی یا پینے کی اپنے منہ میں لے تو ایسا ہوتا ہے کہ سونے والا فوراً اپنے منہ کو اس طرح چلانے لگتا ہے جیسے کہ گویا وہ خود کھا پانی رہا ہے اگر عامل کے منہ میں کوئی پستقہ یا شیرینی یا پانی یا شراب یا دودھ یا اور کوئی چیز ہو تو جب سونے والے سے پوچھا جاوے گا کہ تم کیا کھا رہے ہو تو جو چیز عامل اوس وقت کھا پانی رہا ہو گا وہی اپنے منہ میں بتا دیگا اگر عامل کے منہ میں کوئی چیز نہ ہو یا تلخ ہو تو معمول کے چہرے سے تلخ یا ناگوار ذاتی معلوم ہو جاتا ہے گویا اوسکی کیفیت



بند ہوتی ہیں اور گو عامل او سکی پس پشت کھڑا ہو جان او سکی آنکھیں کھلی ہی ہیں  
تو بھی ۱۰ او سکو دیکھ نہیں سکتا بہت تشریح کرنی وقت کی بات ہے فقط یہ بات  
کسی کافی ہے کہ اس امر کا تجربہ اتنے مرتبہ ہوا ہے کہ میں خوب جانتا ہوں کہ  
یہ بات اسی طرح ہوتی ہے قطع نظر اس سے جس شخص نے کہی یہ باتیں ہوتے  
دیکھی ہیں او سکو انکی صحت میں کہی کچھ بھی شبہ نہیں ہو سکتا اس واسطے کہ معمول  
کے چہرے کے انداز سے صاف معلوم ہو جاتا ہے اور علاوہ انداز چہرے کے  
وہ زبان سے صاف صاف بیان کرتا ہے البتہ جیسے اور آثار مختلف معمول میں  
مختلف درجے کے ہوتے ہیں او سی طرح اس اثر کا بھی حال ہے کہ مختلف معمول  
میں مختلف درجے کا پایا جاتا ہے لیکن جس معمول پر بکثرت عمل مقناطیسی کیا جاتا ہے  
اوس میں اکثر یہ آثار بخوبی نمایان ہوتے ہیں :

دوم شرکت شرم اگر عامل یا اور کوئی شخص جسکو معمول کو ساتھ رلٹ دیا جاوے گا سب گنگو تو معمول  
کے چہرے سے فرحت معلوم ہوتی ہے اگر عامل انگوزہ سونگھو تو معمول کے چہرے سے کراہت عیاں  
ہوتی ہے اگر کوئی چیز متشکل مرج کے سونگھو تو وہ او سکی تیزی کی شکایت کرتا ہو جس درجہ  
ذائقے کی شرکت کامل ہوتی ہے اوس درجے میں شرکت شرم کامل ہوتی ہے  
لیکن محکوم اس بات کا تجربہ نہیں ہوا ہے کہ ایک معمول کو دونوں شرکتین ذائقہ  
اور شرم کی حاصل ہوتی ہیں یا نہیں غالب ہے کہ دونوں شرکتین ہوتی ہوں  
لیکن محکوم تجربہ نہیں ہوا ہے بیشک ایسا ہو سکتا ہے کہ اگر عامل چاہے تو معمول  
کی قدرت ان دونوں باتوں میں زائل ہو جاوے :

تیسری شرکت لمس اگر عامل کسی سے بات ملاوے تو معمول فوراً کسی خیالی بات  
سے بات ملاتا ہے اگر عامل کے ہاتھ میں سوئی چھپائی جاوے تو معمول اپنا ہاتھ  
بٹا لیتا ہے اور ایک خاص مقام کو ملنے لگتا ہے اور تکلیف کی شکایت کرتا ہے

جس طرح چاہو اس شرکت لمس کو آزماؤ تمام دراج پور سے اور ترنگے کبھی معمولی کو  
دھوکا نہیں ہوتا ہے بہت سی دلچسپ آزمائشیں اس طرح پر ہو سکتی ہیں اور میں نے  
بچشم خود بہت سی باتیں دیکھی ہیں اور خود آزمائی ہیں +

میں یہ بات تحقیق نہیں کہہ سکتا ہوں کہ آیا اس قسم کی شرکت نظر میں ہوتی ہے  
کہ نہیں ممکن ہے کہ آنکھوں کا بند ہونا اور ٹپلی کا پھرا ہونا اور روشنی سے اثر پذیر  
نہونا جو باتیں خواب متفانیسی میں واقع ہوتی ہیں اس بات کا باعث ہے کہ  
اس معاملہ میں تجربہ نہیں کیا جاتا ایسا ہوتا ہے کہ اگرچہ دل کی آنکھیں کھلی ہوتی ہیں  
لیکن ظاہری حواس بصری سونے والے کے بالکل مسدود ہوتے ہیں اور جو  
باتیں نسبت شرکت ذالقد و شرکت شم و شرکت لمس اور پر بیان کی گئیں وہ شرکتیں  
فقط اس طرح سے پیدا ہوتی ہیں کہ حواس ظاہری عامل پر جو اثر پیدا ہوتے ہیں  
وہ بسبب شرکت خیال کے معمول پر اثر کرتے ہیں تحقیقات طلب یہ بات ہے  
کہ جو کچھ عامل جس ظاہری باصرہ سے دیکھتا ہے معمول دل کی آنکھ سے دیکھ سکتا  
ہے کہ نہیں اگر معمول حالت غائب بینی میں ہو تو بیشک دیکھ سکتا ہے اس واسطے  
کہ اگرچہ اس کی آنکھیں بند ہوتی ہیں لیکن جو چیزیں اس کو گرد ہوتی ہیں ان کو وہ دیکھتا  
ہے لیکن جن شرکتوں کا اثر بیان ہوا وہ شرکتیں حالت غائب بینی پر موقوف  
نہیں ہیں اور ہر ضرور ہے کہ حالت اصلی غائب بینی میں اور اوقات آثار میں  
بسبب شرکت خیال کے پیدا ہوتی ہیں تمیز رکھیں اور سمجھیں بہر حال میری یہ  
راے ہے کہ جیسی حالت آنکھ کی خواب متفانیسی میں ہوتی ہے اس کے سبب  
شرکت نظر کی نسبت آزمائش کرنے میں نتائج شافی نہیں نکلیں گے +

سامع کے باب میں میں نے تجربات ہوتے نہیں دیکھے ہیں میں پہلے بیان  
کر چکا ہوں کہ معمول سوا سے عامل کے یا اس شخص کی آواز کے جس کو اس

ساتھ ربط دھرایا گیا ہو اور کوئی آواز نہیں سنتا ہے کیا معمول وہ باتیں سنتا ہے جو حامل کو کوئی کہے مجھے شک نہیں ہے کہ اکثر ایسی باتیں معمول سنتا ہے اور اسی سبب سے جو باتیں اس سے پوشیدہ رکھی جاتی ہیں اس سے واقف ہو جاتا ہے اس امر کے تجربہ کرنے پر توجہ رکھنی چاہیے ۔  
 اکثر معمول کو شرکت جذبہ ہوتی ہے یعنی جیسا جذبہ حامل کے دل میں یا اور کسی شخص کے دل میں جسکو معمول کے ساتھ ربط دیا گیا ہو پیدا ہو ویسا ہی جذبہ معمول کے دل میں پیدا ہوتا ہے اس بات کا تجربہ محو بخوبی نہیں ہوا ہے کہ یہ بات وشوار ہے کہ جسوقت جی چاہے اسوقت کوئی سچا جذبہ دل میں پیدا کیا جاوے اس سبب سے اس باب میں جو تجربہ ہوتا ہے تو اتفاقاً قبیحہ ہو جاتا ہے میں نے دیکھا ہے کہ جب حامل مسکراتا ہے یا ہنستا ہے تو معمول بھی مسکراتے یا ہنستے لگتا ہے اور میں نے یہ بھی اکثر دیکھا ہے کہ جب حامل کی طبیعت گھبراتی ہے یا اسکو کسی طرح کا خوف ہوتا ہے تو معمول پر بھی یہ حالت گذر جاتی ہے اور اسکو تکلیف ہوتی ہے چنانچہ میں اول میان کرچکا ہوں کہ جب کوئی نازمودہ کا شخص فقط دل لگی یا سیر کے واسطے عمل متناطیس کر رہا ہے اور عمل چل جاتا ہے اور پھر وہ گھبرا جاتا ہے تو معمول کو بہت تکلیف ہوتی ہے اکثر ایسے اشخاص یہ کرتے ہیں کہ اونھوں نے کسی حامل کو بھول کر دیکھا ہے اسکی وہ نقل کرتے ہیں اور کامیاب ہوتے ہیں لیکن جو جو احتیاج نازمودہ کا حامل رکھتا ہے یا جو جو ہاتھیں اونسنے کی ہوں اسکا خیال نہیں رکھتے معمول خصوصاً اس حال میں کہ کم عمر مویا کوئی کم عمر عورت ہو بیہوش ہو جاتا ہے اور جو کچھ اسکا مایا باپ یا اور کوئی رشتہ دار اسکو کے وہ نہیں سنتا یہ رشتہ دار ناواقف اس بات سے کہ اس طرح کا بہر اپن ایک خاصہ

خواب متقاضی کا ہے گھبرا جاتے ہیں اور چونکہ کہیں اونھوں نے پہلے ایسی  
 حالت نہیں دیکھی ہوتی ہے اور یہ نہیں جانتے کہ خواب مذکور نافع ہے یا مضر نیز  
 ہے یہ لوگ اوس شخص سے جس نے عمل کیا تھا کہتے ہیں کہ اسکو اچھا کرو اور وہ  
 بسبب ناواقفیت کے کہ کیا کروں گھبرا جاتا ہے زان بعد یہ رشتہ دار معمول کے  
 بات پکڑتے ہیں اور ناواقف اس بات سے ہوتے ہیں کہ اونکا اپنا اثر شفا کا  
 عامل کے اثر کا منافع ہوتا ہے نتیجہ ہوتا ہے کہ معمول کو تکلیف ہوتی ہے  
 یہ تکلیف معمول کے چہرے سے عیاں ہوتی ہے اور طرفہ یہ ہے کہ حقیقت میں  
 اوسکو اتنی تکلیف نہیں ہوتی جتنی اوسکے چہرے سے اوس حالت میں عیاں ہوتی  
 ہے چنانچہ جاننے کے بعد جو وہ بیان کرتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ دراصل اوسکو  
 اوس درجہ کی تکلیف نہیں ہوتی جتنی لوگوں کو ظاہر میں معلوم ہوتی ہے اس  
 کے عیاں ہونے کے سبب سے یہ رشتہ دار اور بھی زیادہ ڈرتے ہیں اور اوسکو  
 پکارتے ہیں اور جب معمول نہیں بولتا تو وہ رونے لگتے ہیں عامل کو برا بھلا کہتے  
 ہیں اور ملامت سے اوسکو اذیت دیتے ہیں آخر کار نہایت پریشان ہو کر عامل اثر  
 متقاضی کو دور کر دینا ارادہ کرتا ہے شاید ایسی حالت میں کہ جب اور لوگوں کا  
 جسم معمول سے چھو اہوا ہے عامل معمول کا بات پکڑ لیتا ہے اور چونکہ عامل کی  
 خود پریشان ہوتی ہے اسواسطے شرکت کے سبب سے معمول کی طبیعت اور  
 زیادہ پریشان ہو جاتی ہے اور بگڑ جاتی ہے تھوڑی دیر تک یہ نوبت رہتی ہے  
 جو لوگ پاس کھڑے ہوتے ہیں اونکی طرف سے بچا اور مضر مزاحمت ہوتی ہے  
 اسواسطے کہ کوئی بھی اون میں سے اصل ترکیب اوسکی تکلیف کے رفع کو نہ  
 نہیں جانتا ہے اور بچا رہ معمول پر قوت اور جاہل آدمیوں کے ہاتھوں میں  
 پڑ کر تکلیف اٹھاتا ہے اوسکو غش کی نوبت ہو جاتی ہے اور بلکہ تشنج کی حالت

پہنچ جاتی ہے اس تکلیف کی حالت کو اور زیادہ بیان کرنے سے رنج ہوتا ہے  
 غرض یہ ہو کہ جب ڈاکٹر صاحب بولائے جاتے ہیں تو نوبت خراب تر ہو جاتی ہے  
 خصوصاً اوس صورت میں کہ جب ڈاکٹر صاحب اون لوگوں میں سے ہوں جو عموماً  
 مشاہدہ خواب متناطیس سے محروم رہے ہوں اور اوسکے حقائق سے واقفیت پیدا  
 کرنے سے اونکو انکار رہا ہوا و سوقت جبکہ ایشیائی کار آمد نہیں ہوتی ڈاکٹر صاحب ایشیائی  
 ہوتے ہیں کہ ہم نے اس علم کے حقائق کے دریافت کرنے میں کیوں توجہ نہیں کی  
 معمول کے رشتہ دار بھی اوسوقت سمجھتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب بڑی غلطی کی یعنی جو ان  
 نہایت عجیب علم متناطیس حیوانی کے میں اونکی طرف سے اونھوں نے بیوقوفی کو  
 آنکھیں بند کر لیں لیکن اگر اونکو سابق اس علم کی صحت میں کچھ شبہ تھا تو اظہار  
 ہے اور غالب میرے کہ ڈاکٹر صاحب کاشبہ بھی رفع ہو جاتا ہے لیکن تعجب کی بات  
 کہ ایسی صورتوں میں بھی کہ جب تھوڑی واقفیت بھی اس بات کے واسطے کافی  
 ہوتی کہ معمول کو تکلیف سے تسکین ہو جاتی میں نے اکثر اظہار کو یہی نتیجہ نکالتے سنا  
 کہ متناطیس حیوانی ایک اندیشے کی چیز ہے اور یہ نتیجہ نکال کر وہ اوس علم کی طرف  
 اپنی آنکھیں مثل سابق ضد سے بند کر لیتے ہیں یہ بات سچ ہے کہ علم متناطیس اندیشے  
 کی چیز ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ علم متناطیس حیوانی یا اوسکی تحقیقات میں کچھ اندیشہ  
 نہیں ہے اندیشہ فقط اوسکے نہ جاننے کے سبب سے ہے اور اندیشہ اون کو تو  
 میں ہے کہ جب ناآزمودہ کار آدمی عمل کریں جو لوگ آزمودہ کار ہیں اوسکے عمل  
 کرنے میں میں نے ایک مرتبہ بھی ایسا حال نہیں دیکھا ہے کہ حسین معمول کو  
 تکلیف ہو لیکن جب ناآزمودہ کار حامل عمل کرتے ہیں تو میں نے بہت سی حالتیں  
 ایسی تکلیف کی دیکھی ہیں جنکا اوپر بیان کیا گیا اور دونوں حامل اور معمول کی  
 زبان سے اوس تکلیف کا بیان سنا ہے بالکل اوسکے جب عمل ترکیب سنا ہے

کے ساتھ کیا گیا ہے اور حامل اپنے عمل کی ترکیب سے بخوبی واقف ہوتا ہے تو معمول سے ہمیشہ یہ بات سنی ہے کہ اوپر کی تکلیف نہیں ہوتی بلکہ بعد بیداری کو نسبت سے ہمیشہ اسکی طبیعت زیادہ خوش ہوتی ہے اور بہت صورتوں میں ایسا ہوا ہے کہ اگر معمول کی صحت میں کچھ فرق تھا یا کوئی بیماری اسے تھی تو وہ بیماری رفع ہو گئی تو اور اسکی طبیعت صحیح ہو گئی ہے۔ میری یہ مراد نہیں ہے کہ عمل مقناطیسی کوئی مضر نہیں ہو سکتا اس واسطے کہ جھکو ایسا تجربہ حاصل نہیں ہے جس سے میں یہ نتیجہ نکال سکوں لیکن یہ بات میں کہہ سکتا ہوں کہ جتنے تجربے میں نے اور عالموں دیکھے ہیں اور جتنے میں نے خود کیے ہیں ان میں میں نے ہمیشہ یہ بات دیکھی ہے کہ معمول ذاتی کمزور مزاج رکھتے تھے اور بلکہ بیماریاں ہی انکو لاحق تھیں اور بیماریاں ہی ایسی کہ جودل سے متعلق تھیں اور جن بیماریوں میں زیادہ محنت تھا مضر ہوتی ہے تو اوپر میں نے عمل مقناطیسی کا اثر اور خواب مقناطیسی کا اثر خصوصاً یہ دیکھا ہے کہ معمول کو ہمیشہ آرام حاصل ہوا ہے اور کبھی مریض کو تکلیف نہیں ہوتی بلکہ اسکی طبیعت اکثر چاق ہو گئی ہے جہاں تک جھکو تجربہ ہوا ہے میں خواب مقناطیسی کو نوم قدرتی معمولی سے زیادہ تر نافع سمجھتا ہوں البتہ میں اسکو عمل ذکر نہیں کرتا ہوں کہ حسین بہت قوی آثار نمایاں ہوں مثلاً جب معمول کو بہت سخت سو منسا یا جاوے یا جذبات سخت اور قوی برانگیختہ کیے جاوے یا اس قسم کا ہی کہ میں ہمیشہ اسکو ناپسند کرتا ہوں اور اس عمل کو بھی میں ناپسند کرتا ہوں جس میں جھو اور سخت اثر پیدا کیے جاوے مثلاً ایسا اثر کہ جب معمول کے ذہن میں یہ بات متقوش کیجاوے کہ وہ تباہ ہو گیا یا یہ کہ معمول اپنے آپ کو ایک وحشی جانور کے متقوش کیا تو نہیں ہے کہ ایسی باتوں کے متقوش خاطر ہونے سے معمول کو ہمیشہ تکلیف ہوتی ہے مگر جن معمولوں کی طبائع بہت نازک ہوتی ہیں اور جنکی طبائع یہ

بہت آسانی سے اور تیزی سے اثر ہو جاتا ہے احتمال ہے کہ انکو نقصان ہو  
ایسی آزمائشیں منسوبنا اوس حالت میں منع ہیں کہ جب جلسہ عام میں فقط سپر  
واسطہ ایسا تجربہ کیا جاوے اگر کسی طرح سے ایسا تجربہ جائز ہے تو فقط اوصاف  
میں کہ خلوت میں اس مراد سے کیا جاوے کہ جو باتیں صحیح ہیں اور جو نتائج پیدا  
ہو سکتے ہیں انکو دریافت کیا جاوے تاکہ اس علم کی تحقیقات میں ترقی ہو  
اور ان نتائج سے مفید کام لیے جاوے \*

میری رائے میں آثار تقاطعی کا جلسہ عام میں نمایاں کرنا کبھی بھی اچھا نہیں ہے  
اس بات کو مناسب ہو سیکے باب میں میں نے بہت وجوہات بیان کیں ہیں اور آپ  
دلیل یہ ہے کہ ان خوبصورت اور عجیب آثار کا فقط اس واسطے پیدا کرنا کہ لوگوں کو  
استغاب اور دل لگی حاصل ہو ایسی بات ہے کہ جو قدرت خدا تعالیٰ نے ہکونیک کام  
کے واسطے بخشی ہے انکو بڑے طور پر کام میں لانا عجیب ہے علم تقاطعی حیوانی  
کی کھیل کی چیز نہیں ہے حقیقت میں یہ علم متبرک اور پاک ہے اس علم میں آج  
تحقیقات کرنی چاہیے اور اوسپر فقط اس واسطے عمل کرنا کہ اون لوگوں کو جو فقط  
سمجھتے ہیں یا ایک نئی بات کو دیکھ کر ہنس دیتے ہیں دل لگی حاصل ہو حاصل کے  
واسطے اور نیز علم کے واسطے موجب تنہا ہے حقیقت میں یہ بات ہے کہ اس  
علم کا عمل فقط خلوت میں چاہیے وجہ ایک یہ ہے کہ مثلاً ایک بڑے مکان میں  
جلسہ عام میں اگر یہ عمل کیا جاوے تو سوائے اون لوگوں کے جو متصل معمول  
کے ہوتے ہیں اور آدمی آثار عمل کو دیکھ نہ سکتے ہیں نہ انکی صحت کی تہیز تہی  
کر سکتے ہیں یعنی جو شاد و انداز چہرہ معمول سے حاصل ہوتی ہے وہ فاصلہ قرار  
دیکھی جاسکتی ہے میں نے بہت ایسے لوگ دیکھے ہیں کہ جو عمل جلسہ عام میں  
آئے ہیں تو انکو تشفی اس عمل کے باب میں نہیں ہوتی حالانکہ جب خلوت میں

عمل کیا گیا تو پانچ منٹ کے عرصہ میں اونکو کامل تشفی ہو گئی اس واسطے کہ جو آثار پیدا ہوئے انہوں نے برابر العین دیکھ لیے۔  
میں نے یہ انحراف شرکت خیال کے بیان سے اس واسطے کیا کہ بعض اوقات آثار شرکت خیال ایسے ہوتے ہیں کہ معمول کو اونسے تکلیف ہوتی ہے خصوصاً اس صورت میں کہ عامل جاہل اور ناتجربہ کار ہو میں اب پھر وہی بات کر بیان کرتا ہوں جو سابق میں کہ چکا ہوں کہ جب ایسے اتفاقات واقع ہوتے ہیں تو سب سی اچھی تدبیر یہی کہ سو فی واسے سے فراحت نہ کیا دے اور جہتک وہ سووے او سے سونے دین اگر عامل کی طبیعت قائم رہے اور پریشان نہ تو اسکو عموماً اختیار کہ اولیٰ ترکیب کر کے یعنی ہاتھوں کو بجائے پنجے کے طرف کے اوپر کی طرف اشارہ معمول کو جگا دی لیکن قیاعدہ ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہیے کہ ایسی عمل بجز موجودگی کسی عامل کے کسی نہ کیے جاویں۔

اب میں پھر بیان شرکت خیال کی طرف عود کرتا ہوں اور اب میں شرکت جذبہ کا بیان کرتا ہوں میں اب یہ بھی بیان کروں گا کہ جو لوگ معمول کے قریب کھڑے ہوتے ہیں اونکا اثر معمول پر بہت ہوتا ہے بہت سے سو واسطے ایسے ہیں کہ اونکو جذبات دیگر اشخاص کے شریک ہونیکے واسطے اس بات کی ضرورت نہیں ہوتی کہ اونکو ان اشخاص کے ساتھ ربط دلایا جاوے مثلاً شکی اور کھوٹے اور متعصب آدمیوں کے موجود ہونیکے سبب سے معمول پر ناخوش یا تکلیف دہ آثار پیدا ہوتے ہیں اور بخلاف اسکے اگر معقول اور نیکی آدمی موجود ہوں تو اثر ناخوش معمول کے چہرے پر نمایاں ہوتا ہے سب سے زیادہ یہ بات ہے کہ مختلف آدمیوں کا معمول کے قریب ہونا کہ جبکہ مختلف خیالات او سوقت ہوں اس باعث موجب ہوتا ہے کہ معمول کی طبیعت پریشان ہو جاتی ہے اور کچھ تو اسکی وجہ



یہ ہوتی ہے کہ ہر ایک کو خیال کے ساتھ اوسکو شرکت ہوتی ہو اور کچھ یہ کہ ہر ایک کی  
 کی قوت متفاطیسی مختلف طور پر اوسپر اثر کرتی ہے چنانچہ جلسہ عام میں عمل کے  
 خطا ہو جائیکہ یہ ایک بڑا سبب ہے ایسا اجتماع جہاں تک ممکن ہو نہیں کرنا چاہیے  
 یہ بات عالموں کی خوش نصیبی کی ہوتی ہے کہ بہت سی معمول ایسے ہوتی ہیں کہ اگر  
 ایسے اجتماع اشخاص مختلف سی بہت اثر نہیں ہوتا ہے لیکن جن معمول ایسے تیز ہوتے ہیں  
 کہ اگر ایک آدمی بھی کسی خاص طبیعت کا اوسوقت موجود ہو تو اوندکو دریافت ہو جاتا  
 اور جو باتیں اوس آدمی کو دل میں اوسوقت گذر رہی ہیں اوندکو معلوم ہو جاتی ہیں  
 اب میں اس بیان کو چھوڑ کر اس بات کا ذکر کر دینگا کہ جب معمول سوتا ہو تو جس شخص کو  
 اوسکے ساتھ ربط دلایا جاوے اوسکے دل کے خیالات پڑھ لیتا ہے یہ بات اوس امر  
 جدا ہے کہ معمول کو عامل یا اور ہم ربط آدمیوں کے جذبات سے شرکت ہوتی ہو اب  
 جہاں مرکا میں ذکر کر دینگا وہ ایک قسم کی غائب بینی ہے جسے ہم غائب بینی بسبب شرکت خیال  
 کہہ سکتے ہیں یا اوسکو قوت دریافت خیال اشخاص غیر کہہ سکتے ہیں آگے دیکھا جاوے گا  
 کہ یہ ایک عجیب اثر عمل متفاطیسی کا ہے مگر اوسکے بیان کرنے سے پہلے میں اتنی بات  
 کہنی مناسب سمجھتا ہوں کہ بہت آدمی جو قدرت غائب بینی کی موجودگی کو ماننا نہیں چاہتے  
 ہیں درحالیکہ وہ ثبوت غائب بینی برابر العین دیکھتے ہیں یہ کہہ دیتے ہیں کہ غائب بینی  
 فی الحقیقت نہیں ہے ایسے آدمیوں سے دریافت کرنا چاہیے کہ کیا وہ اس بات کو کہ ایک آدمی  
 دوسرے آدمی کو دل میں اندر اور جسم کے آر پار دیکھ لے اس بات سے کچھ کم تعجب کی  
 سمجھتے ہیں کہ ایک پتھر کی دیوار کے آر پار دیکھنے میں میرے ذہن میں اس طرح خیالات اشخاص  
 غیر کا دریافت کر لینا اوس قسم کی غائب بینی سے کہ فاصلہ سے کسی شے مادی کو دیکھا  
 جاوے زیادہ حیرانی کی بات ہے غائب بینی کی صورت میں تو ہم خیال کر سکتے ہیں کہ  
 کوئی خاص نہایت لطیف شے اس امر کا واسطہ بن جاتی ہے کہ جسکے ذریعے سے

ہم تک اشیاء کی ہیئت یا خواص کا کچھ نقشہ پہنچ جاوے لیکن یہ بات کیونکر معلوم ہو سکتی ہے کہ فلا نے شخص کے دل میں فلا نا خیال ہے حالانکہ اوس خیال کا اوس آدمی نے اظہار بھی نہیں کیا پس معلوم ہوا کہ جو لوگ دریافت خیال کی قدرت کو مانتے ہیں اور غائب بینی کی قدرت کو نہیں مانتے گویا کراہی میں سے سید ہے آگ میں پڑ جاتی ہیز ایک امر کا جو بظاہر سبب وقوع نہیں معلوم ہو سکتا اوسکی وجہ ایک دوسرا ہے امر سے پیدا کرتے ہیں جو نسبت امر اول زیادہ تر سمجھ میں آنے کے قابل نہیں ہے لیکن حقیقت میں دونوں آثار یعنی قدرت دریافت خیال و قدرت غائب بینی صحیح ہیں اور ہما ہکو معلوم ہو سکتا ہے دونوں دراصل ایک ہی سبب پر موقوف ہیں بعد بحث قدرت دریافت خیال کے میں قدرت غائب بینی بلا واسطہ کا ذکر کر دوں گا۔

قدرت دریافت خیال مختلف صورتوں میں نمایاں ہوتی ہے اگر معمول کو کسی شخص کے ساتھ ربط دلایا جاوے تو اکثر بہت صحت کے ساتھ جو کچھ اوس شخص کے دل میں گذر رہا ہو اوسکو دریافت ہو جاتا ہے اگر اوس شخص کے جی میں کسی دوست کا خیال ہی جو آؤ کہیں دور ہی یا اوسکو اپنی گھر کا یا اپنے مکان کا یا اور کسی شے کا خیال ہے تو معمول کو جو جو خیال اوس آدمی کے جی میں جس جس طرح گذر رہا ہو دریافت ہوتا جاتا ہے اور معمول اس تشریح اور تفصیل اور صحت سے بیان کرتا ہے کہ سب کو نہایت تعجب ہوتا بلکہ اس سے زیادہ یہ ہوتا ہے کہ معمول کہ اوس شخص کے جس سے اوسے ربط دلایا گیا ہو اوسوقت کی یہی خیالات نہیں معلوم ہو تے بلکہ اوسکے خیالات گذشتہ معلوم ہو جاتے ہیں یعنی اوسکے حافظہ کا شریک ہو جاتا ہے یعنی معمول اون باتوں کو بیان کرتا ہے کہ جو اوسوقت موجود نہیں ہو تے بلکہ اوس شخص کو جسکے ساتھ اوسے ربط ہے فقط آؤ نادانی میں بلکہ اس سے زیادہ یہ بات کہ معمول وہ باتیں دریافت کر لیتا ہے جو کسی اوس شخص کو معلوم تھیں مگر اوسوقت بھول گیا ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ شخص

بیانات کو غلط بتاتا ہے لیکن معمول اپنے بیان کے صحیح ہونی میں اصرار کرتا ہے  
 اور وہ شخص اپنے بیان میں اصرار کرتا ہے تا وقتیکہ جب وہ سوچتا ہے یا تحقیق کرتا ہے  
 تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقت میں معمول صحیح کہتا ہے اور حقیقت میں وہ خود اس پر  
 کو بھول گیا تھا ہم سب جانتے ہیں کہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ہکو بعض باتیں فراموش  
 ہو جاتی ہیں اور پھر یاد آ جاتی ہیں اس حال میں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ سو فیوہا  
 ہماری خیالات گذشتہ میں شریک ہو جاتا ہے اور خیالات ہی ایسے کہ اس وقت ہم اس  
 خالی الذہن ہوتے ہیں اگر اور کچھ نہیں تو یہ بات تو اون لوگوں کو ضرور ناخوشی  
 جنکو یہ خیال ہے کہ غائب بنی سبب شرکت خیال کو حاصل ہوتی ہے لیکن اگر ہکو مکان  
 وقوع غائب بنی میں یقین ہو تو غائب بنی بلا واسطہ شرکت خیال اور یا تو واسطہ شرکت  
 خیال میں تمیز کرنی بہت مشکل ہے مثلاً ایک معمول ایک شخص کی درخواست کی موجب  
 کسی خاص مکان کا بیان کرتا ہے جو جو اشیاء اس مکان میں رکھے ہیں مثل میز اور  
 کرسی اور پلنگ اور فرش اور دیگر اشیاء آراستگی مکان کا تشریح کے ساتھ ذکر کرتا  
 ہے اور جیسا وہ بیان کرتا جاتا ہے مالک مکان اپنے جی میں خیال کرتا جاتا ہے  
 اور دیکھتا جاتا ہے کہ ان جس وقت میں اپنے مکان سے باہر آیا تھا تو یہ سب اشیاء  
 اسی ترتیب سے اوس میں رکھی ہوئیں تھیں لیکن بیان کرنے کی معمول کسی خاص  
 یعنی کسی آدمی یا گتے یا گھوڑے کی تصویر کا ذکر کرتا ہے اور بلحاظ کسی اور دوسری  
 شے کے اسکا موقع کسی طور پر بیان کرتا ہے مالک اوسکے بیان کو غلط بتاتا ہے  
 لیکن سو فیوہا الا اپنے بیان پر قائم ہے اسطرح مالک مکان اپنی قول پر قائم رہتا ہے  
 اور بعد تکرار کے معمول اپنے قول کو اور مالک مکان اپنے قول کو صحیح مانتا ہے لیکن  
 جب مالک مکان اپنے گھر واپس آتا ہے تو اوسکو دریافت ہو اسے کہ حقیقت میں  
 مجھے غلطی ہوئی اور سو فیوہا لے کا قول درست تھا اب اوسکو یاد آتا ہے کہ کسی خاص

وقت تک وہ تصویر اس موقع پر رکھی ہوئی تھی جو اس کے ذہن میں تھا لیکن بعد ازاں  
خواہ تو اس نے خود خواہ کسی اور شخص نے اس موقع کو بدل کر اس موقع پر رکھ دیا تھا  
جو سوئیو اس نے بیان کیا تھا لیکن وہ اس بات کو اس وقت بھول گیا تھا ایسی بات  
اکثر ہوتی ہیں اسکے دو سبب ہو سکتے ہیں۔ اول تو یہ کہ سوئیو والا کہتا ہے کہ میں اس  
دوسرے شخص کے خیال کو پڑھ رہا ہوں اور یہ بات حقیقت میں ہوتی ہے بلکہ اس  
صور تون میں ہی کہ جب وہ یہ خیال کرتا ہے کہ میں سیدھا اون اشیاء کی طرف دیکھتا  
ہوں پس یہ ہو سکتا ہے کہ سوئیو والا حقیقت میں اس شخص کے خیالات گزشتہ  
پڑھ رہا ہے اور کسی طور سے جو ہو کو معلوم نہیں ہو سکتا ہے اس کو یہ امر دریافت  
ہو جاتا ہے کہ خیال حال اس شخص کا غلط ہے۔ یا یہ سبب ہے کہ جب سوئیو اسے لگتا  
کہ فلاں نے مکان کا حال تباؤ تو اس مکان کا نشان مستفسر کے ذہن میں باکر  
اس کے نشان پر چلا جاتا ہے تا وقتیکہ قدرت غائب مینی سے اس مکان کو براہ راست  
باطن دیکھنے لگتا ہے اس بات میں شک نہیں ہو سکتا ہے کہ ایسا اکثر واقعہ ہوتا ہے  
اور آگے دیکھا جاوے گا کہ تجربہ اس طور پر ہو سکتا ہے کہ یہ بات ثابت ہو جاوے لیکن یہ  
یہ بھی رائے ہے کہ بعض صورتوں میں سبب ول رست آتا ہے اور بعض حالتوں میں  
قوت دریافت اشیا ربعید یا بواسطہ اور بواسطہ مجتمع ہو جاتی ہیں \*

ایک قسم کے خیال کا پڑھنا اکثر اس طور پر واقع ہوتا ہے کہ ایک خط بند ہو یا کوئی لفظ  
سر بہر ہو یا کوئی صندوق سر بہر ہو اس خط کے مطلب کو سمجھ کر پڑھ لے یا جو  
لفظ یا صندوق سر بہر میں ہو دریافت کر لے بعض معمول تو ایسے ہوتے ہیں کہ  
اگر کوئی شخص ایسا موجود ہو جو خط کے مطلب سے یا صندوق کو اندر کی اشیاء سے واقف ہو  
اور اس کے ساتھ رابطہ نہ لایا جاوے تو سب باتیں دریافت کر لیتے ہیں اگر یہ بات نہ ہو تو  
دریافت نہیں کر سکتے لیکن بعض صورتوں میں یہ ہوتا ہے کہ اس شخص کو معمول

جسم کے ساتھ چھونا ضرور نہیں ہے فقط یہ بات کافی ہوتی ہے کہ وہ شخص اس موقع پر موجود ہو اور بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بعض معمولوں کو اکثر اوقات تو قدرت غائب یعنی حاصل ہوتی ہے لیکن کبھی کبھی یہ قدرت برائے چندے جاتی رہتی ہے اور فقط خیالات کے پڑنے کی قدرت حاصل رہتی ہے اس بیان سے واضح ہو گا کہ جب معمول کو فقط خیال کے پڑنے کی قدرت ہو تو ایسا تجربہ اس وقت کا بیان ہو گا جب کوئی آدمی موقع پر واقف حال موجود ہو اگر ایسا آدمی موجود نہ ہو تو اس تجربہ میں خطا ہوگی ان سب باتوں کا تجربہ کیونکہ خیال رکھنا چاہیے ورنہ سوالات پر ایشانی کے اور کچھ نتیجہ حاصل نہیں ہو گا جب ایک معمول اس قسم کا جو شرکت خیال کو سبب سے اشیاء غائب کو دیکھتا ہے ایک وقت میں اشیاء غائب کو نہیں دیکھتا اور پھر کسی ایسے شخص کے آنے کے بعد جو ان اشیاء کے حال سے واقف ہو اور انکو دیکھنے لگتا ہے تو دیکھنے والوں کو خیال ہوتا ہے کہ کچھ سازش ہوتی ہے حالانکہ اگر ہر سب مختلف صورتیں اس عمل کی معلوم ہو مگر تو بجا سے اس کے کہ ہم معمول پر شبہ کریں ایک نیا ثبوت راستی عمل کا اور ایمانداری معمول کا حاصل ہوتا ہے جو لوگ ایسی حالتیں دیکھیں جنہیں خیال کے پڑنے سے وجہ ملاحظہ اشیاء غائب طبعاً حاصل ہوتی ہے انکو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ یہی وجہ سب حالتوں پر نہیں مکتفی ہے اکثر ایسا ہوتا ہے جیسا میں نے اوپر بیان کیا کہ جس معاملہ میں معمول کے بیان کو کسی خیال یا شے موجودہ حال کی نسبت غلط سمجھتے ہیں حقیقت میں اسکا بیان صحیح ہوتا ہے لیکن یہ بھی اکثر ہوتا ہے کہ معمول کے بیان کو غلط سمجھتے ہیں اور بعد ازاں ایسی سبیل کوئی نہیں دے سکتے ہوتی جس سے اس کے بیان کی صحت دریافت کی جاویں حقیقت یہ ہے کہ دونوں جانب میں بہت سے بواعث غلطی کے ایسی واقع ہوتی ہیں کہ انکا تحقیق کرنا بہت مشکل ہے۔ مثلاً یہ بات ہو سکتی ہے

کہ سونے والا حقیقت میں کسی واقعہ گزشتہ کا ذکر کر رہا ہو اور اس کے ذہن میں یہ بات ہو کہ وہ بات زمانہ حال میں موجود ہے گزشتہ اور حال کے واقعات کے آثار اس کے دل پر ایک ہی طرح کی تیزی کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں اس واسطے کہ وہ آثار بالواسطہ اور باطنی آثار میں اس سبب سے اس کو اون میں فوراً تمیز نہیں ہوتی اور غالب ہو کہ اگر کچھ دریافت ہو کہ وہ کس زمانہ کا ذکر کر رہا ہے تو اس کا بیان صحیح دریافت اس بات کا احتیاط سے لحاظ رکھنا چاہیے اور تجربات کا انتظام ان باتوں کو ملحوظ رکھ کر کرنا چاہیے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ معمول کے خیال پر اور لوگوں کے خیال سے اثر ہو شرکت خیال کا معمول پر اتنا تیز اثر ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص کوئی اشارہ صریح کرے یا کوئی سوال بطور فہمائش کے جیٹا کیا جاوے تو معمول پر اس کا اثر ایسا ہی ہو جاتا ہے جیسا کہ سوال کر نیو اے کے خیالات اور حافظہ سے ہوتا ہے اور یہ سب باتیں جنہیں ہو کر معمول کے خیال کو پریشان کر دیتی ہیں اس واسطے مناسب ہے کہ فہمائشی سوالات اور اشارات ہرگز کام میں نہ لائے جاوے بلکہ معمول کو اپنے آپ ہی جو کچھ کہے کہ نہ کہے مگر سب حالتوں میں برابر غلطی نہیں ہوتی ہے بہت معمول ایسے ہوتے ہیں کہ مختلف قسم کے جو اثر اون پر ہوتے ہیں اون میں تمیز کر سکتے ہیں اور جن باتوں کا اشارہ اون کو ہوتا ہے اون کو منظور نہیں کرتے ہیں اور یہ بات ایسی صورت میں بھی ہوسکتی ہے کہ معمول کو واقعات زمانہ گزشتہ اور حال میں تمیز کر نیگی قدرت حاصل نہو البتہ بعض ایسے بھی ہوتے ہیں کہ وہ زمانہ گزشتہ اور حال میں بھی تمیز کر سکتے ہیں ظاہر ہے کہ اس قسم کے معمول اور سب معمولوں کی نسبت بہتر ہوتے ہیں +

ایسا اکثر ہوتا ہے کہ تجربات اولین میں عامل کو طوراً متناطیسی کے سبب سے ایسا استعجاب اور خوشی معلوم ہوتی ہے کہ وہ نادانستہ حالت حیرانی میں اپنی خیالات معمول کے ذہن میں بسبب شرکت خیال کے پیدا کر دیتا ہے لیکن جب چند تہ

وہ عمل کر چکتا ہے تو اوسکی طبیعت سلیم اور شین ہو جاتی ہے اور پھر اوسکو کھل  
خواہش اسی بات کی ہوتی ہے کہ جو کچھ معمول کے ستارے چنانچہ معمول کو اشارت  
نہیں کیے جاتے اور جو آثار اوس پر پیدا ہوتے ہیں اونکا طور خالص ہوتا ہے اور  
کیس طرح کی پریشانی اونکے اظہار میں نہیں ہوتی درجہ بدرجہ معمول کی قوت بڑھتی  
ہی جاتی ہے اور شق سے یہ بات حاصل ہو جاتی ہے کہ اگر ابتدائین اوس سے  
اکثر غلطیاں ہوتی ہیں اور اوسکے بیان میں اوہماوٹ ہوتی ہے تو رفتہ رفتہ یہ غیو  
رفع ہو جاتے ہیں ۛ

جب میں خالص غالب بینی کا حال لکھو گا تو ایسے مراتب کا اور زیادہ تشریح سے ذکر کر دے گا  
اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معمول کو عامل یا اور ہم ربط آدمی کے جسم کی حالت کے ساتھ کثرت  
ہو جاتی ہے جو کچھ تخلیف جسمی عامل کو ہو دے اوسکا اثر معمول کے جسم پر ہو جاتا ہے  
اور بلکہ ایسا ہوتا ہے کہ جو عضو عامل کے جسم کا مریض ہو اوسکا حال معمول کو معلوم  
ہو جاتا ہے معمول بتا دیتا ہے کہ عامل کے سر میں درد ہے یا پلو میں درد ہے یا س  
میں اوسکو دشواری ہوتی ہے معمول یہ بات بتا دیتا ہے کہ عامل کے وماغ یا تھیم  
یا جگر یا معدہ میں فلانا ہرج ہے اور بہت صورتوں میں اوسکا بیان سچ ہوتا ہے۔  
اسلئے میں اس بات کا ذکر نہیں کرتا ہوں کہ معمول ان سب اعضا کی حالت کو براہ کسر  
دیکھتا ہے اس بات کا بیان فصل غائب بینی میں کیا جاویگا بیان فقط یہ ذکر کیا جا  
تا ہے کہ معمول کو ایک قسم کا ذہنی ملکہ حالت مرض اور صحت کے دریافت کرنے کا  
حاصل ہو جاتا ہے ۛ

یہ ذہنی ملکہ اوس حالت میں ہی کام دیتا ہے کہ جس شخص کا حال دریافت کرنا ہو  
فاصلہ پر ہو بشرطیکہ کیس طرح معمول میں اور اوس میں ربط پیدا کیا جاوے اس ربط  
کے پیدا کرنے کے واسطے یہ بات کافی ہے کہ اوس آدمی کے ہاں یا کوئی اور

جو اس کے پاس رہی ہو یا کوئی تحریر تازہ اس کی معمول کے پاس رکھی جاوے اس  
 شے کی امداد سے معمول کو شخص غیر حاضر کے ساتھ ایک ربط پیدا ہو جاتا ہے اور یہ  
 بات حاصل ہو جاتی ہے کہ گویا وہ شخص معمول کے پاس موجود ہے اور پھر جو کچھ  
 معمول اس کی نسبت بیان کرتا ہے صحیح ہوتا ہے \*  
 کہتے ہیں کہ جن معمولوں کو حالت جسم کے دریافت کرنے کی قدرت حاصل ہوتی ہے  
 ان کو یہ قدرت بھی ہوتی ہے کہ جو علاج مناسب بن تبادیتے ہیں میرا قاعدہ یہ کہ جس  
 کا مجھے بخوبی امتحان نہیں ہوا اسی میں اس کی نسبت کوئی امر قطعی طور پر بیان نہیں  
 کرتا ہوں اس واسطے میں یہ نہیں کہوں گا کہ ایسا امر ناممکن الوقوع ہے یا کبھی واقع  
 نہیں ہوا ہے لیکن میں یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ معمول علاج اسطور پر تبا سکتا ہے  
 کہ کبھی اسی قسم کا مرض جو خود اس کو ہو گیا ہو اور اس کا علاج اس نے دیکھا ہو تو  
 وہی علاج تبا دیتا ہے یا یہ کہ طبیب سے اس نے کبھی کچھ سیکھا ہو تو تبا سکتا ہے  
 بعض صورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ معمول کو اگر چند علاج تبا لے جاوے تو ان میں سے  
 وہ علاج منتخب کر لیتا ہے جو مرض مذکور کے واسطے مناسب ہوتا ہے مگر ایسی معاملات  
 کا محکمو کافی تجربہ نہیں ہوا ہے غالب ہے کہ معمول علاج مناسب اس سبب سے  
 تبا دیتا ہے کہ جو شخص چند طرح کے علاج اس کو سمجھتا ہے وہ خود ان میں سے کسی  
 خاص علاج کو سب سے بہتر سمجھتا ہے اور معمول کو جو اس شخص کے ساتھ سر  
 خیال ہوتی ہے اس سبب سے وہ اسی علاج کو منتخب کر لیتا ہے \*  
 جو کچھ اوپر بیان کیا گیا اس سے معلوم ہو گا کہ دریافت خصال اشخاص غیر کی  
 قدرت جو معمول کو ہوتی ہے وہ غائب بینی کی ایک قسم ہے لیکن اس میں اتنی تبا  
 سمجھنی چاہیے کہ یہ غائب بینی بلا واسطہ نہیں ہے یعنی اشیا غائب کو معمول  
 براہ العین نہیں دیکھتا ہے بلکہ غائب بینی بالواسطہ ہے یعنی اشیا کا خیال



یا نقشہ جو اور لوگوں کے ذہن میں ہوتا ہے اور غیر اشخاص کے ذہن سے  
 معمول کے ذہن میں اور خیال قتل ہو جاتا ہے بعض لوگ ایسے ہیں کہ کبھی  
 کہ بس غائب بنی ہی ہے اور غائب بنی صریح کوئی شے نہیں ہے لیکن آگے ایک  
 دریافت ہوگا کہ غائب بنی صریح اور قوت دریافت خیال اشخاص غیر دو جدی چیز  
 ہیں یہ بھی آپ کو آگے معلوم ہوگا کہ غائب بنی صریح اور قوت دریافت خیال  
 غیر امکا نا ایک ہی بات پر یعنی شرکت جس پر موقوف ہیں لیکن ہمیشہ یہ اقبال نہیں  
 چاہیے کہ یہ دونوں امور ایک نہیں ہیں اور دونوں کو جمع نہیں کر لینا چاہیے۔  
 دنیا کے لوگوں میں اس طرح کی شرکت یا رغبت خود بخود بہت واقع ہوتی ہے کوئی  
 آدمی ایسا نہیں ہے جسے کچھ نہ کچھ ایسی رغبت کسی خاص شے کی طرف نہ ہو اگر یہ  
 بہت اسباب ایسے ہیں کہ جنکے باعث سے عموماً روزمرہ اوسکا ظہور علانیہ نہیں ہوتا  
 ہے ہر ایک آدمی نے اس قسم کی تمثیلین اکثر سنی ہوں گی میرے خاندان میں ایک  
 ایک عورت بیان کیا کرتی ہے کہ اوسکی والدہ کا قاعدہ تھا کہ جب کبھی کوئی قریب غرض  
 رشتہ دار اوسکا مر جاتا تھا تو اوسکو پہلے ہی خبر ہو جاتی تھی یہ عورت بارہا انگلستان  
 ہندوستان کو جاتی آتی رہتی تھی کبھی بارہا اتفاق ہوا کہ سمندر میں جہاز میں چلے ہوئے  
 اوسنے کہا کہ مجھ کو یقین ہے کہ فلا نا شخص مر گیا اور جب بندر پر پہونچی تو ہمیشہ اوسکے  
 مرنے کی خبر ملی اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ مرتے ہوئے آدمی کو براہِ احسن مرنے دیتے  
 ہیں لیکن اس کا ذکر فصل غائب بنی صریح میں کیا جاوے گا۔  
 ملک سٹورٹز لینڈ میں ایک شخص نامی تھا اوسکا یہ حال تھا کہ کبھی کبھی اگر کوئی شخص  
 اوسکے پاس بیٹھا ہو تو جو کچھ گزشتہ حالات اوسکے ہوتے تھے وہ سب بیان کرتا  
 تھا یہ ایک ثبوت اس بات کا ہے کہ بعض آدمیوں کو دریافت خیال اشخاص غیر کی  
 قدرت خود بخود بلا عمل مقناطیسی کے حاصل ہو جاتی ہے۔

رعبت ایسی چیز ہوتی ہے کہ اگر دو آدمی اتفاقاً مرتبہ اولین مل جاویں تو دونوں میں  
 آپس میں بہت محبت ہو جاتی ہے اس بات کا سبب دونوں میں سو کوئی بیان نہیں  
 کر سکتا ہے لیکن دونوں کو رغبت قوی معلوم ہوتی ہے پس معلوم ہوا کہ کبھی کبھی جو  
 دو آدمیوں کو آپس میں اول ہی نظر میں نقش ہو جاتا ہے یہ بات کچھ خیالی نہیں بلکہ  
 اصل ہے بلکہ یہ بات تو سب جانتے ہیں کہ بعض اشخاص ایسے ہوتے ہیں کہ مدت تک  
 یکجا رہ کر لڑ پڑتے ہیں اور علیحدہ ہو جاتے ہیں لیکن جب علیحدہ ہو جاتے ہیں تو  
 دونوں غمگین رہتے ہیں اور آخر کار لاچار پھر یکجا ہو جاتے ہیں اور پھر لڑ پڑتے ہیں  
 اور علیحدہ ہو کر افسردہ اور پرہیزگار ہو جاتے ہیں \*

جس طرح آدمیوں میں رغبت ہوتی ہے اسی طرح سخت تنفر بھی ہوتا ہے ہر ایک آدمی  
 نے دیکھا ہوگا کہ کسی خاص شخص کو کسی خاص شخص سے ایسا سخت تنفر ہوتا ہے  
 کہ تمام عمر نہیں رفع ہوتا اگر اس شخص کا دریافت کیا جاوے تو نہیں بتا سکتا ہے اور  
 حقیقت میں کوئی وجہ بھی نہیں ہوتی بلکہ اس تنفر کو دور کرنا چاہتا ہے مگر وہ نہیں  
 ہو سکتا لیکن حالت عمل متقاضی میں اس طرح کا تنفر بہت قوی ہوتا ہے۔ بعض  
 حالتوں میں معمول کو کسی خاص شخص کی موجودگی کی شدت ہرگز نہیں ہوتی اگرچہ ظاہر  
 اور سہل عمل متقاضی کا اثر نہ تو کچھ ہی تنفر اس شخص سے نہیں ہوتا۔ حیوانات مطلقاً  
 غیر ذی روح اشیاء کی نسبت اس قسم کا تنفر بہت قوی طور پر نمایاں ہوتا ہے جیسا کہ  
 بہت آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ اونکو بلی یا کتے یا چوہے یا مینڈک یا بکرے دیکھنے کی  
 برداشت نہیں ہوتی بلکہ بیان تک ہوتا ہے کہ اگر یہ جانور پوشیدہ بھی ہوں تو بھی اونکو  
 اونکی موجودگی معلوم ہو جاتی ہے اور اگر اوس جگہ سے اونکو علیحدہ نہ کیا جاوے تو  
 بگڑ جاتی ہے بلکہ غش کی پاشیج کی نوبت ہو جاتی ہے بعض آدمیوں کو ایسے  
 تنفر ہوتا ہے کہ اکثر اور لوگوں کو اونکا کچھ ہی اثر نہیں ہوتا بلکہ اونکو خوش آئند معلوم

مثلاً بعض آدمیوں کو گلاب کے پھول یا سیب یا ناشپاتی یا خر بوزہ یا لاکھتیا  
یا رال یا نیک یا روٹی کی برداشت نہیں ہوتی اور تنفر بھی ایسا سخت ہوتا ہے کہ سمجھا  
سے یا اوس شخص کے خود ارادہ کرنے سے رفع نہیں ہوتا ہے کہتے ہیں کہ ان  
اشیا کی بونا گوار ہوتی ہے لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بو کا دخل ہی نہیں ہوتا فقط  
اون اشیا کے مکان میں موجود ہونے سے تنفر کا اثر ہوتا ہے گو وہ شے تنی  
دور ہو کہ نہ نظر آوے نہ اوسکی بو آسکے۔ ایک بڑے عامل عمل مقناطیسی کو تجربہ  
ہوا ہے کہ اس قسم کے تنفر میں اور عمل مقناطیسی میں آپس میں بہت ربط ہے  
یعنی جن شخصوں کو اس قسم کے سخت تنفر ہوتے ہیں اونپر عمل مقناطیسی کا اثر جلد  
اور تیز ہوتا ہے ان بیانات سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ آدمیوں اور حیوانات اور  
غیر ذی روح اشیا میں کچھ خاص قسم کی ایسی شے ہے کہ اوسکا اثر خاص آدمیوں  
ہوتا ہے اور اثر بھی مختلف مدارج کا مختلف آدمیوں پر ہوتا ہے اغلب ہے کہ یہ  
وہی ہے کہ جسکے سبب سے عمل مقناطیسی کا اثر آدمیوں پر ہوتا ہے اور خواب  
مقناطیسی اور دیگر آثار مقناطیسی ظہور میں آتے ہیں \*

اب جو میں اثر قدرت دریافت خیال اشخاص غیر اور شرکت خیال اور غائب بینی  
بالواسطہ کا ذکر کر چکا ہوں تو خط آئندہ میں غائب بینی صریح کا ذکر کرونگا میں ادب  
بیان کر چکا ہوں کہ یہ آثار غائب بینی صریح گو اونکی ماہیت ہمو معلوم نہیں ہوتی  
ایسی حالت میں بھی پیدا ہوتے ہیں کہ جب عامل کو اونکے طور کی امید نہیں ہوتی  
یعنی اوس حالت میں کہ وہ اور آثار کے مشاہدہ اور پیدا کرنے کی طرف متوجہ  
ہے بلکہ یقین ہے کہ حالت غائب بینی خود بخود بھی اکثر واقع ہوئی ہے اور اوسکی  
وجہ لوگوں نے اکثر یہ سمجھ لی ہے کہ فقط وہاں ہے یا امر اتفاقیہ ہے مگر وجہ وقوع  
کچھ ہی ہو اس امر کے واقع ہونے میں کچھ شبہ نہیں ہے اور اسکی تحقیقات ہم پر

احتیاط سے کرنی فرض ہے اور یہ بات کہنی کہ فقط و اہمہ سے یہ بات پیدا ہوئی  
 ہے غلطی ہے بہت آدمی جب عمل متناطیس حیوانی کا ذکر سنتے ہیں تو قہر چھ  
 جاتے ہیں کہ حقیقت میں عمل متناطیس غائب بینی کی قوت پیدا کرنے کی کیسے  
 کہتے ہیں لیکن یہ بات سمجھ لینے غلطی میں داخل ہے غائب بینی فقط ایک اثر  
 دیگر آثار عمل متناطیس میں سے ہے بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ جب غائب  
 کا ذکر ان کے روبرو ہو تو وہ پیشین بینی سے مراد سمجھ لیتے ہیں لیکن جاننا چاہیے  
 کہ اگر پیشین بینی کہی واقع بھی نہوتی تو غائب بینی صریح جو دراصل فقط استیسا  
 غائب کے دیکھ لینے سے متعلق ہے حقیقت میں امر واقعی ہے اس امر کی  
 خط آئندہ میں کیا دے گی فقط

## ساتوان خط

جن حکماء نے اژدہا میں مقناطیس حیوانی کی نسبت تصنیفات اور تالیفات کی ہیں انھوں نے بھی غائب بینی کا حال لکھا ہے غائب بینی میں اوسکو کہتا ہوں کہ بلا مد آنکھوں کے معمول فاصلہ کی اور غائب اشیاء کو دیکھے اس خط میں یہ بیان ہو گا کہ غائب بینی کی کیا کیا صورتیں ہیں اور عالمانِ عمل مقناطیس حیوانی نے کیا کیا صورتیں لکھی ہیں اور میں نے بحشم خود کیا کیا صورتیں دیکھی ہیں ؟ پہلی صورت غائب بینی کی یہ ہے کہ اگرچہ معمول کی آنکھیں بند ہوتی ہیں الا وہ عامل کے ہات کو صاف دیکھتا ہے یہ اثرِ عمل مقناطیسی کا ابتداء میں کہ جب خود مقناطیسی پیدا کیا جاتا ہے ظاہر ہوتا ہے سو نیوالا خود بخود بلا اس بات کو کہ کوسے دریافت کیا جاوے کہتا ہے کہ میں ہات کو دیکھتا ہوں اور اکثر یہ بھی بیان کرتا ہے کہ مجھ کو آنکھوں میں سے روشنی نکلتی نظر آتی ہے اگر ہات بند آنکھوں کے سامنے ہو یا سر کے پاس ایک جانب میں یا سر کے اوپر یا سر کے پیچھے ہو تو ان سب حالتوں میں معمول اوسکو دیکھ سکتا ہے اور یہ بات تحقیق کر لینی کہ جس باصرہ ظاہری سے نہیں دیکھتا ہے بہت آسانی سے اس امر کے علاوہ بھی حاصل ہو سکتی ہے کہ معمول کی آنکھیں باندھ دی جاویں آنکھوں کا باندھنا اکثر نامناسب ہے اس واسطے کہ معمول کو تکلیف ہوتی ہے اور جو قدرت غائبی

اوسکو چل ہوتی ہے اوس میں کمی ہو جاتی ہے حقیقت یہ ہے کہ بلا آنکھوں پر  
 پٹی باندھنے کے آنکھیں دو طور پر قدرتی بند ہو جاتی ہیں چنانچہ اون صورتوں میں  
 کہ جب خواب بیداری خود بخود بلا عمل تقاضا طبعی کے واقع ہو جاتا ہے ہمیشہ یہ بات  
 دیکھی جاتی ہے کہ آنکھ کی پٹلی بالکل قائم ہوتی ہے اور اوپر روشنی کا کچھ ہی اثر  
 نہیں ہوتا یہ امر آنکھوں کو زور کے ساتھ کھول دینے سے معلوم ہوتا ہے اور  
 اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پٹلی فقط قائم ہی نہیں ہوتی ہے بلکہ اوپر کی طرف اوٹتی ہوئی  
 ہے حتیٰ کہ اگر آنکھوں کو زور سے کھولا ہی جاوے تو بھی پٹلی نظر نہیں آتی ہے  
 قطع نظر اس سے ہم یہ بات ہمیشہ کر سکتے ہیں کہ ہاتھ کو سر کے اوپر پیل پیچے رکھیں اور ظاہر  
 کہ کسی آدمی کی آنکھ میں یہ طاقت نہیں ہے کہ جو شے سر کے پیچھے رکھی ہو اوسکو  
 دیکھ سکے کیا معنی کہ انسان کی آنکھ کو یہ قوت گردش ازل سے حاصل نہیں ہے پہلے پہل  
 سونو والا ہاتھ کے دیکھنے کی واسطے بہت کوشش کرتا ہے اور اگرچہ آنکھیں اوسکی بند  
 ہوتی ہیں لیکن آنکھوں کی طرف دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سونو والا اونکی استقامت  
 کے واسطے بہت جلد کرتا ہے اوسکی صورت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی ساری  
 دیکھ رہا ہے گو ہاتھ سر کی پشت پر ہوتا ہے کہ سونے والے کی باطنی آنکھ کو  
 حس باصرہ باطنی ہاتھ کی شکل کو دریافت کر نیکی واسطے کوشش کرتا ہے اور ابتدا  
 میں جب سونو والا ہاتھ کا ذکر کرتا ہے تو اوسکو دھونڈ لانا نظر آتا ہوا بتاتا ہے لیکن رفتہ  
 جب اب اعلیٰ کی نوبت پہنچتی ہے تو تاریکی زائل ہوتی جاتی ہے اور ہاتھ صاف  
 قدرتی رنگ میں نظر آتا ہے پہلے پہلے ہاتھ کا رنگ سورا سا نظر آتا ہے :

جب سونے والے کا خواب ایک خاص درجے کو پہنچتا ہے تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اگر کوئی  
 اشیا اوسکی پشت کی پیچھے رکھی ہوں وہ اونکو دیکھنے لگتا ہے حالانکہ اگر اوسکی نگاہیں  
 کھلی ہی ہوتیں تو گردن موڑنے کے بغیر حالت اصلی اپنی میں اونکو ایسے موقع پر

وہ نہیں دیکھ سکتا تھا اور سوئیو الا اپنی آنکھوں کے سامنے یانچے کی طرف اپنی زانو کی طرف ہر وقت دیکھتا نظر آتا ہے اور اون چیزوں کا بیان کرتا جاتا ہے لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ اوسکی آنکھیں بالکل مضبوطی سے بند ہوتی ہیں اگر کمری میں کچھ بھی کام کیا جاوے اور قنبا جی چاہے اوسکو پوشیدگی سے کریں تو اگر سوئیو الا کا دھیان کسی اور طرف متوجہ نہ ہوگا تو وہ فوراً بتا دیگا کہ فلاں شخص نے فلاں حرکت کی میں نے یہ بات اور نیز حامل کے ہات کا دیکھنا اکثر معمولوں میں اکثر دیکھا غرض کہ یہ آثار عمل مقناطیسی کے روزانہ ظہور میں آتے ہیں ۛ

اس بیان سے ظاہر ہے کہ بلا استعمال حس باصرہ ظاہری کے معمول اشیاء کو محسوس دیکھتا ہے اس واقعی بات کے صحیح ہونے میں کچھ شک نہیں ہے اور اس بات کی وجہ دریافت ہونی بھی ایسی ہی مشکل ہے جیسی غائب بینی کی دیگر صورتوں کو بوعشقا دریافت کرنا دشوار ہے سوال جواب طلب یہ ہے کہ جوشی سوئیو الا بند آنکھوں سے دیکھتا ہے اوسکا نقشہ دماغ تک کس ذریعہ سے پہنچتا ہے اس میں تو کبھی شک نہیں ہو سکتا کہ جب تک دماغ میں اثر نہیں ہوتا تب تک کسی شے کو محسوس دیکھ نہیں سکتا ہے لیکن یہ فرمایو کہ وہ کس قسم کا اثر ہے جو دماغ تک بلا ذریعہ حواس ظاہری کے پہنچ سکتا ہے جس باصرہ ظاہری جو ہوتا ہے وہ تو کام میں آتا ہی نہیں اس واسطے کہ آنکھیں بند ہوتی ہیں اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ بند پلکوں پر بھی اشیاء کی روشنی نہیں پڑتی ہے اور قطع نظر اسکے پہلی اوسوقت میں اس قابل ہی نہیں ہوتی کہ روشنی کا اثر اوس پر ہو۔ پس ہلکے یا ضرور مانی پڑیگی کہ اجسام میں کوئی خاص اثر ایسا ہے جو بلا ذریعہ آنکھوں کے دماغ تک سرایت کر جاتا ہے حیرت کی بات یہ ہے کہ جب سوئیو الا کسی شے کو محسوس نہیں دیکھ سکتا ہے تو صاف دیکھنے کے واسطے اوسکو اپنی پیشانی پر پاسر کے اوپر پڑا دیتا ہے اور اس ذریعہ سے اوسکو صاف صاف دیکھ سکتا ہے

پس معلوم ہوا کہ یہ جو ہر مثل حرارت کو کھوپری کے اندر سے گذر کر دماغ تک سرایت کر لیتا ہے اور غالب ہے کہ جب معمول ایسے اشیاء دیکھتا ہے جو اس کے سر سے چھوٹی ہوتی نہیں ہوتیں تو ان اشیاء سے بھی یہ جو ہر کھوپری پر گر کر اس کے اندر گذر کر جاتا ہے۔ بعض آدمی جو اس بات کو مقررین کہ معمول کی ظاہری آنکھیں کام میں نہیں آتی ہیں ایسا خیال کرتے ہیں کہ معمول اشیاء کو اس سبب دیکھ سکتا ہے کہ اس کے دیگر حواس تیز ہو جاتی ہیں اور اندر ہی آدمیوں کی نظیر دیتے ہیں کہ اکثر اندھے آدمی اکثر اشیاء کی خوشبو فقط اس سبب سے کہ ان کے حواس لامسیہ سامعہ یا شامہ بہت تیز ہو جاتے ہیں دریا کر لیتے ہیں بلکہ اکثر چیزوں سے بچ کر چلتے ہیں یہ لوگ یہی نظیر دیتے ہیں کہ جن آدمیوں پر حالت خواب بیداری خود بخود واقع ہوتی ہے ان کو موجودگی اشیاء جسم اس طرح سے دریافت ہو جاتی ہے کہ ان اشیاء کے سبب ہوا میں کچھ حرکت ہو جاتی ہے اور جو خفا ہوا میں ہوتا ہے وہ اختلاف ان کو اس سبب سے جلدی دریافت ہو جاتا ہے کہ ان کے حس لامسہ بہت تیز ہو جاتا ہے لیکن یہ بات کہنی کہ جس لامسہ بہت تیز ہو جاتا ہے فقط فرضی ہی نہیں ہے بلکہ ایک ایسا امر ہے کہ جو بات ثبوت طلب سے اس کو بلا ثبوت پہلے ہی مان لینا اغلب ہے اور اگر اغلب نہیں تو ممکن ہے کہ جن لوگوں کو خواہش پوری حاصل ہوتا ہے اس وقت میں اوپر ایسے آثار نمایاں ہوتے ہیں جو حالت اصلی میں اوپر کسی نے کبھی نہیں دیکھے اور جس لامسہ کا تیز ہو جانا جو دلیل گردانا جاتا ہے سوا اونکا تیز ہو جانا کبھی ثابت نہیں ہوا۔

جس سامعہ کی یہ بات ہے کہ بجائے اسکے کہ عمل مقناطیسی کے سبب اس حس کو تیز پیدا ہو عموماً یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ معمول سوائے عامل کے یا اس شخص کی طرف کے جس کے ساتھ اس کو ربط دلا لیا گیا ہو اور کسی کی آواز بالکل ستانی نہیں ہو اور جس کا یہ حال ہے کہ فقط یہی بات نہیں ہوتی ہے کہ اکثر ان اشیاء میں جو معمول دیکھتا



کچھ ہو جاتی ہی نہیں بلکہ معمول اور نارنگ اور اونکی صورت بتاتا ہے اور اکثر یہ بات  
 بتاتا ہے کہ اون میں سے کچھ روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہے ضروریہ امور جس شاہ  
 سے تعلق نہیں رکھتے اور اگر کوئی شخص اپنے ذہن میں سمجھ لے کہ جس شاہ کے  
 تیر ہو جانے سے صورت اور رنگ اور شفا فی یا نارنگی اشیا کی حالت خواب متقاضی  
 میں معلوم ہو جاتی ہو تو گویا یہ بات مانی ہے کہ عمل متقاضی کے سبب سو ایک  
 جس کا فعل دوسری جس کو قتل ہو جاتا ہے سو اگر اس بات کو مانی تو یہ ادھی  
 زیادہ عجیب اثر عمل متقاضی کا ہو گا

یہ موقع اس بات کی بحث کا نہیں ہے کہ اصل ماہیت اوس جوہر کی کیا ہے جو  
 سبب قوت باصرہ جگرمی یا باطنی کام میں آتی ہے لیکن ایک بات کا ذکر میں سمجھ  
 کروں گا اور وہ یہ ہے جو اشیا سونے والا دیکھتا ہے اون میں سے اوسکو ہمیشہ  
 ایک قسم کی روشنی نکلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے چنانچہ معمول بتاتا ہے کہ حامل کے ہا  
 میں سے روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہے اس سبب ثابت ہوتا ہے کہ سب اشیا میں  
 سے کچھ نہ کچھ چیز نکلتی ہے نام اوسکا ہم جو چاہیں رکھ لیں اور ریش بیک حنائے  
 جو تہرات عدا و عمل متقاضی کے کیے میں اون تجربات سے اونہوں نے دریافت  
 کیا ہے کہ جلد اشیا و مادی میں سے ایک خاص قسم کا جوہر نکل کر تمام عالم میں پھیلا  
 ہے اور اکثر آدمیوں میں سرایت کرتا ہے اور اس جوہر کا اثر خفا و اون آدمیوں  
 زیادہ ہوتا ہے کہ جنکو خواب بیداری کی حالت خود بخود واقع ہوتی ہے ریش بیک  
 نے جو نتائج اپنی تحقیقات سے حاصل کیے ہیں اونکا ثبوت عمل متقاضی سے ہی  
 حاصل ہے کیونکہ معمول کو اشیا میں سے روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہے  
 جب بہت سے مولوں پر جدا گانہ یہ اثر یعنی غائب بینی کی حالت کا پیدا ہو جانا دیکھا  
 جاتا ہے تو ہمو مجبوراً ماننا پڑتا ہے کہ کوئی سبیل نئی ایسی ہے جسکے ذریعے سے

جس باطنی پر معمول کے اثر ہوتا ہے پس جو جو آثار غائب بینی کی حالت کی ذرا دیکھ سب  
 ہوتے ہیں اونکے دیکھنے سے ہلکوجیرانی نہیں ہوتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ ایک  
 آدمی کسی چیز کو اپنی پشت کے پیچھے دیکھ سکتا ہے اور ایسی حالت میں دیکھ سکتا  
 کہ اوسکی آنکھیں بالکل بند ہوتی ہیں اور ایسی حالت میں کہ جب وہ اوس چیز کو اپنے سر  
 اوپر رکھ لیتا ہے تو ہم یہ بات مان جاتے ہیں کہ کوئی سبیل ایسی ہے جسکے ذریعہ  
 اوسکی جس باطنی پر اثر ہوتا ہے اور وہ سبیل ایسی ہے کہ اوسکا اثر حالت اصلی آسا  
 میں نہیں ہوتا ہے یا اگر ہوتا بھی ہوگا تو حواس ظاہری پر جو اثر ہوتا ہے وہ ایسا  
 قومی ہوتا ہے کہ جو اثر جس باطنی پر ہوتا ہے وہ دب جاتا ہے ایسی حالت میں تو  
 آسانی سے ہمارے ذہن میں آجاتی ہے کہ عمل تمناطیسی جب کسی معمول پر کیا جاتا  
 تو یہ بات کچھ اصل نہیں کہتی کہ جس شے کو وہ دیکھے وہ دور ہو یا قریب ہو یا ہوا  
 ہی آسانی سے ذہن میں آجاتی ہے کہ یہ جو ہر اس قسم کا ہے کہ تمام عالم میں  
 نور آفتاب وغیرہ اور حرارت کی آسانی سے دوڑ جاتا ہے اور مثل حرارت کو اپنے  
 میں پھٹی کہ ہشتی دیوانہوں ہی اوسکا گزر ہو جاتا ہے ریش نیک صاحب اس جو  
 نام اودڈ ازل رکھا ہے اس جوہر کی کیفیت یہ ہے کہ نور آفتاب سے اوسکی رفتار  
 کمتر ہے اور حرارت کی نسبت جسم اجسام میں زیادہ آسانی سے نفوذ کر لیتا ہے  
 دوسری صورت غائب بینی کی یہ ہے کہ اگر کسی شے کو کاغذ میں لپیٹ کر کہیں  
 صندوق میں بند کر کے رکھیں تو معمول اوسکو دیکھ لیتا ہے میں نے اکثر دیکھا  
 کہ کوئی چیز کاغذ میں لپیٹ رکھی ہوئی یا لوہے کی یا برنجی صندوق میں بند رکھی  
 ہے اور معمول نے اوسکی بالکل ماہیت بتا دی ہے حتیٰ کہ اگر اوس میں کسی طرح  
 کوئی شکاف آگیا ہے یا کچھ ٹھوراپن ہے یا دغ کی طرح کا ہے تو اور شے  
 صاف اوسکا پتا بتا دیا ہے میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ کوئی خط سبز ہندوستان

بند کیا ہوا رکھا ہے اور معمول نے سرنامہ اور ڈاک کی مہر بلکہ مضمون اوس خط کا  
صاف صاف پڑھ دیا ہے میجر بکلی صاحب نے ایک سو چالیس آدمیوں پر اس طرح کا عمل  
کیا ہے کہ کوئی تحریر کسی صندوق میں بند کر کے رکھ دی ہے اور معمول نے اوس  
تحریر کو پڑھ دیا ہے ان آدمیوں میں سے اتنی آدمی ایسے ہیں کہ اوپر نوبت  
خواب مقناطیسی کی نہیں گذرتی بلکہ بلا خواب کے پیدا ہونے کے وہ تحریریں  
پڑھ دیتے ہیں میجر بکلی صاحب یہ عمل کیا کرتے ہیں کہ کسی شخص سے کہہ دیتے ہیں  
کہ جو اسکے جی میں آوے وہ لکھ کر ایک صندوق میں بند کر دے پھر معمول کو  
اشارہ کرتے ہیں تو معمول فوراً اوس تحریر کو پڑھ دیتا ہے کسی کسی غلطی بھی ہو جاتی  
ہے انگلستان میں اکثر تحریرات چھوٹی چھوٹی چیزوں میں بند کی ہوئی فروخت ہوتی  
ہیں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ لوگ دوکانوں میں سے ایسی چیزیں خرید لاتے ہیں اور  
پھر معمولوں سے پڑھواتے ہیں ظاہر ہے کہ ادن مشتریان کو خود بھی نہیں معلوم  
ہوتا کہ ادن میں کیا تحریر ہے پس معلوم ہوا کہ جو معمول اوسکو پڑھتا ہے اوسکو کبھی  
کبھی یہ قدرت حاصل نہیں ہوتی بلکہ غائب ہوتی ہے اور کبھی پڑھ لیتا ہے لیکن یہ کبھی  
ہو کہ معمول ایسے نہیں ہوتے ہیں کہ انکو اس قسم کی تحریرات پڑھنے کی قدرت حاصل ہو بعض ایسے  
بھی ہوتے ہیں کہ وہ ایسی تحریرات کو نہیں پڑھ سکتے ہیں کبھی ایسا ہی ہوتا ہو  
کہ کسی وقت معمول پڑھ سکتا ہے اور کسی وقت نہیں پڑھ سکتا ہے میں ابتداء میں  
بیان کر چکا ہوں کہ معمول کے قوا مقناطیسی میں کن کن بواعث سے حرج پیدا  
ہو جاتا ہے وہی بواعث ایسے وقت میں ہوجاتے ہیں تیسرے یہ کہ بعض  
عامل ایسے ہیں کہ انکے معمولوں کو یہ قدرت حاصل ہوتی ہے اور بعض ایسے  
ہوتے ہیں کہ انکے معمولوں کو یہ قدرت حاصل نہیں ہوتی ہے چنانچہ میجر بکلی صاحب  
کو اس عمل میں بہت دستگاہ ہے کہ انکے معمول تحریرات سرمہر اکثر پڑھ لیتے ہیں

بعض عامل ایسے ہیں کہ ان کے معمول ایسی تحریرات نہیں پڑھ سکتے ہیں لیکن وہ عامل دیگر آثار ایسے ہی عجیب بلکہ اس سے زیادہ عجیب اپنے معمولوں پر پیدا کر دیتے ہیں پس اگر کسی خاص معمول میں یہ قدرت پائی جاوے یا کسی خاص قسم کی کسی خاص معمول سے ایسی تحریر نہ پڑھی جاوے یا اگر کوئی خاص عامل اپنے معمولوں میں ایسا اثر پیدا کر سکے تو اس بات سے یہ امر لازم نہیں آتا کہ اس قسم کی قدرت کسی معمول کو بھی حاصل نہیں ہوتی یا یہ کہ کسی عامل کو بھی ایسے اثر کے پیدا کرنے کا اختیار نہیں ہے میں اوپر بیان کر چکا ہوں کہ بعض غائبین ہوتے ہیں کہ جب تک کوئی ایسا شخص موجود نہ ہو جو اس تحریر سے واقف نہ ہو جس کا اثر ہاں منظور ہو یا اوس شخص کو واقف ہو جس کا معمول کو نظر آنا منظور ہو تو وہ نہ پڑھ سکتے ہیں اور نہ دیکھ سکتے ہیں خواہ غائب میں ہوتے ہیں وہ فقط شرکت کے سبب سے پڑھ یا دیکھ سکتے ہیں اگر میں اتنا حال اور لگتا ہوں کہ بعض غائب میں ایسے ہوتے ہیں کہ کسی وقت وہ صریح غائب یعنی کے سبب سے پڑھ یا دیکھ سکتے ہیں اور کسی وقت شرکت کے سبب سے اور کسی وقت نہ صریح غائب یعنی کی قدرت ان میں ہوتی ہے نہ شرکت کے ذریعے سے یہ قدرت ان کو حاصل ہوتی ہے یعنی کسی وقت غائب یعنی کی قوت ہی ان کو ہرگز نہیں ہوتی تو معلوم ہوا کہ اگر کسی موقع پر غائب یعنی کا اثر پیدا نہ ہو تو یہ نہیں کہنا چاہیے کہ قوت کہی کی کو اصل ہی نہیں ہوتی بلکہ اگر کہیں تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ جس خاص موقع یا خاص شخص میں یہ قدرت نہیں پائی جاتی ہے اور میں یہ امر خطا کر گیا جو کچھ پہلے میں اس باب میں کہ چکا ہوں کہ اکثر دہو کہ وہی کا لوگرن کو شبہ ہوتا ہے اوس سے زیادہ اس معاملہ غائب یعنی کے باب میں کچھ کہنا ضرور تین ہے یہ بات کہنی کافی ہے کہ یہ بات نہایت ایسا ہے کہ دہو کہ وہی ممکن نہ ہو یہ بالکل صاحب کا جو طریق میں نے اوپر بیان کیا وہ

طریق شانی سے پہنچیں ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اگر کسی معمول کے گرد  
بہت سے لوگ مجتمع ہو جائیں اور اون میں سے چند ایسے بھی ہوں کہ جبکہ  
ذہن میں وہ ہو کر رہی کہ خیال اور سنی طرف سے جا ہوا ہو تو انکا اثر مقناطیسی  
ایسی حالت میں کہ کسی بھی حال کی نسبت قوی الجشہ ہو معمول پر ایسا ہوتا ہے  
کہ جو کچھ قدر تین اوسمیں ہوتی ہیں اون میں فرق آ جاتا ہے۔

ایک اور صورت غائب یعنی کی یہ ہے کہ جس مکان میں معمول ہوا اسکے اوپر  
پانی یا پھلوں جو دوسرا مکان ہوا اوسمیں جو چیزیں ہوں انکو دیکھتا ہے  
اکثر وقوع ہوتی ہے اور کچھ تدبیر اسکے پیدا کر چکے واسطے اکثر ضرور نہیں ہوتی معمول  
خود بخود کئے لگتا ہے کہ فلاں مکان میں میں فلاں چیزیں دیکھتا ہوں یہ اعتراض  
ہے کہ اس میں حامل کے ساتھ شرکت خیال نہیں پائی جاتی کیا سنی کہ یا تو حامل اور  
مکان سے واقف نہیں ہوتا یا اگر واقف ہوتا ہے تو ایسی ایسی چیزوں کا معمول  
ذکر کرتا ہے کہ حامل کو انکی اطلاع نہیں ہوتی مثلاً اوس وقت کے بعد کہ جب  
کو کسی شے کی آگاہی تھی اوس شے میں فرق آگیا ہو اس بات کا مجموعہ تجربہ ہوتا ہے  
اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جس مکان کا غائب میں ذکر کرتا ہے حامل اس سے دل  
ہوتا ہے اور جو بیان معمول کرتا ہے اوسکو حامل غلط بتاتا ہے مگر اکثر معمول کا بیان  
درست نکلتا ہے اس واسطے کہ جو وقت حامل نے اوس مکان کو دیکھا تھا اوس وقت  
کہ بعد موقع اشیا میں کچھ تغیر ہو گیا ہو بہت تمثیلیں دینی کچھ ضرور نہیں ہیں غرض یہ  
کہ ایسی باتیں اکثر واقع ہوتی ہیں اور ایسی باتوں کا واقع ہونا ایک بڑا ثبوت اس بات  
ہے کہ معمول شرکت خیال کہ سب سے زیادہ باتیں نہیں بتاتا ہے بلکہ جو کچھ نظر باطنی کے  
ذریعہ سے دیکھتا ہے اوسکا ذکر کرتا ہے لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ جملہ معمولوں  
یہ قدرت حاصل نہیں ہوتی ہے اور جنکو حاصل ہی ہوتی ہے انکو ہر وقت آہوشہ

ایک ہی درجہ پر حاصل نہیں ہوتی ہے ۴  
 ایک اور صورت غائب بینی کی یہ ہے کہ جس مکان میں معمول ہوتا ہے اوس کسی علیحدہ  
 مکان کو گویا قوت باصرہ بالنی سے دیکھتا ہے میں نے یہ بات اکثر دیکھی ہے اور عموماً  
 ہے کہ معمول کو عامل کے ساتھ شرکت خیال نہیں ہوتی بلکہ بلا شرکت خیال کے دیکھنے  
 کے دیکھتا ہے اول تو یہ کہ معمول بیان اسطور کرتا ہے کہ جیسے کوئی مرتبہ اول ہی کسی  
 کو دیکھے اور اوسکا بیان کرے اور اسی چیزوں کا معمول بیان کرتا ہے اور اکثر  
 اوسکو اشارہ نہ کیا جائے خاص اوس چیز کا ذکر نہیں کرتا جسکی طرف عامل کا خیال  
 اوسوقت ہوتا ہے دوسرے یہ کہ جو آدمی اوس مکان میں ہون اور جو کچھ وہ کر رہے  
 ہوں سب کا حال بیان کرتا ہے اور عامل نہ تو اون آدمیوں سے واقف ہوتا ہے  
 یہ جاننا ہے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ چنانچہ ایک خائب بین نے میرا گھر دیکھ لیا  
 میرے گھر کا حال کسی اوسے نہیں سناتا اور نہ اوسکو اوس مکان کا پتا بتایا  
 گیتا پہلے اسنے زینے گئے بعد اوسکے وہ ایک کمرے میں داخل ہوا اور جو چیزیں  
 وہاں رکھی ہوئی تھیں مثل نیز اور کرسی اور پارچہ وغیرہ کے سب کا ذکر کیا اور میں  
 مکان کے ایک کمرے میں ایک ستون تھا اوسنے وہ بھی بتایا پھر ایک کمرے میں  
 اور جو سامان آرائش مکان کا مثل تصاویر وغیرہ وہاں رکھا تھا اون سب کا  
 بتایا اوسنے یہ بھی بتایا کہ ایک مرد ایک خاص جگہ پر کھڑا ہے پھر اوسنے کہا کہ ایک  
 عورت پلانگ پر بیٹھی ہے اور ایک نئی کتاب پڑھ رہی ہے پھر میں اسے پھر  
 پہ گیا تو یہ حال درست پایا یہ امر حال میں ہی واقع ہوا ہے ایک بار اور ایک  
 لیوس صاحب نے عمل کیا اور حالت غائب بینی اوسکو دفعتاً حاصل ہو گئی اور  
 عورت نے میرے گھر کا حال بیان کرنا شروع کیا اور بیان کیا کہ ایک کمرے میں  
 ایک عورت اور ایک مرد موجود ہیں جو پوشاک عورت پہنے ہوئے تھی وہ بیان

اور کہا کہ اگر کئی آدمی اور وہ عورت پلنگ پر بیٹھیں ہوں تو میں اور مرد ایک میز کے  
پاس کھڑا ہوا ہے اور میز کے اوپر ایک ہات ٹیکے ہوئے ہے اور اسکی ایک ہات  
کی ہڈی انگلیں ایک چھلکا ہے اور ایک ہمارو سے جسکا قد پست ہے اور سیاہ بال تین  
باتیں کر رہا ہے جب دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ جسوقت کا ذکر معمول نے کیا تھا  
اوسوقت پر سب باتیں درست تھیں فقط اتنی غلطی نکلی کہ اس مرد کے دست راست  
کی انگلی میں چھلکا تھا اور معمول نے دست چپ میں بیان کیا تھا ایسی غلطی معمول اکثر  
کی کرتے ہیں بعض معمول ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ہمیشہ دست کو چپ اور چپ کو راست  
اور جنوب کو شمال اور شمال کو جنوب اور غرب کو شرق اور شرق کو غرب بتاتے ہیں  
اس سے یہ بات ثابت ہے کہ معمول ہر کچھ بیان کرتے ہیں حال کے ساتھ شرق و  
خیال ہونے سے نہیں بیان کرتے ہیں اس واسطے کہ اگر یہ بات ہوتی تو حال تو سمت  
درست جانتا ہے پس معمول بھی درست سمت بتاتے ایک اور معمول کے بیانات میں  
اطراف و سمت کی غلطی ہوتی تو میں پہلے پہلے بہت تعجب ہوا لیکن جب میں نے اسکی  
سب باتیں ملائیں تو معلوم ہوا کہ اس قسم کی غلطی وہ ہمیشہ کیا کرتا ہے مثلاً اوسنے کہا  
کہ ہمارے گھر میں آتشخانہ مشرق کی سمت میں ہے چار دروازے گھر کا مشرق کی سمت میں ہے  
حالانکہ میرے گھر کا دروازہ مشرق کی طرف اور آتشخانہ مغرب سے کن رہے اور جب  
میں فرما دیا کہ تم ہمیں غلطی کرتے ہو اور جو سمت درست تھا وہ بتایا تو اوسنے نہ مانا  
اور کہا کہ تم جیسے جتنی بتاتے ہو میں اس بات کی وجہ نہیں بتا سکتا ہوں کہ ایسی غلطیاں  
معمول کیوں کیا کرتے ہیں لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ کچھ قاعدہ نہیں ہیں  
معمول ایسی غلطی کریں کہ تم غلطی کرتا ہے کوئی نہیں کرتا ۔

ایک اور صورت غائب بینی کی یہ ہے کہ معمول حامل کی خواہش سے اور اکثر خود بخود  
مقامات اور حاکم و دروازہ کی سیر کرتا ہے اور اول مقامات اور ملکوں کا اور جو آدمی

وہاں کے مین اونکا حال بیان کرتا ہے بعض اوقات تو یہ امر اس سبب سے  
واقع ہوتا ہے کہ حامل کے ساتھ معمول کو شرکت خیال ہوتی ہے لیکن بہت سی  
صورتیں ایسی ہیں کہ شرکت خیال ہرگز مہی نہیں ہوتی مثلاً معمول اون مقامات  
اور ملکوں کی سپر کرتا ہے جو حامل کو معلوم ہی نہیں ہوتی نہ کسی اور شخص کو نمودار  
میں سے ان مقامات سے واقفیت ہوتی ہے قطع نظر اس سے جب اون مقامات  
بیان کرتا ہے تو ایسے جزئیات اور تغیرات کا بیان کرتا ہے جو کہ کسی موجود  
میں سے معلوم نہیں ہوتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ معمول گویا جی ہی جی میں  
اوس ملک کو جانتا ہے پہلے پہلے تو اوسکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں ہوا میں تیر رہتا  
اور کسی خاص جگہ میں نہیں اور بعد تھوڑی دیر کے کہتا ہے کہ اب میں وہاں  
پہنچ گیا جس جگہ کا وہ نام بتاتا ہے وہ جگہ ٹوٹا پہلی ہی جگہ ہوتی ہے جو اوسکو  
ہوائی سفر میں ملتی ہے لیکن یہ بات خواہ ہمیشہ ہوتی ہو خواہ نہ ہوتی ہو کسی کسی  
اوسکے ذہن میں یہ بات آجاتی ہے کہ کونسی جگہ صحیح ہے جہاں جاتا ہے اگر کسی  
فاصلہ کے شہر میں بھیجا گیا ہو اور کوئی حاکم کان اوسکو نہ بتایا گیا ہو تو وہ اوس شہر کو  
یا تو اسطرح سے دیکھتا ہے کہ جیسے ہوا میں سے چڑیا دیکھے یا کسی گلی یا کسے  
یا بازار میں داخل ہو جاتا ہے اور اوسکا حال بیان کرنے لگتا ہے درخت اور مکان  
اور مسجد اور حمام اور لوگ جو چلتے پھرتے ہیں سب کا حال بیان کرتا ہے اور نہایت  
خوش ہوتا ہے اگر مکر یا سہ کر اوس شہر میں بھیجا جاوے تو سب حال درست بیان  
کرتا ہے قطعاً اتنا فرق پہلے بیان سے ہوتا ہے کہ آدمیوں کے حال میں اختلاف  
ہوتا ہے اسواسطے کہ آدمی ہمیشہ ایک ہی طور پر اوسکو نہیں مل سکتے چنانچہ میں  
ایک معمول کو اسطرح ایک شہر کو بھیجا جو جو مکانات اور بازار اور عمارات وہاں  
تھی اون سب کا اوسنے حال بیان کیا اور اوسکے بیان سے مجھ کو معلوم ہوتا تھا



کہ اب غلامی جگہ کا ذکر کرتا ہے اور حال بیان کرتے کرتے وہ کہنے لگا کہ ایک شخص ایک دروازے میں کھڑا ہوا ہے اور اوس دروازے میں سے لوگ آتے جاتے ہیں اور کہنے لگا کہ میں جانتا ہوں یہ شخص دربان ہے اندر اوس دروازے کے او سے ایک کمرے میں کئی میزیں بھی ہوئی دیکھیں اور بہت سی آدمی کھانا کھاتے ہوئے دیکھے ایک دن میں نے اوسکو ایک اور شہر میں بھیجا وہاں کے آدمی دائری اور موچین رکھتے ہیں معمول کو داڑھیاں اور موچین بہت جیت ہوئی اور جس جس طرح کی حسی دائری چھوٹی اونکے انداز اور قطع بیان اسی معمول نے خود بخود اور مقامات کی سیر کی ہے اور اون مقامات کا حال اس تشریح اور تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے کہ اگر مجھ کو اونکے دیکھنے کا اتفاق ہو تو میں اونکو فوراً بیان لون اس معمول کی سیر کا حال اس کتاب کے دوسرے حصے میں لکھا جاوے گا۔

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اگرچہ معمول اون اشیاء کا حال بخوبی بیان کرتا ہے جو اوس کی مکر میں ہوں جہاں وہ خود ہے یا دوسرے کمرے میں ہیں یا اوس کی کمرے میں ہوں جہاں وہ ہے لیکن دور دراز ملکوں کی سیر بلا اس بات کے کہ ایک نئی حالت آواز پیدا ہو نہیں کر سکتا ہے یہ نئی حالت اکثر خود بخود پیدا ہو جاتی ہے اگر خود بخود نہ ہو تو ترکیب معروف یعنی ہاتھوں کو اوسکے اوپر گزارنے سے یا عامل کی مرعیت سے یہ حالت پیدا ہو جاتی ہے یہ نئی حالت یعنی حالت سیما جی جب پیدا ہوتی ہے تو معمول کا نقشہ کچھ اور ہو جاتا ہے مثلاً ایک معمول کو میں نے دیکھا کہ پہلی حالت میں جو کچھ حرکت اوسکی پشت کے پیچھے ہوتی یا دوسرے کمرے میں ہوتی اوسکا حال تیار دیتا تھا اور جب کوئی آدمی جسم کے ساتھ چھو اہوا ہو تو اوسکے جسم کا صحیح صحیح تیار دیتا تھا اور ایک بات او میں یہ تھی کہ کوئی شخص اوس سے کسی طرح

سوال کرے اوسکو سن لیتا تھا اور جواب دیتا تھا لیکن اکثر میں نے دیکھا کہ یہ معمول خود بخود ایک نئی حالت میں چلا جاتا تھا اس نئی حالت میں وہ کوئی آواز بھی نہیں سناتا تھا حتیٰ کہ اگر عامل ہی اوس سے بولتا تھا تو جب تک اوسکی انگلیوں کے سر پر اپنا منہ نہ لگا دے تب تک عامل کی یہی بات نہیں سنتا تھا الا اگر کوئی اور شخص ہی سوائے عامل کے اوسکی انگلیوں کے ذریعے سے اوس سے بات کرتا تھا تو وہ سن لیتا تھا لیکن جب کبھی کوئی شخص اس ترکیب سے اوس سے بات کرتا تھا تو ہمیشہ چونک پڑتا تھا اور جب یہ نئی حالت اوسکی ہوتی تھی تو قحطی ہی بات نہیں ہوتی کہ جہاں چاہا اوسے بھیج دیکھ وہ خود بخود کسی دور دراز ملک میں پہنچا ہوا ہوتا تھا اور وہاں کی سیر میں مصروف ہوتا تھا اسی حالت میں وہ کہتا تھا کہ اب فلاں جگہ چلا یا اگر عامل کے حکم سے بھیجا جاتا تھا تو کہتا تھا کہ اب مجھے فلاں جگہ لے گئے اور اگر تھک جاتا تھا تو کہتا تھا کہ اب مجھے واپس لیچلو اور عامل تھوڑی سی ترکیب سے اوسکی واپس لے آتا تھا جب وہ اپنی پہلی حالت میں آ جاتا تھا تو جو کچھ اوسنے سیر کی تھی اوسکا حال اوسے یاد رہتا تھا اس معمول کا نام میں الف رکھونگا اور اوسکی سیر اور سیاحتی کا حال اس کتاب کے دوسرے حصہ میں بیان کرونگا

ایک اور صورت غائب بینی کی یہ ہے کہ جس شخص کو عامل کہو اوسکو معمول دیکھتا بعض حالتیں اسی ہوتی ہیں کہ جس شخص کے دیکھنے کے واسطے اوسکو کہا جاوے اوسکو معمول کسی خاص مقام میں نہیں دیکھتا ہے بلکہ مثل اپنے ہونے میں تیرتا ہوا دیکھتا ہے اوس آدمی کا چہرہ اور نقش و نگار اور رنگ اور بال اور آنکھیں اور وضع بہت عجیب بتاتا ہے اور یہ سب باتیں اوس صورت میں ہی بتاتا ہے کہ عامل نے محو کبھی اور شخص کو نہ دیکھا ہو بعض حالتوں میں معمول اوس شخص کو اوسکے مکان میں یا بازار میں یا کسی اور مقام میں دیکھتا ہے اور جو کچھ وہ کر رہا ہو اوسکا حال بیان

کرتا ہے ایسا ہو سکتا ہے کہ معمول خواہ تو اوسکو اوس حالت میں دیکھ جس میں وہ شخص اوس وقت ہو خواہ کسی پہلی حالت میں دیکھ غائب میں جس آدمی کو دیکھتا ہے خواہ تو اوسکو اوس سے رغبت ہوتی ہے خواہ تفر ہو جاتا ہے اگر وہ بہت فاصلے پر ہو اور دریافت کرنے والے کو خاص مقام اوسکی سکونت کا معلوم نہ ہو تو معمول کے بیان سے دریافت ہو سکتا ہے اور یہ بات عموماً دیکھی جاتی ہے کہ جس شخص سے معمول واقف ہوتا ہے اور اوس کا نام جانتا ہے اوس کا نام نہیں لیتا ہے بلکہ فقط اوس کا پتا بتاتا ہے ظاہر ہے کہ جن آدمیوں کا یا مقامات کا نام ہم نہیں جانتے ہیں تو معمول سے اوس کا نام حاصل نہیں ہو سکتا فقط اوس کا حال بیان کرتا ہے اس طرح کے تجربات علّی مقابلسی نہایت عجیب پیدا کرتے ہیں اور ہزار طرح سے یہ آثار مختلف طور پر نمایاں ہو سکتے ہیں اس کتاب کے دوسرے حصے میں تشریح کے ساتھ انکا حال بیان کیا جاوے گا۔

بعض غائب میں ایسے ہوتے ہیں کہ جن آدمیوں کو وہ دیکھتے ہیں اوسکے ساتھ انکو شرکت خیال ہو جاتی ہے یعنی اوس شخص کے خیال کے دریافت کر لینے میں اور گذشتہ حال اوسکا بلکہ جو کچھ اوسکے ارادے ہوتے ہیں وہ بھی دریافت کر لیتے ہیں الف کو اس امر میں بہت ملکہ ہے اسکی تشیلین دوسرے حصہ میں لکھی جاوے گی۔ یہ ملکہ فقط اوس صورت میں ہی ظاہر نہیں ہوتا ہے کہ جب عامل اوس شخص کا نام بتاوے جس کا وہ نظر آنا چاہتا ہے بلکہ اوس صورت میں بھی یہ ملکہ نمایاں ہوتا ہے کہ کوئی شے اوس آدمی کی مثل بال یا پھل یا تحریروں کے ہات کی معمول کے ہات میں رکھ دیاوے یہ ملکہ الف میں بہت سے اور جگہ بہت امتحان ہوا ہے اگر کسی آدمی کی بال یا اوسکی تحریروں کے ہات میں رکھ دیاوے تو الف بہت آسانی سے اوس آدمی کا حال بیان کرنے لگتا ہے دوسرے حصہ میں تشیلین لکھی جاوے گی۔

اسجگہ میں فقط اتنا ہی بیان کرونگا کہ الف کیا ترکیب کرتا ہے اور اوس ترکیب  
 کیا نتیجہ نکلتا ہے اکثر الف یہ کرتا ہے کہ بال کو یا تحریر کو اپنی ہاتھ میں دبا لیتا ہے اور  
 اگر وہ آدمی اوسکو فوراً نظر نہیں آوے تو اوس چیز کو یعنی بال یا تحریر کو اپنے  
 کے اوپر رکھ لیتا ہے اور کہتا ہے کہ اب میں نے اس چیز کو اپنی آنکھوں کے  
 سامنے رکھ لیا حالانکہ اوسکی آنکھیں بالکل بند ہوتی ہیں جب ترکیب کر لیتا ہے  
 تو اوس آدمی کو دیکھنے لگتا ہے اور جو کچھ وہ کر رہا ہو اوسکا حال بیان کر لیتا ہے  
 اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جو کچھ وہ آدمی اوستو کر رہا ہو وہ معلوم ہو جاتا ہے کہسی ایسا ہوتا  
 کہ وہ حال معلوم ہوتا ہے جو وہ آدمی اوسوقت کر رہا تھا جب اوسنے وہ کاغذ جو  
 الف کے ہاتھ میں ہوتا ہے لکھا تھا کہسی ایسا ہوتا ہے کہ کسی پہلے وقت کا  
 حال دریافت ہوتا ہے اس بات کو ملحوظ رکھنا چاہیے اسواسطے کہ اگر اس بات کا  
 نہ رہے تو خیال ہو سکتا ہے کہ الف غلطی کر رہا ہے حالانکہ حقیقت میں وہ کبھی  
 غلطی نہ کرتا ہو۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ الف اوس آدمی کا تمام گزشتہ حال دوم  
 تک بیان کرتا ہے چنانچہ ایک شخص مع ایک اور آدمی کے انگلستان سے نئی دنیا  
 میں گیا تھا اور دونوں ایک شہر میں تھے اونکا حال الف نے جو بیان کیا  
 اوسکو اون شخصوں نے جلسہ عام میں انگلستان میں واپس آنے کے بعد بتایا  
 کیا اور شخصوں کا حال بھی الف نے اکثر اسطرح بیان کیا ہے چنانچہ اونکا ذکر  
 دوم میں کیا جاوے گا الف کا یہ حال ہے کہ جن شخصوں کو وہ اسطرح دیکھتا ہے  
 اونسکے خیالات دریافت کر لیتا ہے لیکن زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ وہ انکو  
 ساتھ گفتگو کرتا ہے اور ہر ایک وہ اوسکو جواب دیتے ہیں لیکن جواب کا دینا قرا  
 سے معلوم ہوتا ہے اسواسطے کہ الف کی گفتگو کی وضع یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ کوئی  
 شخص جواب دیتا ہے اوس جواب کے جواب میں وہ خود پھر کچھ کہتا ہے

اَلَا اُون لوگوں کے جواب سوائے معمول کے اور آدمیوں کے کانوں تک نہیں  
 پہنچتے ہیں اور اَلَف اُون کے ساتھ کلام بھی اس طرح کرتا ہے کہ گویا آپس میں بہت  
 رسم اور ربط ہے مثلاً کبھی کبھی وہ اُون لوگوں کو تنبیہ کرتا ہے کہ تم نے اپنے عزیز  
 یا دوستوں کو خط کیوں نہیں لکھے اور جو کچھ وہ عذرات کرتے ہیں اُون کو تو جہ سے  
 سنا ہوا معلوم ہوتا ہے اور یا تو اُون کے عذرات کو پذیر کرتا ہے یا نامنظور کرتا  
 اَلَف مَصْرُوح کرتا ہے کہ میں اُون لوگوں سے گفتگو کر رہا ہوں اور یہ بھی بیان  
 کرتا ہے کہ میں اُون کے ذہن میں اپنا خیال ڈال سکتا ہوں بلکہ ایسا کر سکتا ہوں کہ  
 وہ خوب دیکھنے لگیں ایک آدمی کی تحریر اَلَف کے ہاتھ میں تھی اُون نے جب اُس  
 آدمی کو دیکھا تو اُس سے کہا کہ فلا نے وقت جب تم بہارت تھے تو تمہیں اپنی بیوی  
 نظر آئی تھی اسطور پر کہ گویا وہ تمہارے دیکھنے کے واسطے آئی تھی یہ بات اَلَف  
 اسطور پر بیان کی کہ گویا اُس شخص نے اُسکو ابھی بتائی تھی اور بعد ازاں دریا  
 کہ حقیقت میں اُس شخص کو اوسکی بیوی اوسطور پر نظر آئی تھی جس طور پر اَلَف نے  
 بیان کیا تھا اَلَف نے اور بھی باتیں بہت مفصل کہی تھیں جگا ذکر تشریح کے سزا  
 حصہ دوم میں کیا جاوے گا جس شخص کو ایسی حالت میں اَلَف دیکھتا ہے یا او  
 طرف اُسکو رغبت ہو جاتی ہے یا اُس سے تنفر ہو جاتا ہے اور اگر کوئی چیز بد  
 یا کمینہ پن کی دیکھے تو اُسکو نہایت نفرت ہوتی ہے ایک مرتبہ اَلَف نے ایک  
 مسروقہ گھڑی اور چور کا پتا لگایا اور یہ چور نہیں تھا یعنی عسادی چوری کا یہ  
 اُون نے اُس چور کو صاف صاف کہہ دیا کہ تیرے دل میں فلا نے فلا نے خیال  
 اور فلا نے فلا نے اندیشہ ہیں اور اُس چور کو چوری کرنے اور سکاری کر دے  
 بہت دہکا یا اور کہا کہ میں جانتا ہوں کہ تجھ کو اپنے کیے کا خوف ہے اور تیرا ارادہ  
 کہ گھڑی کو واپس کر دوں اور یہ کہہ دوں کہ میں نے ایک جگہ اُسکو پراپا یا تھا پھر

پہرہ فقہا اوس چور سے الف اس طرح کہنے لگا لیکن تنہ گھڑی بیلے تم جاتے ہو  
کہ تنہ چورائی اور یہ بات الف نے بہت خفگی اور شکست سے کہی قبل اسکے کہ  
الف پر اس عمل کے ہونیکے خبر گھڑی کے مالک کو پہونچے چور نے گھڑی واپس کر دی  
اور کہا تھا کہ میں نے پڑھی ہوئی پانی تھی حصہ دوم میں اسکا بیان شرح کیا جاوے  
الف نے اکثر مال مسرقہ پیدا کر دیا ہے اس طرح پر کہ خواہ تو اوس مال کے ساتھ  
خواہ مالک کے ساتھ کسی طرح اوسکو ربط دلا یا گیا اس طرح سے الف نے بہت  
کھوئے ہوئے کاغذات قیمتی پیدا کر دیے ہیں ایک اور غائب میں نے روٹی کے  
پندرہ گٹھون کا جو ایک جہاز میں سے چورائے گئے تھے تپا لگا دیا اور ایک دوسرے  
شہر میں ایک اور جہاز میں رکھا ہوا بتایا جب تلاش کی گئی تو وہ گٹھے دستیاب  
ہوئے اس بات کی تصدیق جہاز کے کپتان نے کی اور کپتان موصوف نقصان  
عظیم سے اس غائب میں کے ذریعے سنبھل گیا میں نے خود الف کا بہت سے  
کاغذات اور اور چیزیں اوسکے ہات میں رکھ کر امتحان کیا ہے اور عجیب عجیب آثار  
دیکھے ہیں بعض بعض مثالیں حصہ دوم میں شرح لکھی جاوینگے ؟  
ایک اور تعجب کی بات یہ ہے کہ جن مقامات میں معمول گویا دل ہی دل میں جاؤ  
وہاں کا وقت بتا دیتے ہیں الف بہت صحت کے ساتھ وقت بتاتا ہے بعض غائبین  
تو عند الاستفسار یہ کہتے ہیں کہ ہم آفتاب کو دیکھ کر وقت بتا دیتے ہیں اور جب اس طرح  
وقت بتایا جاتا ہے تو قیاسی ہی بتایا جاتا ہوگا جیسا کہ ہم سب آفتاب کو دیکھ کر اندازہ  
وقت کا کر لیتے ہیں لیکن الف یہ کہتا ہے کہ میں اوس آدمی کی جسکو میں دیکھتا ہوں  
گھڑی کو دیکھ کر وقت بتاتا ہوں اور جب دن کے عرصہ میں نوبت نبوت اوس  
وقت پوچھا جاتا ہے تو کمی بیشی مطابق بتاتا ہے پس اگر دونوں جگہ کی گھڑیاں سنج  
ہوں یعنی اوس جگہ کی جہان معمول موجود ہے اور دوسری جگہ کی جہان کی وہ سیر

کر رہا ہے تو دونوں جگہ کے طول جغرافیہ میں جو فرق ہو وہ دریافت ہو سکتا ہے  
بعض بعض اوقات الف کا امتحان بہت صحت اور اطمینان کے ساتھ کیا ہے  
حصہ دوم میں مفصل بیان کیا جاوے گا۔

غائب میں کے ہاتھ میں جب کسی شخص کے بال یا اوسکی تحریر لکھی جاوے تو  
نقطہ وہ ایسے اشخاص کو ہی نہیں دیکھتا ہے جنکا حال ہم پوچھتے ہیں یا نہیں پوچھتے  
بلکہ اسی سبیل سے ایسے آدمیوں کو ہی دیکھتا ہے جو زندہ نہیں ہیں ایک غائب  
جسکا نام میں لام قرار دوں گا اکثر شاید بذریعہ شرکت خیال کے میری درخواست پر  
اور جب میں نے اوزکا نام بتایا ایسے اشخاص کا حال بیان کیا ہے کہ وہ دست  
مرچکے ہیں اور لام کو اونکی زندگی کی کسی واقفیت ہی نہ تھی اکثر وہ آدمی اوسکو  
ہمارے یعنی زندہ نظر آتے تھے لیکن اوسنے اپنے بھائی کو جو پانچ برس سے  
مر گیا تھا جب دیکھا تو اوسکو مثل ہمارے نہ بتایا بلکہ بالکل مختلف بتایا الف کو یہی  
مرے ہوئے آدمیوں کے دیکھنے کا ملکہ حاصل ہے لیکن جب وہ اوزکا ذکر کرتا ہے  
تو اونکی نسبت لفظ مردہ نہیں بیان کرتا ہے بلکہ یہ کہتا ہے کہ ڈھکے ہوئے ہیں۔  
ایک دفعہ الف ایک دور و دراز شہر کی سیر کے واسطے حالت عل میں گویا جی ہی تھی  
جاتا تھا راہ میں خود بخود کچھ اوسکو ایسا خیال آگیا کہ بجائے اوس مکان کے جہاں  
اوسکو جانا تھا اور دوسرے مکان میں چلا گیا اور اس مکان میں اوسنے ایک  
عورت دیکھی کہ وہ بعد ازان ڈھکی ہوئی معلوم ہوئی جب اوسکو دریافت ہو گیا کہ وہ  
عورت ڈھکی ہوئی ہے تو اوسنے کچھ خوف نہیں کیا لیکن پہلے دیکھ کے ذرا  
اوسکو خوف سا معلوم ہوا الف مردہ آدمیوں کو دیکھا کہیں نہیں دیتا ہے اور عورتوں  
اور غائب میں ہی مردہ آدمیوں کو دیکھا کہیں دیتے ہیں بلکہ اوزکو دیکھا کچھ خوش  
ہوتے ہیں لام کو جب اوسکا مر نہائی نظر آتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے لیکن

بہائی کے مردہ ہونے کے خیال سے کچھ اوسکو غم ہوتا ہے الف کو بھی مردہ  
آرمیوں کے دیکھنے کا شوق ہے دونوں کی طبیعت پر مردہ اشخاص کے دیکھنے  
سے کچھ تغیر ہو جاتا ہے لیکن ایسے آرمیوں کی نسبت یہ دونوں لفظ مردہ زیادہ  
نہیں لاتے بلکہ بڑے لچ پیچ کی تقریر کرتے ہیں تاوقتیکہ کوئی خاص لفظ سوچ  
پیدا کر لیتے ہیں :

غائب بین فقط مردہ آرمیوں کو ہی نہیں دیکھتے ہیں بلکہ پہلے زمانے کے آدمیوں  
دیکھتے ہیں اور جو کچھ واقعات اوسے متعلق ہوتی ہیں اونکا بیان کرتے ہیں میں نے  
بہت سی تمثیلیں ایسی دیکھی ہیں کہ ایسے آرمیوں کا ذکر کیا گیا ہے کہ جبکہ تو اس  
میں بیان ہے میں اونکا حال متعاقب لکھوں گا اسجگہ پر فقط اتنا کہتا ہوں کہ جہاں تک  
غائب بین کے بیان کی تحقیقات ہوسکی تو اوسکا بیان صحیح دریافت ہوا مثلاً  
ایک غائب بین نے ایک چھلے کا حال تین سو برس تک برابر بتایا اور شستر  
یا اتنی برس تک جو اوسکا حال دریافت کیا گیا تو غائب بین کا بیان درست  
علوم ہوا الف نے جو ڈھکی ہوئی عورت دیکھی تھی جسکا بیان میں نے اوپر کیا  
اوس عورت کی پوشاک اور جس مکان میں وہ تھی وہاں کا اسباب و سہولت  
کا تا کہ تین سو برس پہلے اوسکا رواج تھا اس عورت کے ساتھ جو جو واقعات  
متعلق تھے اونہیں سے بہت سے الف نے بیان کیے اور جب اوس سے  
دریافت کیا گیا کہ وہ عورت مری کس طرح سے تھی تو اوسنے ذرا چونک کر کہا کہ  
کسی نے اوسکا سر کاٹ ڈالا تھا مفصل حال حصہ دوم میں لکھا جائیگا مجھو جو  
یقین ہے کہ بہت روشن غائب بینوں کے ذریعے سے بہت سے واقعات  
تواریخی جنکی نسبت اب شبہ ہے تحقیق دریافت ہو جائیگے اور بلکہ شہادت  
تحریری دنی حاصل ہوگی :



یہ ملکہ گزشتہ حالات دریافت کرنے کا حقیقت میں نہایت عجیب اور غریب ہے  
گو یا اس سے ایسی بات معلوم ہوتی ہے کہ جو چیز کبھی ہو گزری ہے یا دنیا میں  
موجود رہی ہے کسی نہ کسی طرح کا ایسا نشان چھوڑ جاتی ہے کہ جس باصرہ باطنی  
انسان پر اوسکا اثر ہوتا ہے خصوصاً اُس حالت میں کہ جو اس ظاہری کے دلچسپ  
سے جو اثر دماغ کو پہنچتے ہیں اونسے وہ آثار نہ وہ جاوین جو جس باطنی پر ہوتا ہے  
اکثر حکما کو اس قسم کا خیال ہوا ہے اور اسکا ذکر شرح آئندہ کیا جاوے گا +  
غائب بین کو ایک اور ملکہ یہ ہوتا ہے کہ اپنے جسم کی ترکیب اور جسم کے اندر کی  
ترکیب دیکھ لیتا ہے اکثر لوگوں نے انسان کے جسم میں جو جنادات چیزیں ہیں  
اونکو بہت فصاحت سے بیان کیا ہے لیکن غائب بین جو سلیس اور پر معنی  
عبارت میں ان نادرات کا حال بیان کرتا ہے جتنا اوسکے کلام سے دل پر  
نقش ہو جاتا ہے اوس سے نصف بھی بیانات فصیح حکما کا اثر نہیں ہوتا ہے  
حالانکہ غائب بین علم تشریح سے بالکل ناواقف ہو اور باوجود ناقصیت کے  
پٹھان اور بدلیوں اور رگوں اور دماغ اور پھیڑہ اور دیگر اعضا کا اور رگوں کے  
شعبوں کا اور کل اعضا کے حسن ترتیب اور کمال ترکیب کا ذکر ایسی صحت اور  
فصاحت سے بیان کرتا ہے کہ نہایت ہوشیار تشریح دان اوسکے بیان میں  
عاجز ہوتا ہے جسم کے اندر جو رگ یا عضو ہے غائب بین اوسکے نہایت پیچیدہ  
شعبوں کو اور اوسکی نادر ترکیب کو دیکھ لیتا ہے ہر چیز اوسکو شفاف نظر آتی ہے  
بعض غائب بین ابتدا میں ایسی نادرات کو دیکھ کر ڈرتے ہیں لیکن رفتہ رفتہ  
یہ خوف جاتا رہتا ہے اور وہ ادن چیزوں کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں لیکن سب  
غائب بینوں کو یہ ملکہ حاصل نہیں ہوتا ہے اور از اسجا کہ فی زمانہ اکثر تجربات اس قسم  
کے ادن لوگوں پر کیے جاتے ہیں جو غیر تعلیم یافتہ ہوتے ہیں یا جنکی تربیت

اچھی نہیں ہوتی ہے اس واسطے قوت بیان اونکو اچھی نہیں ہوتی ہے اس واسطے  
مجھے شبہ نہیں ہے کہ جب اچھے ہوشیار اور فہیم اطباء پر ایسا عمل ہو اگرچہ تو اس ملک  
کے سبب سے بہت فائدہ ہو گا یہ بات آسانی سے سمجھ میں آتی ہے کہ جب  
غائب بین اپنے جسم کی ہیئت اور حیثیت اندرونی اس طرح بخوبی دیکھ لیتا ہے تو  
اگر کوئی ہرج کسی عضو میں ہو تو وہ بھی دریافت کر لیتا ہے اور فی الحقیقت یہ بات  
اوسکو آسانی سے حاصل ہوتی ہے اور جو کیفیت وہ بیان کرتا ہے اوسکا طبیب  
یعنی جو شخص حالت بیماری میں اوسکا معالج ہوتا ہے اوسکے بیان کو تصدیق کرتا ہے  
غائب بین کو ایسی صورتوں میں یہ بھی ملکہ ہوتا ہے کہ جس شخص کے ساتھ اوسکو  
رابطہ دلایا گیا ہو اوسکے جسم کا حال بھی بیان کرتا ہے تمام اعضا کی ترکیب اور کچھ  
اول میں ہرج ہو بیان کر دیتا ہے اور مجھے بوجہ یقین ہے کہ بعض حالتوں میں  
جب بیماری طبیب کو اچھی طرح دریافت نہیں ہوتی تو جو کچھ غائب بین و تشخیص  
کی ہے وہ تشخیص عند تحقیقات صیح اور درست دریافت ہوتی ہے ۴

جس غائب بین کو یہ ملکہ حاصل ہوتا ہے وہ ایسی باتیں اوس صورت میں بھی  
دریافت کر سکتا ہے کہ جس آدمی کا حال اوس سے دریافت کیا جاوے وہ  
فاصلے پر ہو یعنی اوس آدمی کے بال یا تحریر غائب بین کے ہات میں رکھ دی جاوے  
تو اوسکو سب حال دریافت ہو جاتا ہے میں نے یہ بات و دونوں طور پر بہت نصیب  
اور صحت کے ساتھ ہوتی دیکھی ہے جو طبیب مریض کا معالج ہوتا ہے اور اوسکی  
راسے مرض کے بابت ہوتی ہے غائب بین کی ہا سے اس کے مطابق ہوتی ہے  
بلکہ بعض باتیں طبیب کی نسبت بظہر بتاتا ہے اور بعد ازاں طبیب کی راسے بھی  
اوس میں مطابق ہوتی ہے جس مقام میں میں نے شرکت خیال کی بحث کی  
اوسجگہ لکھا ہے کہ جو علاج غائب بین بتاتا ہے اکثر وہ علاج ہوتا ہے جسکا اوسکو

جو شکر ہوتا ہے یا جو ادے کسی طیب سے سیکھا ہے لیکن جو غائب بین علاج  
بتا دے وہ بین اور ان میں سے ہر خاص غائب بین ہمیشہ ایک ہی قسم کا علاج  
بتا دے بین یعنی اگر کوئی خاص غائب بین مقناطیسی علاج بتاتا ہے تو ہمیشہ  
مقناطیسی علاج ہی بتاتا ہے اور قسم کا علاج کہی نہیں بتاتا ہے علیٰ ہذا القیاس دیگر  
اقسام علاج کا بھی یہی حال ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ بعض غائب بینوں کو طبی  
ملکہ ایسے علاج کے بتانے کا ہوتا ہے کہ جو کسیکو معلوم نہیں ہوتا مگر محکوم ایسی علاج  
بتاتے ہوئے دیکھنے کا موقع نہیں ملا ہے ۞

بہت افسوس کی بات ہے کہ بعض نادان آدمی فقط روپیہ کی طمع سے غائب بین  
اور امراض کی تشخیص اور علاج پوچھتے ہیں اور لوگوں کو بتاتے ہیں یہ رسم موقوف  
ہونی چاہیے لیکن اگر اچھے طیب کو قسمت سے اچھا غائب بین مجھساوے تو  
ہو سکو مناسب ہے کہ تشخیص مرض میں غائب بین سے ادا دے ملجو بہت ہی کم  
کہ بعض نامی طبیوں کا ایسا عمل در آمد ہے ۞

اب میں یہ خط ختم کرتا ہوں اور خط آئندہ میں اور صورتیں غائب بین کی بیان کروں گا  
۞ فرنگستان میں علاج تین قسم کے ہوتے ہیں ایک قسم کے طیب ایسے ہوتے ہیں کہ وہ فقط  
پانی ہی سے علاج ہر مرض کا کرتے ہیں ایک سری طیب جو ادویات دیتے ہیں اور ایک قسم کے  
طیب ایسے ہوتے ہیں کہ وہ طبیعت پر مرض کا علاج چوڑ دیتے ہیں اور دوا اتنی تھوڑی ہے  
بین کہ قیاس میں نہیں آتی حتیٰ کہ رقی کا کردار مل حصہ —

## آٹھواں خط

اب میں عمل مقناطیسی کے ایک ایسے اثر کا ذکر کرتا ہوں جو بعض آدمیوں کے  
 ذہن میں نہایت دلچسپ ہے بلکہ جب عمل مقناطیسی کا ذکر ہوتا ہے تو اکثر لوگ  
 اوسے سے مراد سمجھ لیتے ہیں یہ غزوہ ہے کہ غائب بین کو قدرت پیشین گوئی  
 کی حاصل ہوتی ہے \*

فرض کیجیے کہ پیشین گوئی کی قدرت نہیں حاصل ہوتی ہے لیکن اس امر کی  
 شہادت تو بہت ہے کہ گزشتہ اور گزران حالات کا بیان غائب بین کر دیتا  
 اور فرض کیجیے کہ جن تیشلات پیشین گوئی کا حال لوگوں نے لکھا ہے اوس میں  
 کچھ غلط فہمی رہی ہے تاہم دریا فنی حالات گزشتہ اور گزران کی قدرت کے  
 باب میں تو اس سبب سے شبہ نہیں ہو سکتا ہے اس قدرت ثانی کا ثبوت  
 بنفسہ علم ہ حاصل ہے یہ تقریر میں نے اس واسطے کی ہے کہ اکثر آدمی غیر اسکا  
 وقوع پیشین گوئی کو اس بات کی دلیل گردان لیتے ہیں کہ غائب بینی اور گزشتہ  
 اور گزشتہ بینی بھی واقع نہیں ہو سکتی ہیں میری رائے اس بات میں اتفاق نہیں  
 کر سکتی ہے کہ یہ پہلے آثار کسی طور پر پیشین گوئی یا پیشین بینی کے وقوع پر مستلزم  
 برخلاف اسکے جب وقوع غائب بینی اور گزشتہ حالات کے دیکھنے کا ثبوت  
 بخوبی ہو گیا تو ایک دلیل اس بات کی ملتی ہے کہ پیشین بینی کے وقوع کا بھی  
 امکان ہے اگر کسی طور سے جسکو ہم سمجھ نہیں سکتے ہیں یہ بات پیدا ہوتی ہے

کہ حالات گذشتہ اور گذران دریافت ہو جاتے ہیں تو کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ حالات آئندہ بھی دریافت ہو سکیں اگر واقعات گذشتہ کی کچھ علامات پیچھے رہ جاتی ہیں تو کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ واقعات آئندہ کا پر توہ پہلے پڑ جاوے اگر کوئی کہے کہ یہ بات نسبت واقعات آئندہ کے قیاس میں نہیں آسکتی تو اسکا جواب یہ ہے کہ اگر واقعات گذشتہ کی نسبت ہلکے تجربہ سے ثبوت حاصل نہیں ہوتا تو لوگ ان کی نسبت بھی ایسی ہی تقریر کر سکتے تھے اور خواہ قیاس میں آسکے خواہ نہ آسکے وہ وقوع و فوٹون کی سمجھی دشوار ہے۔

اوپر بیان ہو چکا ہے کہ بہت سے معمول پہلے ہوتا دیتے ہیں کہ ہکواتی و ترک سونا ہے اور اگر کسی یا مرتواترہ و نسے دریافت کیا جاوے تو ہر بار صحیح وقت ہماتے ہیں میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ اس معاملہ میں معمول کسی بھی غلطی نہیں کرتے بہت سے امور معروف جبکا اوپر ذکر ہو چکا ایسے ہیں جنکے باعث سے غلطی اوٹکے بیان میں واقع ہو جاتی ہے اور بہت سے امور نامعلوم بھی ہیں جسے اسطرح کی غلطی واقع ہو سکتی ہے لیکن جن معمولوں کو یہ قدرت حاصل ہوتی ہے اونسے خطا شناس و نادر ہوتی ہے چنانچہ ایک شخص پر جو عمل کیا گیا تو ۵۳ بار عمل میں ۳۱ بار معمول نے صحیح وقت اپنے جاننے کا بتایا کئی مرتبے کے خوابوں پر ایک خواب میں تین چار مرتبہ اور اور سب خوابوں میں ہر خواب میں ایک مرتبہ زیادہ اوس سے دریافت کیا گیا تھا باقی چار مرتبہ میں دو مرتبہ میں تو معمول کو حال بیداری دریافت ہی نہیں کیا گیا اور دو مرتبہ میں کچھ ہرج ہو گیا۔

پیشین گوئی بھی صورت مختلف ہوتی ہے بعض معمول تو عامل کی گھڑی سے وقت بتا دیتے ہیں گو گھڑی اونکو دکھائی نہیں جاتی ہے اور بعض کسی خیالی حالت پر ہماتے ہیں مثلاً بعض کہتے ہیں کہ میں آٹھ بجے تک سو تو تھا بعض کہتے ہیں کہ میں

نوشیہ پر جب ۳۲ منٹ گذرینگے تو جاگوں گا بعض تعداد گھنٹوں اور غنٹوں کی  
بتاتے ہیں چنانچہ ایک معمول کو میں ایک گھنٹے تک سولایا کرتا تھا جب اوس  
ایک بار دریافت کیا گیا کہ تم کب تک سوؤ گے تو او نے کہا کہ ۵۳ منٹ اور  
سوؤں گا اور جب میں نے ۴۱ منٹ بعد اپنی گھڑی کو دیکھ کر پوچھا کہ اب کتنی دیر  
سوؤ گے تو او نے ۴۲ منٹ بتائے پھر جو سارے ہیں وہ منٹ بعد میں نے  
اوس سے پوچھا کہ اب اور کتنی دیر سوؤ گے تو او نے کہا کہ ۱۸ نہیں سارے منٹ  
اور سو نا باقی ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو طریق وقت بتانے کے اس بات پر  
موقوف ہیں کہ وقت معمول کو کس صورت میں نظر آتا ہے جو معمول طریق اول  
وقت بیداری بتاتے ہیں وہ گھنٹوں کو یا تو کسی خیالی ساعت میں دیکھ کر پوچھ  
یا امکاناً اپنی حالت روشن کے سبب سے حامل کی گھڑی میں وقت دیکھ کر پوچھ  
میں جاتا ہوں کہ بعض معمول کہتے ہیں کہ ہلو کسی قسم کی گھڑی سے وقت دیکھ  
ہوتا ہے اور ہم اپنے جی میں جان جاتے ہیں کہ جس وقت ہلو جاگنا ہو گا او  
گھڑی کی سوئیاں فلانے موقع پر ہو گئی ایک معمول نے ایک آگ ساعت کا  
مفصل اور شرح بیان کیا اوسکایان حسب تفصیل ذیل تھا تو کہ میں ایک قسم کا  
مقیاس وقت دیکھتا ہوں اوسکی ترکیب یہ ہے کہ ایک چھڑی سی ہے اور میری  
آنکھوں کے سامنے دست راست کی طرف سے دست چپ کی طرف چلتی ہے  
اور اوس چھڑی پر کچھ نشانات ہیں جو نشانات پہلے دست چپ کی طرف سے  
اور میری آنکھوں سے غائب تھے چھڑی کے چلنے کے سبب سے دست راست  
کی طرف آتے جاتے ہیں جب دست راست کی طرف چھڑی چلتی جاتی ہے  
تو نشانات غائب ہوتے جاتے ہیں لیکن ہلو چھڑی کے دونوں سرے نظر  
نہیں آتے ہیں یہ معمول بہت فہم آدمی تھا اور اوس آگ وقت کو ایک لانا تھا

گردش کرنے والے فیتے سے تشبیہ دیتا تھا اور کہتا تھا کہ فیتے کا ایک ٹکڑا سپدا  
 میرے سامنے رہتا ہے اور آگے چلتا جاتا ہے اس چٹری میں درجہ بندی ہونی پڑتی  
 یعنی نشانات ہیں اور ہر نشان سے ایک منٹ تعبیر ہوتا ہے ہر دسویں منٹ کے  
 نشان زیادہ طویل اور گہرا ہوتا ہے تاکہ آسانی سے تمیز ہو سکے لیکن یہ بات  
 کچھ ضرور نہیں ہے کہ یہ نشان ہمیشہ زیادہ نمایان ضرور ہو جب میں اور بائوٹوز  
 مصروف ہوتا ہوں تو ہر وقت اس آلہ کی طرف متوجہ نہیں ہوتا ہوں لیکن جگو  
 ہمیشہ یہ وہ بیان رہتا ہے کہ یہ آلہ میرے ساتھ ہے جب کوئی مجھے دریافت  
 کرتا ہے کہ کتنی دیر سونا باقی ہے تو میں اس آلہ کی طرف دیکھتا ہوں اور وہ  
 وقت فوراً معلوم ہو جاتا ہے جو نشانات اس آلہ میں ہیں اور پھر سند سے نہیں  
 لکھے ہوئے ہیں لیکن میں ۶۰ نشان تک اپنے دست چپ کی طرف دیکھ سکتا  
 جو نشان سیدھا میری آنکھوں کی سامنے ہے اور سکومین جانتا ہوں کہ یہ حال  
 وقت ہے اور جب ذرا اپنی دست چپ کی طرف دیکھتا ہوں تو جگو معلوم ہو جاتا  
 کہ جس وقت میں بیدار ہو گا اور سو وقت فلانا نشان میرے آنکھوں کے ساتھ  
 ہو گا میں یہ خوب جانتا ہوں کہ جو نشانات میرے دہنی طرف کو گزرتے جائیں  
 وہ زمانہ گزشتہ ہوتا جاتا ہے اور جو بائیں طرف ہیں وہ زمانہ آئندہ کو تعبیر کرتی ہیں  
 جب ایک بار مجھے دریافت کیا جاتا ہے اور میں کوئی خاص وقت مقرر کر دیتا ہوں  
 تو جو وقت دہنی طرف کو گزرتا جاتا ہے مجھے یاد رہتا ہے اور جب کوئی مکرر  
 مجھے دریافت کرتا ہے تو میں دیکھ لیتا ہوں کہ اس وقت سے دہنی طرف  
 کتنے نشان گزرے ہیں اور انکو وقت معینہ اول سے منہا کر کے جتنا وقت  
 سونے کا باقی رہتا ہے بتا دیتا ہوں یہ سب بیان اس معمول نے اس طرح  
 اور اس ترتیب سے کیا جس ترتیب سے بیان لکھا ہوا ہے کیونکہ جس وقت

وہ بیان کرتا تھا میں لکھتا جاتا تھا اور تا وقتیکہ وہ بیان گزارا میں اوس سے  
 کہ سبط کا سوال نہیں کرتا تھا جتنے مرتبے میں نے اس شخص پر عمل کیا اور  
 نصف مرتبے میں میں نے اوسے علم دیا کہ ۳۰ یا ۴۰ یا ۵۰ یا ۵۵ یا  
 ۶۰ منٹ تک سووے اور باقی میں میں نے اوسکو کہا کہ اپنے سونے کا وقت  
 آپ مقرر کر دے چنانچہ اپنے مقیاس وقت کی طرف دیکھ کر اوسنے وقت  
 مقرر کیا اور جو وقت اوسنے مقرر کیا او کی تفصیل یہ ہے ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲  
 ۱۵ ۲۰ ۲۲ ۲۴ ۳۵ ۴۰ ۴۱ ۴۳ ۴۷ ۵۰ اور ۵۲ منٹ میں معلوم  
 کہ جو اوقات میں نے مقرر کیے تھے معمول نے او کی تقلید نہیں کی اور اس  
 بات کا کہ اوسنے ۶۰ منٹ سے زیادہ کسی وقت نہیں معین کیا ایک باعث یہ  
 معلوم ہوتا ہے کہ وہ جانتا تھا کہ مجھے بھی اور اوسے بھی فرصت کم ہے اور یہ  
 خیال اوسکو عالم خواب میں رہتا تھا اور ازاں جا کہ جو وقت میں نے مقرر کیا  
 اوسنے وہ اوقات مختلف تھی جو وہ خود مقرر کرتا تھا اور چونکہ وقت مقرر کرنا  
 پہلے معمول ہمیشہ اپنے مقیاس وقت کی طرف دیکھ لیا کرتا تھا اس سے  
 ثابت ہے کہ وہ جو وقت معین کرتا تھا تو خود اپنی طبیعت سے مقرر کرتا تھا میری  
 طرف سے کچھ اشارہ اوسکو نہیں ہوتا تھا لیکن اگر یہ بھی فرض کیا جاوے کہ میری  
 طرف سے اوسکو اشارہ ہوتا تھا تو بھی یہ بات تو بہت نادرات سے ہے کہ جب  
 اوس سے وقت بیداری دریافت کیا جاتا تھا تو وہ اپنے مقیاس وقت پر ایک  
 زمانہ آئندہ دیکھتا تھا اور جانتا تھا کہ اب وہ وقت زمانہ حال میں شامل ہونا چاہیگا  
 اور بعد ازان گزرتا جاوے گا جو آگاہی نہیں ہے کہ اس قسم کی ترکیب اور معمولوں پر  
 عمل کرنے کی حالت میں ہی ظاہر ہوتی ہے یا نہیں میرے عمل میں ایک بڑے  
 نسخہ کی بات یہ ہے کہ معمول بہت ہوشیار اور اچھا تعلیم یافتہ شخص تھا اور جو جانا



او سپر ہونے سے اور جو کچھ اسکو معلوم ہوتا تھا اس کے بیان کی قوت اسکو  
 عمدہ حاصل تھی لیکن مجکو شبہ نہیں ہے کہ اگر اچھی طرح سے تحقیقات کیجاوی تو اس  
 معاملہ میں عجائب نتائج دریافت ہونگے۔ اس معمول نے جو دو بار وقت خواہجین  
 کیا تھا اول میں وعدہ پورا نہیں ہوا تھا یعنی وقت معینہ سے ۵ منٹ تک معمر رہا تو پھر  
 سوتار ہا تھا نوبت اول میں میں نے ایک طرح کا تغیر اس کے چہرے اور انداز میں مجکو  
 لیکن جب تک نہ بیدار نہیں ہوا تب تک مجکو یہ بات نہیں معلوم ہوئی کہ جو وقت رفت  
 مقرر کیا تھا اس سے زیادہ دیر تک وہ سوتار ہا تھا۔ دوسرے روز میں اسکو سوتار  
 خوض سے دیکھتا رہا اور میں نے ویسی ہی علامات غیر دیکھیں معمول خاموش ہو گیا اور میں  
 تھوڑی دیر بعد مجھ سے کہنے لگا کہ میں کسی جگہ میں نہیں ہوں بلکہ ہوا میں ہوں اور پھر یہ کہتا  
 کہ میں ایک اور دنیا میں ہوں مجکو متعاقب تحقیق ہوا کہ اور دنیا سے اسکی نقطہ پراستی کا  
 کہ غیر ملک اور غیر آدمیوں میں ہوں نسبت سابق اسکی نگاہ بھی تیز تر ہو گئی اسکو معلوم  
 اسکی حالت خواب مترقی تھی اور اسکو وقت بیداری کے بتاؤ کی قوت اس میں  
 سے پہلے حاصل ہو گئی تھی کہ اسکی نگاہ صاف ہو یہ تغیر اسکی حالت میں اس وقت  
 ہوا اس نے بیداری کو واسطے مقرر کیا تھا سات یا آٹھ منٹ پہلے پیدا ہوا اس نئی حالت  
 وہ ۵ منٹ تک جو کچھ وہ دیکھتا تھا اسکا بیان کرتا رہا میں اس کے بیان کے لکھنے میں  
 مصروف تھا اس واسطے مجکو وہ وقت ۵ منٹ سے کم معلوم ہوا پھر وقتاً وہ خاموش  
 اور بعد اس کے اوں امور کا ذکر کرنے لگا جسکا ذکر اس حالت غیر کے واقع ہو کر  
 پہلے کر رہا تھا پھر میں نے اس سے دریافت کیا کہ اب کتنی دیر سونا باقی ہے  
 اس نے کہا سات منٹ اور حقیقت میں سات منٹ کے بعد بیدار ہو گیا یہ معمول اس  
 مترقی میں تھا اور خود بخود ایک نئی حالت میں داخل ہو گیا تھا اور اس حالت میں  
 جو پندرہ منٹ گزرے وہ حالت سابق میں محسوب نہیں ہوئے غالب ہے

کہ بہت حالتوں میں جن میں وقت معین سے ایزادی ہو گئی ہے عند تحقیقات  
یہی یا ایسا ہی باعث ایزادی وقت کا معلوم ہو گا اور میں اس بات کا یقین کرتا ہوں  
کہ کسی تیسرے شخص کی مزاحمت کے سبب سے ایسا نتیجہ ایزادی وقت کا پیدا  
ہو سکتا ہے خصوصاً اوس صورت میں کہ وہ شخص معمول کو چھو لیوے نتیجہ یہ ہوتا  
کہ یا تو معمول کی طبیعت پریشان ہو جاتی ہے یا ایک اور نئی حالت اوس میں  
پیدا ہو جاتی ہے۔

دوسری صورت پیشین بینی کی یہ ہے کہ معمول اپنی طبیعت میں جو اختلاف ہو گیا  
وہ پہلے سے بتا دیتا ہے ہر آئینہ یہ بات اذہن اکثر پائی جاتی ہے جو مریض تری پڑ  
معمول اکثر خود بخود ٹھیک ٹھیک بتا دیتے ہیں کہ فلاں وقت فلاں بیماری ہوگی  
یہ بھی بتا دیتے ہیں کہ مرض کی شدت اس خاص درجے کی ہوگی اور کتنے عرصہ  
مرض قائم رہیگا اور اکثر پیشین گوئی بہت مدت قبل وقوع مرض سے ہوتی ہے  
پس جو مراتب احتیاط کے ہیں وہ ملحوظ رہ سکتے ہیں۔

معمول اکثر یہ بھی بتا دیتے ہیں کہ جب بیماری نوبت اول یا دوم یا سوم یا چار  
فلاں وقت اور فلاں گھنٹے واقع ہوگی تو وہ نوبت اخیر ہوگی یعنی اوسکے بعد  
بیماری ہوگی لیکن یہ بات خصوصاً اوس صورت میں ہوتی ہے کہ جب مریض کا علاج  
عمل مقناطیسی سے کیا جاتا ہے اور یہ سب پیشین گوئیاں سچی ہوتی ہیں گو نوبت  
لحوق مرض میں کیسا ہی اختلاف ہو یہ بات بھی ملحوظ رکھنی چاہیے کہ معمول جو  
قسم کی پیشین گوئی کرتے ہیں ان کو یہ پیشین گوئی اپنی یاد نہیں رہتی ہے کیونکہ  
جو کچھ خواب میں واقع ہوتا ہے ان کو یاد نہیں رہتا ہے پس یہ بات مشکل ہے  
کہ ان کو بلا گھبرا دینے کے زیر نظر رکھیں تاکہ جب وقت وقوع مرض پہنچے اور  
فوراً ان کی امداد کیجاوے ایسی تعلیمات کے بہت اذکار تحریری ہیں لیکن مجھ

بذات خود تجربہ نہیں ہوا ہی اس واسطے کہ میں نے جب عمل کیا تو نہ درست آدمیوں پر کیا ہو  
 معمولی اکثر بتا دیتا ہے کہ جھکو حالت روشن کب حاصل ہوگی اور وہ حال کے روشن  
 درجہ غایت کو کب پہنچے گی وہ بتا دیتا ہے کہ فلاں در زمین فلاں شخص یا فلاں مقام کو  
 دیکھ سکونگایا اس طرح پر کہتا ہے کہ فلاں نے وقت میں تہا سکونگاکا کہ جھکو یہ ملک کہ وقت  
 حاصل ہوگا اور یہ بتا دیتا ہے کہ یہ فلاں وقت فلاں حالت میری اوپر واقع ہوگی  
 اکثر سو فی والا یہ بھی بتا دیتا ہے کہ کونسی ترکیب عمل میرے اوپر زیادہ اثر کرے گی آیا  
 یہ ترکیب کہ حامل اوسکی طرف نظر کرتا ہے یا یہ ترکیب کہ اوسکے سر پر ہات رکھے  
 یا ہات اوسکے جسم کے پیچے کی طرف یا اوسکی پشت کے پیچے یا سر کے گرد  
 گزارے یا یہ ترکیب کہ اوسکے سر پر یا پیشانی پر یا دل پر یا ساعدے پر دم کرے  
 یا یہ ترکیب کہ اوسکے ہاتوں کو پکڑ کر عمل کرے سو والا یہ بھی بتا دیتا ہے کہ کتنے مرتبہ  
 اور کب کب کتنی کتنی دیر تک اوسپر عمل کی ترکیب کرنی چاہیے اور جب یہ ترکیب عمل  
 چلے بتا دیتا ہے اور یہ بھی بتا دیتا ہے کہ اس ترکیب کا کیا نتیجہ ہوگا تو اوسکا  
 بیان ہمیشہ صحیح ہوتا ہے +

اس معمول یعنی لام کی حالت جب کچھ کچھ روشن ہونی شروع ہوئی تو میں نے  
 اوس سے دریافت کیا کہ جھکو حالت کمال روشنی حاصل ہوگی کہ نہیں اوس نے جواب دیا  
 کہ ہوگی لیکن بہت مرتبہ عمل میری اوپر کرنا ضرور ہوگا جب میں نے اوس سے پوچھا کہ  
 کتنی مرتبہ تو وہ فرما سوچنے لگا اور کہہ کہ میں ٹھیک ٹھیک نہیں بتا سکتا ہوں <sup>سہ</sup> ہوا  
 کہ میں دو عربی ہندو دھندے دیکھتا ہوں اور یہ ہندو سے ہمیشہ گردش کرتے رہتے ہیں  
 اس واسطے میں یہ بات معین نہیں کر سکتا ہوں کہ کتنے مرتبہ عمل کرنا ضرور ہوگا  
 دوسری دفعہ جو میں نے پوچھا تو وہ کہتا کہ میں دو ہندو سے دیکھتا ہوں کہ جب  
 دھندہ نظر نہیں آتے یا کہ سر نہ لگے کی نظر آئے ہیں اور ایسے تیر مرتبہ رہیں کہ

اون میں سے یا ۶ یا ۹ ہے اور دوسرا بھی ۶ یا ۹ ہے یا شاید صفر ہے۔ پس  
میں اپنے جی میں سمجھ گیا کہ یا تو ۶۰ یا ۶۶ یا ۶۹ یا ۹۰ یا ۹۶ یا ۹۹ ہونگے مگر  
اسے مرتبہ کی نوبت جو پہنچتی تو نہایت روشن حالت معمول کو حاصل ہوتی لیکن  
میں نے دیکھا کہ معمول کو حالت روشن حاصل ہونے میں نوبت بنوبت ترقی  
ہوتی جاتی تھی اور جن حالات اعلیٰ کا وہ ذکر کرتا تھا وہ ایسی حالات تھے جو  
اونسے کم مرتبہ میں اوسکو حاصل نہیں ہوتے جسکا میں ذکر کرتا ہوں اوس معمول کا  
نام میں پہلے لام بتا چکا ہوں زیادہ مفصل بیان اوسکا حصہ دوم میں کیا جا  
ہے ہی مثالیں اس قسم کی تحریری موجود ہیں اور میں جواب لکھ رہا ہوں مجھو  
الف کے ایک ایسے وعدہ کے ایفاء کی انتظار ہے کہ جس میں اوسنے بالکل  
مسلوب الحواس ہونیکا اقرار کیا ہے :

یہ بات کہنی ضرور ہے کہ لام کو اپنی حالت اصلی میں یعنی حالت ذمہ بیداری میں  
کچھ اس بات کا خیال ہی نہیں ہے کہ اوسنے حالت روشن حاصل ہونیکی نسبت  
پیشین گوئی کی ہے نہ اوسکو اپنے مقیاس وقت کا کچھ بھی خیال ہے اور اوسکو  
اس حال کی اطلاع پہلے ہی اس کتاب کے پڑھنے سے ہوگی مجھو تین سے  
کہ الف نے جو حالت مسلوب الحواس کی نسبت پیشین گوئی کی ہے اوسکو بھی اوسکا  
خیال ذرا ہی نہیں ہے اور یہ بات عموماً ہوتی ہے کہ معمول جو کچھ کہتے ہیں اوسکو  
اپنے بیان حالت متناطیسی کا کچھ بھی خیال نہیں ہوتا ہے :

سونے والا اکثر اون آدمیوں کی نسبت جنکے ساتھ اوسکو ربط دلایا گیا ہے  
وقع مرض اور اوس بیماری کے اختتام کا وقت بیان کرتا ہے ایسے بیان کی  
تحریر بہت بہن لیکن مجھو بذات خود ایسے امر کے امتحان کا موقع نہیں ملای  
لیکن ایک شخص کا بیان ضرور ہے کہ ایک عامل کی معمول نے اپنی موت کے

واقع ہو جانے کا وقت چھ برس پہلے بتا دیا تھا اور مجھ کو معتبر اطلاع پہونچی ہو کہ فوت  
 اوسنے بتایا تھا اوس وقت وہ شخص قدرتی موت سے مرا۔ ایک اور پیشین گوئی تحریر  
 موجود ہے کہ شہر و نس میں ایک ساحرہ تھی تین شخص جو اس میں دوست تھے اوس  
 کچھ اپنا حال دریافت کر لگئے اوسنے تینوں آدمیوں کی موت کا وقت بتایا چکا  
 جو وقت اوسنے بتایا تھا اوسی وقت میں تینوں شخص مرے ایک تو مرگ اتفاقاً  
 سے مراد دوسرا کسی سخت بیماری سے مرا اور تیسرا آپ سے مرا اور اس تیسرے  
 شخص کا یہ حال تھا کہ اوسکو ساحرہ مذکورہ کی پیشین گوئی میں کچھ سہی اعتماد نہیں تھا  
 بلکہ مرتے وقت تک اوسکو اپنے لیے ہو جانے کی امید تھی اور کچھ تماشاجو خیر  
 میں ہونے والا تھا اوسکے سیر دیکھنے کے انتظام کی باتیں کرتا رہا میں اس واقعہ کا  
 ذکر اس واسطے کرتا ہوں کہ مجھ کو بہت معتبر خبر اوسکے واقع ہونے کی پہونچی ہے  
 ورنہ اگر مجھ کو کچھ بھی شبہ ہوتا تو میں اس جگہ اوسکا ذکر نہ کرتا غالب بلکہ اغلب ہے  
 کہ اوس وقت ساحرہ مذکورہ پر یا تو بے ساختہ یا ساختہ حالت غائب بینی کی طاری  
 ایک اور معمول نے ایسی پیشین گوئی کی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ معمولوں کو وقت  
 اس بات کی پیشین گوئی کی حاصل ہے کہ کس آدمی کی طبیعت میں کب ہرج ہوگا  
 اور ایسی پیشین گوئی اوس حال میں کرتے ہیں کہ جس شخص کی نسبت وہ بیان  
 کرتے ہیں اوسکو خود خبر نہیں ہوتی ہے چنانچہ ایک شخص بہت ذمی عزت اور عالم  
 و فاضل اتفاقاً یہ ایسے موقع پر آگئے کہ جہاں ایک معمول پر حالت غائب بینی کی  
 اوس وقت طاری تھی یہ شخص سمجھتا تھا کہ میں بہت تندرست ہوں لیکن غائب ہو  
 اوسکو کہا کہ تمہارے بات پانوں کو سڑی معلوم ہوتی ہے اور تمہاری پہلو میں  
 سخت درد ہے چونکہ اس شخص کو ان دونوں آثار میں سے کوئی بھی اوس وقت  
 نہیں معلوم ہوتا تھا تو اوسنے یہ خیال کیا کہ غائب میں نے غلطی کی ہے لیکن

تھوڑی ہی دیر بعد جس پہلو میں غائب بین نے درد بتایا تھا اوس پہلو میں سخت درد ہونے لگا اور اوسکے ہات پاؤں کو سردی معلوم ہونے لگی تب اوس شخص کو یاد آیا کہ غائب بین کے پاس آفسے پہلے میں نہایت خشک ہوا میں بہت تپلا یا جامہ پہنکر پھرتا تھا اور اوسوقت مجھ کو سردی معلوم ہوئی تھی لیکن بعد اوسکے وہ بات مجھ کو فراموش ہو گئی اور اوسوقت وہ بات یاد آئی کہ جب مرض جسم پر پہنچ گیا اس صورت میں مجھے یہ بات صاف ثابت ہوتی ہے کہ غائب بین نے اعصاب شخص مذکور میں اوسوقت کچھ ہرج دیکھ لیا کہ جب خود اوس شخص کو کچھ مہی لگایا اوس مرض کی نہیں تھی اور وہ باتوں سے یہ امر عالی نہیں یعنی یا تو یہ کہ یا تو غائب بین نے جو امر شافی تھا وہ پہلے بتا دیا یعنی پیشین گوئی کی یا یہ کہ جو بات آئندہ ہونے والی تھی اوسکو موجود دیکھ لیا تو اس صورت میں پیشین گوئی نہیں بلکہ پیشین بینی ہوتی ہے

اکثر ایسی مثالیں لکھی ہوئی ہیں کہ غائب بین نے جو کچھ صدمہ خواہ ہش خواہ لگی کا اوسکو کہی ہونے والا تھا وہ پیشتر بتا دیا ہے میں نے آپ ایسی پیشین گوئی کا امتحان نہیں کیا لیکن معتبر اطلاع اس امر کی مجھ کو حاصل ہے اور اس امر کا ہونا بہت تعجب کی بات ہے اس واسطے کہ غائب بین کو وہ حال معلوم ہو جاتا ہے کچھ اوسکی ذات سے علیحدہ ہو اور جسکے ساتھ اوسکو کی طرح کی شرکت نہیں اور کچھ سبیل اوسکو ظاہر اوسکے معلوم کرنے کی ہوتی ہے غائب بین اکثر یہ تو نہیں بتا سکتا ہے کہ وہ صدمہ ٹھیک ٹھیک کس قسم کا ہوگا لیکن یہ بات ٹھیک ٹھیک بتا سکتا ہے کہ کسوقت وہ صدمہ واقع ہوگا اور اوسکے نتائج کیا ہونگے

اور مثالیں ایسی ہیں کہ غائب بین اکثر ایسے واقعات کی نسبت پیشین گوئی کرتا جو اوس سے بالکل متعلق نہیں ہوتی چنانچہ عامل سے غائب بین کہہ دیتا ہے کہ

تمہارے پاس کل یا کئی دن یا کئی ہفتے کے بعد ایک خط آویگا اور فریضہ کا نام  
 اور خط کا مضمون بھی بتا دیتا ہے مین نے ایک غائب بین کا حال سنا ہے کہ اس نے  
 اپنے عامل کو بتایا کہ فلا نے دن تمہارے پاس اتنی دور سے خط آویگا اور پھر  
 خط کا مضمون جو کچھ خانگی معاملات سے متعلق تھا بتا دیا اور جو کچھ اوستے بتایا تھا  
 حقیقت میں وہ سب باتیں صحیح نکلیں مین نے اس غائب بین کو خود بھی دیکھا  
 لیکن جب وقت مین نے اسے دیکھا تھا اس سے پہلے حال وہ بتا چکا تھا۔  
 غائب بین کو اس قسم کی پیشین گوئی فقط خطوط کی نسبت ہی حاصل نہیں ہوتی ہے  
 بلکہ دیگر امور کی نسبت بھی حاصل ہوتی ہے اب ہم دیکھ چکے ہیں کہ غائب بین  
 اپنے سونے کے وقت کی نسبت اور اپنی بیماری کی نسبت اور اس امر کی  
 نسبت کہ اوسکو کب حالت روشن اور غائب ہونی کی حالت بخوبی حاصل ہوگی  
 اور کس کس درجہ میں کب کب حاصل ہوگی پیشین گوئی کر سکتا ہے اور اس  
 قسم کی پیشین گوئی یا پیشین بینی کے ہونے میں شک نہیں ہے پس لازم ہے  
 کہ ہم بلاتامل یہ بات نہ کہہ سکیں کہ غائب بین کو اشخاص اور دیگر امور اتنی نسبت  
 قوت پیشین گوئی یا پیشین بینی کی حاصل نہیں ہوتی ایسی پیشین گوئی اور پیشین بینی کو  
 مقبرہ شہادت حاصل ہے اور ہمو شہادت کو ناسخ اور بلاتامل نامعتبر نہیں سمجھنا چاہیے  
 مگر اس خاص امر کے تحقیق کرینکا اسوقت موقع حاصل نہیں ہے جسکو موقع حاصل  
 اوسکو چاہیے کہ اس امر کو تحقیق کرے اور چونکہ اس قسم کے معاملات اکثر واقع  
 ہوتے ہیں تو اس بات کی امید قوی ہے کہ اس امر کی تحقیق بخوبی ہو جاوے گی۔  
 اب ایک سوال جواب طلب ہے کہ آیا غائب بینی خود بخود بھی واقع ہوتی ہے  
 یا نہیں جب ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ خواب بیداری جو خود بخود واقع ہوتا ہے  
 بیشک اس خواب بیداری سے مشابہ ہے جو ساختہ عمل متناطیس کے ذریعہ

پیدا ہوتا ہے اور جب ہم جانتے ہیں کہ عمل مقناطیسی کے سبب سے شرکت خیال اور غائب بینی واقع ہوتی ہے تو ہم کو ضرور اس بات کی توقع ہونی چاہیے کہ جو خیال خود بخود واقع ہوتا ہے اور میں بھی غائب بینی اور شرکت خیال خود بخود واقع ہو جاؤں اور علاوہ اسکے جب ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ حالت سانحہ عمل مقناطیسی میں شرکت خیال اور غائب بینی اور سمالت میں پیدا ہو جاتی ہیں کہ جب معمول کو حالت خواب حاصل ہو بلکہ حالت ہوش ہو تو ہم کو یہ بھی امید ہونی چاہیے کہ حالت غائب بینی اور شرکت خیال ایسی حالت میں بعض لوگوں پر واقع ہو جاوے گی کہ جب وہ اپنی رسمی اور اصلی حالت میں ہوں فی الحقیقت شرکت خیال کا ایسی حالت میں واقع ہو جانا ایک امر معروف ہے لیکن اس میں شک نہیں ہے کہ جب کوئی آدمی فکر میں ہو تو وہ حالت ایسی ہے کہ یہ نوبت شرکت خیال آسانی سے اوپر واقع ہو جاوے گا۔

جب ہم تحقیقات کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ بہت تمیزیں ایسی لگی ہوئی ہیں کہ جن میں غائب بینی بہ نسبت واقعات گزراں اور گذشتہ کے خود بخود واقع ہوتی ہے ہر ایک آدمی نے ایسے اذکار سنے ہونگے لیکن اکثر لوگ کہہ دیتے ہیں کہ یوں جو واقع ہوئیں تو اتفاق عجیب یا وہم کے سبب سے ہو گئی ہیں۔

مجھ کو حال مفصلہ ذیل کی معتبر شہادت سے اطلاع پہنچی ہے ایک عورت پر بعض واقعات ایک ایسی حالت واقع ہو جاتی تھی کہ اوسکو معلوم ہو جاتا تھا کہ فلاں شخص جو اوس سے بہت فاصلہ پر ہوتے تھے اوس وقت کیا کر رہے ہیں اس عورت کو اس بات کی وجہ نہیں معلوم تھی کہ میں یہ بات کس طرح جان لیتی ہوں ایک مرتبہ شام کے وقت وہ بیٹھی ہوئی تھی اور اچھو ہوش میں تھی اوس وقت وہ عورت شہر باہر فاصلہ پر بیرون جات میں تھی اوس وقت اوسنے اپنے فرزند کا مکان شہر میں دیکھا اوسنے دیکھا کہ ایک لڑکا اوسکے فرزند کا ایک ہاتھ میں روشنی اور ایک ہاتھ میں



چاکو لیکر اوسکے فرزند کی خواہگاہ میں چلا گیا اوس نوکر نے آہستہ آہستہ جا کر دیکھا کہ اوسکا آقا سویا ہوا تھا اوسوقت اوس نوکر نے اپنے آقا کے کپڑوں میں سے کنبیان نکال لین اور کمرے میں ایک طرف جا کر ایک الماری کھولی اور ایک کتاب میں سے ایک نوٹ پانسوروپہ کا نکال لیا پھر وہ چور اپنے آقا کے پنگھڑے کے پاس آیا اور جہان سے کنبیان لین تمین وہیں پھر رکھ دیں اور پھر اپنا اطمینان کہ اوسکا آقا سویا ہوا ہے اپنے کمرے میں چلا گیا یہ حال دیکھ کر یہ عورت بہت اندیشہ مند ہوئی اور دوسرے دن شہر میں گئی اور اپنے فرزند سے ملی اوسنے اپنے فرزند سے جو حال اوپر لکھا گیا بیان نہیں کیا لیکن لطائف لیل سے دریافت کر لیا کہ اوسکے صندوق میں ایک نوٹ پانسوروپہ کا تھا اور پھر اوس نے دیکھ تو وہ نوٹ صندوق میں ہے یا نہیں جب دیکھا گیا تو قتل میں کچھ ہرج من تھا لیکن نوٹ محفوظ تھا اوسوقت اوس عورت نے سب ل بیان کیا لیکن وہی اور اوسکا بیٹا بھی اس بات میں متفق ہوئے کہ اس شہادت پر کسیکو چوری کا الزام دینا لا حاصل ہوگا اوس نوٹ کا نمبر وہ جانتے تھے اونھوں نے بنک گھر میں کیا کہ فلانا نوٹ چورایا گیا ہے اور درخواست کی کہ اوسکاروپہ کیس کو نہ دیا جاوے اور اوس نوٹ کے چورائے جانے کا اشتہار دیدیا اوس چور نے کبھی اوس نوٹ کو بنک گھر میں روپیہ لینے کے واسطے پیش نہیں کیا تھوڑے عرصہ کے بعد وہ نوکر اوس شخص کی نوکری چھوڑ کر چلا گیا اور اس چوری کا حال کچھ ہی معلوم نہیں ہوتا لیکن تھوڑے دنوں کے بعد یہی نوکر کسی اور چوری کی علت میں ماخوذ ہوا اور اوسکی خانہ تلاشی ہوئی تو وہی نوٹ اوسکو روپیہ کی کیسی میں تیلی کی تہ میں مڑا توڑا ہوا دستیاب ہوا یہ حال جگہ ایک بہت شریف اور ذی عزت اور ذی رتبہ شخص نے بتایا تھا اور اس شخص نے خود اوس عورت کی زبانی سنا تھا اس بیان

مطالعہ سے ظاہر ہے کہ اس عورت کو یہ حال چوری کا خواب میں نہیں معلوم ہوا تھا بلکہ اس نے بیداری اور ہوش کی حالت میں براہِ العین دیکھا تھا اگر فرض کیا جاوے کہ یہ عورت یہ چوری خواب میں دیکھتی تو فقط یہی بات ثابت ہو سکتی تھی کہ جو حالت غائب بینی کی اکثر اسکو حالت بیداری اور ہوش میں واقع ہوتی تھی وہ اس خاص مرتبہ حالت خواب میں ہوئی لیکن ایسی غائب بینی کو واقع ہونے میں شبہ نہیں ہو سکتا تھا۔

ن  
جگوہر گنیشہ نہیں ہے کہ بہت سے ایسے خواب جو واقع ہوتے ہیں کہ جو بعد از  
رہت نکلے تین اونکا واقع ہونا بھی کسی ایسے ہی سبب پر موقوف ہے بلکہ باقی  
میں یہ بات غالب معلوم ہوتی ہے کہ غائب بینی اکثر حالت خواب میں واقع ہوتی  
اور حالت ہوش میں کمتر واقع ہوتی ہے ہم سب جانتے ہیں کہ اکثر خواب بہت  
بے ربط اور بے میل ہوتے ہیں لیکن غالب ہے کہ سب خواب غائب بینی کے سبب  
واقع ہوتے ہیں ریش نیک صاحب کو تحقیق معلوم ہوا ہے کہ جو لوگ خواب میں  
چلتے ہیں اور خواب میں باتیں کرتے ہیں اوپر عمل مقناطیسی بہت آسانی سے  
ہوتا ہے سو ٹرنلڈ میں ایک بہت نامی آدمی نزدیک نامی تھے اونھوں نے اپنی  
تصفیفات میں اکثر لکھا ہے کہ اونکو یہ ملکہ اوقات مختلف میں ہو جاتا تھا کہ شخص  
اونکے پاس بیٹھتا تھا اوںکا سب گزشتہ حال اونکو معلوم ہو جاتا تھا اور ایک ایک  
بہت شکی آدمی کو اونھوں نے اس طرح حیران کر دیا کہ جو اسکی سرگزشت سابق  
تھی سب بیان کر دی اور ایسے ایسے حال بیان کر دیے کہ فقط اوسیکو معلوم  
تھے اور اوسکی تمنائیں کہ کوئی غیر شخص اونکو سنائے اور یہ حال اونھوں نے  
ایک بڑے مجمع میں بیان کیا تھا اس سے ثابت ہے کہ حالت غائب بینی اور  
خود بخود بھی واقع ہو جاتی ہے۔

میں نے شروٹس کی ساحرہ کی نسبت بیان کیا تھا کہ غالباً اوسکو پیشین گوئی کی قوت بسبب سائنہ حالت عمل تقاطعی کے حاصل تھی اس بات کا میری پاس کچھ ثبوت نہیں ہے امکان ہے کہ اوسکو خود بخود حالات پیدا ہو گئی ہو مگر بہت تشیلین ایسی پیشین بینی کی تحریری موجود ہیں جو خود بخود واقع ہو جاتی ہیں چنانچہ حصہ دوم میں کڑوٹ تھا کہ پیشین گوئی اوس پیشین بینی کا ذکر کیا جاوے گا کڑوٹ صاحب کو اور اوس عورت جسکامیں نے نوٹ کی چوری میں تذکرہ میں ذکر کیا تھا ایسی حالت اکثر پیدا ہوتی ہے کہتے ہیں کہ جسوقت کڑوٹ صاحب کو یہ حالت پیدا ہوتی تھی تو وہ ایک خاص خواب کی حالت میں کہ وہ رسمی نیند سے جدا ہوتا تھا ہوا کرتے تھے غالباً کہ کڑوٹ صاحب کو وقوف جداگانہ حاصل تھا بہت لوگ تھوڑا عرصہ ہوا زندہ تھے اور بعض ابھی زندہ ہیں جنکو کڑوٹ صاحب کی پیشین گوئی کا حال معلوم بلکہ وہ یہ بھی جانتے تھے کہ کچھ عرصہ پہلے وقوع امور پیش گفتمے سے لوگ اوسکی پیشین گوئی پر ہنساکرتے تھے اور طعن کیا کرتے تھے :

اکثر ملکوں میں اچھی مشہور ترین اس امر کی ہیں کہ بعض بعض لوگوں کو بصرباطنی حاصل تھا اور گو اس سے یہ بات ثابت نہو کہ پیشین بینی حقیقت میں کوئی اصل شے ہے تو یہ بات تو ہر آئینہ ثابت ہے کہ لوگوں کے جی میں ایسی پیشین بینی کا اعتقاد بہت تھا۔ میری رائے یہ ہے کہ جب تک کچھ بنیاد ایسی اعتقاد کی نہیں تھی تب تک ناحق لوگوں کو ایسا اعتقاد نہیں ہو سکتا تھا میں بیان اس امر سے قطع نظر کرتا ہوں کہ وجہ ایسی پیشین گوئی کی عند التحقیقات حل ہو سکتی ہے اگر ذکر ایسی پیشین گوئیوں کا کیا جاوے گا کہ جو عوام میں مشہور ہیں :

اب میں بعض ایسے آثار عمل تقاطعی کا ذکر کروں گا جنکا یا تو میں نے ہنوز بالکل فراموش کیا یا تو ذکر کیا ہے تو فقط مختصر طور پر بیان کیا ہے اسواسطے کہ وہ آثار اکثر وقوع نہیں

ہوتے ہیں غالب ہے کہ جب تحقیقات اچھی طرح کیجاویگی تو معلوم ہوگا کہ یہ آثار معمول میں اکثر موجود ہوتے ہیں مگر خاص درجہ میں ہوتے ہیں اور اکثر نظر انداز ہو جاتے ہیں تجربہ کرنے والوں کو چاہیے کہ اس امر کے تحقیق کرنے میں توجہ کریں۔  
 اول اثر اس قسم کا یہ ہے کہ معمول ہرگز کسی آدمی یا مقام یا چیز کا نام نہیں بتانا چاہتا سو نو والے کا یہ حال ہوتا ہے کہ ایک دو منٹ اس میں صرف کرتا ہے کہ پتا اوس شے کا بتا دے مگر نام نہیں بتانا چاہتا ہے اکثر تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوسکونام کو تلاش کر فوین وقت ہوتی ہے لیکن اوسکے انداز سے زیادہ یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ وہ نام کا زبان پر لینا نہیں چاہتا ہے چنانچہ اگر معمول پر بہت تاکید کیجاوی تو وہ اپنا نام غلط بتاتا ہے اور اکثر عامل کے نام سے اپنا نام بتاتا ہے لیکن جب وہ خود عامل سے گفتگو کرنا چاہتا ہے تو اوسکا نام لیکر بات نہیں کرتا ہے بلکہ کوئی پچھرا کر تا ہے اکثر معمول اپنی نسبت یہ بات نہیں کہتا ہے کہ میں غائب بنی کی یا روشن حالت میں ہوں لیکن یہ کہتا ہے کہ میں روشن ہوں یا گرم ہوں بلکہ کہیں کہیں غائب یا بہیمیدیا ہے یا لیگنہ ہیں اور علی ہذا القیاس اسی قسم کی تقریر کرتا ہے اور بہت غائبانہ ایسے ہیں کہ وہ موت کا نام نہیں لیتے ہیں بلکہ بہت پچھرا تقریریں کرتے ہیں اس نیت سے کہ موت کا نام نہیں لینا پڑے۔ اس بات کی یا تو یہ وجہ ہو کہ اونکو مردہ شخص مردہ نہیں نظر آتی ہیں یا یہ کہ اونکو موت کو خیال سے متفر ہوتا ہے بلکہ اب تک ایسا موقع نہیں ملا ہے کہ میں اس امر میں تجربات کرتا ہوں

جب غائب ہیں کسی شخص کے باب میں کوئی خاص لفظ استعمال میں لاتے ہیں تو اوس شخص کی نسبت وہی لفظ ہمیشہ کہتے ہیں اور کوئی شاذ معمول جسکو حالت میں حاصل ہوتی ہے ایسا ہوتا ہوگا کہ جو خاص الفاظ کام نہیں لاتا چنانچہ الف جبکہ میں نے ذکر کیا ہے اشخاص مردہ کی نسبت لفظ "موت" استعمال کرتے ہیں

لفظ گرمی کام میں لاتا ہے اور بھی میں نے بہت سے ایسے الفاظ سنے ہیں اور معاملات میں غائب مینوں کی تقریر بہت شستہ اور صاف اور زبردست ہوتی ہے یہ امر لائق تحقیقات کے ہے بہت سی ایسی ہی صورتیں ہوتی ہیں کہ یا تو غائب مینوں کی تقریر میں کوئی خصوصیت خاص حالات میں نہیں ہوتی ہے یا اگر ہوتی ہے تو معلوم نہیں ہوتی اور نظر انداز ہو جاتی ہے +

میں نے اوپر ذکر کیا ہے کہ یہ بات مشکل سے معلوم ہوتی ہے کہ آیا غائب مین کسی گزشتہ کا ذکر کر رہا ہے یا امر گزران کا حال بیان کرتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں زمانوں کا غائب مین کے دل پر ایسا نمایاں نقش ہو جاتا ہے کہ سننے والے کو تمیز نہیں ہو سکتی ہے میں مکرر بیان لکھتا ہوں کہ اس سبب سے اکثر غائب مین کے بیان پر شبہ پیدا ہو جاتا ہے بلکہ لوگ سمجھتے ہیں کہ غائب مین بیان میں غلطی کرتا ہے مگر تحقیقات سے اصل امر کی متعجب ہو سکے تو ثابت ہو گا کہ حقیقت میں اس کے بیان میں غلطی کچھ بھی نہیں ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اگر معمول کو اس طرف متوجہ کیا تو وہ کسی وزیعے سے زمانہ گزشتہ اور حال میں تمیز کر سکتا ہے لیکن یہ بات ہمیشہ حاصل نہیں ہوتی ہے +

اگرچہ کل مقناطیسی کا اصلی خاصہ یہ ہے کہ جو کچھ خواب مقناطیسی میں گزرے اس کو معمول یا ذہن میں رکھ سکتا ہے لیکن یہ بات ہو سکتی ہے کہ اگر حامل چاہے اور معمول کو حکم دے تو خواہ سب حال خواہ کچھ اس میں سے معمول کو حالت بیداری معمولی میں یا درہیچا جن صورتوں میں اس کا تجربہ نہیں ہوا اول میں مجھے یقین ہے کہ آزمائش اس امر میں کی گئی تھی لیکن میں نے خود معمولوں کو کہا ہے کہ تم حالت بیداری میں یاد رکھنا کہ حالت خواب مقناطیسی میں کیا کیا گزرا تھا اور جب وہ جاگا ہے تو یا تو اس کو کل یاد رہا ہے یا تو وہ بڑا سا یاد اور ہنسہ اس بات کا کچھ عجب نہیں ہے اس واسطے کہ ہم کب

کبھی کل حال کسی خواب کا یا درہنسا ہے کبھی تھوڑا سا پایا درہنسا ہے اور کبھی فقط اتنی ہی بات یا درہنسا ہے کہ ہنسنے خواب دیکھتا تھا اور کچھ حال یا درہنسا ہے حالانکہ یہ خواب آیا تھا اور سوخت وہ خواب بخوبی معلوم ہوتا تھا \*

حاصل کے حکم کا معمول پر اٹھا ہوا ہو تا ہو کہ اگر حاصل معمول کو خواب کی حالت میں کچھ حکم دی تو اسکی طبیعت پر بیداری کو وقت عجیب آثار نمایاں ہوتے ہیں چنانچہ اگرچہ حالت خواب میں معمول سست اور فسر وہ معلوم ہوتا ہو حاصل اگر حکم دیدے تو وہ خوش اور چاق بیدار ہوتا ہے علیٰ ہذا القیاس اگر حکم دیا جاوے تو جب معمول بیدار ہوگا فسر اور غلغلہ اور جھجکا البتہ مجھو ایسا تجربہ کرنا منطوق نہیں ہے میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ حاصل معمول کو دل پر ایسا یقین کر دینے کا اختیار ہے کہ معمول کو لاچار کوئی بات جسکا حکم دیا ہو کبھی پڑتی ہے گو اسکا نتیجہ ایسا بھی ہو کہ لوگ اسکو نہیں اور اسکا نتیجہ کریں لیکن یہ بات میں مکر بیان کرتا ہوں کہ اگر معمول جانی کہ یہ بات نامناسب ہے تو اس سے حکم کی اطاعت کرانی آسان نہیں ہے \*

اب میں ایک اور بات کا ذکر کرتا ہوں جو اکثر میں نے دیکھی ہے اور میرے نزدیک بہت مرتبہ واقع ہوئی ہے گو عموماً لوگ جانتے ہیں کہ شاذ ہوتی ہے وہ بات یہ ہے کہ سو اسے وقوف اصلی انسان کے اور اس وقوف کے جو عمل مقناطیسی میں محمول حاصل ہوتا ہے ایک دوسری قسم کا وقوف معمول کو حاصل ہوتا ہے کہ وہ دونو وقوف تو جدا ہوتا ہے اگر تیسرا وقوف متواتر پیدا ہو تو میں نے دیکھا ہے کہ معمول اسے اپنے اپنے وقوف کو ملا نہیں دیتا ہے لیکن جیسا وقوف مقناطیسی کی حالت میں اسکو اپنی اصلی وقوف کا کچھ ہوش نہیں ہوتا ہے ویسی ہی اس تیسری وقوف کی حالت میں اسکو دوسرا درجہ کو وقوف یعنی دوسری حالت مقناطیسی کا کچھ ہوش نہیں ہوتا ہے اور جیسا وقوف اصلی اور وقوف معمولی مقناطیسی میں کچھ ربط نہیں ہے ویسی ہی وقوف اصلی اور

تیسرے وقوف میں کچھ ربط نہیں ہوتا ہے جس قسم کا وقوف اوسکو کسی وقت حاصل ہو  
 اوسوقت اوسکو اوسی قسم کے وقوف کی حالت یا آجاتی ہے ایک معمول کا میں نے  
 حال دیکھا کہ سو فیوڈ کا ڈھنگ ورنہ انداز بالکل بدل گیا اور کھنکھانے کی چیزیں نظر  
 آتی ہیں اور اوسکی حالت نسبت سابق زیادہ روشن ہو گئی اور اس نئی نظر سے پہلے  
 جو اوسکو سفر کرتا پٹا وہ نسبت سابق زیادہ دراز تھا جو کچھ وہ دیکھتا تھا اوسکو صاحب  
 دیکھنے سے وہ بہت خوش ہوتا تھا اور اگرچہ وہ اپنی اصلی حالت میں کبھی اوس جگہ  
 ہزاروں میل کے اندر بھی گیا تھا لیکن ہر ایک چیز کا مفضل اور ذرا حال  
 بیان کرتا تھا اس طرح سے کہ گویا وہ اوس جگہ موجود تھا اور جو خوبصورت اشیاء وہاں تھیں  
 اونکو دیکھ کر نہایت خوش ہوتا تھا یہ معمول بیان تک اوس جگہ سے مانوس ہو گیا کہ وہ  
 ہر ایک درخت اور مکان اور آدمی اور اور حیوانات کا اس طرح ذکر کرتا تھا کہ گویا وہ  
 اوسکو مدت سے محبت تھی اور کہنے لگا کہ جب میں لڑکا تھا تو میں یہاں مدت تک مانوس  
 مجھ کو اس معمول کو دیکھ کر یہ خیال ہوا کہ یہ نئی حالت اوس میں مستقل رہیگی اور ہمیشہ  
 اس حالت میں میں اوسکو دیکھ سکوں گا لیکن یہ سمجھ غلط تھی کیونکہ جب میں نے اوس  
 دریافت کیا کہ اب تم کتنی دیر تک اور سوؤگے حالانکہ اوسکا وقت معینہ گزر گیا تھا تو اوس  
 مصر ہو کر کہا کہ میں ہرگز سوتا نہیں ہوں میں نے کہا کہ تمہاری آنکھیں بند ہیں اور جو اوس  
 کہ نہیں بالکل کھلی ہیں اور اگرچہ میرے کہنے پر اوس نے اپنی آنکھوں کو ٹٹولا اور حقیقت میں  
 بند تھیں تب بھی وہ یہی کہتا رہا کہ نہیں میری آنکھیں بالکل کھلی ہیں چونکہ یہ حالت اوسکی  
 کبھی نہیں تھی میں نے سمجھا کہ یہ معمول نئی حالت میں ہی اور میں اسی خیال میں تھا کہ یہ  
 حالت مستقل تھی کہ اتنے میں اوسکی حالت متغیر ہونے لگی اور جب میں نے اوس سے  
 کلام کیا تو معلوم ہوا کہ اس حالت سے پہلے جو اوسکی حالت تھی اب پھر اوس میں داخل  
 ہو گیا ہے اب اوس نے فقط یہی نہیں اقرار کیا کہ میں سوتا ہوں بلکہ اپنے جانے کا وقت

معین گردید و دوسری حالت اوسپرندہ منت تک طاری رہی تھی یہ حالت گویا سی  
تھی کہ خود بخود حامل ہو گئی تھی اور جتنا وقت اوسین گزرا تھا وہ اول حالت کو وقت  
محسوب نہیں ہوتا تھا اب اوسکو اس نئی حالت کا ذرا بھی خیال نہیں تھا نہ اوسکو  
خیال تھا کہ اس ملک میں جسکا اوسنے اوس نئی حالت میں ذکر کیا تھا پیدا ہوا ہوں  
اور جب وہ جاگا تو دونوں حالات متضامیسی کا بالکل اوسکو خیال نہیں تھا  
شاید بہت آدمیوں کو یہ خیال ہو گا کہ یہ نئی حالت جو اس معمول پر گزری فقط ایک  
روشن خواب تھا میں نام کی بابت تکرار نہیں کرتا ہوں لیکن فرمائیے کہ خواب کسکو  
کہتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ ہلکا ماہیت ان امور کی ایسی کم معلوم ہے کہ ممکن ہے  
کہ جتنے خواب ہوتے ہیں سب دراصل غائب بینی کی حالت کو تعبیر کرتے ہیں فقط اتنا  
فرق ہے کہ جو لطیف اور نازک جوہر ایسا ہے جسکے سبب سے غائب بینی کی حالت پیدا  
ہوتی ہے اوسکا اثر حالت نوم میں ہم پر زیادہ ہوتا ہے اسواسطے کہ جو کچھ ہرچہ  
ظاہری کے سبب ہوتا ہے وہ سبب بیکار ہونے اور اس ظاہری کے حالت  
میں عمل نہیں کرتا اور اس جوہر کا اثر حالت خواب سے اور خواب متضامیسی میں  
دونوں میں زیادہ ہوتا ہے اور جب ہم دیکھتے ہیں کہ خواب دیکھنے والا فقط متضام  
کا ذکر ہی نہیں بلکہ لوگوں کا حال اور ایسا حال کہ وہ اوسوقت کیا کیا کر رہے ہیں  
صحیح سے بیان کرتا ہے تو ہلکا اس بات کو سمجھنے میں بہت آسانی ہوتی ہے کہ خواب  
اکثر سچے کیونکہ تو میں اور یہ بھی سمجھ میں آ جاتا ہے کہ بعض اوقات ہلکا خواب یا  
کسواسطے رہتا ہے اور بعض اوقات فراموش کیونکہ ہو جاتا ہے جب ہمارے  
ایسے ہوتے ہیں کہ اپنی نسبت کچھ کچھ باتیں دیکھی جاتی ہیں اور پس ایسا خواب  
چینالی ہوتا ہے تو اوسکی نتیجہ یہ ہے کہ بہت سے خیالات جمع ہو جاتے ہیں یا اور  
لوگوں کے افعال یا خیالات کے ساتھ شرکت ہو جاتی ہے اور عمل متضامیسی کی



حالت میں دفعتاً خواب کا چلا جانا ایک ایسی بات ہے جو روزانہ دیکھی جاتی ہے۔  
 گاہ گاہ ایسا ہوتا ہے اور یہ بات نہایت عجیب ہے کہ ایک معمول پر ایک ہی وقت  
 دو جدا گانہ حالات ہوتی ہیں اور ایک ہی وقت میں اوسکو دو گانہ وقوف حاصل  
 ہوتا ہے مثلاً جب کہ معمول سے مقبولیت کے ساتھ گفتگو کر رہا ہے اور جو کچھ اوسکے  
 سامنے گذر رہا ہے اوسکو دیکھ رہا ہے تو بلا اس بات کے کہ سلسلہ تقریر میں کچھ  
 ہرج ہو معمول دفعتاً ایسے اشیا اور اشخاص دیکھنے لگتا ہے جسکا اوسکو خیال ہی  
 نہیں تھا لیکن حامل اوسکو بیان سے اونکو فوراً پہچان لیتا ہے۔ چنانچہ اے چسکا  
 اوپر کئی بار ذکر ہو چکا ہے ایسی نوبت گذر جاتی ہے کہ اگرچہ وہ جاگتا ہوتا ہے اور  
 ہر طرح سے اوسکی طبیعت مطمئن ہوتی ہے دفعتاً ایسی اشخاص دیکھنے لگتا ہے جنکو  
 اوسنے پہلے خواب میں دیکھا تھا اور حالت خواب میں جبکا ذکر کیا تھا لیکن اوسکو  
 اپنی مقناطیسی حالت کا اوسوقت ہوش نہیں ہوتا ہے اسواسطے کہ جو وقوف ذاتی  
 اوسکا ہوتا ہے وہ غالب ہوتا ہے اگر اے ایسی وقت میں بالکل سو جاوی تو اوسکو خود  
 مقناطیسی کی حالت کی سب باتیں یاد آ جاویں جب اوس سے کہتے ہیں کہ جن لوگوں  
 تم دیکھتے ہو حقیقت میں موجود نہیں ہیں بلکہ فقط تمہارے خیال میں نظر آتے ہیں تو  
 اے حیران ہو جاتا ہے اور گہرا جاتا ہے۔

میری یہ عادت نہیں ہے کہ خواہ مخواہ ہر امر کی وقوع کی وجہ بیان کر لوں خصوصاً  
 ایسی حالت میں کہ جب مجھ کو بخوبی اوسکا حال معلوم نہ ہو لیکن میں اس بات کو کہتی ہوں  
 یہاں نہیں رہ سکتا ہوں کہ اگر تحقیق کیا جاوی تو بیشک اس وقوف جدا گانہ اور  
 ہم وقت کا واقع ہونا غالباً کچھ بہت متعجب امر معلوم نہوگا وجہ اسکی یہ معلوم ہوتی ہے  
 کہ ہمارے دماغ کے جو دوصے ہیں جیسے دو ہات اور دو آنکھیں ہیں وہ دونوں حصے  
 ایک وقت اپنا فعل نہیں کرتے ہیں اور جبکہ ایک حصہ اپنی حالت ذاتی میں ہے اور

فعل کرتا ہے وہ دوسرا حصہ کسی سبب سے حالت مقناطیسی میں خود بخود چڑھ جاتا ہے ظاہر ہے جیسے ایک انگہ دو تون آنکھوں کا کام دیتی ہے اسی طرح دماغ کے ایک حصہ کا فعل بھی عموماً سب باتوں کے واسطے کافی ہے جس حصہ پر حالت مقناطیسی ظاہری ہو گئی ہے اوسکو پہلے مقناطیسی حالتوں کی کیفیات نظر آتی ہیں یا پڑتا ہے کہ جو فعل غائب بنی کا اون اشیاء کی نسبت ہوتا تھا جو سابق نظر آتی تھیں اس حالت میں اوس فعل کی تکرار ہو جاتی ہے۔

ہر آدمی کو معلوم ہے کہ کبھی کبھی اوس پر ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ اگر دو آدمی یکجا بیٹھوں تو معلوم ہو جاتا ہے کہ فلاں شخص فلاں بات کہیگا چنانچہ اکثر میرے اوپر بھی ایسی حالت گذری ہے یعنی میرے دل میں ایسی بات آگئی ہے کہ میں کہہ بیٹھا کہ فلاں نے تم یہ بات کہنے لگے تھے اور اوس شخص نے پھر کچھ جواب دیا ہے اور پھر پھر اوسکا کچھ جواب دیا ہے لیکن اتنا حال ضرور مجکو معلوم ہوتا رہا ہے کہ میں نے یہ بات ہمیشہ دیر میں کہی ہے اور میرے نزدیک ہر آدمی کے کہنے میں اس طرح ڈھونڈ جاتی ہے میری رائے یہ ہے کہ اس طرح کے خیال کی بھی غالباً یہی وجہ ہے کہ دو نو حصص دماغ کا فعل برابر نہیں ہوتا ہے یعنی ہمارا یہ حال ہوتا ہے کہ دماغ ایک حصے سے کسی فکر میں ہیں کہ یہ حالت حالت مقناطیسی سے کچھ مشابہ ہوتی ہو اور دوسرے حصے کے فعل سے جو کچھ گذر رہا ہے اوسکو سنتے تو جاتے ہیں لیکن کچھ خیال اوس پر اوس وقت نہیں ہوتا اور جب وہ حالت فکر کی گذر جاتی ہے تو کچھ گذر رہا ہے اوسکا وقتاً خیال آ جاتا ہے اور بسبب جمع ہو جانے دو قسم کے دھوکے گذشتہ امر کو امر آئندہ سمجھ لیتے ہیں یہ بھی ممکن ہے کہ دماغ کے ایک حصہ کے ذریعے سے ہم پر حالت غائب بنی اور نشین بنی کی گذر رہی ہو لیکن یہ حالت دونوں دوگانہ کے تمیز نہ ہونے کی تھوڑے عرصہ تک رہتی ہے مجکو یہ شبہ نہیں ہے

کہ اس امر کے واقع ہونے کی وجہ میں نے بالکل بیان کر دی ہے میں فقط ایک قیاس بتاتا ہوں کہ ممکن ہے کہ یہ امر بسبب نابرابر فعل و وجہ دماغ کے واقع ہوتا ہو اور غالب ہے کہ اگر مشابہ آثار عل مقناطیسی کی تحقیقات اچھی طرح کیجاوے تو اس امر کی بخوبی تبیق ہو جاوے \*

میں نے ہنوز ایک اثر کا حال بخوبی بیان نہیں کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جس ایک عضو جسم کا کسی اور عضو کو منتقل ہو جاتا ہے یہ بات تو میں کہہ چکا ہوں کہ غائب بن کر آنکھیں اگر چہ بند ہوتی ہیں الا کسی اور راہ سے اسکے دماغ تک خاص شواہین پہنچتی ہیں نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اکثر غائب بن کسی شے کو بخوبی دیکھنے کے واسطے اپنے سر پر رکھ لیتا ہے لیکن اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ قوت باصرہ یعنی ذاتی اور ظاہری قوت نظر کے علیحدہ کسی خاص عضو میں پیدا ہو جاتی ہے اکثر ایسا دیکھا گیا ہے کہ قوت باصرہ معدہ میں یا انگلیوں کے سر دن میں یا سر کی پشت میں یا پیشانی میں یا سر کی چاند میں پیدا ہو جاتی ہے اور میں نے ایک بڑے عالم سے سنا ہے کہ ایک معمول کی قوت باصرہ اسکے کف پا میں نمودار ہوئی جو کتابیں علم مقناطیسی کے باب میں بین اوں میں ایسے اذکار بھرے ہوئے ہیں اور سر اور ہات اور معدہ میں اکثر یہ قوت پائی جاتی ہے وجہ اسکی یہ معلوم ہوتی ہے کہ سر دماغ کے بہت قریب ہے اور ہات میں اس سبب سے یہ قوت نمودار ہوتی ہے کہ جن رگوں سے جس لمس ہوتا ہے اونکا فعل بہت تیز ہو جاتا ہے اور معدے میں اس وجہ سے کہ وہاں ایک جنگ ایسی رگوں کا ہو جو وہے جنگے سبب سے شرکت جس حاصل ہوتی ہے اس میں کسی طرح کا شک نہیں ہے کہ یہ آثار نمودار ضرور ہوتی ہیں اور بہت تشیلین دینی کچھ ضرور نہیں ہیں ہر معمول میں یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح اگر چہ اسکی آنکھیں بند ہوتی ہیں لیکن چیزوں کا رنگ اوسکو

نظر آتا ہے جس سامعہ کے انتقال کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں چنانچہ میں نے ذکر کیا ہے کہ جب الف اپنی سیاحی کی حالت میں ہوتا ہے تو وہ کوئی آواز نہیں سن سکتا تا وقتیکہ اوسکی انگلیوں کے سروں سے ٹونہ نہ لگایا جاوے یہ بات میں نے خود دیکھی ہے اور مجھے یقین ہے کہ اگر اوس حالت میں اوسکے کان کے اندر پستول چوڑا جاوے تو وہ اوسکی آواز کبھی نہیں سن سکتا۔

ایسے حال کی تحریر موجود ہے کہ جس ذائقہ بلکہ جس شامہ معدے میں منتقل ہو گیا باقی جس لامسہ کا یہ حال ہے کہ چونکہ جسم کے ہر عضو میں یہ حس موجود ہے اسلئے کبھی منتقل نہیں ہو سکتا ہے۔

اس انتقال جس کی یہ نہیں ہے کہ جس ظاہری مذکور اپنے ذاتی عضو سے دوسرے عضو میں منتقل ہو جاتا ہے لیکن یہ وجہ ہے کہ جس عضو میں یہ حس پیدا ہوتا ہے اوس عضو کی رگین گویا اس بات کا ذریعہ ہو جاتی ہیں کہ وہ جوہر جس کے ذریعے سے یہ اثر ہوتا ہے دماغ تک پہنچے پس انگلیاں یہ فعل نہیں کرتے ہیں کہ شعاعوں کو جمع کر کے اونکو شیشیہ پر مرتسم کریں اور مطابق علم مناظر و مرایا کے دماغ تک اوس ارتسام کو پہونچاویں بلکہ انگلیوں کی رگین اوس جوہر کو سیدھا دماغ تک پہونچا دیتی ہیں اور دماغ میں نقش بن جاتا ہے بہر حال جہاں تک میری رائے پہونچتی ہے مجکو یہی طریق معلوم ہوتا ہے۔

ایک عجیب اثر یہ ہے کہ ظاہر میں جو تکلیف معمول کو ہو وہ عامل کو معلوم ہوتی ہے مثلاً اگر معمول کے سر میں یا دانت میں درد ہو یا وجع مفاصل کا آزار ہو تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ عامل کو اپنے جسم پر یہ تکلیفیں معلوم ہوتی ہیں گویا اوسکو پہلے سے یہ بات معلوم نہ کہ معمول کو اس طرح کی تکلیف ہے اور کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ عامل کو یہ تکلیف معلوم ہوتی ہے تو اوس وقت معمول کو آرام ہو جاتا ہے مجکو یہ تعین

بخوبی نہیں ہے کہ یہ دوا اثر اس طرح آپس میں ربط رکھتے ہیں کہ جیسا علت و معلول میں  
 ربط ہوتا ہے اس واسطے کہ عمل متفاطمیسی کے سبب سے اس طرح بھی معمول کی تکلیف  
 جاتی رہتی ہے کہ عامل کو وہ تکلیف نہ معلوم ہوا اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ عامل کو تکلیف  
 معلوم ہوا اور معمول کو آرام کی یہی نہ معلوم لیکچر بات اکثر ہوتی ہے کہ جب عامل ارادہ  
 اس واسطے عمل نہ کرے کہ معمول کی تکلیف رفع ہووے تو گویا وہ درد عامل کو اڑ کر  
 لاحق ہو جاتا ہے اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ معمول کی تکلیف رفع بھی ہو جاتی ہے  
 مگر اسوجہ سے نہیں کہ عامل کے جسم پر ثقل ہو جاتی ہے بلکہ فقط اس سبب  
 کہ معمول پر عمل متفاطمیسی کیا جاتا ہے \*

مجھ کو خود ایک مرتبہ اس امر کا تجربہ ہوا ہے کہ عامل کو تکلیف ہو سکتی ہے اوس تجربہ میں  
 سین خود معمول تھا مجھ کو کئی سال سے یہ مرض تھا کہ نقاہت بہت تھی اور اعضا  
 ورم کر کے درد کرتے تھے چند عرصہ سے یہ مرض بہت رفع ہو گیا ہے فقط اس  
 حالت میں ہی نمودار ہوتا ہے کہ جب میں بہت چلون یا بہت دیر تک کھڑا ہوں  
 ایک دفعہ لیوس صاحب نے میرے اوپر اس غرض سے عمل کیا کہ لوگوں کو  
 دکھا دیں کہ وہ اپنے اختیار سے معمول کے جسم کے پھون کو بیکار کر سکتے تھے  
 اوس وقت تک میرے اوپر کبھی ایسا تجربہ نہیں ہوا تھا اور میرا جسم عمل متفاطمیسی کا  
 کچھ تھوڑا ہی اثر پذیر تھا اور لیوس صاحب کو اپنی طبیعت کا سبب زور صرف گنا  
 اور تب یہ بات حاصل ہوئی کہ میں اپنی ٹانگ فرش پر سے نہیں اٹھا سکا اور  
 اوس وقت انھوں نے میری ٹانگ پر اپنے ہاتھوں کی حرکت سے بھی عمل کیا  
 لیکن اس نیت سے نہیں کہ میرا درد رفع ہو اس واسطے کہ اوس وقت میں نے  
 درد کی کچھ شکایت نہیں کی تھی دوسرے روز لیوس صاحب کو نقاہت ایسی  
 ہوئی اور ورم اور کمزوری ٹانگ اور ٹخنے میں ایسی ہوئی کہ انکو لاچار پڑی

باندہنی پڑی اوتھوں نے مجھ سے بیان کیا کہ اکثر اونکو ایسی حالت ہو جاتی ہے  
 اسواسطے کہ اونکا مزاج بہت نازک ہے اور عمل مقناطیسی کا اثر جلد قبول کر لیتا ہے  
 لیکن اگر اونکو معلوم ہوتا کہ میری اعضا میں ایسا مرض ہے تو وہ ایسی تدبیر کر لیتے کہ اون پر  
 اثر نہ ہو تا جو کچھ میں نے دیکھا ہے اوس سے مجھے یقین ہے کہ یہ سب باتیں سچ ہیں  
 ایک اثر یہ بھی ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کو کسی عضو میں تکلیف ہو تو اگر ایک رومال  
 یا دستانہ اوس عضو پر رکھ دیا جاوے اور رمال کو پاس بچھ دیا جاوے تو عامل کو  
 وہ تکلیف ہونے لگتی ہے مجھ کو اسکا تجربہ خود نہیں ہوا ہے لیکن ایسے شخص سے چل  
 سنا ہے جسکے بیان پر مجھے کامل اعتبار ہے اسکا حال اور زیادہ اوس فصل میں  
 بیان کیا جاوے گا جہاں غیر ذی روح اشیاء پر عمل مقناطیسی کیے جانے کا ذکر ہوگا  
 کبھی کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ اگر عامل کو کچھ مرض یا تکلیف ہو اور تندرست شخص پر عمل  
 کرے تو اوسکا در و معمول پر منتقل ہو جاتا ہے البتہ یہ بات اکثر نہیں ہوتی ہے اور  
 کہ عموماً یہ قاعدہ بند ہوا ہے کہ جب تک عامل تندرست نہو تب تک وہ عمل مقناطیسی  
 نہیں کیا کرتا ہے لیکن میں نے ایک بار دیکھا ہے کہ عامل کے سر کا در و معمول پر منتقل  
 ہو گیا اور تمام دن معمول کے سر میں در رہا حالانکہ عامل کا در بالکل رفع ہو گیا  
 بہت سی مثالیں ایسی تحریری موجود ہیں اور آتی سبب سے یہ قاعدہ باندھا گیا ہے  
 کہ جب تک عامل تندرست نہو تب تک وہ عمل نہیں کرتا \*

خطائیدہ میں میں اون آثار کا ذکر کرونگا جو ایسی حالت میں پیدا ہو سکتے ہیں  
 کہ خواب کی نوبت معمول پر نہ پہنچے بلکہ وہ جاگتا رہے بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ چلت  
 حالت مقناطیسی سے جدا ہوتی ہے ان اعمال کے نام بھی جدا جدا رکھے ہوئے ہیں  
 اوس خط میں میں وہ ترکیب بھی بیان کرونگا جس سے بریڈ صاحب ایک خاص  
 حالت خواب مقناطیسی کی پیدا کرتے ہیں \*

## نوان خط

مین اوپر کہہ چکا ہوں کہ بہت سے عجیب آثار اشخاص پر اونکی حالت اصلی اور  
 بیداری مین روزانہ اس طرح پیدا ہو سکتے ہیں اور روزانہ پیدا کیے جاتے ہیں کہ  
 اون پر عمل معروف متناطیسی اسطور پر کیا جاوے کہ اونکی طرف نظر جا کر دیکھا جاوے  
 یا ہاتھوں سے اسطور پر عمل کیا جاوے کہ نوبت خواب کی نہ پہونچے یا حامل خواب کا  
 پیدا کرنا نہ چاہے بلکہ معمول کو حالت بیداری مین رہنے دی یہ آثار اکثر اس طرح کے  
 ہوتے ہیں کہ حامل کو معمول کی حرکات و سکنات اور جو اس اور حساس اور مرضی  
 اختیار ہوتا ہے بیان اونکی تکرار کی ضرورت نہیں ہے اس واسطے کہ اول تو ہر ایک کا  
 مقام مناسب پر جداگانہ ذکر ہو چکا ہے اور دوسرے اس واسطے کہ اب مین ایک اور  
 ترکیب کا ذکر کرتا ہوں جس سے وہ پیدا ہو سکتے ہیں فقط آپ کو اتنی بات یاد دلانی  
 ضرور ہے کہ یہ آثار دونو حالتوں مین ترکیب معروف سے پیدا ہو سکتے ہیں یعنی  
 حالت خواب مین بھی اور حالت بیداری مین بھی اور مین نے دونو حالتوں مین  
 اس ترکیب معروف سے یہ آثار پیدا کیے ہیں لیکن یہ آثار اس طرح سے بھی پیدا  
 ہو سکتے ہیں کہ حامل کی ذات کا اثر معمول پر نہ ہو بلکہ معمول کا اپنی ذات کا عمل اس پر  
 اول بات یہ بیان کر دینا کہ جو آثار ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب حالت بیداری مین پیدا

کرتے ہیں اور انہیں اور ان میں جو لیوس صاحب ابھی حالت میں پیدا کرتے ہیں کچھ بھی فرق نہیں ہے یہ بات البتہ ہوتی ہے کہ ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب بعض اوقات بعض ایسے آثار پیدا کرتے ہیں کہ بعض اوقات لیوس صاحب کو کو پیدا نہیں کر سکتے ہیں لیکن وہ آزمائش تو ضرور پیدا کر سکتے ہیں اور علیٰ ہذا القیاس بعض آثار لیوس صاحب بعض اوقات ایسے پیدا کر سکتے ہیں کہ ان کی آزمائش ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب نہیں کرتے ہیں اگر وہ آزمائش تو پیدا کر سکتے اور فی الحقیقت بعض حالات میں انہوں نے پیدا کیے ہیں پس اتنا ہی فرق مجھ کو اتنا ہی معلوم ہوا ہے اور وجہ اس فرق کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ وقت محدود ہوتا ہے اور بعض دفعہ ایک خاص اثر ایسی خوبی کے ساتھ نمایاں ہوتا ہے کہ اس کی نمائش بہت دیر تک کھائی اور دیگر تجربات کے واسطے وقت نہیں رہتا لیکن میں نے کبھی کوئی اثر ایسا کو نہیں دیکھا ہے جو کسی نہ کسی وقت حالت بیداری معمول میں دو نو نہیں پیدا کر ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی یہ ترکیب ہے کہ ایک شخص کے دست چپ کی متبیلی پر ایک جھوٹا سکہ یا ایک جسد کی چیز جو دو طرف سے جذب ہوا اور اس کے پیچ میں ایک مٹی چکر چوٹا سا بھا ہوا ہو رکھ دو تپتے ہیں اور جو شخص آزمائش پر راضی ہوا وہ کہتے ہیں کہ دس یا پندرہ منٹ تک اس کی طرف دیکھتا رہے شرط یہ ہے کہ وہ شخص طبیعت کج جاکر دیکھتا رہے اور بالکل خاموش رہے اور عمل کے ہونے کو اپنی طبیعت سے نہ روکے۔ ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کہتے ہیں کہ یہ ترکیب سب سے پوشیدہ نہیں رکھی ہے ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب یہ بات نہیں کہتے ہیں کہ جو شخص ارادہ عمل کے ہونے کو روکتے ہیں اوپر ہم اثر کر سکتے ہیں یا اوپر جو سکے کی طرف نہیں دیکھتے ہیں بلکہ جو اون کے گرد آدمی بیٹھے ہیں ان کو دیکھتے ہیں نہ اوپر جو بجائے سکے کے طرف دیکھنے کے اپنی آنکھیں بند کر لیتے ہیں فی الحقیقت ایسے اشخاص



عمل نہیں ہوتا ہے :

جو شخص سکے کی طرف دل لگا کر اور نظر جا کر دیکھتے ہیں اور باقی سب شرطوں کو ہی ملحوظ رکھتے ہیں اور ان میں سے اکثر ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی مرضی کے مطیع ہو جاتے ہیں پہلے ڈاکٹر صاحب موصوف اس بات کو دریافت کرتے ہیں کہ ان اشخاص میں سے کس پر اثر ہوا ہے اور ترکیب اس بات کے دریافت کرنے کی یہ ہے کہ ایک ایک آدمی سے وہ کہتے ہیں کہ اپنی آنکھیں بند کر لو اور پھر وہ اوسکی پیشانی کو اپنی اونگی سے چھوتے ہیں اور آنکھوں کے اوپر ہات گذارتے ہیں پلکوں کو ذرا ایک جانب کو ہات کو تیز حرکت دیکر دبا دیتے ہیں اور پھر اس شخص سے کہتے ہیں کہ تم اپنی آنکھوں کو کھول نہیں سکتے ہو اگر باوجود اس کے حکم کے وہ شخص آنکھ کھول سکے تو وہ اوسکا ایک ہات پکڑ کر کہتے ہیں کہ ہماری طرف دیکو اور فوراً اوسکی طرف نظر جا کر دیکھتے ہیں اور پھر وہی عمل کرتے ہیں جو پہلے کیا تھا اگر تو دوم ہی معمول آنکھ کھول سکے تو اسوقت اس پر عمل نہیں کرتے اور دوسرے شخص کو آزماتے ہیں میرے اوپر اذکار اختیار دوسرے مرتبے میں ہو گیا تھا یعنی مجھ کو آنکھوں کو کھولنے کی قدرت نہیں رہی تھی یہ بات دیکر انہوں نے مجھے کہا کہ اب تم آنکھ کھول سکو گے اور فوراً مجھ کو آنکھ کھولنے کی قدرت ہو گئی میں نے خصوصاً غلوت میں دیکھا ہے کہ اکثر آدمیوں پر ایسا اثر ہو جاتا ہے اور اگر تھوڑے آدمی بھی جمع ہوں تو ان میں سے ضرور ایک نہ ایک پر عمل ہو جاتا ہے جبکہ اگر اثر کا ہونا دریافت ہوتا ہے اور اسے ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ ٹھہرے ہو اور اپنی آنکھیں بند کیے رہو باقیوں کو رخصت کر دیتے ہیں :

آپ ایک آدمی کو لیکر وہ آزمائیتے ہیں کہ آیا اثر اس پر قائم ہے یا نہیں اور یہ آزمائش اس طرح ہو جاتی ہے کہ اوسکو آنکھوں کے کھولنے کا اختیار نہیں ہو جاتا

انھوں نے دیکھ لیا کہ آکھین نہیں کھول سکتا ہے تو اپنے ہاتھوں سے اسکو  
دونوں ہونٹ دبا دیتے ہیں اور گلے کے نیچے ذرا ہاتھ کو حرکت دیکر کہتے ہیں  
کہ اب تم سو نہ نہیں کھول سکو گے اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ وہ آدمی سو نہ نہیں  
کھول سکتا ہے بعد اس کے وہ کہتے ہیں کہ اپنے ہاتھ پھیلا دو اور اس کے دونوں  
ہاتھوں کی ہتھیلیاں ملا دیتے ہیں اور ذرا دبا کر کہتے ہیں کہ اب تم ہتھیلیاں الگ  
نہیں کر سکتے ہو چنانچہ ان کے علمدہ کرنے کا اختیار اس شخص کو نہیں رہتا  
یا وہ یہ کرتے ہیں کہ معمول سے کہتے ہیں کہ اپنے سر پر اپنے ہاتھ رکھو اور پھر  
کھدیتے ہیں کہ اب تم اپنے ہاتھ سر پر سے نہیں اٹھا سکتے ہو چنانچہ اسکا او  
اس شخص کو ناممکن ہوتا ہے ان سب صورتوں میں جب ڈاکٹر صاحب موصوف  
کہتے ہیں کہ اب تم یہ بات کر سکو گے یا فقط آخر کہتے ہیں تو پھر اسکو اختیار علمدہ  
کرنے کا ہو جاتا ہے۔

اسی طرح سے ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب یہ اثر دکھاتے ہیں کہ معمول کی حسن میں  
فرق آجاتا ہے مثلاً اگر وہ کہیں کہ تم ہاتھ یا پاؤں نہیں ہلا سکتے ہو تو معمول نہیں ہلا  
اور اس کے جس میں بیان تک فرق آجاتا ہے کہ اگر سخت تکلیف اسکو دیا جاوے  
تو اسکو معلوم نہیں ہوتی یا اگر کوئی سردی ہو تو ڈاکٹر صاحب کو کہنے سے معمول کو  
بہت گرم معلوم ہوتی ہے یا ان کے کہنے سے معمول کو سردی بہت معلوم ہوتی  
یا اسکو پانی کا مزاد وہ دیکھ لیا براہی شراب کا سا معلوم ہوتا ہے حصہ دوم میں  
کچھ تشلیں لکھی جاوئیں۔

ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کو معمول کے ارادی پر بھی اختیار ہوتا ہے یعنی اگر وہ کہیں  
کہ ایک منٹ میں سو جاؤ یا گاؤ تو سو جاتا ہے یا گاؤ لگتا ہے اور ایک رومال فریق  
رکھ دین اور اسکو کہیں کہ اس پر سے تم کو نہیں سکتے ہو تو کہیں نہیں کوہ سکتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف کو معمول کے حافظہ پر بھی اختیار ہوتا ہے چنانچہ معمول آدمی کے حکم سے اپنا نام دیا اور کسی شخص کا نام بھول جاتا ہے بلکہ حروف بھی کا ایک ایک حرف بھول جاتا ہے ۛ

علاوہ اسکے ڈاکٹر صاحب موصوف کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ جس چیز کو چاہیں ویسا معمول سمجھ لے مثلاً گھڑی کو ناسدان یا ایک گھڑی کو گٹا سمجھ لے یا جان کچھ ہی چیز موجود نہیں مگر یہاں جو وہ چاہیں وہ چیز معمول دیکھ لے مثلاً خالی مکان جان پڑیا نہیں ہے وہاں چڑیا دیکھنی لگے یہ دھوکا کامل ہو جاتا ہے اس سے علاوہ ڈاکٹر صاحب کو یہ اختیار ہے کہ معمول آپ کو صبر مرضی اونکی کوئی اور غیر سمجھ لے مثلاً کوئی نواب یا وزیر یا بادشاہ سمجھ لے اور عینہ اون لوگوں کی نقل کرتا ہے اور ڈاکٹر صاحب چاہیں تو کسی مضمون علمی پر درس دینے لگتا ہے یا کسی فوج کا افسر بن جاتا ہے اور خیالی سپاہ سے قواعد لینے لگتا ہے ۛ

علاوہ ان سب باتوں کے ڈاکٹر صاحب موصوف کو معمول کے جذبات پر اختیار ہوتا ہے مثلاً اگر معمول ہنستا ہو تو اسکی ہنسی فوراً بند کر دیتے ہیں اور اسکو سنجیدہ یا غمگین بنا دیتے ہیں یا اسکو نہایت خوش کر دیتے ہیں اور بلا تماشہ ہنستا جاتا ہے اور اگر اس سے دریافت کیا جاوے تو بالکل وجہ ہنسنے کی نہیں بتا سکتا ہے ۛ میں نے ان سب اختیارات کا عمل سیکڑوں طور پر ہوتے دیکھا ہے اکثر یہ اثر فوراً ہو جاتا ہے اور فقط حال کے کہنے سے فوراً جاتا رہتا ہے اور اس عمل میں کوئی امر پوشیدہ نہیں یہ آثار اس طرح ہوتے ہیں کہ گویا قدرتی ہیں اور جو شخص چاہے آزمائے اور کر سکتا ہے البتہ شاید ہر شخص ابتداء میں ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کے برابر عمل کر سکے لیکن صبر اور استقلال کے ساتھ ہر عامل کو بخوبی یہ اختیار حاصل ہو سکتا ہے اور محض ایسے آثار کے پیدا کرنے میں کچھ دشواری نہیں ہوتی ہے اگر تلاش کریں تو اچھو معمول

بہت ملوث ہیں یعنی ایسے معمول جن پر عمل کا اثر بخوبی ہو میرے مکان پر ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب نے اپنے عمل کے آثار تین مرتبہ بہت اچھی طرح سے دکھائے ایک تو ایسا شخص کہ جسکو آنھوں نے کبھی پہلے نہیں دیکھا تھا اور اوسپر اونکا عمل بہت اچھی طرح دوسرے شخص پر بھی اونکا عمل اچھا ہوا اور تیسرے شخص پر بھی اچھا عمل ہوا اس تیسرے شخص پر کبھی پہلے کسی نے عمل نہیں کیا تھا ان شخصوں کا مفصل ذکر حصہ دوم کیا جاویگا میں ہر ایک جزو عمل کو بخوبی تصدیق کر سکتا ہوں اور میں بیشمار مثالیں بیان کر سکتا ہوں لیکن زیادہ مثالوں کا ذکر کرنا فضول ہے جس جس نے عمل کو ہوتے دیکھا ہے اونکو اوسکی رہتی اور صحت میں ذرا بھی شک نہیں رہا

اگرچہ ان آثار کے واقع ہونے کی دریافت کیجاوے تو پہلے یہ بات ملحوظ رکھنی چاہیے کہ عمل کے چل جانے کے واسطے یہ بات اول ضرور ہے کہ معمول کی طبیعت عمل کی اثر پذیر ہو دوسرے یہ کہ ایک خاص حالت معمول پر واقع ہونی چاہیے تاکہ عمل کا اثر ہو ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کو عمل میں یہ حالت معمول پر معمول کے ہی فعل سے حاصل ہوتی ہے لیکن خیال رکھنا چاہیے کہ معمول کا اپنا اثر اوسکی ذات پر فقط اتنا ہی ہوتا ہے کہ اوسکی طبیعت جمع ہو جاتی ہے اور طبیعت کے جنم کے بہتے ایک ایسی حالت واقع ہو جاتی ہے کہ پھر جو عمل کیا جاتا ہے تو اوسکے چل جانے اور اود ہو جاتی ہے

یوس صاحب کا عمل اسطرح ہوتا ہے کہ صاحب موصوف فقط یا پنج منٹ تک طبیعت کو جما کر معمول کی طرف دیکھتے ہیں اور معمول یا تو اونکی طرف دیکھتا ہے یا کسی اور شے کو دیکھتا ہے جو اونکی طرف واقع ہے باقی شرطیں وہی ہیں جو ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کے عمل میں ہوتی ہیں بعد دیکھنے کے یوس صاحب بعض حرکتیں اودکرتے ہیں جنہیں معمول بخوبی عمل کا اثر ہو جاتا ہے

مین نے اوپر ذکر کیا ہے کہ دونوں ترکیبوں سے ایک سی ہی حالت واقع ہوتی ہے اس بیان سے یہ سمجھنا چاہیے کہ ایک سی حالت فقط اس معنی میں واقع ہوتی ہے کہ عامل کو معمول پر اختیار ہوتا ہے لیکن میرے خیال میں یہ بات ہے کہ دونوں حالتوں میں دراصل کچھ فرق ضرور ہوگا اس واسطے کہ ایک حالت میں معمول کی اپنی ذات کا عمل زیادہ ہوتا ہے اور دوسری حالت میں ایک غیر شخص کا یعنی عامل کا زور اوپر پہنچتا ہے بلکہ اس بات کا تجربہ نہیں ہوا ہے کہ معمول پر ان دونوں میں سے کسی ایک ترکیب سے دوسری ترکیب سے زیادہ اثر ہوتا ہے یا نہیں بعض اوقات ایک ترکیب کا زیادہ اثر معلوم ہوتا ہے بعض اوقات دوسری ترکیب کا لیکن جہاں تک بلکہ تجربہ ہوا ہے وہ زیادہ اثر ہو جانے کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ شرائط بخوبی پوری ہوتی ہیں تو اثر قوی ہوتا ہے بلکہ خوب یقین ہے کہ اگر آٹھ دس آدمی عامل کے سامنے رو بہ پیش ہیں اور سچے دل سے شرائط کو پورا کریں تو دونوں ترکیبوں سے سانتا آٹھ آدمیوں پر ان میں سے اثر ہو جاوے گا اور اگر زیادہ وقت صرف کیا جاوے تو کل آدمیوں پر کچھ نہ کچھ اثر ہو جاوے گا۔

جن آدمیوں کو طب میں دخل ہے انکو واضح ہوگا کہ ٹیڑھا اثر جنکا ذکر ہو رہا ہے اور جو حالت بیداری میں پیدا ہوتے ہیں تلقین پر موقوف ہیں تلقین کے اثر کو اکثر لوگوں نے دیکھا ہے لیکن اس بات کا ثابت کرنا کہ تلقین کا اثر آسانی سے اور بہت آدمیوں پر ہو سکتا ہے یہاں تک کہ لوگوں کو اوپر اعتقاد ہو جاوے زمانہ حال اور مشائخ علم و عمل متفطیس حیوانی کے واسطے باقی تھا۔

اگر ہم تلقین کو زور سے اثر متفطیس پیدا کرنا چاہیں تو غالب ہے کہ تا حال کہ ایسے آدمی عمل نہ کیا جاوے کہ جسکی طبیعت نہایت اثر پذیر ہو اثر کامل ہوگا بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ اگر ان پر ایک مرتبہ عمل کیا جاوے تو پھر پیچھے بھی اوس عمل کا اثر

اوپر بلا کسی سامان کے ہو سکتا ہے مجھ کو اس بات کا تجربہ نہیں ہے کہ کسی آدمی  
 اول ہی مرتبہ بلا ترکیب معروف ابتدائی کے فقط تلقین کا عمل ہو سکتا ہے یا نہیں  
 لیکن میری رائے یہ ہے کہ غالب ہے کہ بعض اشخاص پر اس طرح عمل کیا جاوے  
 مگر عموماً ترکیب معروف ابتدائی کی مرتبہ اول ضرورت ہوتی ہے گو بعد ازاں ان کی  
 ضرورت نہیں رہتی ہے۔

جس سبب سے وہ حالت پیدا ہو جاتی ہے حسین تلقین کا اثر ہوتا ہے اس کی حقیقت  
 اور جوہر متناطیسی کی جسکا اثر ترکیب معروف سے ہوتا ہے ایک حقیقت ہے اس واسطے کہ  
 اگر تلقین کا زور زیادہ دیتا گیا جاوے تو خواب متناطیسی پیدا ہوتا ہے اور علم  
 آثار اس خواب کو نمودار ہوتے ہیں اس معاملہ میں زیادہ مفصل بحث آگے کیا ہو گی  
 ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی ترکیب میں یہ بات ہے کہ معمول کا اپنی ذات پر سبب ہے  
 کہ ایک شے کی طرف نظر جا کر دیکھتا ہے زیادہ زور ہوتا ہے ہم جانتے ہیں کہ  
 برید صاحب کی ترکیب میں اگر معمول ایک شے کی طرف اس طرح دیکھے کہ اس کی  
 آنکھوں سے اوپر اور ذرا سامنے رکھی ہوئی ہو تو خواب بھی پیدا ہو جاتا ہے پس  
 چونکہ اس طرح دیکھنے سے زیادہ اثر ہوتا ہے تو ظاہر ہے کہ کم اثر بھی ہوتا ہے اور  
 پس معلوم ہوا کہ ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی ترکیب دراصل ترکیب معروف سے جدا  
 نہیں ہے مگر فرق اتنا ہے کہ ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب اور برید صاحب کی ترکیب میں  
 عامل کا اپنا حیوانی زور معمول پر نہیں پہنچتا ہے اور رسمی ترکیب دیگر میں عامل کا  
 معمول پر پڑتا ہے لیکن فرق ترکیب میں وہیں تک ہے کہ جب تک معمول کی طبیعت کو  
 عمل کے اثر پذیر ہونے کے قابل بنایا جاوے اس واسطے کہ ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب ہی  
 اپنی ترکیب کے اثر کو زیادہ کرنے کے واسطے معمول کو چھوڑ بھی ہیں اور اس کی طرف نظر جماتا  
 دیکھتے بھی ہیں بلکہ ہاتھوں سے بھی مثل ترکیب معروف عمل کرتے ہیں۔

قیاسی وجہ اثر مقناطیسی ہونی کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ جو حالت نظام عروتی یا مقناطیسی  
یا حیوانی انسان کی ہوتی ہے اور اس حالت میں بسبب عمل کرنیکے فرق آجاتا ہے جس  
یہ بات ٹھہرے تو یہ بات لائق لحاظ کے ہے کہ یہ فرق کسطور پر پیدا ہوتا ہے اگر قوت  
ذاتی انسان میں اسطور پر فرق آجاوے کہ اسکے اپنی ذاتی فعل سے وہ قوت تفر  
ہو کر خواہ سر کی طرف خواہ جلد پر خواہ دماغ میں خواہ کسی اور عضو میں زیادہ ہو جاوے  
اور اوسے کے مطابق کہیں کم ہو جاوے تو وزن کی برابری میں تو ضرور فرق  
آجاتا ہے لیکن کچھ قوت مجموعی زیادہ نہیں ہوتی ہے لیکن اگر غیر شخص کا زور کسی  
آدمی کے دماغ پر ڈالا جاوے یا کسی اور عضو پر ڈالا جاوے تو وزن کی برابری میں  
فرق ضرور آتا ہے لیکن اگر چہ یہ نسبت اور اعضاء کے اور خاص عضویں زیادہ  
زور ہوتا ہے الابداتہ دیگر اعضاء میں جتنی قوت پہلی تھی وہ قائم رہتی ہے پس  
معلوم ہوا کہ ان دونوں ترکیبوں سے ایک سی حالت پیدا نہیں ہوتی ہر سو اسکے کہ  
دونوں حالتوں میں تلقین کا اثر بمنزلہ حقیقت ہوتا ہے اور آگے دیکھا جاوے گا کہ جو  
معمول پر اپنے فعل سے برید صاحب کی ترکیب سے ہوتا ہے اسکے آثار اور اثر  
خواب مقناطیسی میں بہت فرق ہوتا ہے \*

جو آثار تلقین کے زور سے اور عمل مقناطیسی معروف سے نمودار ہوتے ہیں وہ دراصل  
ایک ہوتے ہیں لیکن غالب ہے کہ جو حالت معمول کی ایک ترکیب کی سبب سے ہوتی  
وہ حالت اوس سے مختلف ہوتی ہے جو دوسری ترکیب سے پیدا ہوتی ہے اور  
یہ اختلاف حالت خواب اور مدراج اعلیٰ میں زیادہ نمایان ہوتا ہے جب معمول  
وہ حالت گزرے جسکا اوپر بیان کیا گیا تو اوپر عامل کا اختیار ہوتا ہے عامل  
ایما کا اوپر ایسا زور ہوتا ہے کہ اوس ایما کے اثر کا روکنا اسکے واسطے نامکن  
ہوتا ہے پس اگر اوس سے عامل کہے کہ اب تم فلانا کام نہیں کر سکتے ہو تو فوراً

وہ اپنی ذات میں اوس کام کے کرنیکی قوت نہیں پاتا ہے اوسکے جسم کے پٹے اور  
 درجہ تک بیکار ہو جاتے ہیں کہ جہاں تک اوس خاص کام کے کرنیکی طاقت پہنچے  
 اوس سے زیادہ سترخی نہیں ہوتے اگر معمول کی مٹی بند ہو اور کوئی چیز بات میں  
 اور اوس سے کہا جاوے کہ تم مٹی کھول نہیں سکتے ہو اور اس چیز کو بات سے گرا نہیں  
 تو وہ اپنی بازو کو تھوڑا سا کیگا اور جس طرف چاہے حرکت دے سکے گا لیکن فقط  
 اتنی طاقت اوسکی اور گلیوں کی رگوں میں نہوگی کہ وہ مٹی کھول سکے یا اگر اوس  
 کہا جاوے کہ تم اپنا نام نہیں بتا سکو گے تو فقط اسی امر میں اوسکا حافظہ نازل ہو جائے  
 کچھ یہ بات نہیں ہوتی ہے کہ وہ بالکل بول نہ سکے یا کسی اور آدمی کا نام نہ بتا سکو  
 جب وہ پانی پیتا ہے اور اوسکو مزہ نہایت تیز برانڈی شراب کا معلوم ہوتا ہے  
 تو وجہ یہ ہے کہ اوسکا اصلی ذائقہ تلقینی ذائقہ سے مغلوب ہو جاتا ہے جس طرح کہ  
 اوس حالت میں کہ منہ میں کچھ نہ ہو اور آدمی کو برانڈی شراب خواہ اور کسی چیز کا ذائقہ  
 یاد آ جاتا ہے اسی طرح سے جب معمول کو برانڈی شراب کے ذائقہ کی تلقین کیجاوے  
 تو وہ اپنے اصلی ذائقہ کو فراموش کر کے برانڈی کا مزہ لینے لگتا ہے جیسا کہ میں اوپر  
 بیان کر چکا ہوں تلقین کے اثر کا حال مدت سے لوگوں کو معلوم ہے لیکن ایک  
 لوگ یہ جانتے تھے کہ کبھی کبھی ایسا اثر ہوتا ہے اور بیشک ایسا اثر اوسوقت میں  
 نمایاں ہوتا تھا کہ جب کوئی آدمی خود بخود اثر پذیر حالت میں پڑ جاتا تھا  
 لیکن یہ بات چند روز سے ہی معلوم ہوئی ہے کہ تلقین کا اثر بہت آدمیوں پر چند روز  
 جب غافل چاہے ہو جاتا ہے اور اغلب ہے کہ صبر اور استقلال کے ذریعے سے  
 آدمیوں پر یہ حالت پیدا ہو سکتی ہے اسکے ہونے سے ایک اور ثبوت اس بات کا  
 جو میں اوپر بیان کر چکا ہوں کہ جو بڑے بڑے آثار عمل متناطیسی کے ہیں وہ خود بخود  
 پیدا ہو جاتے ہیں اس واسطے کہ جملہ آثار بواعث قدرتی پر موقوف ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے



کہ بہت ایسے آدمیوں پر حالت اثر پذیر عمل مقناطیسی کی بیداری کی صورت میں پیدا ہو جاتی ہے جن پر حالت خواب مقناطیسی بلاقت پیدا نہیں ہو سکتی ہے اگر یہ بات صحیح ہو تو ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی اور اور عالموں کی ترکیب جو اولیٰ ترکیب سے مشابہ ہے بہت قدر کے لائق ہے اس واسطے کہ یہ بات بہت غالب ہے کہ عمل مقناطیسی کا اثر شفا کے مرض کے واسطے اس بات پر موقوف ہے کہ مہول کی طبیعت اثر پذیر عمل کی ہو جاتی ہے اور یہ حالت اس کی طبیعت کی خواب کی صورت میں ہو سکتی ہے اور اس صورت میں بھی کہ وہ شخص ہوش میں ہو اور بیدار ہو اس قیاس سے یہ بات عمل ہو سکتی ہے کہ بہت سے علاج مقناطیسی اس صورت میں ہو سکتے ہیں کہ معمول پر خواب کی نوبت نہ گزرے نہ کچھ اور آثار عمل کو نمایان ہو مریض پر فقط اتنا ہی اثر ہوتا ہے کہ اس کی طبیعت اثر پذیر ہو جاتی ہے اور کچھ اثر نہیں ہوتا ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ ایک منٹ کے عرصہ میں ایسے آدمی جو نلی سو جاتے ہیں جو ایک منٹ پہلے نہایت زور سے ہنس رہے تھے اور جو طرح نیند کے آنے کو روکتے تھے جب ہم دیکھتے ہیں کہ ایک آدمی اتنے ہوش میں ہے کہ ہر ترکیب سے تجربات کا کرنا خود بتاتا ہے اور تھوڑی دیر میں ایک بازو اوسکا ایسا مسترخ ہو جاتا ہے کہ اگر نہایت سخت تکلیف بھی اوسکو دیا جائے تو اوسکو معلوم نہیں ہوتی جب ہم خود ایسے آثار پیدا کر سکتے ہیں چنانچہ میں نے خود کچھ ہیں تو اس میں شبہ نہیں ہو سکتا ہے کہ عمل مقناطیسی بہت کار آمد ہے۔

اب میں بریڈ صاحب کی ترکیب کا ذکر کرتا ہوں میں نے ان صاحب کو عمل کرنا خود دیکھا ہے اور جو جو کچھ وہ بیان کرتے ہیں اوسکو میں خود تصدیق کر سکتا ہوں بریڈ صاحب کی ترکیب یہ ہے کہ وہ ایک شخص کی آنکھوں کی ذرا اوپر کی طرف اوپر پیشانی کے ذرا اونچے ترخ ایک شے رکھ دیتے ہیں مثلاً ایک سلائی رکھ دیتے ہو تو فوراً

اور اوسکو کہتے ہیں کہ اوسکی طرف دیکھتا رہے معلوم ہوتا ہے کہ اسطرح کی تخیلی  
 نظر سے دیکھنے کے سبب سے جو قوت تقناطیسی اوس آدمی میں ہوتی ہے اوسکی  
 سویت وزن میں فرق ضرور ہو جاتا ہے تھوڑے سے عرصہ میں اکثر اوس آدمی جو  
 جن پر یہ عمل کیا جاتا ہے سو جاتے ہیں بھگوانی ذات پر تجربہ ہوا ہے کہ اس ترکیب سے  
 بہتر اور کوئی ترکیب اس بات کی نہیں ہے کہ جب ہمیں نیند نہیں آتی ہے تو نیند  
 آجاوے بعض آدمیوں کے ح میں بعض کتاب کا پڑھنا خصوصاً ایسی کتاب کا مطالعہ  
 جسکا مضمون دلچسپ نہیں ہے ایک اثر منوم رکھتا ہے اور علاوہ خواب اور تیر  
 عبارت اور مضمون کے غالب ہے کہ ایسی منوم کتابوں کی کثرت انطاطیسی  
 معنی نکالنے کی واسطے جو فکر کرنی ضرور ہوتی ہے اور طبیعت کو جانا پڑتا ہے اور  
 یہ ہوتا ہے کہ ایک طرح کی نیند مثل خواب تقناطیسی کے پیدا ہو جاتی ہے لیکن  
 جن شخصوں کا ایسی کتابوں کے پڑھنے سے یہ حال ہوتا ہے انکو چاہیے کہ ایک  
 کمرے میں روشنی ذرا فاصلے پر رکھ کر ایک روشن چیز اپنی آنکھوں کے اوپر کی طرف  
 اسطرح رکھیں کہ اوسکے دیکھنے کے واسطے آنکھوں کو ایسا ماننا ضرور ہو جیسے کوئی  
 احوال دیکھتا ہو تو غالب ہے کہ اوسکو نیند لانے کے واسطے ایسے مضمون کی  
 تصنیفات کے مطالعہ کی حاجت نہوگی اس ترکیب سے ایک خوش آئند اور شیرین  
 خواب آنے لگتا ہے فی الحقیقت خواب کا اثر ایسی حالت میں نہایت لطیف ہوتا  
 اور خواب ہی کامل اور آرام دہ اور ہلا ہرج ہوتا ہے اس خواب کی تیشہ یہ ہے  
 کہ جیسے کوئی آدمی بہت محنت کر کے اور تھک کر کہیں بیٹھ جاوے یا لیٹ جاوے  
 اور اوسکے اوپر نیند غالب آجاوے اور وہ سو رہے ہے

چناں کہ معمول البتہ سو جاتے ہیں لیکن اگر آزمائش کیجاوے تو معلوم ہوگا  
 پیدا ہو تقناطیسی میں میں غالب ہو کہ جسوقت ہم خود اس ترکیب کو سو رہیں

جو اوپر بیان ہوئے یعنی کسی چیز روشن کو اپنی آنکھوں کے اوپر کی طرف رکھ کر دیکھ کر  
 سو جاوین تو اگر کوئی شخص آزماوے تو ہمیشہ خواب متناطیسی کی حالت معلوم ہوگا <sup>طبیعی</sup> خواب متناطیسی  
 اور عام معمولی انسان میں کچھ اس معنی میں فرق نہیں ہوتا ہے کہ بدن کو متناطیسی خواب سے  
 کچھ اور آرام ہوتا ہے اور خواب معمولی سے کچھ اور آسائش ہوتی ہے حقیقت میں فرق  
 یہ ہے کہ خواب متناطیسی میں حواس باطنی بیدار ہوتی ہیں اور جسم اور حواس ظاہری  
 سو جاتے ہیں اور فراموشی کی حالت میں مستغرق ہوتے ہیں۔ بریڈ صاحب کی  
 ترکیب ہی جو خواب پیدا ہوتا ہے اور اس خواب میں آثار نمایان ہوتے ہیں اون  
 آثار کا بیان کر بیان کرنا کچھ ضرور نہیں ہے ایک خاص درجے تک یہ آثار ایسی ہی  
 ہوتے ہیں جو خواب متناطیسی معروف میں نمایان ہوتے ہیں یعنی جدا گانہ و توفیق  
 حالت ہوتی ہے بعض حواس بند ہو جاتے ہیں اور سب سے زیادہ یہ کہ عامل کا اختیار  
 معمول پر ہوتا ہے اور وہ حالت ہوتی ہے جس میں عامل کے ملقین کا مطلق اختیار  
 اور زور ہوتا ہے سوالات کا جواب بلا اسکے کہ سونے والا جاگے فوراً دیا جاتا ہے اور  
 آخری بات یہ کہ آثار شفا کے مرض بہت نمایان ہوتے ہیں۔ بریڈ صاحب کی یہ بات  
 زور چلتا ہے کہ خفیف عورتوں کو جبکہ کسی عضو میں بھی سرج ہوتا ہے حالت خواب میں  
 اچھی طرح چلا دیتے ہیں اور کئی بار متواتر عمل کرنے کے سبب سے عضو از کار ہوتا ہے  
 پھر قوت حاصل ہو جاتی ہے بعض حالتوں میں جو عمل پہلے ہی کیا جاتا ہے اور سکتا  
 بریڈ صاحب کو زور اور طبیعت کو سبب سے بعد گزرنے حالت خواب کے اور بہت  
 بیداری میں بھی قائم رہتا ہے بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کُبلے تپکے اونٹوان کی  
 بریڈ صاحب کو حکم سے ایسے طاقت کے کام کرتے ہیں جو توانا آدمیوں سے نیز  
 ہو سکتے ہیں اور ایک اونگلی سے اتنا باری بوجھ اٹھا لیتے ہیں کہ حالت بیدار  
 دونوں ہاتھوں سے کبھی نہ اٹھا سکیں ۛ

گور بے تعجب کی ایک بات یہ ہو کہ برید صاحب اپنی معمولوں میں آثار اعلیٰ خصوصاً  
 مثل غائب بینی کے پیدا نہیں کر سکتے ہیں حالانکہ جو عامل ترکیب معروف سے عمل کر سکتے  
 اور یہ اثر اکثر پیدا کر سکتے ہیں اس بات میں دو قیاس ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ شاید  
 برید صاحب اُن شخصوں میں سے ہوں جو ایسے آثار پیدا کرنے کی قوت نہیں  
 رکھتے ہیں بہت سے عامل ایسے ہیں جو اپنے عمل سے بیماری کا علاج کر سکتے ہیں  
 اور خواب کی حالت پیدا کر سکتے ہیں لیکن اپنے معمولوں میں حالت غائب بینی نہیں  
 پیدا کر سکتے ہیں نے کئی عاملوں کا حال سنا ہے جو دیگر آثار اعلیٰ پیدا کر سکتے ہیں  
 لیکن اثر غائب بینی نہیں پیدا کر سکتے ہیں مختلف عاملوں کا جو اثر معمول پر ہوتا ہے  
 وہ اثر مختلف ہوتا ہے چنانچہ میں اوپر بیان کر چکا ہوں کہ بعض عامل ایسے ہوتے ہیں  
 کہ ان کے عمل کی معمول کو برواشت نہیں ہوتی اور معمول کو تکلیف ہوتی ہے اور  
 بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے عمل سے معمول کو آرام اور تسکین ہوتی ہے علی  
 ایسا سہی ہوتا ہے کہ بعض عامل بعض آثار پیدا کر سکتے ہیں اور بعض نہیں پیدا  
 کر سکتے ہیں۔ دوسرا قیاس یہ ہے کہ چونکہ برید صاحب کی ترکیب میں معمول کی اتنی  
 ذات کا فعل اوپر موثر ہوتا ہے اس واسطے بعض خاص آثار نمایاں نہیں ہوتے  
 حالانکہ اگر برید صاحب خود اور ترکیب سے اُن پر عمل کریں تو شاید وہ آثار بھی  
 نمایاں ہو جائیں اس بات کی نتیجہ فقط تجربات متواتر سے ہو سکتی ہے \*  
 چونکہ برید صاحب نے حالت غائب بینی کی کسی معمول پر نہیں دیکھی ہے اور نہ اُنہوں نے  
 خود پیدا کی ہے اس واسطے اُن کو غائب بینی کے واقع ہونے میں بیان تک اعتقاد نہیں  
 کہ وہ غائب بینی کے واقع ہونے سے منکر ہیں مجھ کو برید صاحب کا بہت لحاظ ہے لیکن  
 اس معاملہ میں مجھے لاچار کہنا پڑتا ہے کہ اُنہوں نے بیچہ بہت جلدی اور بلاخبر  
 مناسب کمال لیا ہے میں نے بھی خود اعلیٰ آثار مدت تک پہلے پہلے ہوتے نہیں دیکھے

چنانچہ ان خطوط میں میں نے اکثر یہ ذکر کیا ہے لیکن فقط نہ دیکھنے کی وجہ سے جو نہایت معتبر شہادت غائب بینی کے واقع ہونے کی محکوم تھی میں اوسکو رد نہیں کرتا تھا حال یہ ہے کہ جس شہر میں میں اکثر رہتا ہوں وہاں محکومت موقع ایسے عملیات کہ ہوتے دیکھنے کا نہیں بلا سوا اسکے میرے ذہن میں یہ بات تھی کہ میری اپنی ذات میں کافی قوت متفالیسی موجود نہیں ہے گویا میں کر سکتا تھا کہ جن لوگوں پر اور عالموں نے عمل پہلے کیے تھے بلکہ جن پر عمل نہیں ہوا تھا ان میں آثار شرکت خیال اور خواب متفالیسی اور یہ حالت کہ انکو تکلیف کا حس نہیں پیدا کر سکتا تھا ان باتوں میں یہ بات نہیں جانتا تھا کہ اس علم کے عمل میں طبیعت کا استقلال اور صبر ضرور ہے اور چونکہ مجھے یکبارگی ہی آثار اعلیٰ کے پیدا کرنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا میں یہ بات اپنے ذہن میں سمجھ گیا تھا کہ مجھ میں اوسکے پیدا کرنے کی قوت یزید لیکن مجھے خوب یقین ہے کہ اگر استقلال کے ساتھ عمل کیا جاتا تو ضرور آثار اعلیٰ پیدا کر سکتا اور محکوم افسوس ہے کہ فقط ناواقفیت کے سبب ہی ایسا اچھا موقع میرے ہات سے جاتا رہا فی الحال میں نے فقط آثار اعلیٰ کو ہوتا ہی نہیں دیکھا ہے بلکہ میں خود پیدا کیے ہیں اور محکوم ضرورت تحقیق علم ہذا کو ہمیشہ کرنی پڑتی ہے کہ اس علم میں کامیاب ہونیکے واسطے صرف وقت اور صبر اور استقلال ضرور ہے اگر یہ باتیں نہ ہوں تو چند آدمی ہی کامیاب ہو گئے اگر یہ جوہر طبیعت میں ہوں تو کوئی ایسا آدمی متوسط قوی کا نہیں ہے جو نہایت عجیب آثار پیدا نہیں کر سکتا ہے سوائے بعض شاذ آدمیوں جنکی طبیعت اصلی ایسی بنی ہوئی ہے کہ وہ بعض آثار نہیں پیدا کر سکتے ہیں۔

افسوس ہے کہ برید صاحب حالت غائب بینی نہیں پیدا کر سکتے لیکن محکوم امید قوی ہے کہ اگر وہ خود پیدا نہ کر سکیں تو انکو ایسا موقع مل جاوے گا کہ جب اور عالموں کی ایسی حالت پیدا کی ہو اوسکو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں مجھے خیال ہے کہ برید صاحب

حالت غش اور سلبِ حواس پیدا کی ہے یہ حالت حالت غائبِ بینی سے بھی اعلیٰ ہے اور ایسی شاذ و نادر واقع ہوتی ہے کہ اکثر عالموں کو اس حالت کا تجربہ نہیں ہوا ہے لیکن ممکن ہے کہ بریڈ صاحب کی ترکیب سے حالت غائبِ بینی پیدا ہو سکے لیکن اس معاملہ میں بخوبی آزمائش کرنی چاہیے اور تب نچتہ نتیجہ نکالنا چاہیے میری خیال میں یہ بات شکل سے آتی ہے کہ درحالیہ ایک آدمی پر ترکیب معروفِ عملِ مقناطیسی سے حالت غائبِ بینی پیدا ہو سکتی ہے دوسری ترکیب سے یعنی بریڈ صاحب کی ترکیب سے یہ حالت اوسپر واقع نہو لیکن اس امر کا تجربہ کسی ایسے شخص پر جو پہلے ترکیب معروفِ عمل ہوا ہو شافی نہیں ہے اس واسطے کہ بہت معمول ایسے ہوتے ہیں کہ جب عامل اپنے فقط اتنی بات کہہ دے کہ سو جاؤ تو بلا کسی اور عمل کے سو جاتے ہیں فقط عامل کو اتنی کہنی کافی ہے کہ فلاںے طور پر اور فلاںے وقت تک سوتو رہو اور معمول فوراً سو جاتا ہے پس عجب نہیں کہ جب ہم بریڈ صاحب کی ترکیب سے عمل کا ہونا چاہتے ہوں حقیقتاً یہ وہ حالت پیدا ہو جاوے جو ترکیب معروف سے ہوتی ہے عمل مقناطیسی کے آثار میں یہ عجیب اثر ہے کہ جب معمول پر عامل کا شل بخوبی چل جاتا ہے تو عامل نہایت کامل اور گہری نیند بہت آسانی سے پیدا کر سکتا ہے ۴

غرض کہ جو کچھ اوپر بیان کیا گیا اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ عمل معروف مقناطیسی اور بریڈ صاحب کی اور ڈاکٹر وارلنگ صاحب کی ترکیب دراصل ایک ہیں یہ دونو ترکیبیں حقیقت میں عمل مقناطیسی معروف کے شعبے ہیں لیکن غالب ہے کہ ہر ایک ترکیب بعض خاص فوائد اور بعض خاص مضرتیں ہوں اب سب کی تحقیقات احتیاط سے اور محنت سے کرنی چاہیے اور اس بات پر اعتقاد ہونا چاہیے کہ جیسے اور قدرتی حقائق دریافت کرنے سے بہت فائدہ میسر ہوا ہے ویسے ہی اس سے فوائد پیدا ہونگے اور جتنا اونکا علم زیادہ ہوگا اتنا ہی زیادہ فائدہ ہوگا حقیقت یہ ہے کہ اگر اندیشہ کچھ بھی

تو جہل میں ہے علم میں نہیں مشہور ہے کہ تھوڑا علم اندیشہ کی چیز ہے لیکن اندیشہ فقط اوسکے تھوڑا ہونے میں ہے اور علاج یہ ہے کہ اوسکو زیادہ کر لیں اگر علم کامل ہونا ممکن ہو تو اندیشہ کا ہونا ممکن نہیں ۛ

اگر آپ سمجھیں کہ جو باتیں میں نے بیان کی ہیں ایسی ہیں کہ انکی نسبت بخوبی تحقیقات ہو چکی ہے اور بخوبی سمجھ میں آتی ہیں تو آپ میری حق میں نامنصفی کرینگے حقیقت یہ ہے کہ میں ان باتوں کو اسطور پر بیان کرتا ہوں کہ انکی نسبت تصدیق اور شہادت کامل خوب حاصل ہے اور ہم یہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ انکو واقع ہونے کا اعتبار نہیں ہے اور چونکہ حل نہیں ہو سکتے ہیں اسواسطے ان پر توجہ نہ کرنی چاہیے حقیقت یہ ہے کہ جب تک مثل دیگر علوم کے اس علم کی نسبت بھی تحقیقات کما حقہ نہ ہو اور تحقیقات بھی تکمیل علمی کے طور پر نہ ہو تب تک یہ باتیں اچھی طرح سمجھ میں نہ آوینگیں جب تحقیقات بخوبی ہوں گی تو ہمارے معلوم ہوگا کہ جتنا ہمارا علم انکی نسبت زیادہ ہوتا جاوے گا اور تنہائی انکی نیابتیں جاتا رہے گا اور حسب طرح جہلا کو اب یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ان آثار کچھ بات ایسی ہے جو قدرت سے بڑھ کر ہے یہ خیال زائل ہو جاوے گا جب تحقیقات بخوبی ہوں گی تو قواعد قدرتی ہنگے رو سے یہ آثار واقع ہوتے ہیں دریافت ہو جائے خواہ تو یہ کہ جو قواعد اب معروف ہیں اوسکے ذیل میں یہ آثار آجاوینگے یا کوئی نیا قاعدہ جو اب تک معلوم نہیں ہے دریافت ہو جاوے گا ظاہر ہے کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے تب سے قاعدہ کوشش اجرام مادی موجود تھا لیکن کوئی نہیں جانتا تاوقتیکہ نیوٹن صاحب نے دوسو برس ہوئے اوسکو دریافت کیا اور جب اچھی طرح تحقیقات ہوگی تو معلوم ہوگا کہ اس علم تقناطیس حیوانی کی بھی مثل دیگر علوم کے بہت فوائد ہیں جیسا اور علوم سے انسان کو فائدہ کلا ہے اسی طرح اس علم کو اوسکونٹ ہوگا لیکن ہنوز اس علم میں اچھی طرح دخل نہیں ہے ہنوز اتنی قسط ہے

کہ جیسے تاریکی میں کوئی شے کوئی ٹوٹا ہے اور ہنوز اتنی دستگاہ نہیں ہے کہ جو خالق مطلق نے اس قوت روحانی کو انسان کو عطا کرنے سے غرض رکھی ہے یعنی اس قوت سے مطلب رکھا ہے کہ ایک آدمی کا اثر دوسرے آدمی پر ہو اس نیت کو نہ تو ہم جانتے ہیں اور نہ اسکی قدر کر سکتے ہیں :

میری غرض فقط یہ ہے کہ جو لوگ ہنوز علم تقاطیس روحانی کے عمل پر شبہ کر رہے ہیں اور کو یقین ہو جاوے کہ یہ علم لائق تحقیقات اور نہایت توجہ کے ہر میری کوشش اس علم میں فقط اتنی ہوتی ہے کہ بعض بعض حقائق جو ہیں وہ تحقیق کیے ہیں لیکن ان حقائق کی وجہ وقوع مجکو نہیں دریافت ہوئی اور میں وہ قواعد عمل نہیں کرسکتا جنکے رو سے یہ باتیں واقع ہوتی ہیں میری غرض یہ ہے کہ اس علم کی تحقیقات کیجاوے اور اگر کوئی عامل اور لائق شخص میری کتاب کو دیکھا اس بات پر متوجہ ہو جاوے کہ علم تقاطیس روحانی کی نسبت تحقیقات از روی قواعد علمی کرے تو جو کچھ محنت میں ان خطوط کے لکھنے میں کی ہے اس محنت کا اجر مجکو بخوبی مل جاوے گا :

ہنوز میں نے اس اثر عمل تقاطیس روحانی کا ذکر نہیں کیا ہے جس سے معمول کو حالت سلب حواس اور سلب حواس مع انتقال حواس حاصل ہوتی ہے یہ آثار شاذ و نادر ہوتی ہیں وجہ اسکی اب تک ذکر نہ کر نیکی یہ ہے کہ مجکو بذات خود ایسی حالت کو واقع ہونا تجربہ نہیں ہوا ہے اور مجکو منظر تھا کہ اول اول آثار کا ذکر کروں جو میں نے خود کبھی پایا خود پیدا کیے ہیں لیکن بہت آثار ایسے ہیں جو میں اب تک نہیں دیکھے ہیں اور علم ہی لا انتہائے ہے کہ غالب ہے کہ بیشمار آثار عند التحقیقات ایسے دریافت ہونگے جو اب تک کسی کو معلوم نہیں ہوئے ہیں اور نہایت خوشی کی بات یہ ہے کہ اکثر ایسے شخص جو علم کمال رکھتے ہیں اور عالم اجل ہیں اب اس علم تقاطیس روحانی کی تحقیقات شروع متوجہ ہیں اور یقین ہے کہ انکی تحقیقات سے بہت اچھا نتائج حاصل ہونگے :



## وسوان خط

اس بین عمل مقناطیسی کی اوس اثر کا ذکر کرتا ہوں کہ جس سے حالت سلب حوا  
یعنی حالت مسکوت۔ اور حالت سلب حوا اس مع انتقال حوا اس واقع ہوتی ہے  
اس حالت کے مشرح ذکر کرنے کا میں قصہ میں کروں گا اس واسطے کہ جیسا اور آثار کے  
دریافت ہونے کا مجکو موقع ملا ہے ویسا موقع مجکو ایسی حالت کے تجربہ کا نہیں  
ملا ہے نہ میں نے کسی یہ حالت خود پیدا کی ہے اور اسی سبب جو یہ اس حالت کی  
نسبت لوگوں نے کیے ہیں ان کا امتحان اپنی واقفیت سے نہیں کر سکتا ہوں  
لیکن چونکہ جن آثار کے امتحان کا مجکو موقع ملا ہے ان کی نسبت عاملوں کی میان  
میں نے درست پایا ہے اس واسطے تا وقتیکہ اس خاص حالت کی نسبت جو بیان  
عاملان کے ہیں ان کا غلط ہونا ثابت نہو میں ان کے بیانات کو صحیح اور درست

سمجھتا ہوں \*

پہلی بات یہ خیال میں رکھنی چاہیے کہ ان دونوں حالتوں میں فرق ہے ایک تو حالت مسکوت ایسی ہے کہ سب آثار ظاہری موت کی نمایاں ہوتے ہیں۔ دوسری حالت ایسی ہے کہ ظاہر معمول ایک اعلیٰ تر حالت زندگی میں داخل ہوتا ہے اور ایسے ایسے خیالات اور شائدہ فضا ہائے خوش آئند میں مستغرق ہوتا ہے کہ اس دنیا کی تمام عیش اور سکے مقابلہ میں بے حقیقت اور ناخیز معلوم ہوتے ہیں بعض عالموں کو ان دونوں حالتوں میں تمیز نہیں ہوتی ہے اور دونوں حالتوں کا نام ادھونک حالت مسکوت رکھا ہے یہ بات تو ضرور ہے کہ ان دونوں حالتوں میں مشابہت ہے اور ایک معنی میں دونوں کو حالت مسکوت کہہ سکتے ہیں اس واسطے کہ دونوں حالتوں میں یہ حال ہوتا ہے کہ گویا ایک وقت کے واسطے اس دنیا کو بلکہ اس زندگی کو چھوڑ دیا لیکن میں ایک حالت کو حالت مسکوت کہوں گا۔ اور دوسری کو حالت مسکوت مع انتقال حواس کہوں گا \*

حالت مسکوت خود بخود بھی واقع ہو جاتی ہے ایک کتاب میں ایک مزدور کا ذکر لکھا ہے کہ وہ کئی ہفتہ تک اس حالت میں رہا اس عرصہ میں اس نے فقط ایک یا دو بار کھانا کھایا اور کھانا بھی اس طرح کھایا کہ گویا عادت کے سبب سے الادہ اپنی حالت غیر سے جاگنمیں اس طرح ایک دو بار اس کو رفع حاجات بھی ہوئی غرض کہ اس شخص کی حالت ایسی تھی جیسے بعض جانور موسم سرما میں حالت مسکوت میں پڑ جاتے ہیں اس زمانہ میں ان جانوروں کو کھانے پینے کی کچھ ضرورت نہیں رہتی ہے اور حشرات غریزی کچھ کچھ اس طور پر ادھونک قائم رہتی ہے کہ جو چربی حالت بیداری اور روشن میں وہ جانور اپنے جسم میں جمع کرتا ہے وہ چربی حالت مسکوت میں اس کی حیات کو قائم رہنے کے واسطے اس کے بدن میں صرف ہوتی جاتی ہے۔ یہ آدمی اس تمام

عرصہ میں کوئی آواز نہیں سنتا تھا اور کبھی اوستے کلام نہیں کیا اور جب وہ جاگا تو اوسکو بالکل اس بات کا ہوش نہیں تھا کہ میں کتنے عرصہ تک سویا ہوں بلکہ وہ سمجھتا تھا کہ جتنے عرصہ تک روزمرہ سوتا تھا اوتنے ہی عرصہ تک اب بھی سویا تھا اور اوسکو مدت تک سونے کا فقط تب یقین ہوا کہ جب اوستے دیکھا کہ سونے کے وقت جو زرعیت سبتر تھی اوسکے جاگنے کے وقت پختہ ہو کر قابل کاٹنے کے ہو گئی تھی ملک فرانس میں بھی تو اعرصہ ہوا ایک آدمی پر ایسی حالت واقع ہوئی تھی بہت سی ایسی مثالیں تحریری موجود ہیں لیکن چند سال ہی ہوئے جب اس مزدور کا جسکا فقرہ بالا میں ذکر ہوا حال بیان کیا گیا اور اوسکے بیان کرنے میں یہ توضیح کی گئی کہ اس حالت کا واقع ہونا اس امر کا ثبوت ہے کہ حالت مسکوت کا اس طرح واقع ہونا کہ تکلیف کا حس نہ ہو ممکن ہے تو بعض آدمیوں نے جنہوں نے اپنے جی میں شبہ کر لیا تھا کہ اس بات کو نہ ماننا چاہیے کہ حالت خواب مقناطیسی میں عمل جراحی بلا تکلیف کر ہو سکتا ہے صاف کہا کہ وہ مزدور مکار ہو گا لیکن اوسکو مکار کہنے کی وجہ بھی کوئی نہیں تھی بہت عالم اور عقلی آدمی نے اوس مزدور کی حالت کو دیکھا تھا اور کسی طرح کا فریب اونسکو معلوم نہیں ہوا تھا اور یہ حال اس مزدور کا بہت مشہور ہو گیا تھا اور جا بجا اوسکا چرچا تھا۔

یہ حالت مسکوت صدمہ اتفاقیہ سے بھی ہو جاتی ہے چنانچہ ایک شخص جہاز کے مستول پر سے گر پڑا اور اوسکا سر بھٹ گیا اور کئی ماہ تک حالت بیہوشی میں پڑا کبھی کبھی بخود میں کہنا نا کچھ کھا لیتا تھا کئی مہینے کے بعد وہ لندن کو گیا اور وہاں اوسکا علاج ہوا اور اوسکو ہوش آیا تو اوسکو فوراً اوس وقت کا خیال آیا جس وقت وہ گر پڑا تھا اور اوسکو اس بات کا کچھ بھی ہوش نہیں تھا کہ اوس صدمہ کو واقع ہونے لگتا عرصہ ہوا۔

یہ مثالیں جو حالت مسکوت کی خواہ کسی قدرتی سبب سے خواہ کسی عدم اتفاقہ کے سبب سے واقع ہونے کی بیان کی گئیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی ذات میں یہ قدرت ظاہر کرے کہ عرصہ تک کھانے پینے کے بغیر رہ سکے تو اسکو متکا نہیں سمجھا جائیے غالب یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ کبھی جو حقیقت میں ایسی حالت واقع ہوئی اور لوگوں کو اس کے دیکھنے سے حیرانی اور استعجاب ہوا اور جب جلتہ میں یہ حال دیکھا گیا تو کچھ رویہ کا بھی فائدہ ہوا تو اس سبب سے بعض اوقات بعض آدمیوں نے فریب سے لپنے اور اس حالت کا واقع ہونا ظاہر کیا ہو۔

ایسی ہی بنیاد پر مالک مشرقی میں وہ قصے سننے ہیں کہ بعض آدمی کسی پہاڑ کے کھوہ میں سو رہے اور جب وہ جاگے تو انھوں نے اپنے گرد ایک نئی دنیا دیکھی یعنی صورت دنیا کی اس وقت کے مقابلہ میں کہ جب وہ سوئے تھے بالکل بدلتی ہوئی اونکو نظر آتی ظاہر ہے کہ اگر ایک آدمی ایک ہفتے یا ایک مہینے تک سو یا ہو تو مالک مشرقی کے لوگوں کے خیالات میں جو بلند پروازیان بہت ہیں اس سبب سے انھوں نے ہفتے اور مہینے کی جگہ سال اور صد ہا سال بنالیے اتنی بات اس سے ثابت ہے کہ جہاں نہایت عجیب اور حیرت انگیز باتیں بہت مشہور ہو جاتی ہیں کچھ یہ اصل افونکی ضرور ہوتی ہے۔

ایسی ہی حالت عمل مقناطیسی سے بھی یعنی ساتھ ہی پیدا ہو جاتی ہے اور جبکہ خود واقع ہوتی ہے تو ساختہ پیدا ہونا آسانی سے قیاس میں آتا ہے ساختہ حالت کی تجزیات کی تفصیل کچھ ضرور نہیں اس واسطے کہ جو آثار حالت مسکوت قدرتی کی ہوتی ہیں وہی ساختہ حالت میں ہوتے ہیں جن لوگوں نے یہ حالت ساختہ دیکھی ہے انکا بیان یہ ہے کہ جب خواب تھا مقناطیسی کی اعلیٰ حالت ہوتی ہے اور نیند نہایت گہری ہوتی ہے تب یہ حالت پیدا ہوتی ہے حالت مسکوت مقناطیسی اور حالت

خواب مقناطیسی بین تیز کرنی ضرور ہے خواب مقناطیسی کی مدت تھوڑی ہوتی ہے اور معمول کو ایک طرح کا ہوش ہوتا ہے اگرچہ یہ ہوش اداس ہوش ہے اور ہوش ہوتا ہے جو عموماً آدمیوں کو رسمی حالت میں ہوتا ہے اور معمول ہوتا ہے اور سوچتا ہے اور کچھ کام بھی کرتا ہے جیسا اوسکو کہا جاوے لیکن حالت سکوت میں ظاہر معمول ہوش ہوتا ہے اور حالت سکوت حالت خواب کی نسبت بہت زیادہ مدت تک قائم رہتی ہے بعض معمولوں کی طبیعت ایسی ہوتی ہے کہ اونکی طبیعت حالت سکوت میں داخل ہونے کی طرف زیادہ راجع ہوتی ہے اور بعض کو بہت کم کبھی طرح کا شک نہیں ہو سکتا کہ ایسی حالت سکوت فی الحقیقت واقع ہوتی ہے خیال وجوہات مندرجہ صدر کے میں بہت مفصل ذکر جزئیات کا نہیں کرتا ہوں لوگوں کو مدت سے یہ بات معلوم ہے گو اس بات پر اچھی طرح توجہ نہیں ہوتی کہ بعض آدمیوں کو جسوقت چاہیں اپنے اوپر حالت سکوت پیدا کرنے کی قیادت حاصل ہوتی ہے اور یہ بھی اختیار ہوتا ہے کہ تھوڑے عرصے کے واسطے فعل جیسا روک دیتے ہیں سٹرپرڈ صاحب نے ایک کتاب میں اس امر کی بہت شہادت جمع کی ہے چنانچہ ایک مثال اونھوں نے کرنیل ٹونزڈ صاحب کی لکھی ہے کہ کرنیل صاحب موصوف اکثر اپنے اوپر حالت ظاہری موت کی پیدا کر لیتے تھے کہ اجڑا کے رو برو ایسی حالت پیدا کر لیتے تھے اور اطباء مذکور جب اونکی ہنسن کیتھنگ ٹونڈیشہ ہوتا تھا کہ مباد امرگ حقیقی واقع ہو جاوے لیکن کرنیل صاحب موصوف تھوڑی دیر بعد اس حالت سے بیدار ہو جاتے تھے ول دھڑکنے لگتا تھا پھر پھر تنفس پھر پیدا ہوتا تھا اور تمام افعال حیات کے پھر نمایاں ہو جاتے تھے۔ بریڈ صاحب کرنیل ڈیڈ صاحب کی شہادت پر اور نیز دیگر صاحبان انگریزی کی شہادت پر کہ جنہوں نے ہندوستان میں اس بات کو دیکھا تھا لکھا ہے کہ کئی فقیر اپنے اپنے

حالت مسکوت پیدا کر لیتے تھے اور ایسا بھی ہوا کہ ان فقیرون کو ایک صندوق کو اندر بند کر کے زمین کے اندر کئی روز تک بلکہ کئی ہفتوں تک دفن کر دیا اس حال کے رہت ہونے میں کسی طرح کا شک نہیں ہے جب اون فقیرون کو زمین سے نکالا تو اونکے بدن کو ملنے اور نملانے سے پھر آثار حیات نمایاں ہوئے یہ بات تو معلوم ہو چکی ہے کہ انسان اپنے اوپر آپ ایسی حالت پیدا کر لیتا ہے کہ جن سے تلقین کا اثر اوسپر ہو جاوے بلکہ حالت خواب متفانیسی بھی اس طرح پیدا ہو جاتی ہے چنانچہ بریڈ صاحب اور ڈاکٹر وارنگ کی ترکیب سے یہ بات معمول کو حاصل ہو جاتی ہے اور وجہ اسکی یہ بیان کی گئی ہے کہ معمول اپنی طبیعت خود تک جب کسی شے کی طرف دیکھتا ہے تو طبیعت کے جمع ہونے کے سبب سے یہ بات حاصل ہوتی ہے پس اگر ذرا اور فکر کیجاوے تو ظاہر ہوگا کہ اگر طبیعت کا جامہ اور معمول کی توجہ بدرجہ غائت ایک طرف ہو تو حالت مسکوت کا پیدا ہونا عجیب نہیں جیسا کہ کرنل ٹونز صاحب اور ہندوستان کے فقیر ایسی حالت پیدا کر لیتے ہیں ممکن ہے کہ بعض صورتوں میں بعض آدمی مثل کرنل ٹونز صاحب کو دل کے فعل کو تھا دینے کا ایک خاص ملکہ رکھتے ہیں حالانکہ ایسی قدرت ہونی ناگزیر ہے لیکن اگرچہ فقیران ہند کو وجود میں افعال حیات پھر نمایاں ہو جاتے ہیں ایسی تحریر اندیشے سے خالی نہیں اسواسطے کہ اگرچہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اگر علم میں کہی پسے حالت خود بخود واقع ہو جاوے تو اس کے تمام آثار کو بخوبی ملاحظہ کریں والا میں اس بات کو جائز نہیں سمجھتا ہوں کہ ایسی حالت کے پیدا کرنے میں جد کیا جائے میں نے بچشم خود دیکھا ہے کہ بعض اشخاص شکی ایک جگہ تھے اور ان کو عمل کی تاثیر میں اعتبار نہیں ہوتا تھا تو معمول کے اصرار کرنے سے عامل نے معمول کی ایسی حالت پیدا کی کہ اوسکی نبض ایک منٹ میں دوسو مرتبہ پھر گنے لگی بلکہ یہاں تک

سرعت اوسین ہو گئی کہ پھر گہنی نہیں جاسکتی تھی حالانکہ ضعف نبض میں اتنا ہو گیا کہ حرکت شکل سے محسوس ہوتی تھی میں نے دیکھا ہے کہ اس طرح غش کی حالت پیدا ہو گئی کہ ممکن ہے کہ یہ حالت غشی حالت مسکوت ہو لیکن جب میں نے ایک بار ایسا اثر دیکھا تو میرا جی پھر کہی نہ چاہا کہ خواہ آپ ایسی حالت پیدا کرے نہ کہ کوشش کروں خواہ کسی کو ایسی حالت پیدا کرتے دیکھوں \*

حالت مسکوت مع انتقال حواس کا یہ حال ہے کہ یہ حالت شاذ و نادر پیدا ہوتی ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ یا تو شاید علان عمل متناطیسی کو ایسی حالت کے واقع ہو چکی امید نہیں ہوتی ہے یا یہ کہ وہ ایسی حالت کے پیدا کرنے کی خواہش نہیں رکھتے یہ حالت مسکوت اول سے اس بات میں مشابہ ہے کہ معمول اصلی زندگی سربال علحدہ ہو جاتا ہے اور اگر اس حالت میں زیادتی ہو تو اندیشہ زبان جان کا ہے کینیٹ صاحب نے لکھا ہے کہ اونھوں نے بعض بعض صورتیں ایسی دیکھی ہیں کہ اگر ایسی حالت زیادہ دیر تک قائم رہتی تو موت واقع ہو جاتی میں نے کبھی خیمہ حالت نہیں دیکھی ہے نہ کبھی اوسکے پیدا کرنے میں کوشش کی ہے لیکن جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے میں نے حالت رسمی خواب متناطیسی میں ایک خاص خواب کا خود بخود ایسا پیدا ہو جاتے ہوئے دیکھا ہے کہ معمول نہایت خوشی میں تھا اور جب وہ حالت رفع ہو گئی تو اس بات کا بہت شاک تھا کہ اس کجبت ناکارہ دنیا میں جہان روزانہ ایک سی ہی حالت گذرتی ہے کس واسطے واپس آگیا ہے حالت اعلیٰ مسکوت کی ایک صورت ہے اور اس واسطے اغلب ہے کہ جس معمول یہ حالت گذرتی ہے اگر کوشش کیجاوے تو حالت مسکوت اعلیٰ بھی اوسپر قائم ہو جاوے گی تاہم مجکو ایسے تجربے کے کرنے میں تامل ہے اس واسطے کہ میرے ذہن میں یہ بات جی ہوئی ہے کہ ایسا تجربہ اندیشہ سے خالی نہیں \*

لکھا ہے کہ یہ دونوں حالتیں یعنی حالت مسکوت ادنیٰ و اعلیٰ مستورات پر گاہ گاہ غور و  
 واقع ہو جاتی ہیں در حالیکہ مستورات مذکور نازک طبع ہوں یا کچھ مرض متعلق بہ عروق  
 اوں کو لاحق ہو لوگ اکثر ایسے حال سنکو کہ دستے ہیں کہ فریب کی باتیں ہیں لیکن  
 ہر چند کہ ایسی عورتیں ایسے آدمیوں کی باتوں میں بھی پڑ جائیں جو ان کی حالت دیکھا  
 کچھ روپیہ کو پیدا کرنے کی طرح رکھیں یا بعض بعض مسائل مذہبی کو فروغ دینا چاہیں  
 تب بھی اس بات کو سمجھ لینے میں کہ یہ سب باتیں فریب کی ہیں تامل اور احتیاط چاہیے  
 جن پر یہ حالت گذرتی ہے اوں کو پیر اور فرشتے بلکہ بہشت نظر آتا ہے اور جو کچھ  
 وہ دیکھتے ہیں اوسکا حال نہایت رنگینی سے بیان کرتے ہیں اگر بالفرض شاہد  
 نقطہ خیالی ہوں یعنی بطور خواب کے ہوں اور وجہ ایسے خواب کی یہ ہو سکتی ہے  
 کہ یا تو اہل مذہب کی تلقین ہو یا کچھ اونھوں کی حال پڑھا ہو اور وہ خواب میں نظر آتا  
 تب بھی ایسے مشاہدات کی نسبت فریب کا کہنا جائز نہیں ہو سکتا جس معمول کی  
 عمل مقناطیسی کی بہت اثر پذیر ہوا ہو سکے واسطے یہ بات ہو سکتی ہے کہ خواہ وہ  
 خواب مقناطیسی میں ہو خواہ نہ ہو جو کچھ عامل چاہے اور حکم کرے وہ ہی معمول کو  
 نظر آتا ہے عامل بھی یقین ہے کہ اپنی اس قوت کو خوب جانتا ہے چنانچہ بہت  
 فقر اکو علم عمل مقناطیس روحانی سے روایت سے یا بعض کتابوں کے سبب سے  
 جو عموماً معلوم نہیں ہیں واقفیت ہو اور اس عمل کو پوشیدہ کیا کرتے ہیں یہ بات  
 ہو سکتی ہے کہ ان فقیروں کے جو اعتقاد اکثر معاملات مذہب میں مضبوط ہو گئے ہیں  
 تو فقیر مذکور معمول کو ایسی چیزوں کے دیکھنے کی تلقین کرتا ہے جس میں عامل کو  
 خود اعتقاد ہے اگر عامل ایسا کرے تو حقیقت میں کچھ عیب یا گناہ نہیں ہو  
 عامل کی خواہش سے معمول کو فرشتے یا پیر اسی طرح نظر آتے ہیں جیسا کہ  
 اوں کو اکثر ڈارنگ صاحب کے معمول بہت سی ایسی اشیاء دیکھتے ہیں جو حقیقت میں



وجود نہیں ہوتیں لیکن عالمان کے یقین کے سبب سے اونکو نظر آتی ہیں  
اگر فقیر عامل اس بات کی خواہش کرے کہ معمول بہشت یا دوزخ دیکھے تو معمول  
بہشت یا دوزخ دیکھتا ہے جو عامل کے ذہن میں ہے اور بہشت میں پارسا اور  
دوزخ میں گنہگار آدمی اسی قسم کے دیکھتا ہے جسکو فقیر عامل پارسا اور سمجھتا ہے  
یہ سب باتیں اور بلکہ اون سے زیادہ بلا فریب کے واقع ہو سکتی ہیں گو ممکن ہے کہ  
بعض فقیر جو جاہل اور دہی ہیں در حالیکہ اسرار مذہب کی نسبت کچھ سمجھتے ہو رہے ہوں  
ایسا کریں کہ اپنے معمول پر جو قدرت اونکو حاصل ہے اوس سے فائدہ اٹھاتے  
اور ایسی باتیں اوس سے کہلا لیں جن سے فقیر عامل کا شوق اور جوش پایا جاسکے  
اور رستی نہ پائی جاسکے۔

الامعول اکثر سچا اور صادق ہوتا ہے اور اس بات کا ثبوت کہ یہ حالت جب خجہ بخود  
واقع ہو جاتی ہے تو اوسکا باعث وہی ہے جس سے رسمی حالت عمل متناطیسی  
پیدا ہوتی ہے یہ ہے کہ ان معمولوں کو خواب بیداری حاصل ہوتا ہے اور خود بخود  
بہت آثار حالت ادنیٰ عمل متناطیسی کے اون میں نمایاں ہوتے ہیں اغلب ہے  
کہ جو قدرتی اشیاء یا اشخاص یہ معمول دیکھتے ہیں اس سبب سے دیکھتے ہیں کہ  
اونکو حالت غائب بینی حاصل ہوتی ہے۔

ایسے اشخاص کی حالت کی نسبت اکثر یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو اشیاء یا اشخاص  
موقع پر موجود ہوتے ہیں اون میں سے معمولوں کو کچھ روشنی نکلتی ہوئی معلوم  
ہوتی ہے بلکہ بعض اوقات خود ان معمولوں کے سر کے گرد ایک ہالہ روشنی کا  
معلوم ہوتا ہے میں اس بات کو فقط خیالی ہی نہیں سمجھتا ہوں ریش بیگ صاحب  
ثابت کیا ہے کہ سب چیزوں میں سے اور خصوصاً آدمیوں کے سر اور ہاتھوں میں  
نوعات نور نکلتے ہیں اور جو لوگ نازک طبع ہوتے ہیں اونکو اندھیرے میں یہ

لمعات نور نظر آتے ہیں بعض آدمی ایسے نازک طبع ہوتے ہیں کہ انکو حالت بیداری میں بھی روز روشن میں یہ لمعات نظر آتے ہیں اور جن لوگوں پر حالت خواب بیداری واقع ہوتی ہے وہ تو اکثر بلکہ ہمیشہ ایسے لمعات دیکھتے ہیں فرض کہ معمول کی عروق کی حالت ایسی ہے کہ یہ لمعات نور مجتمع ہو کر تیز ہو جاویں تو اگر نازک طبع آدمی اور معمولوں کے قریب جاویں تو یقین ہے کہ بعض بعض کو روز روشن میں معمول کے جسم میں ٹوٹکتی ہوئی یہ لمعات نظر آویں گے اور تاریکی میں نہ آویں گے کو نظر آویں گے اگر یہ لمعات نور ایک مرتبہ دیکھے جاویں تو غالب ہے کہ دیکھنے والو کو ایسی حیرانی اور استعجاب ہو گا کہ وہ اس امر کو ایک عجیبہ بین گے اور سنجیدگی سے گزر کر اس کے بیان میں مبالغہ کرینگے :

سرمنبری ماریس صاحب اور اور لوگوں نے لکھا ہے کہ اکثر ایسے ہائے اور آدمیوں کے سر کے گرد نظر آتے ہیں جو حالت مرگ میں ہوتے ہیں اور اس بات پر تمام دنیا کو اعتقاد ہے کہ حالت مرگ میں آدمی اکثر صورتیں دیکھتے ہیں غالب ہے کہ یہ صورتیں انکو بسبب واقع ہونے حالت غائب بینی کے نظر آتے ہیں :

ہمکو چاہیے کہ حالت اعلیٰ مسکوت کے آثار کو ہر قوفی سے نتیجہ فریب کا نہ سمجھیں بلکہ اس امر میں اچھی طرح تحقیقات کریں مذکور ہے کہ بعض صورتوں میں قوت ہانڈا فعل بیکار ہو جاتا ہے اور معمول تھوڑے عرصہ تک ہوا میں بلا کہ سطح کو سہارا دے معلق رہتا ہے چنانچہ ایک عورت کا اس طرح معلق رہنا مشہور ہے یہ بات مستحکم معلوم ہوتی ہے لیکن اسکی نسبت بھی میں یہ بات نہیں کہہ سکتا ہوں کہ یہ بیان دروغ عمل مقناطیسی کی ساختہ حالت میں بہت آثار اس قسم کے ہیں جن سے ہوا میں معمول کا معلق رہنا امر ممکن الوقوع معلوم ہوتا ہے چنانچہ عامل کو معمول کی نسبت ایسی قوت کشش حاصل ہوتی ہے کہ بعض بہت طاقت ور عامل اپنی قوت کشش سے

سبب سے یہ نوبت پیدا کر دیتے ہیں کہ معمول فرش پر سے بلند ہو جاتا ہے اور بمقابلہ قوت جاذبہ زمین کے ایسے موقع ہو امین متعلق رہتا ہے کہ جس موقع میں ایک لمحہ تک بجز تاثیر قوت عامل کے نہیں ٹھہر سکتا تھا اور فرش پر گر نہیں پڑتا ہو۔ حالت سکوت اعلیٰ جو عمل مقناطیسی کی حالت میں واقع ہوتی ہے اس معنی میں حالت ساختہ کہی جاسکتی ہے کہ عمل مقناطیسی کا ایک نتیجہ ہوتی ہے اور غالب ہے کہ اکثر بلا عمل مقناطیسی پیدا ہوتا ہے یہ حالت اون لوگوں پر جو باوجود تندرستی بہت زیادہ اثر پذیر جو ہر مقناطیسی کے ہوتے ہیں خود بخود بھی واقع ہو جاتی ہے اور حالت عمل مقناطیسی میں یہ حالت سکوت اعلیٰ اکثر اس طرح واقع ہو جاتی ہے کہ اس کے پیدا کرنے کی تلاش نہیں ہوتی اور شاید ہمیشہ مرتبہ اول ہی واقع ہو جاتی ہے۔

الابعض اوقات معمول ارادہ خود پیدا کر سکتا ہے +

جب یہ حالت کسی معمول پر اس طرح واقع ہوتی ہے کہ عامل غفل ہو اور اپنی خیالات کی تلقین نہ کرے بلکہ معمول کو بالکل اسطور پر چھوڑ دے کہ جو وہ خود دیکھے اپنی مرضی اور سکا بیان کرے تو نہایت عجیب باتیں دریافت ہوتی ہیں آئندہ لوگوں کو اختیار کہ جس طرح چاہیں اوس حال کو تعبیر کر لیں +

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معمول خواہ وہ مریض ہو خواہ تندرست ہو وقوع حالت سکوت اعلیٰ سے پہلے ٹھیک ٹھیک دن اور گھنٹہ اور منٹ وقوع حالت مذکور کا بتا دیتا ہے۔ چنانچہ الف فوجسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے دو برس ہوئے ایسی حالت کا واقع ہونا بتا دیا تھا اور اوس کے بعد کئی چھوٹی چھوٹی ایسی حالتوں کا وقت قوع بتایا ہے چنانچہ اب جو میں یہ خط لکھ رہا ہوں مجھ کو ایک بڑی حالت سکوت کی الف پر واقع ہونے کا انتظار ہے کیونکہ اوس نے مدت ہوئی اوسکا آٹھویں جنوری واقع ہونا بتایا پہلے یقین ہے کہ اوسکا بیان حصہ دوم میں مفصل کیا جاویگا +

جب الف حالت بیداری میں ہوتا ہے تو اسکو اپنی پیشین گوئی کی کچھ خبر نہیں ہے  
نہ اوس سے کوئی اسکا حال کہتا ہے بلکہ سوائے میرے اور دو تین آدمیوں کے  
کسی کو اس حال سے واقفیت بھی نہیں ہے \*

کیہنیٹ صاحب کی کتاب میں جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے ایک غائب بین کا اسطرح  
مذکور ہے کہ غائب بین مذکور اپنے عامل کی اجازت اور اعانت سے نہایت اعلیٰ  
حالت مسکوت میں داخل ہو جاتی تھی ایسی حالت میں وہ بیان کیا کرتی تھی کہ میں  
ایسی خوش ہون کہ بیان نہیں ہو سکتا اور کہتے تھی کہ میں فرشتوں سے باتیں  
کرتی ہوں اور اس دنیا سے یعنی زمین سے بالکل جدا ہوں اور بالکل محکوم اس  
دنیا میں واپس آنے کی خواہش نہیں بلکہ جب وہ بیدار ہوتی تھی تو کیہنیٹ صاحب کو  
بہت اہلاکتی تھی کہ پھر اس دنیا میں کس واسطے مجھ کو لے آئے ایک دفعہ جو اس  
عورت کی یہ حالت تھی تو کیہنیٹ صاحب نے اس کے اصرار کے سبب ہی اسکو ذرا  
دیر تک اوس حالت میں رہنے دیا لیکن اتنی احتیاط صاحب موصوف نے کی کہ ایک  
لڑکے کو جو بہت روشن غائب بین تھا اوس عورت کے ساتھ ہم ربط کر کے اسکو  
حکم دیا کہ بہت احتیاط سے اسکا نگہ ان رہے تھوڑی دیر تک تو ابتدا میں عورت  
بے ہوش رہی لیکن ایک تھوڑے عرصے کے بعد اس کے جسم کا حال ایسا  
متغیر ہو گیا کہ اندیشہ ہوا یعنی بظاہر بالکل مردہ معلوم ہوئی نبض تھم گئی اور بدن سرد  
ہو گیا اور تنفس موقوف ہو گیا وہ لڑکا جو غائب بین اوس سے ہم ربط تھا کھٹے لگا  
کہ یہ عورت چلی گئی اب مجھ کو نظر نہیں آتی کیہنیٹ صاحب کو بہت اندیشہ ہوا او  
بڑی دشواری اور محنت سے بلکہ خدا کی جناب میں دعائیں مانگ کر اسکو یہ بات  
حاصل ہوئی کہ عورت مذکور کے جسم پر حرارت نمایاں ہوئی اور تنفس پھر جاری ہوا  
جب عورت مذکور بیدار ہوئی تو اس نے کیہنیٹ صاحب کو بہت لغت ملاستی

کہ کسواسطے مجھے پھر دنیا میں لائے اور جو سچ اوسکو پھر دنیا میں واپس آئیگا  
 ہوا نقطہ اسطرح مہر فرغ ہوا کہ وہ نیکبخت اور پارسا عورت تھی اور کینیٹ صاحبہ  
 یہ بات اوسکے ذہن نشین کر دی کہ جو اوسکی خواہش پوری ہوتی تو نفس کشی  
 ہوتی اور نفس کشی گناہ ہے اور خدا تعالیٰ کے روبرو اوسکو جوابدہی کرنی پڑتی  
 بہت سی مثالیں ایسی کینیٹ صاحبہ کی کتاب میں درج ہیں کینیٹ صاحبہ  
 اب حیات نہیں ہیں ورنہ میں اس بات میں کوشش کرتا کہ اوسکے تجربات کو  
 دیکھتا یہ صاحب ایسے عالمتھے کہ اوسکو بہت اچھی لیاقت تھی اور تجربات بہت  
 احتیاط سے کیا کرتے تھے ان صاحب کے معمولوں کو حالت غائب میں بھی  
 حاصل تھی اور اکثر اوسکے معمولوں پر حالت مسکوت اعلیٰ واقع ہو جاتی تھی اور  
 اوسحالت میں عالم ارواح کا ذکر کیا کرتے تھے حقیقت یہ ہے کہ عالم ارواح کا  
 دیکھنا ایک خاص اثر حالت مسکوت اعلیٰ کا ہے اور نہایت اعلیٰ درجہ اس حالت کا  
 کہ جس میں معمول پر حالت مشاہیر گ طاری ہوتی ہے اور جسکا ذکر اوپر ہوا  
 بہت شاذ پیدا ہوتی ہے عموماً یہ بات ہے کہ جن لوگوں پر یہ حالت واقع  
 ہوتی ہے وہ جو کچھ دیکھتے ہیں اوسکا حال فصل بیان کرتے ہیں \*  
 اس میں تو شک نہیں کہ کینیٹ صاحب کو اس عمل میں بہت اعلیٰ شوق تھا  
 لیکن اوسکی کتاب کے مطالعہ سے ہرگز یہ بات نہیں پائی جاتی کہ شوق کے  
 سبب سے کچھ اوسکی عقل میں فتنہ آیا ہوا ہو بہت آدمی بلا تحقیقات یہ بات سمجھتی ہیں  
 کینیٹ صاحب کے معمولوں کو جو حالات نظر آتے تھے فقط بصورت خواب  
 نظر آتے تھے اور جیسے خیالات صاحب صوفیہ کی عالم ارواح کی نسبتیں ویسا ہی بیان  
 اوسکے معمولوں کا ہوتا تھا چنانچہ محکو بھی ایسا ہی خیال پہلے پہلے ہوتا تھا  
 لیکن بلا تحقیقات مناسب میں کسی رائے پر قائم نہیں ہوتا ہوں اور جب زیادہ

تحقیقات اور توجہ کی گئی تو مجھ کو دریافت ہوا کہ ایسا خیال کرنا تمام باتوں پر چکا  
 ذکر درج ہے صادق نہیں آتا حقیقت میں یہ بات ہے کہ ہر چند بعض باتوں میں  
 کینیٹ صاحب کے معمولوں کے خیال مطابق خیالات صاحب موصوف کی رائے کے  
 ہوتے تھے لیکن اکثر معاملات میں انکی رائے صاحب موصوف کی رائے کے  
 برخلاف ہوتی تھی اور وہ اپنی رائے پر قائم رہتے تھے اور انجام یہ ہوا کہ صاحب  
 موصوف نے اقرار کیا کہ میں نے اپنے خیالات کو جو نسبت عالم ارواح میرے  
 ذہن میں جمے ہوئے تھے مجبور ہو کر بدل دیا بلکہ ناچار ان خیالوں کو بدلنا پڑا  
 میرا ارادہ ایسی باتوں کے مفصل بیان کرنے کا نہیں ہے چنانچہ خود تجربہ  
 نہیں ہوا ہے لیکن مجھے مناسب معلوم ہوا کہ کینیٹ صاحب کے تجربات کا  
 ذکر کروں اس واسطے انکا حال بیان کر دیا ہے اگر حقیقت میں عالم ارواح کا  
 کچھ وجود ہے اور جمیع نوع انسان کو عالم ارواح کی وجود میں اعتقاد ضرور ہے  
 تو ممکن ہے کہ ایسے معمولوں کا بیان جن پر حالت اعلیٰ سکوت واقع ہوتی ہے  
 نسبت عالم ارواح کم دیش راست ہو گا اسوجہ سے کہ مختلف معمولوں کے بیان  
 آپس میں اتفاق رکھتے ہیں میری رائے یہ نہیں ہے کہ عالم ارواح کا نظریہ فقط  
 ایک خواب ہے چنانچہ کینیٹ صاحب کے معمولوں کا بیان اور الف کا بیان  
 اکثر مطابق ہے اور الف کو میں نے دیکھا ہے اور میں اس کے بیان کو ہر طرح  
 مقبہ اور راست سمجھتا ہوں اگر ایسے معمولوں کے بیانات فقط خواب سمجھے جائیں  
 تو یہ خواب بھی نادرات سے ہوں گے اور زیادہ تعجب کی یہ بات ہے کہ جو بائیں  
 اصل ہیں انکی نسبت جو مختلف معمولوں کے بیانات ہوتے ہیں وہ آپس میں  
 بہت مطابق اور موافق ہوتے ہیں جملہ معمول سکّان عالم ارواح سے باتیں کرتے ہیں  
 اکثر اونکے نام بتاتے ہیں اور اکثر انکی نسبت اس طرح بیان کرتے ہیں کہ

یارشتہ دار کی روحین میں تعجب کی بات یہ ہے کہ اس طرح کا ربط سگان عالم اڑا  
سے ایسی حالت میں حاصل ہوتا ہے کہ خواہ معمول خواندہ خواہ ناخواندہ ہوا  
بلکہ حامل کو اعتبار اور اعتقاد اس عالم ارواح میں نہیں ہوتا اور معمول کو اس  
عالم کے لوگوں سے ربط پیدا ہو جاتا ہے جو کچھ جواب یا باتیں ان ارواح میں  
کوئی روح کرتی ہے اسکا حال معمول مفصل بتاتے ہیں بعض اون میں سے  
کتے ہیں کہ ہر ایک آدمی کے ہمراہ ایک اچھا اور ایک بُرا فرشتہ ہوتا ہے  
بعض معمول خواہ اپنی قدرت سے خواہ اپنے ہمراہی فرشتے کی مدد سے جب  
چاہتے ہیں کسی اپنے مردہ دوست یارشتہ دار کی روح کو بلا لیتے ہیں اور کبھی  
معمول نے یا حامل نے کسی نے موجودگان میں سے اس شخص کو نہ دیکھا ہو  
اوسکی روح کو طلب کر لیتے ہیں اور جو مفصل حال اسکا معمول بیان کرتے ہیں  
عند تحقیقات اکثر صحیح پایا جاتا ہے اور بھی زیادہ عجیب باتیں اس قسم کی لکھتی ہیں  
ظاہر ہے کہ ایسی صورتوں کا نظر آنا فقط خواب نہیں ہو سکتا اگر فقط دہم کہا جاوے  
تو بجا ہے اور بلا تحقیقات اونکو دہم نہانا خلاف عقل ہے اور اس میں شک نہیں کہ  
جن لوگوں کو عالم ارواح کے وجود میں اعتقاد ہے اونکے ذہن میں یہ بات ضرور  
جھگی کہ ان معمولوں کے بیان سے کچھ حال اس عالم ارواح کا واضح ہوتا ہے  
جب سے انسان کی بنیاد سے تب سے عالم ارواح میں اعتقاد دینا کہ لوگوں کو  
اور اس بات کا اعتقاد تب ہی سے ہے کہ بعض بعض حالات میں انسان میں  
اور سگان عالم مذکور میں ربط ہو سکتا ہے ہر زمانہ میں علما اور شعرا اور اہل  
اس معاملہ میں بہت کچھ لکھا ہے میں رائے تو کچھ نہیں دیتا لیکن اتنا ضرور کہتا ہوں  
کہ تا دھیکہ بخوبی تحقیقات اور تامل نہ کیا جاوے تب تک کسی بات کو دروغ نہیں  
کہنا چاہیے

## گیارہواں خط

جب بعض معمولوں پر حالت خواب متناطیسی ہوتی ہے تو اگر بعض مقامات اونکے سرکے چھوئے جاویں تو خاص خاص مقامات کے چھوئے سے خاص خاص حواس باطنی کے افعال نمایان ہوتے ہیں اور یہ بات بھی پائی جاتی ہے کہ ان حواس افعال کا نمایان ہونا علم قیافہ کے مطابق ہوتا ہے بعض نے تو ان تجربات کے سبب سے اس قول کو شہرت دی ہے کہ علم قیافہ کے اصول صحیح ہیں اور بعض نے ان آثار عل متناطیسی کے وقوع کو بالکل نہیں مانا ہے اس واسطے کہ اونکے مانوسے علم قیافہ کی صحت مانتی پڑتی ہے میری رائے یہ ہے کہ دونوں فریق نے بلا غرض کامل اپنی اپنی رائے دی ہے اس واسطے کہ بعض اوقات تو یہ آثار اس طرح نمایان ہوتے ہیں کہ اونسے لائیدی صحت علم قیافہ کی نہیں مانتی پڑتی اور بعض اوقات اس طرح کہنا تو کیا گال صاحب کے اصول علم قیافہ کو نہ مانیں تب تک جب وقوع ان آثار کی حال نہیں ہو سکتی اور گال صاحب کا قول یہ ہے کہ ہر ایک حس باطنی کے فعل کا نمایان ہونا جو متعلق ہر دماغ ہے اس زندگی میں خاص خاص مقامات دماغ سے متعلق ہیں اس مقام پر بین گال صاحب اور پیرزم صاحب فرنگستان میں دو حکم تھے جنہوں نے ابتدا میں علم قیافہ کے حقائق ظاہر کیا اور پہلے ہی اس علم میں تصنیفات کیں :



صحت یا غیر صحت علم قیافہ کے باب میں بحث کر دینی کچھ ضرورت نہیں ہے البتہ ہر  
گال صاحب اور سپرزم صاحب پر بہت طعن اور ملاستین لوگوں کی طرف سے  
ہوئی تھیں اور انکو مکار اور جاہل کہتے تھے فی زمانہ ادنیٰ تشریح دماغ کو صحیح مگر  
اور جس طرح سے وہ دماغ کے جسم کو تقسیم کرتے تھے فقط وہی تقسیم صحیح بھی جانی  
اور ادنیٰ ترکیب اور تفریق حواس باطنی صحیح مانے جاتے ہیں اب لوگوں کو یقین  
ہوتا ہے کہ جن لوگوں کو علم نفس ناطقہ میں اچھا دخل تھا اور جو حکمت میں دست  
اچھی رکھتے تھے وہ جاہل یا مکار نہیں ہو سکتے تھے ۴

اب علم قیافہ و زمانوں میں سے گزر چکا ہے یعنی ایک تو وہ زمانہ جس میں لوگ  
کہتے تھے کہ یہ ایک نیا ایجاد ہے اور ایجاد بھی ایسا ہے کہ اس سے تباہ  
نکلتی ہیں دوسرا وہ زمانہ جس میں لوگ کہتے تھے کہ سب اس علم کو جانتے ہیں  
اور یہ علم پرانا ہے کچھ نیا نہیں اور لوگ اس علم پر طعنہ زنی کرنے نہ جاسکے  
کہ تھوڑے عرصہ میں اس علم کو اچھا فروغ ہو جاوے گا اور لوگ اس علم سے  
مثل اور علوم کے اچھی واقفیت حاصل کرینگے اب بڑے عالم نے ایک کتاب  
یہ قول درج کیا تھا کہ دماغ کو حواس باطنی سے کچھ علاقہ نہیں لیکن یہ قول غلط  
روزانہ یہ بات دیکھی جاتی ہو کہ اگر سر پر سخت صدمہ ہو بچے یا شریان خون سر کی  
ہو جاوے تو حواس باطنی میں خلل آجاتا ہے اور یہ بات تو ثابت ہو کہ جن لوگوں  
کہ سر کا دور ہم آئین سے کم ہوتا ہے انکو عقل انسانی نہیں ہوتی اب شاید کوئی  
آدمی ایسا ہے جسکو اس بات میں شک ہو کہ سر کے اچھے انداز اور شکل پر عقل کا  
ہونا سہ تو ف ہے اور اگر بلند اور فرخ پیشانی ہو تو عقل بھی زیادہ ہوتی ہے اگر  
سر کی پشت بڑی اور فرخ ہو تو خواہش حیوانی زیادہ ہوتی ہے اور اگر سر کی  
اچھی فرخ اور بلند ہو تو خیالات آراستہ اور نیک اور نہی حاصل ہوسکتے ہیں

اکثر آدمیوں کو دماغ کی ان تینوں قسموں میں اعتقاد ہے لیکن جزئیات میں اونکو  
 تامل ہوتا ہے اونکو خیال میں یہ بات ہے کہ گال صاحب ذرا ان تینوں قسموں میں  
 قیاسی اور تفریقین چھوٹی چھوٹی کر دی نہیں آج کل علم قیافہ کی نسبت عموماً لوگوں میں  
 ایسی رائے ہے جیسی اوپر بیان کی گئی لیکن یہ رائے فقط بڑبڑا رہے بلکہ خلاف راستی  
 گال صاحب کو وقت سے پہلے فرنگستان میں دماغ کی قسموں میں کسیکو اعتقاد  
 نہیں تھا ان صاحب سے پہلے لوگوں نے ایک فقط قیاسی نقشہ سر کا بنایا ہوتا تھا  
 اور گال صاحب کو بھی پہلے پہلے ان تینوں قسموں میں اعتقاد نہیں تھا بعد ازاں  
 بہت محنت اور تلاش اور تحقیقات سے اونھوں نے سب تفریقین اور تقسیمین  
 سر کی دریافت کیں اور انھوں نے ایک نقشہ سر کا مفصل بہت تحقیقات اور دلائل  
 بنایا اور ان جزئیات کے ثبوت سے دماغ میں تین قسموں کا ہونا ثابت کیا اب  
 یہ بات ہے کہ لوگ جزئیات کو نہیں مانتے اور تینوں بڑی قسموں کو مانتے ہیں  
 اب امید ہے کہ ایک پشت کے بعد لوگوں کو علم قیافہ میں اعتقاد ہو جاوے گا  
 چونکہ میں اصول علم قیافہ کو مانتا ہوں گو بسبب اسکے کہ یہ علم فرنگستان میں بنا  
 میں یہ نہیں سمجھتا کہ اس علم کو سب فروع مکمل ہیں اس واسطے مجھ کو اس بات کی امید  
 ہمیشہ تھی کہ جو باتیں علم قیافہ کی حالت بیداری میں انسان میں ثابت ہوتی ہیں  
 وہی باتیں عمل مقناطیسی کی حالت میں بھی ثبوت کو پہنچیں گی اب میں اون  
 باتوں کا ذکر کرتا ہوں جو فی تحقیق عمل مقناطیسی کی حالت میں دیکھی جاتی ہیں  
 بعض معمولوں کے سر کے اگر کسی خاص مقام کو چھوا جاوے تو اس مقام کے مطابق  
 آثار نمایان ہوتے ہیں اس عمل کے آثار اس طرح نمایان ہوتے ہیں کہ جیسے تندر  
 کسی خاص سر کے دماغ سے اور تار پر مغرب لگاؤ سے خاص آواز پیدا ہوتی ہے  
 اگر معمول کے سر کے رگ کے مقام کو اونگی سے چھوا جاوے تو معمول فوراً کانٹا شروع کرتا

اگر خود بینی کے مقام کو چھوا جاوے تو معمول فوراً اگر نا شروع کرتا ہے اور تمام کے انداز سے خود بینی نمایان ہوتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ میرے برابر دنیا میں کوئی آدمی نہیں۔ اگر مقام محبت افعال چھوا جاوے تو معمول فوراً ایک خیالی بچہ کو نہایت محبت پدرانہ سے پیار کرنے لگتا ہے اگر فیاضی کا مقام چھوا جاوے تو اس کے چہرے سے رحم نمایان ہوتا ہے اور معمول فوراً اپنی جیب میں ہاتہ ڈال کر جو کچھ اوس میں ہے نکال کر دینے کے واسطے ہات بڑھاتا ہے اگر طبع کا مقام چھوا جاوے تو معمول کو انداز میں فوراً بجل کے آثار نمایان ہوتے ہیں جو ہات جیب میں سے نکال کر پھر جیب کے اندر ڈال لیتا ہے اور روپیہ جیب میں رکھ دیتا ہے بلکہ یہاں تک کہ اگر کوئی چیز اس کے دسترس میں ہو تو اس کو اٹھا کر جیب میں ڈال لیتا ہے اگر احتیاط کا مقام چھوا جاوے تو معمول کے چہرے سے خوف نمایان ہوتا ہے اگر امید کا مقام چھوا جاوے تو چہرے سے غبار رفع ہو جاتا ہے اور ہر ایک نقش و نگار سے خوشی کے آثار نمایان ہوتے ہیں ایسے ایسے آثار پیدا ہوتے ہیں لیکن جتنے آثار میں فریاد و گریہ یا غم و پیدائش کیے ہیں اوتے آثار کا میں نے بیان کیا ہے یہ بات کنسی فضول ہے کہ میں نے اون حالتوں میں ایسے آثار پیدا کیے ہیں کہ جن میں دھوکہ یا فریب کا خیال بھی نہیں ہو سکتا تھا اب استفسار طلب یہ بات ہے کہ یہ آثار کس واسطے پیدا ہوتے ہیں یہ بات کنسی ضرور ہے کہ یہ سب باتیں اوس حالت میں پیدا ہوتی ہیں کہ عامل کے طرف سے کچھ اشارہ یا تلقین معمول کو نہیں ہوتی :

اس بات میں دو قیاس کیے جاتے ہیں ایک یہ کہ یہ آثار فقط مرضی عامل کو سبب اور اس باعث سے پیدا ہوتے ہیں کہ معمول کو عامل کے ساتھ سہمہ وجہ شرکت حاصل ہوتی ہے اور دوسرا یہ کہ فی الحقیقت یہ سب آثار فقط خاص مقامات سر کے چھوئے جانے سے حاصل ہوتے ہیں میری رائے یہ ہے کہ دونوں قیاس صحیح ہیں یعنی

بعض آثار کا واقع ہونا تو پہلے قیاس پر سمجھ میں آسکتا ہے لیکن بعض ایسے ہیں کہ اونکی وجہ وقوع پہلے قیاس سے حل نہیں ہو سکتی اور فقط دوسرے قیاس پر حل ہو سکتی ہے اس میں تو شک نہیں ہے کہ بعض صورتوں میں عامل کی مرضی مطلقاً قادر ہوتی ہے کیا معنی کہ جب لیوس صاحب اور ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کا عمل سطر کیا جاتا ہے کہ معمول کو ہوش رہے تو فقط تلقین کے سبب یہ آثار پیدا ہو جاتے ہیں اگر معمول کو کہیں کہ تم پاوری ہو تو فوراً نہایت فصیح و عطف کئے لگتا ہے اگر اس کے گانے یا مونہہ چڑھانے کے واسطے کہا جائے تو یہ حرکتیں کرنے لگتا ہے اور اگر اوسکو کہیں کہ تم بالکل برباد ہو گئے تو اوسکے چہرے اور انداز سے سخت مایوسی نمایان ہوتی ہے یہ باتیں میں نے اکثر چشم خود واقع ہوتے ہوئے دیکھی ہیں اور چونکہ میں نے یہ سب آثار اس طرح پر ہی واقع ہوتے ہوئے دیکھے ہیں کہ عامل کی مرضی ناگفتہ ہو تو مجھ کو کچھ شک نہیں ہے کہ مرضی ناگفتہ معنی عامل کا جی ہی جی میں خواہ بجاے تلقین کے عمل کرتا ہے علاوہ اسکے یہ بات بھی سمجھ میں آسکتی ہے کہ جو معمول علم قیافہ سے واقف ہوا اوسکو فقط مقامات سر کے چھوئے جانے سے تلقین کا اثر ہو جاوے آلائی بات ظاہر ہے کہ اگر اس پہ پہلے طور پر اثر ہوتا ہو تو ایسے آدمی بہت کم ہیں جن پر ایسا اثر ہوتا ہوگا اوسلئے کہ اگر امتحان کیا جاوے تو اون لوگوں میں بھی جو علم قیافہ میں اعتقاد رکھتے ہیں اور اس علم ہی سے واقف ہیں ایسے آدمی بہت کم ہیں جو صحیح صحیح خاص خاص مقامات خاص خاص جگہ اس باطنی کے بتا سکتے ہیں \*

قطع نظر اس سے ایسے ہی آثار اس طرح پر ہی پیدا ہوتے ہیں کہ سر کے مقامات کو نہ چھوا جاوے بلکہ اور اعضا کے مقامات کو چھوا جاوے حتیٰ کہ بعض صورتوں میں اگر سر کے مقامات کو چھوا جاوے تو ایسے آثار نمودار نہیں ہوتے بعض آدمیوں نے

اس بات کا ثبوت کرنا چاہا ہے کہ جب کسی خاص عضو کے خاص مقام کو چھوا جاوے تو ہمیشہ ایک ہی سے آثار نمایاں ہوتے ہیں لیکن جہاں تک مجکو تجربہ ہوا ہے اس بات کا ثبوت میرے نزدیک اچھا ہم نہیں ہو سکتا ہے یوں صاحب نے مجھے بیان کیا کہ جب وہ فقط اپنی مرضی کے زور سے آثار قیافہ معمول پر نمایاں کرتے ہیں تو انکو اختیار ہوتا ہے کہ جس عضو کو چاہیں چھوئیں وہ آثار پیدا ہو بلکہ ایک ہی خاص اثر مختلف اعضا کے چھونے سے پیدا ہو سکتا ہے ۛ

شرکت خیال کا یہ حال ہے کہ اس امر کا ہونا اتنا ضرور ہے کہ عامل کی مرضی کی اطاعت کے واسطے شرکت خیال ہونی شرط لا بدی ہے لیکن جن لوگوں کو آثار عمل مقناطیسی کا اچھا تجربہ حاصل ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ معمولی جاتا عامل کی طبیعت عکس نہیں ہوتی ہے یعنی ایسا نہیں ہوتا کہ جو کچھ عامل کی طبیعت میں خیال ہو یا جو کچھ عامل کا قول ہو ہمیشہ وہی خیال اور فعل معمول کا بھی ہو ۛ

ایسا اکثر ہوتا ہے کہ معمول کی طبیعت میں کسی طرح کا جوش ہو اور عامل کی طبیعت بالکل ٹھیری ہوئی ہو اور میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ اگر عامل کی طبیعت کسی طرح کا تغیر اتفاقیہ ہو جاوے تو معمول پر آدھکا اثر ہمیشہ نہیں ملے گا بلکہ ایسا ہوتا کہ عامل شدت سے ہنس رہا ہو اور معمول کسی اور فعل اور خیال میں مستغرق ہو اور ذرا ہی سبب اس کے خیال اور فعل میں نہیں ہوتا ہے۔ بنظر وجوہات بالا میری یہ رائے ہے کہ بعض صورتیں تو ایسی ہیں کہ آثار قیافہ کی وجہ و توقع میں یا مرضی عامل کے قیاس پر یا اس قیاس پر کہ معمول کو عامل کے ساتھ شرکت خیال و فعل ہوتی ہے حل ہو سکتی ہے لیکن بہت آثار ایسے ہیں کہ ان کے واقع ہونے پر یہ قیاس صادق نہیں آتا اور میں مکرر لکھتا ہوں کہ میں نے بہت احتیاط اس سے کیا ہے کہ کسی طرح کا فریب یاد ہو کا نہ ہو ۛ

اول تو یہ بات غور طلب ہے کہ اگر معمول ایسا ہو کہ اس کو علم قیافہ سے ہرگز نہ ہو  
اور وہ ہرگز ایک بھی مقام جو اس باطنی کا نہیں جانتا ہو تب بھی جس کسی مقام  
کو اس کے سر کے چھو جاوے جو اثر مطابق اس مقام کے ہو گا وہ نمایاں ہو گا  
اور یہ آثار اس طرح نمایاں ہوتے ہیں کہ جیسے مرضی عامل کے سبب سے خود آثار پیدا ہوتے ہیں  
دوسرے یہ کہ جب عامل خود علم قیافہ سے ناواقف ہوتا ہے تو جو آثار پیدا ہوتے ہیں  
ان کو دیکھ کر وہ خود حیران ہوتا ہے اس واسطے کہ جب کسی مقام سر کو چھو تا ہے تو  
اس کو یہ بات نہیں معلوم ہوتی ہے کہ کیا اثر نمایاں ہو گا پس معلوم ہو گا کہ اس کی  
مرضی اس حالت میں کچھ کام نہیں کرتی ہے بلکہ نوبت یہاں تک پہنچتی ہے  
کہ اگر اتفاقیہ کوئی خاص مقام سر کا کسی شے شل کرے یا میرے چھو جاوے  
یا اتفاقیہ عامل کا یا اور کسی شخص کا ہات سر کے کسی خاص مقام پر لگ جاوے  
تو ایسے آثار پیدا ہو جاتے ہیں کہ جو قواعد علم قیافہ کے مطابق ہوتے ہیں  
فی الحقیقت ایسا اثر اکثر ہوتا ہے کہ جب عامل علم قیافہ سے واقف ہوتا ہے اور  
وہ سر کے کسی خاص مقام کو چھو کر ایک خاص اثر پیدا کرنا چاہتا ہے اور اس  
اشیاء میں وہ کسی سے بات کرنے لگتا ہے اور جس خاص مقام کو چھونا چاہتا تھا  
اس کو نہ چھوے بلکہ بجائے اس کے کسی اور مقام کو چھو کے یا اس کا ہات پھسل کر  
کسی ایسے مقام پر جا لگے جس کو وہ ارادہ نہیں چھونا چاہتا تھا تو ایسا اثر ہوتا ہے  
کہ جو وہ پیدا کرنا نہیں چاہتا تھا اور حیران ہوتا ہے آخر کار فکر اور استفسار سے  
اس کو اپنی غلطی معلوم ہوتی ہے اور اثر کا صحیح ہونا ثابت ہوتا ہے اور یہ بات  
ایسی صورتوں میں واقع ہوتی ہیں کہ معمول کو علم قیافہ سے ذرا بھی مس نہیں ہوتا  
سو ہم یہ کہ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب عامل کسی خاص مقام سر کو چھو تا ہے  
تو اس کو واقفیت نہیں ہوتی کہ کیا اثر ہو گا یا شاید کسی خاص اثر کی پیدا ہو نیکی

اوسے توقع ہوتی ہے اور حقیقت میں ایک مختلف اثر نمایاں ہوتا ہے چنانچہ  
میں نے ایک دفعہ بہت سے مقامات کو چھوتے چھوتے وزن کے مقام کو  
چھو لیا اکثر اس مقام کے چھونے سے مقابلہ کا اثر پیدا ہونے کی امید ہوا کرتی  
لیکن دو معمولی پر میں نے اس مقام کو آزمایا دو نو پیٹھے ہوئے تھے اور میں  
ذرا ہی نہیں سوچا کہ کیا اثر ہو گا ایک معمول ذرا جھکا ہوا بیٹھا تھا فوراً اوسے غم  
جسم کو سیدھا کر لیا اور ایک ٹھنڈا سانس کھینچا اس اثر کو اپنے جی میں خیال کر  
میں نے دوسرے کو آزمایا یہ شخص فوراً آگے کو جھک گیا اور اوسکے چہرے سے  
نہایت خوف نمایاں تھا اور کہنے لگا کہ میں نہایت عمیق چاہ میں جسکی یہ نہیں  
گرا جاتا ہوں یہ دو نو آثار وزن کے مقام سے متعلق ہیں لیکن جسوقت میں نے  
آزمایا تھا اسوقت مجھے ان دونوں میں سے ایک کی بھی توقع نہیں تھی۔  
جسوقت میں نے ان معمولیوں میں سے ایک سے کئی قد یعنی جسامت کو مقام کو  
چھوا تو اوسنے فوراً کہا کہ میں ایک بڑا کالا جوار دیکھتا ہوں جو چالیس فٹ  
اونچا ہے یہ شخص ناخاندہ تھا ایک مرتبہ پہلے جب میں نے اس مقام کو آزمایا تھا  
تو معمول کو بہت فرخ میدان اور مسافت معلوم ہوتی تھی مجھ کو اس مرتبہ بھی مسافت  
کے نظر آنے کی امید تھی جب در کی امید نہیں تھی اور بہت شالین میان پہنچی  
لیکن کچھ ضرورت زیادہ طول کی نہیں معلوم ہوتی۔

چوتھے یہ کہ جب میں نے دو مقامات کو ایک مرتبہ چھوا تو مستحق آثار ایسی ہی  
نمایاں ہوئے جب متفرق نمودار ہوئے تھے اور ایسی جلدی نمایاں ہوئے تھے  
کہ بچے خیال ہی نہیں ہوتا تھا کہ کیا اثر پیدا ہو گا چنانچہ جب میں نے طبع اونیاضی  
کے مقامات دو نو پھوئے تو معمول نے اپنا ہات جیب میں ڈال لیا اور پیسہ پیر  
پھر نہ نکالا اور ایک خیالی فقیر سے اس بات کے فرض کے باب میں کہ غرض یہ

نصیحت سے مدد کرنی چاہیے روسیہ نہ دنیا چاہیے تقریر کرنے لگا ایک مرتبہ اور  
اتفاق یہ ایک عجیب اثر پیدا ہوا اور اس تجربے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر  
ایک بار کوئی خاص مقام سرکا چھو جاوے تو چھو نے کا اثر کچھ عرصہ تک رہتا  
گواتنا فرق ہے کہ کسی معمول پر زیادہ اور کسی پر کم دیر تک رہتا ہے جسوقت  
اوسکے سرکا مقام پارسائی میں نے چھوا تو معمول نے سجدہ کیا اور اوسکے چہرہ  
عبادت اور پارسائی ایسی نمودار تھی کہ بیان نہیں ہو سکتا تمام اوسکے انداز  
خاکساری ترشح تھی جب خود بینی کے مقام کو میں نے چھوا تو شیشی اور غرور و  
غایت میں نمایاں ہوا اور تھوڑی دیر تک یہ اثر قائم رہا اس عرصہ میں ایک پیر  
دوست اوس موقع پر آگئے اور اونھوں نے اصرار یہ بات کہی کہ ہر پارسائی کی  
نمائش دیکھا چاہتے ہیں اونکے کہنے سے میں نے پارسائی کے مقام کو چھوا  
یہ توقع تھی کہ آثار پارسائی اور خاکساری نمایاں ہونگے لیکن جو اثر پیدا ہوا  
وہ ایسا اثر تھا جسکی مجھے امید نہیں تھی پارسائی نمایاں تو ضرور ہوئی لیکن یہ  
مختلف صورت میں نمودار ہوئی بجائے سجدے کے معمول سیدھا کھڑا ہو گیا  
اور اس طرح نماز ادا کرنے لگا۔

قولہ یا خذوا زینتکم سے میں تیرا بہت مشکور ہوں کہ تو نے مجھ اور سب آدمیوں  
پر زیادہ اچھا اسباب میں بنایا ہے کہ میں تجھ کو اور آدمیوں کی نسبت بہتر پہچانتا  
اس شخص کی آواز خاکساری کی نہیں تھی بلکہ شیشی اور پارسائی کی ملی ہوئی تھی  
بہت سی مثالیں ایسے متفق آثار کے نمایاں ہونے کی لکھی جاسکتی ہیں  
جو باتیں اوپر بیان کی گئیں اون سے ثابت ہوگا کہ بہت سے آثار ایسے نمایاں  
ہوتے ہیں کہ اونکی وجہ تلوار نقیبین یا مرضی عامل کی اطاعت کے قیاس پر حل  
نہیں ہو سکتی اور ان آثار کے واقع ہونے کی وجہ فقط تواضع علم قیادہ اور اس بات



کہ خاص خاص مقامات سر کے چھونے سے یہ نتائج نکلتے ہیں حل ہو سکتی ہے۔  
 مین نے ایسی صورتیں بھی دیکھی ہیں کہ جن میں خاص مقام سر کو چھونے سے کوئی  
 خاص اثر پیدا کرنا چاہا وہ پیدا نہوا اور اور مقام کے چھونے سے اور اثر نہ پایا  
 ہو گئے چنانچہ ایک معمول کے سر کا مین نے مقام احتیاط چھوا لیکن کچھ اثر نمودار  
 اتفاقاً میراث مقام پوشیدگی پر لگ گیا مین اس مقام کو پہچانتا ہی نہیں تھا  
 فوراً ایک آدمی نے جو پاس کھڑا تھا کہا کہ دیکھو یہ شخص کیا کر رہا ہے اور جب  
 مین نے معمول کی طرف نظر کی تو دیکھا کہ ایک چھوٹی سی چیز میر پر سے اٹھا کر  
 معمول اپنے کپڑوں کے نیچے چھپا رہا تھا جسوقت یہ اثر نمایاں ہوا تو مجھ کو خیال  
 اور خواہش تھی کہ اثر خوف پیدا ہو۔

مجھ کو اس بات کا تجربہ ہوا ہے کہ بعض آدمیوں کے حواس باطنی حالت ہوش  
 اور بیداری معمول میں بہت تیز ہوتے ہیں بلکہ ان کے سر کے مقامات مناسب  
 چھونے سے سب آثار نمایاں ہوتے ہیں ایک عورت نے مجھے بیان کیا کہ مجھ کو  
 خیالی شکلیں بہت نظر آتی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ جن حواس سے رنگ اور  
 معلوم ہوتی ہے وہ حواس اس عورت کے ماؤف تھے چنانچہ مین نے مقامات  
 اور رنگ اور قد اور ترتیب اور شمار کو چھوا اور بہت سی چیزیں اس عورت کو  
 نظر آئیں کہیں فردا فردا اور کہیں کئی کچا کہیں ترتیب کے ساتھ اور کہیں غیر مرتب کہیں  
 سفید اور کہیں اور رنگوں کی اور کہیں بڑے قد اور کہیں چھوٹے قد کی اور کہیں لاش  
 فاصلہ تک نظر آنے لگیں جسوقت مقام وزن کو چھوا تو اس عورت کو ایسا  
 معلوم ہوا کہ گویا برا خواب دیکھتی ہوں اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بڑی بلندی سے  
 نیچے گرتی ہوں یا زمین پیروں کے نیچے سے نکلتی جاتی ہے۔

ایک قیاس حکما کا یہ ہے کہ بھوت اور پریت وغیرہ بسبب حالت ماؤف حواس کے

نظر آتے ہیں یہ مثال جو اوپر بیان کی گئی اس سے اس قیاس کی صحت معلوم ہوتی ہے لیکن جلد صورتیں بہوتوں کی نظر آنے کے اس قیاس سے حل نہیں ہو سکتیں اور بھی کچھ بواعث ہیں \*

یہ حال جو کچھ اوپر بیان کیا گیا اس سے واضح ہے کہ آثار قیافہ نمایان ہوئی ایک یہ وجہ ہے کہ خاص خاص مقامات سر کے چھونے سے وہ آثار نمایان ہوئیں اور دوسری یہ وجہ بھی ہو کہ حامل کی تلقین اور مرضی سبھی یہ آثار نمودار ہوئی ہیز

اب میں اس بات کا ذکر کرتا ہوں کہ عمل مقناطیسی کا اثر حیوانات غیر ناطق پر ہوتا ہے اس سے یہ ثابت ثابت ہوگی کہ عمل مذکور کا اثر ہونا کچھ خیال پر موقوف نہیں ہے اور اس میں فریب اور دھوکہ کا شبہ بھی نہیں ہو سکتا ہے اور یہ بات ثابت ہوگی کہ حقیقت میں عامل کا اثر معمول پر ہوتا ہے انگلستان میں ایک ایسا تھا کہ کیسا ہی شری گھوڑا اوسکے پاس آوے وہ اوسکو فوراً رام کر لیتا تھا غالب ہے کہ یہ شخص کچھ عمل مقناطیسی کرتا ہوگا گو شاید اوسکو خود معلوم نہ ہو کہ عمل مقناطیسی تھا بہت آدمی ایسے ہیں کہ وہ وحشی اور درندہ جانوروں کو رام کر لیتے ہیں آئرلینڈ میں ایک مشہور گھوڑے کا ہلانے والا تھا اوسکا یہ حال تھا کہ تھوڑی دیر تک گھوڑے کے ساتھ اوسکو ایک جگہ بند کر دیتے تھے اور جب باہر نکلتا تھا تو گھوڑا بکری ہوا ہوتا تھا معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص کچھ پوشیدہ عمل کیا کرتا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ یہ عمل بہت سیدھا اور آسان ہوگا ورنہ اوسکے افشا ہونے کا اوسکو بہت اندیشہ ہوتا کتنے ہیں کہ یہ شخص اور اور لوگ بھی جو اس طرح وحشی جانوروں کو رام کرتے ہیں ان جانوروں کے منتھن میں دم کیا کرتے تھے اور جن لوگوں نے اس عمل کو آزمایا ہے انکو دریافت ہوا ہے کہ اس علم میں بہت اثر ہے اب

یہ بات لائق لحاظ ہے کہ دم کرنے کا عمل مقناطیسی میں بہت استعمال ہے اور  
دم کرنے کا اثر بہت ہوتا ہے سب لوگ جانتے ہیں کہ انسان کی آنکھ کا اثر حیوان  
بہت ہوتا ہے اور ایک شخص ایم برگ نامے اور اور کئی آدمی شیروں کو فقط  
آنکھ کے زور سے رام کر لیا کرتے تھے یہ شخص فی الواقع کبھی اپنی جی ہوئی اور  
نظر کو جانوروں کی آنکھ سے علحدہ نہیں کرتے تھے اور جب تک اون جانور کی  
آنکھ اون کی نظر سے مغلوب رہتی تھی تب تک وہ جانور ہرگز اون پر حملہ نہیں کر سکتا  
یہ بات مشہور ہے کہ اگر آنکھ ہٹا لیجاوے تو بہت اندیشہ ہوتا ہے یہ بات شاید  
کہ نظر جا کر دیکھنے سے عمل مقناطیسی بہت آسانی سے اور زبردست ہوتا ہے  
حتیٰ کہ جب کسی نوجوانی پر مین عمل کیا جاتا ہوں تو ابتدائین میں یہی ترکیب ہوتی  
کہ اوسکی آنکھوں کی طرف پانچ یا دس منٹ تک نظر گزار کر دیکھا کرتا ہوں لیوس  
عمل کرتے ہیں تو نظری سے کیا کرتے ہیں اور جو لوگ اونکو عمل کرتے دیکھتے ہیں  
اونکو یقین ہوتا ہے کہ آنکھ میں بڑی قوت ہے چند روز ہوئے لیوس جس  
کئی آدمیوں کے روبرو ایک بلی پر کامل عمل مقناطیسی فقط اوسکی طرف نظر جا  
دیکھنے سے کر دیا اور ولوک مالیرا نے اسطرح ایک کتے پر کامل عمل مقناطیسی کر دیا  
ایک عورت نے ایک مادہ گاؤ پر جو بیمار تھی اسطرح عمل کیا اور اوسکی بیماری  
اس عمل سے دور کر دی معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ حیوانات غیر ناطق عمل اور علم  
بہت اڑھتے ہیں اسواسطے اون پر عمل مقناطیسی کا اثر بہت جلد ہوتا ہے غالب  
کہ اگر انسان ہی اپنی مادر زاد حالت میں ہو تو اوسپر بھی یہ عمل بہت جلد ہو جائیگا  
فقط یہی بات نہیں ہے کہ انسان ہی کا اثر حیوانات پر ہوتا ہے بلکہ ایک حیوان کا اثر  
دوسرے حیوان پر ہوتا ہے سانپ میں جو یہ قدرت ہوتی ہے کہ چڑیا کو بالکل  
اسپینڈس میں کر لیتا ہے یہ قدرت قاضی عمل مقناطیسی سے مشابہ ہے یہ بات

اکثر دیکھی جاتی ہے کہ سانپ بلی کو بالکل بے اختیار کرتا ہے لیوس صاحب کہتے ہیں کہ مجھے اکثر یہ بات دیکھی ہے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سانپ اور بلی میں فاصلہ بہت ہوتا ہے حال یہ ہوتا ہے کہ بلی کی حالت پریشان ہونے لگتی ہے اور آدمی کمین سانپ کو پہلے پہلے نہیں دیکھتے لیکن جب تلاش کیا جاتا ہے تو ضرور دیکھا جاتا ہے کہ ایک سانپ کمین چھپا ہوا بلی کے اوپر نظر جائے بھاگ کر بلی سانپ کی طرف کنبھی چلی جاتی ہے اور بالکل بے اختیار اور بے حس حرکت ہو جاتی ہے اور اگر کوئی آدمی بچانے والا نہ ہو سانپ کا شکار آسانی سے ہو جاتی ہے یہ بھی تجربہ ہوا ہے کہ جب سانپ کو دفعتاً مار ڈالیں یا ہڈا دیں تو فقط اس سبب سے کہ سانپ کی نظر بلی سے دفعتاً علحدہ ہو جاتی ہے بلی کو مر جاتی ہے لیوس صاحب نے یہ بات پیشم خود دیکھی ہے اس سے وہ بہت ہکا بکا یاد آتی ہے جو پہلے بیان ہو چکی کہ حالت مسکوت عمل متناطیسی سے موت واقع ہونے کا اندیشہ ہے اور عامل کو بسا اوقات فعل حیات پر پیدا کر دین دشواری ہوتی ہے :

معلوم ہوتا ہے کہ حیوان میں اس میں کوئی ایسی سبیل باتیں کرنے کی ہے جو ہکو معلوم نہیں بعض آدمی کہتے ہیں کہ یہ بات حیوانات کو شعور حیوانی سے حاصل ہوتی ہے لیکن میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ شعور کسکو کہتے ہیں اس عبارت سے فقط ایک نام حاصل ہوتا ہے لیکن ماحقیقت اسکی دریافت نہیں ہوتی کہ شعور حقیقت میں کیا شے ہے یہ شعور لوگ کہتے ہیں کہ کتے میں بہت ہے لیکن اس قول کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ کتا آدمیوں کے پاس بہت رہتا ہے اور لوگ اکثر اسکو دیکھتے رہتے ہیں لیکن اور حیوانات کے شعور کا بھی مذکور اکثر جگہ درج ہے کوؤن کی حدالت اور بعض اقسام جانوران

خاص خاص موسم میں سفر کرنا کسی ایسے ہی باعث پر موقوف ہے یہ بات کیونکہ  
 ہوتی ہے کہ گتا اپنے مالک کو تلاش کر لیتا ہے بلکہ بیان تک کہ کوئی خیر چو  
 اوسکے مالک نے چھوٹی ہوا اور چھپائی گئی ہو اوسکو ڈھونڈ لیتا ہے یہ بات  
 کیونکہ ہوتی ہے کہ ایک گتے کو جاز پر چڑھا کر بلکہ ایک تیلے میں بند کر کے تیار  
 اور پھر اوسے چھوڑ دین تو سیدھی راہ سے اپنے گھر کو چلا جاتا ہے ایک ذکر  
 لکھا ہوا ہے کہ ایک گتا ایک جگہ موجود تھا وہاں ایک گتے نے اوسکو زخمی کیا  
 مجروح گتا اپنے گھر کو جو کئی سو کوس کے فاصلے پر تھا اور وہاں سے ایک اور گتا  
 اپنے ساتھ لیکر اوسی جگہ آیا جہاں وہ زخمی ہوا تھا اور اپنے دوست گتے کی مدد  
 اوس گتے کو جس نے اوسے پہلے زخمی کیا تھا اگر زخمی کیا اور اپنا بدلہ لیا فرمایا  
 کہ کون تباہ کرتا ہے کہ یہ عقل اوس میں کمان سے آئی اگر یہ بات کہی جاوے  
 کہ گتا اپنی قوت شامہ کے باعث سے اپنے مالک کو ڈھونڈ لیتا ہے تو قوت  
 ایسی تیز ہوئی چاہیو کہ گویا ایک ناو جس اوسکو کمانا چاہیو کہ کتنا کٹر ایسا ہوتا ہے  
 کہ جس جگہ گتا بار خیر اپنے مالک سے علیحدہ ہوا تھا وہاں جاتا ہے اور اگر وہاں  
 اوسکا مالک نہ ملے تو اور بہت جاتلاش کرتے کرتے آخر اوسکو ڈھونڈ لیتا ہے  
 یہ بات خیال میں نہیں آسکتی ہے کہ قوت شامہ معمولی سے یہ بات حاصل ہو سکتی  
 میری یہ رائے ہے کہ حیوانات میں آپس میں شرکت متقابل طبعی بدرجہ کثیر ہے  
 ہم سب جانتے ہیں کہ مختلف قسم کے حیوانات میں آپس میں ایسا انس اور ایسا  
 تفریبا جاتا ہے جیسا انسانوں میں عامل و معمول عل متقابل طبعی میں ہوتا ہے  
 دو شخص دس سال سے ایک فرانس میں اور ایک نئی دنیا میں ایک تجربہ کر رہے ہیں  
 اونسے تجربے سے معلوم ہوتا ہے کہ گھونگون میں آپس میں بہت ہمدردی اور  
 انس ہوتا ہے یعنی اگر بہت سے یہ جانور یکجا رکھے جاویں تو مدت تک اونسے

آپس میں ہمدردی ہوتی ہے اگرچہ کہتے ہی فاصلے پر لیجا کر اونکو طلحہ کر دین اور اس امر کے ذریعے سے تجزیہ ہوئی ہے کہ ایک ذریعہ خبر سانی مقامات بعینہ نکالا جاوے چنانچہ جن دو شخصوں کا ذکر ہوا انھوں نے اس ذریعے سے آئین تحریر کی تفصیل ترکیب کی مجکو معلوم نہیں ہے لیکن تجویز مذکور مجلایہ ہے کہ ایک گھونگے کا نام الفکا اور ایک اور کا نام ہی الف رکھا ان دونوں کو آپس میں تھوڑے عرصہ تک ساتھ رکھا اور بعد ازاں اونکو طلحہ کر لیا اور اس طرح دو گھونگون کا نام ب اور دو کا نام ت اور علی ہذا القیاس جتنے حروف تہجی ہیں دو گھونگون کے نام مطابق حروف کے رکھ لیے اور اونکو تھوڑی دیر تک یکجا رکھ کے پھر علیحدہ کر دیا احتیاطاً کئی گھونگے ایک ہی حرف کے نام کے رکھتے ہیں اگر ایک سال تک ان جانوروں کو کچھ کھانے کو نہیں ملے تو زندہ رہتے ہیں اب فرض کرو کہ لفظ شام لکھا ہے ایک شخص کلکتہ میں اور ایک شخص لاہور میں لاہور والے نے ایک برقی آلے سے اس گھونگے کو چھو ا جس کا نام سن سکر کلکتہ والا بیٹھا ہوا اپنے گھونگے کو دیکھ رہا ہے اور ایک آلے سے ہر ایک کو چھو کر دیکھتا ہے آزمائے آزمائے جو گھونگا اس کے پاس ش کے نام کا ہے وہ مثل ش لاہور کے ٹڑپنے لگتا ہے پس کلکتہ والے نے ش لکھ لیا علی ہذا القیاس آ اور م لکھ لیا تو اونکو ملا کر لفظ شام بن گیا ۛ

اولیٰ ہی اس ذکر کو سنکر ہنسی آتی ہے اور ایک امر بیوقوفی کا معلوم ہوتا ہے چنانچہ مجکو بھی تہ اول ایسا ہی خیال ہوا تھا لیکن جب میں نے خیال کیا کہ انسان میں آپس میں بدرجہ غایت انس اور تفرق ہوتا ہے اور حیوانات پر عمل تقناطیسی کا اثر بہت ہوتا ہے تو میں نے سوچا کہ اس میں نقطہ وقت طلب یہ بات ہے کہ ان جانوروں میں اس شدت کی ہمدردی کو ماننا جب بات

مان لی تو پھر سب اور باتیں آسانی سے خیال میں آجاتی ہیں مجھ کو گھوٹو گھوٹو  
 اچھی طرح معلوم نہیں ہیں اور جب تک امتحان اور تحقیقات کے بعد کوئی بات  
 غلط نہیں معلوم ہو تب تک اسکو نامعتبر نہیں سمجھنا چاہیے میں یہ نہیں  
 کہہ سکتا ہوں کہ اس شدت کی ہمدردی ناممکن ہے دو بڑے فاضل شخص اس  
 تجربے پر دس برس سے مصروف ہیں اور یقین ہے کہ وہ سب حال مفصل مشتمل  
 کرینگے جب تک وہ یہ حال مفصل مشتمل نہیں کرتے تب تک البتہ شک رہتا ہے  
 لیکن جب یہ حال مشتمل ہو جاوے گا تو سب آدمی اپنی اپنی جگہ امتحان کر سکیں گے  
 اگر یہ ذریعہ خط و کتابت کا امتحان پر صحیح نکلتے تو تاریہی سے جو فی زمانہ مروج ہے  
 اسکی قدر بہت بڑھ کر ہوگی اسواسطے کہ اندیشہ کم ہے کوئی تاریہین جس کے  
 کاٹ ڈالنے کا عینم کی طرف سے اندیشہ ہوا اور خچ بہت کم ہوگا کیونکہ فقط چند  
 گھونگے اور دو آلات و دو مقام میں جہاں سے آپس میں تحریر کرنی منظور ہو درکار ہو  
 معلوم ہوتا ہے کہ یہ ترکیب بھی نئی نہیں ہے معلوم ہوتا ہے کہ مدت سے ایک  
 قلعہ کا محاصرہ ہو رہا تھا اور قلعہ والوں کو کسی جگہ تحریر کرنی منظور تھی تو انہوں نے  
 بذریعہ شرکت حیوانی تحریر کی تھی \*

## بارہوان خط

اس خط میں میں یہ ذکر کروں گا کہ انسان کے جسم پر غیر ذی روح اشیاء مثل مقناطیس مصنوعی وغیرہ کا کیا اثر ہوتا ہے ریشن بیک صاحب نے اس معاملہ پر تحقیقات کی ہے اور انھوں نے اپنی تحقیقات کے نتائج ایک کتاب میں شتمر کیے ہیں صاحب موصوف نے پانچ سال تک تلوا دیون پر تجربات کیے ہیں اور محنت اور جانفشانی اس تحقیقات میں کی ہے \*

ابتداء میں عمل مقناطیس روحانی سیر صاحب کے وقت سے شروع ہے صاحب موصوف کو دریافت ہوا تھا کہ مقناطیس مصنوعی اور دیگر غیر ذی روح اشیاء جسم انسان پر کچھ اثر کرتے ہیں لیکن صاحب موصوف اور ان کے شاگردوں نے اس علم کو بغیر فوائد مستقل کر لئے میں بہت جلدی کی مثلاً اس عمل کو علاج امراض میں کام میں لائے اور اس جلدی کے سبب سے انہوں نے تحقیقات کامل اور ایسی جیسی علوم کے باب میں مناسب ہے نہیں کی اور اس سبب سے یہ عمل کچھ عرصہ تک معتبر سمجھا گیا لیکن اب یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اصلی تباہ سیر صاحب کی صحیح نہیں مقناطیس مصنوعی کا جسم انسان پر ضرور اثر ہوتا ہے اگر مقناطیس کو بات میں لیکر وہی ترکیب کیا دے جیسے ہاتھوں سے کجاتی ہے



اور جسکا ذکر شروع کتاب ہذا میں ہوا ہے تو اسکا اثر کیا ہوا ہی ہوتا ہے مجبور  
 بات کے عمل کا ہوتا ہے بیشک اس ترکیب سے ہاتھ کا اثر اور تقاطیس کا  
 اثر دو نو مجتمع ہو جاتے ہیں لیکن اس طرح پر بھی تجربہ ہوا ہے کہ تقاطیس کا بلا عمل  
 ہاتھ کے استعمال کیا گیا ہے یا ایک ایسے آدمی کے ہاتھ میں تقاطیس دیکر  
 عمل کیا گیا ہے کہ جسکے ہاتھ کی تاثیر کچھ بھی نہیں معلوم ہوتی تھی اور تب بھی  
 تقاطیس مصنوعی کا اثر جسم انسان پر ایسا نمایاں ہوا ہے جیسا عامل کے  
 ہاتھ کا اثر نمودار ہوتا ہے یہاں تک نوبت گذرتی ہے کہ اگر معمول فاصلہ پر  
 تو تقاطیس مصنوعی کا یہ اثر ہوتا ہی کہ خواب تقاطیسی معمول پر واقع ہو جاتا ہے  
 بلکہ ہاتھ پیرا کر جاتے ہیں اور تشنج پیدا ہو جاتا ہے تقاطیس مصنوعی کا اثر تشنج  
 آدمیوں پر ہوتا ہے اور ریشم بیک صاحب کی تحقیقات سے ثابت ہوا ہے  
 کہ ہر تین آدمیوں میں سے ایک پر یہ اثر ہو جاتا ہے یہ اثر تقاطیسی جملہ اشیاء  
 مادی کے درمیان میں سے گذر جاتا ہے اور اس لحاظ میں یہ اثر اثر الکٹرسٹی  
 یعنی برقی سے علحدہ ہے کیا معنی کہ اثر برقی شیشہ اور رال میں سے نہیں  
 گذر سکتا ہے لیکن فلذات میں سے آسانی سے گذر جاتا ہے \*  
 مثل کیفیت الکٹرسٹی اور تقاطیس مطلق کے یہ کیفیت جسکا فعل جسم انسان پر اثر  
 کرنا ہے قطبین میں منتشر ہوتی ہے اس کیفیت کا نام ریشم بیک صاحب نے  
 اوڈائل رکھا ہے تقاطیس مصنوعی میں یہ کیفیت اس کیفیت کے ساتھ مشترک  
 جس کے اثر سے لوہے کی سوئی یعنی قطب نما جسوقت ٹکائی جاتی ہے تو شمال  
 کی طرف موڑ جاتی ہے اور جسکے اثر سے سنگ تقاطیس مصنوعی لوہے کے  
 ریزون کو کھینچتا ہے لیکن جسم انسان میں جو یہ کیفیت ہوتی ہے کیفیت تقاطیس  
 مصنوعی سے مشترک نہیں ہوتی لیکن جہاں کہیں یہ کیفیت موجود ہوتی ہے

خواہ تقناطیس مصنوعی میں خواہ جسم انسان خواہ بلور میں ہر جگہ اوسکا ظہور لمحاظ قطب ہوتا ہے یعنی جیسا ظہور جسم کے ایک سرے پر ہوتا ہے اوس سے دوسرے سرے پر مختلف ظہور ہوتا ہے \*

اس کیفیت اوڈائل کا یہ خاصہ ہے کہ مثل کیفیت حرارت روشنی اور الکٹریسیٹی یعنی بجلی کے ایک جسم سے دوسرے جسم کی طرف روان ہوتی ہے اور جو لوگ نازک طبع ہوتے ہیں اونکو لمعات نور تاریکی میں نظر آتے ہیں یہ روشنی بہت ضعیف ہوتی ہے اور اگر تھوڑی سی بھی روشنی آفتاب یا شمع کی ہو تو یہ روشنی مغلوب ہو جاتی ہے الاجن لوگوں کی طبیعت بدرجہ غایت نازک ہوتی ہے اونکو روشنی روز میں بھی نظر آتی ہے اوڈائل کی روشنی کارنگ توں ترنگ کے رنگ سے مشابہ ہوتا ہے لیکن تقناطیس مصنوعی کی شمالی قطب کے طرف رنگ اودا اور جنوبی قطب کی طرف سرخ رنگ زیادہ نظر آتا ہے \*

کیفیت اوڈائل فقط تقناطیس مصنوعی میں ہی موجود نہیں ہوتی بلکہ جس جسم کی حیثیت بطور کرسل ہو اوس میں بھی موجود ہوتی ہے جس جسم کی ایسی حیثیت اوس میں یہ کیفیت ظاہر ہوتی ہے اور نازک طبع آدمیوں کو اجسام کرسل میں سے نہایت خوبصورت روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہے کرسلوں کا اثر بھی بہ لحاظ قطبین ہوتا ہے اور اونکا فعل اگرچہ فعل تقناطیس مصنوعی اور جسم انسان کے ہات کے فعل سے ضعیف ہوتا ہے لیکن اوس فعل سے مشابہ ہوتا ہے۔

نازک طبع آدمیوں پر انسان کے جسم کا بھی ایسا ہی اثر ہوتا ہے جیسا تقناطیس مصنوعی کا اثر ہوتا ہے میں اوپر بیان کر چکا ہوں کہ جب معمول خواب تقناطیس

بہت کرسل اوسکو کہتے ہیں جو روشن اور شفاف اور پلوردار چمڑے کی چیزوں کی جیسے جیسی ہوا اوسکو کرسل کہتے ہیں

ہوتا ہے تو اسکو حامل کی انگلیوں کے سر میں سے روشنی نکلتی ہوئی  
نظر آتی ہے یہ روشنی روشنی اوڈاٹل ہوتی ہے اور یہ روشنی نازک طبع اور  
تاریکی میں بلا حالت خواب مقناطیسی بھی نظر آتی ہے دونوں ہاتھوں کے  
سرے دو قطب ہوتے ہیں اور سر اور انگلیوں اور مونہ نقاط ماسک ہوتے ہیں  
جہاں یہ روشنی جمع ہو کر بھری ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ ہاتھوں کے گزرنے  
اور نظر جاکر دیکھنے سے عل مقناطیسی کا بہت قوی اثر ہوتا ہے \*

علامہ ابن اشیا کے جہاں اوپر بیان کیا گیا ریشن بیگ صاحب نے ثابت  
کیا ہے کہ یہ کیفیت اوڈاٹل جملہ اجسام مادی میں موجود ہوتی ہے ہر جسم  
یہ بات ضرور ہے کہ مقناطیس مصنوعی اور کرسلون کی نسبت اون اجسام  
کمتر ہوتی ہے چنانچہ حرارت اور روشنی اور الکٹریٹی اور گرما اور ہر قسم کے  
فعل کیا کی سے مثل شعلہ آتش اور کسی شراب میں کسی دھات یا کھار کے  
گل جانے سے اور تنفس سے اور ہر ایک تغیر اور تبدل سے جو جسم انسان  
ہوتا ہے یہ کیفیت نمایاں ہوتی ہے اس سے اس بات کی وجہ معلوم ہوتی  
ہے کہ جسم انسان یا حیوانات میں اتنا اوڈاٹل کیون جمع رہتا ہے ریشن بیگ صاحب  
نے اس کیفیت کی موجودگی درخون میں اور روشنی آفتاب اور مہتاب اور ثوابت  
دریافت کی ہے \*

ایک اور بڑی بات قابل غور کے یہ ہے کہ جسم انسان پر مقناطیس ارضی کا  
بہت قوی اثر ہوتا ہے بہت آدمی ایسے ہیں کہ جب تک اونکا پلنگ سر  
مقناطیس ارضی کی سطح متوازی میں نہ ہو اور اونکا سر شمال کی طرف نہ ہو  
تب تک اونکو نیند نہیں آتی میں نے ایسے آدمی خود بہت دیکھے اور نہایت  
ریشن بیگ صاحب کی تحقیقات سے پہلے بہت لوگوں کو اس بات کا تجربہ

ہوا تھا لیکن اسکی وجہ کوئی نہیں دریافت کر سکتا تھا یہ بات بہت غائب  
 معلوم ہوتی ہے کہ اگر مریض کا پلنگ اس انداز سے بچھایا جاوے تو بعض  
 امراض سے جلد شفا ہو سکے گی بعض مریض ایسے ہوتے ہیں کہ اگر انکا  
 سمت الراس متقابلیں ارضی کے متقاطع بچھایا جاوے تو انکو نہایت تکلیف  
 ہوتی ہے اور ذرا ہی برداشت نہیں ہوتی اس بات کا بھی تجربہ لوگوں کو نہ  
 ہوا تھا لیکن لوگ کہتے تھے کہ یہ فقط وہم کی بات ہے۔ اس بات کا بھی تجربہ  
 ہوا ہے کہ جس شخص پر عمل متقابلیں کرنا منظور ہو اگر اسکو اسطور پر بٹھایا جاوے  
 کہ اسکا سر شمال کی طرف ہو اور اسکا چہرہ جنوب کی طرف اور اسکے  
 پاؤں جنوب کی طرف پھیلے ہوئے ہوں تو اور انداز نشست کی نسبت اس  
 انداز میں اس پر عمل بہت جلد ہو جاتا ہے چکو اکثر اس بات کا تجربہ ہوا ہے  
 اور اگر تحقیقات کیجاوے تو غالب ہے کہ یہ بات عموماً صحیح معلوم ہوگی لیکن  
 بہت آدمی ایسے ہیں کہ کسی رخ اونکو بٹھاؤ ان پر عمل ہو جاتا ہے  
 ریشن بیک صاحب کو یہ بھی دریافت ہوا ہے کہ روشنی اوڈائل کو بخوبی پہننے  
 کے واسطے یہ بات بہتر ہے کہ معمول شمالاً جنوباً بیٹھے اور اسکا سر شمال کی طرف  
 ریشن بیک صاحب نے بہت سی عجیب باتیں اس باب میں کہ کیفیت اوڈائل  
 جسم انسان میں مختلف اوقات میں اور قبل اور بعد کھانا کھانے کے کس طرح  
 منتشر ہوتی ہے دریافت کی ہیں صبح کے وقت سوکراوٹھنے سے پیچھے بلکہ  
 طلوع آفتاب سے یہ کیفیت بڑھتی جاتی ہے صبح کے کھانا کھانے سے پہلے  
 اشتہا کے سبب سے کم ہونے لگتی ہے پراوسکی ترقی افزون ہوتی جاتی  
 اور شام کے کھانا کھانے کے وقت سے پہلے دفعتاً بہت بڑھ جاتی ہے  
 پر شام تک یعنی غروب آفتاب تک بڑھتی جاتی ہے اور رات بھر کم ہوتی جاتی ہے

چنانچہ طلوع آفتاب سے پہلے کمترین درجہ پر ہوتی ہے ان حقائق کو ملحوظ رکھ کر  
سے انسان کی تندرستی اچھی طرح محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔

جتنی تحقیقات کی گئی ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوڈائل کا فعل لچاٹ  
قطبین کے ہوتا ہے یعنی جس شے میں مثل جسم انسان یا مقناطیس مصنوعی  
یا کر سٹل میں کیفیت اوڈائل ہوتی ہے اوسکے دونوں قطبوں کا علیحدہ علیحدہ  
فعل ہوتا ہے سائبہ یعنی شمالی قطب میں سے جو روشنی نکلتی ہے اوسکا اثر  
خنک ہوتا ہے اور رنگ اودا ہوتا ہے اور موجہ یعنی جنوبی قطب کی روشنی کا  
ناگوار گرم ہوتا ہے اور اوسکا رنگ سرخ ہوتا ہے دست راست آدمی کا سائبہ  
اور خنک ہوتا ہے اور دست چپ موجہ اور گرم ہوتا ہے آفتاب کی شعاع  
سائبہ ہے اور نازک طبع آدمی پر خنکی کا خوش آئند اثر کرتی ہے ایک گرم  
یعنی انگلیٹی کا ایک بہت نازک طبع آدمی پر تا وقتیکہ وہ بہت قریب انگلیٹی  
کے نہ آیا یا اثر ہوا کہ جیسے کسیکو چار معلوم ہوتا ہے جب وہ انگلیٹی کے  
قریب آیا تو آگ کی حرارت کا گرم اثر ہوا اس خنکی کی وجہ یہ تھی کہ انگلیٹی پر  
لمعات سائبہ اوڈائل کے نکلتے ہیں اور بعض آدمیوں پر گر جا گھر کی بہت سی  
شعروں کی روشنی کا بہت خنک اثر ہوتا ہے حتیٰ کہ غش کی نوبت پہنچ جائے  
چاند کا اوڈائل موجہ ہے اور نازک طبع آدمیوں پر چاند کی شعاع کا اثر  
گرم ہوتا ہے جتنے سیارے آفتاب سے مستیز ہو کر چمکتے ہیں اونکا اوڈائل  
موجہ ہوتا ہے اور گرم اثر رکھتا ہے۔

قصہ مختصر اوڈائل تمام عالم میں پھیلا ہوا ہے اور اس بات میں حرارت اور  
روشنی اور الکٹریٹی سے مشابہ ہے ریشن بیک صاحب نے میری رائے میں  
بڑی محنت اور جانفشانی سے تحقیقات کر کے ثابت کیا ہے کہ ایک کیفیت

جسکا نام جو چاہور کھ لو اور جسکا وزن کچھ نہیں دیا میں ایسی موجود ہے جو کیفیات حرارت و روشنی و الکٹرسٹی و قوت جاذبہ زمین سے جدا ہے لیکن ان سب کیفیات سے یہ کیفیت مشابہ ہے اور اس کے ساتھ مشترک ہے ممکن ہے کہ بعد امتداد زمانہ شاید کوئی ایک کیفیت ایسی دریافت ہو جو ان سب کیفیات کی جامع ہو لیکن تا وقتیکہ ایسی کوئی کیفیت دریافت نہ ہوئی ہو تو اوڈائل کو کیفیات معروف سے بالکل علیحدہ سمجھنا چاہیے جیسا کہ فی زمانہ کیفیات الکٹرسٹی اور حرارت اور روشنی کو آپس میں علیحدہ سمجھتے ہیں \*

اگرچہ ریشٹن بیک صاحب نے ایسے شخصوں پر تجربات نہیں کیے ہیں جن پر عمل مقناطیسی کیا گیا ہے یا جنکو حالت خواب مقناطیسی حاصل ہے یا جن پر حالت خواب بیداری مصنوعی واقع ہوئی ہے لیکن صاحب موصوف کو اس بات کا تجربہ ہوا ہے کہ جن شخصوں کو حالت بیداری خود بخود واقع ہوتی ہے اونکی طبیعت حالت اصلی ذاتی میں بہت اثر پذیر ہوتی ہے اور جب اون پر حالت خواب بیداری ہوتی ہے تو زیادہ اثر پذیر ہوتی ہے ہم جانتے ہیں کہ جن لوگوں پر حالت بیداری مصنوعی واقع ہوتی ہے اور جن پر حالت خواب مقناطیسی واقع ہوئی اونکی طبیعت بہت اثر پذیر ہوتی ہے حتیٰ کہ اونکو روز روشن ہیمن عامل کے ہات اور اشریاد میں سے روشنی اوڈائل نکلتی ہوئی نظر آتی ہے \*

پس یہ بات قابل شک کے نہیں ہے کہ کیفیت اوڈائل جو انسان کے ہات میں اور مقناطیس مصنوعی میں ہوتی ہے اور جسکے سبب سے مقناطیس کل ایسا فعل ہوتا ہے جسکا اوپر ذکر کیا گیا بلکہ مقناطیس مصنوعی کے ذریعے سے خواب مقناطیسی پیدا ہوتا ہے انسان کے ہات کے اوس جوہر سے مشابہ جس سے عمل مقناطیس روحانی کا اثر ہوتا ہے \*

غرض کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ کیفیت یا جوہر جسکے سبب سے عمل متقاطعیں روحانی کے آثار پیدا ہوتے ہیں حقیقت میں وہی اوڈائل ہے جسکو ریشن بیک صاحب نے دریافت کیا ہے اور اب یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے کہ ایک نازک طبع آدمی پر دوسرا شخص بلا اس بات کے کہ اوں کو چھوئے خواب پیدا کرے حالت پیدا کر سکتا ہے اگر متقاطعیں مصنوعی سے یہ حالت پیدا ہو سکتی ہے تو انسان کے بات سے کیوں نہ ہو سکے جب کہ ہم جانتے ہیں کہ جو چہرہ متقاطعیں مصنوعی میں ہے وہی جوہر انسان کے بات میں ہے میری رائے میں ریشن بیک صاحب کی تحقیقات سب بالکل یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ ایک قسم کی عالم میں پھیلی ہوئی ہے جسکے ذریعے سے عمل متقاطعیں روحانی کا اثر پیدا ہوتا ہے ریشن بیک صاحب نے جو تجربات متقاطعیں مصنوعی اور کرٹل اور انسان کے بات کو ذریعے سے کیے ہیں انکا میں نے متواتر اعادہ کیا ہے اور انکی تجربات بالکل صحیح پائی ہیں میری سوا اور لوگوں نے بھی ریشن بیک صاحب کے تجربات کا اعادہ کیا ہے اور سب کا یہ بیان ہے کہ صاحب موصوف کے تجربات کو صحیح مانا اگر ہم تلاش رکھیں تو اثر پذیر آدمی آسانی سے لجاتے ہیں اور ہم سب سے کہہ سکتے ہیں لیکن جو شخص ایسے تجربات کرنے چاہیں انکے واسطے یہ بات ضرور ہے کہ ریشن بیک صاحب نے جو شرائط لکھے ہیں انکو ملحوظ رکھیں روشنی اوڈائل کے دیکھنے کے واسطے یہ بات ضرور ہے کہ جس شخص پر تجربہ ہوا اوسکی طبیعت بہت اثر پذیر اور نازک ہو اور کامل تاریکی مکان میں ہو اور معمول ایک گھنٹہ یا دو گھنٹہ اوس مکان تاریکی میں رہے جب یہ شرائط پوری ہوں تو انسان کے بات اور متقاطعیں مصنوعی اور کرٹل میں سے بھی خوبصورتی کے ساتھ لمعات رونما ہوئے نظر آتے ہیں اور جب معمول اور حال دونوں کمرے میں نہ ہوں

تو نہایت ضعیف روشنی بھی اوس کمرے میں داخل نہیں ہوتی چاہیے یعنی  
 دروازے کے سوراخ میں سے ہلکی سے ہلکی روشنی دن کی یا شمع کی کمری  
 کے اندر نہیں پہونچنی چاہیے کوئی آدمی نہ کمرے کے اندر جاوے اور نہ کمرے  
 سے باہر آوے اس واسطے کہ اگر دروازہ کھولا جاوے تو جو تھوڑی سی روشنی بھی  
 دوسرے مکان میں بسے آوے معمول کو فوراً اندھا کر دیتی ہے یعنی کبھی آدھے  
 گھنٹے اور کبھی ایک گھنٹے تک پھر اوسکو اوڈاگل کی روشنی کی دیکھنے کی طاقت  
 نہیں رہتی ہے تاوقتیکہ معمول کی طبیعت بدرجہ اتم اثر پذیر نہ ہو اور ایسے معمول  
 شاذ و نادر ہوتے ہیں ایک اور ضروری احتیاط یہ ہے کہ اور کوئی شخص معمول  
 کے قریب نہ ہو اگر مقناطیس مصنوعی میں سے روشنی معمول کو نظر آ رہی ہو تو  
 دیکھنے والا اگر اوسکے قریب چلا جاوے تو فوراً اوس روشنی کا نظر آنا موٹو  
 ہو جاتا ہے اس واسطے کہ حالت اوڈاگل معمول و مقناطیس میں تغیر پیدا ہو جاتا  
 اگر یہ سب حقائق نہیں کیجاوین تو تجربہ میں خطا ہوگی \*

اب میں دو باتوں کا ذکر کرتا ہوں جنکے سبب سے ریشن بیک صاحب کے  
 تجربات سے فائدہ نکلتا ہے اول یہ کہ جو فعل کیمیائی ہوتا ہے اوس میں  
 روشنی اوڈاگل نکلتی ہے اور کیفیت اوڈاگل پیدا ہوتی ہے اس واسطے مردہ  
 اجسام میں سے جب وہ گل جاتے ہیں روشنی اوڈاگل نکلتی ہے کیونکہ گل جانا  
 جسم کا ایک فعل کیمیائی ہے اور تنفس اور انضمام طعام میں بھی فعل کیمیائی ہوتا  
 اس سبب سے نازک طبع آدمیوں کو مردوں پر اور خصوصاً قبروں پر سی روشنی  
 نکلتی ہوئی نظر آتی ہے۔ ریشن بیک صاحب نے اپنی کتاب میں بہت سی مثالیں  
 لکھی ہیں اور علم سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ وہم زائل ہو جاتا ہے یہ روشنی جو  
 معلوم ہوتی ہے اوس سے حقیقت میں کچھ اندیشہ نہیں اور جو لوگ اونکو



دیکھتے ہیں فقط اس سبب سے دیکھتے ہیں کہ اونکی طبیعت نازک اور اثر پذیر ہوتی  
ہے۔ میں نے بھی ایسے اذکار بہت سنے ہیں اور قبرستان میں ایسی روشنی نکلتی ہوئی  
اکثر لوگوں کو نظر آتی ہے اور اس زمانے کے اذکار سنے ہیں کہ جو زمانہ  
تحقیقات ریشن بیک صاحب سے پیشتر تھا۔

دوسرے یہ کہ جب طرح مقناطیس مصنوعی میں سے روشنی اوڈائل نکلتی ہے سلیط  
زمین میں سے کہ عظیم مقناطیس ہے روشنی اوڈائل نکلتی ہے اور یہ روشنی زمین  
کی بسبب عظم زمین کے سب لوگوں کو نظر آتی ہے غالب ہے کہ جو لوگ  
نازک طبع ہوتے ہیں اونکو یہ روشنی زمین کی زیادہ نظر آتی ہے لیکن یہ باتیں  
تحقیق نہیں دریافت ہوئی ہے یہ بات کہ زمین میں سے روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی  
فقط قیاسی نہیں ہے یہ بات بہت تجربات سے ثابت ہے ریشن بیک صاحب نے  
ایک گڑھ کو ہے کا انا بڑا بنایا کہ اوسکا قطر دو یا تین فیٹ کا تھا اور ایک مڑھ ہرا  
اوسکا بنایا ایک قطب سے دوسرے قطب تک یہ دو مڑھ اتھا اس دوسرے کے  
گرد اونھوں نے ایک تار لپیٹا اور ایک کل کے ذریعے سے ایک موج بجلی کی  
اس تار میں گذردی اس ترکیب سے یہ گڑھ مقناطیس بن گیا بعد ازاں اونکو  
اس گڑھ کو ایک تار ایک کمرہ میں ہوا میں لٹکا دیا جن نازک طبع آدمیوں نے  
اوس گڑھ کی طرف نظر کی اونکو اوس میں سے ایسی روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی  
جیسے قدرتی اروا بوری ایلس اور اروا اسٹریلیس زمین کے قطبوں  
نظر آتے ہیں ہر قطب پر ایک چوڑا حلقہ روشنی کا نظر آتا تھا شمال کی طرف  
روشنی کا رنگ اودا تھا اور جنوب کی طرف سرخ رنگ زیادہ تھا لیکن سب  
قوس و قمر کے رنگوں کی طرح خلوط تھے خط استوا پر ایک منطقتہ روشنی کا

زمین کو شمالی اور جنوبی قطبوں کو اور بہت تیز روشنی نظر آتی تھی شمالی اور جنوبی ایلس اور اسٹریلیس کہتے ہیں۔

نمایان تھا اور قطبین کے طرف سے امواج روشنی کی خط استوا کی طرف دوڑتی نظر آتی تھیں قطبین کی طرف کے حلقوں میں اور امواج روشنی میں رنگوں کی ترتیب تھی کہ جنوب کی طرف سرخی کی کثرت تھی اور اوسکے مقابل میں اودا زیادہ تھا مغرب کی طرف زرد رنگ کی زیادتی تھی اور اوسکے مقابل میں بھورا رنگ تھا یعنی کچھ بھی رنگ نہیں تھا اور بھورے رنگ کے قریب ایک دھاری سرخ رنگ کی نظر آتی تھی اور جس جگہ سرخ رنگ کی شدت تھی اوسکے سے فاصلہ پر یہ دھاری نظر آتی تھی یہ سب دھاریاں رنگ کی آپس میں بہت نزاکت کے ساتھ مخلوط تھیں اور تدریج اختلاف رنگ نمایان ہوتا تھا یعنی کسی جگہ دور رنگ ایک معلوم ہوتے تھے پھر آگے بڑھ کر جدا جدا ہوجاتے تھے غرض کہ جیسے قوس و قزح کے رنگوں کی ترتیب ہوتی ہے ویسی ہی ترتیب نظر آتی تھی یعنی سرخ نارنجی زرد سبز اودا نیلا اور سب کے آخر سرخ اور بھورا الاسرخ اور نارنجی اور زرد رنگ میں جو فرق تھا وہ تدریج نمایان ہوتا تھا اور اس سبب سے جتنے متوسط رنگ تھے سب نظر آتے تھے لیکن فقط اتنی ہی بات نہیں تھی بلکہ ہوا میں قطبوں سے اوپر ایک شعہ روشنی کا نظر آتا تھا اور شمال کی طرف اودا پن زیادہ اور جنوب کی طرف سرخی زیادہ نظر آتی تھی اب جتنے رنگ تھے سب نظر آتے تھے اور خط استوا کی طرف امواج روشنی مختلف رنگوں کی کودتی اور دوڑتی تھیں کبھی موج طویل اور کبھی قلیل ہوتی تھی غرض کہ جیسے قدرتی اروا زمین کے قطب کے اوپر نظر آتی ہے اور ناظرین اوسکو دیکھ کر حیران ہوتے ہیں ویسے ہی اس کرۂ آہنی مصنوعی کے قطب پر اروا نظر آتی تھی یہ مصنوعی اروا دنیا میں مرتبہ اول ہی پیدا کیا گیا تھا اور اوسکے پیدا ہونے سے

اوس قیاس کو جس سے زمین کی قدرتی ارونا کو ظہور و نشی اودایل کا شمار کرتی ہر  
ایک تقویت ہوتی ہے اتنی بات کہنی مناسب ہے کہ ارورا میں جو ہر تقاطعی  
موجود ہوتا ہے اور غالب ہے کہ سوزن تقاطعی کو یہ ارورا کھینچے کیونکہ تقاطع  
مصنوعی میں کیفیت اودایل اور تقاطعی مشترک ہوتی ہے ابھی تک میں  
ایک قسم کے عمل کا ذکر نہیں کیا ہے اور وہ یہ عمل ہے کہ عامل کو یہ قدرتی  
کہ بعض اشیاء میں کیفیت تقاطعی پیدا کر دے مگر صاحب نے بیان کیا تھا  
کہ پانی میں کیفیت تقاطعی پیدا کر سکتے ہیں لیکن لوگ اس بات پر غصے ہو  
لیکن اب ہر آدمی جسکو عمل تقاطعی کا حال معلوم ہوتا ہے یہ بات جانتا ہے  
کہ پانی میں اس طرح اودایل بھرا جاسکتا ہے کہ جو معمول خواب تقاطعی میں  
اوسکو بلا علم اس بات کے کہ پانی پر یہ عمل کیا گیا ہے فوراً تیز ہو جاتی ہے کہ اس  
پانی میں تقاطعی اثر ہے بیان اس پانی کا اس طرح پر ہے کہ اوسکا مزا ایک  
خاص قسم کا ہوتا ہے جسکا بیان اچھی طرح نہیں ہو سکتا اور جب وہ پانی پیا جاتا  
تو ایک خاص قسم کی گرمی پینے والے کے جسم میں پیدا ہو جاتی ہے بعض  
معمول کہتے ہیں کہ یہ پانی بالکل بے مزہ ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے جیسا بارش کے  
پانی یا کشیدہ پانی میں کچھ مزہ نہیں ہوتا اور اگر پانی پر عمل تقاطعی نہیں کیا جائے  
تو جیسے اصلی پانی کے مزے میں ایک طرح کی تیزی پائی جاتی ہے ویسے ہی  
معمول کو بھی معلوم ہوتی ہے تقاطعی پانی کا محسوس اکثر تجربہ ہوا ہے اور جو بات  
میں نے اوپر بیان کی اوس میں کچھ شبہ نہیں ہے پانی میں کیفیت تقاطعی  
دو طرح سے پیدا ہو سکتی ہے ایک ترکیب تو یہ ہے کہ ایک برتن میں پانی کو  
رکھ کے اوس برتن کو دست چپ میں تھیلی پر رکھ کر اوسکو اونگلیوں سے  
پکڑ لیں اور دست راست کو برتن کے اوپر چڑھ دیتے رہیں یا دست راست کی

اونٹلیوں کو پانی کی سطح کے قریب مگر ذرا اوپر سیدھا رکھیں یا اسی طرح مقناطیس  
مصنوعی یا کرسل کو پانی کی سطح پر رکھیں رلشن بیگ صاحب نے ثابت  
کیا ہے کہ جو لوگ نازک طبع ہیں اگر اون پر حالت خواب مقناطیس نہ بھی ہو  
تب بھی وہ مقناطیسی پانی اور معمولی پانی میں تمیز کر سکتے ہیں اثر مقناطیسی  
اکثر تھوڑی دیر تک رکھتا ہے اگر اوڈیل پانی میں زیادہ بھرا گیا ہو تو کئی گھنٹوں  
اثر رہ سکتا ہے +

میں نے بہت شرم و ہشامیہ ہے کہ جن لوگوں پر عامل نے ترکیب معروف کسی خواب مقناطیس  
پیدا کیا ہے اون پر اکثر خواب مقناطیسی نقطہ بذریعہ مقناطیسی پانی کے واقع ہو گیا  
میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ جن لوگوں پر پہلے کسی عمل مقناطیسی نہیں کیا گیا  
لیکن اونکی طبیعت اثر پذیر عمل مذکور کی ہوتی ہے اونکو مقناطیسی پانی  
پیشہ ہی معمولی غنیز جیسی روزمرہ انسان کو آتی ہے آ جاتی ہے اور غنیز نمایت  
آسائش سے اور آرام سے آتی ہے ممکن ہے کہ بعض اون لوگوں کو جنکو  
میں نے دیکھا ہے حالت خواب مقناطیسی ہو لیکن چونکہ اون لوگوں کی طبیعت  
بیقرار تھی اور اونکو غنیز نہیں آتی تھی اور مطلب پانی کے پلانے سے یہ تھا  
کہ اونکو غنیز آ جاوے اور اونکو غنیز حقیقت میں آگئی تو کسی طرح کی آزمائش  
اونکے اوپر نہیں کی گئی کہ جس سے خواب مقناطیسی نہونیکا حال واضح ہوتا  
یہ کیفیت مقناطیسی فقط پانی ہی میں نہیں بلکہ اور اشیاء میں بھی پیدا ہو سکتی ہے  
اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب عامل خود نہیں جاسکتا تو معمول کے پاس  
کوئی شے کیفیت مقناطیسی سے بھر کر بھیجتا ہے اور اس چیز کے پھر غنیز سے  
معمول کو خواب مقناطیسی حاصل ہو جاتا ہے اگر معمول کو کوئی دہو کہ دنیا جاوے  
یعنی کوئی شے اوسکو ایسی دی جس میں کیفیت مقناطیسی چھری ہوئی نہیں ہے

تو جس طرح اوسکو مقناطیسی اور معمولی پانی کی تمیز ہوتی ہے اوسے طرح اس بات کی بھی تمیز ہو جاتی ہے کہ اس میں کیفیت مقناطیسی موجود نہیں ہے اور وہ ہو کہ نہیں کھاتا ہے۔

اب میں یہ ذکر کرتا ہوں کہ یہ یقینی باتیں عمل مقناطیسی کے باب میں اوپر لکھی گئیں ان سے حاصل کیا ہے۔ اول یہ بات کہنی ضرور ہے کہ کسی علم کی نسبت یہ اعتراض کرنا کہ فرض کیا کہ یہ باتیں سب درست ہیں ان سے فائدہ کیا ہے بچا ہے ایسی کوئی شے خدائی میں نہیں ہے کہ جسکا کسی نہ کسی وقت کچھ فائدہ ہو ممکن ہے کہ یہ علم کسی اور علم کی تحقیقات میں یا معاملات روزمرہ زندگی میں کارآمد ہو یہ بات ہم نہیں کہہ سکتے ہیں کہ کارآمد ہوگا اس کتاب کے آغاز میں میں نے کئی تمثیلیں اس امر کی دی ہیں چنانچہ ایک شے کلورڈ فورم کا بھی ذکر کیا ہے کہ ابتدائیں اصل فائدہ اس شے کا نہیں معلوم تھا لیکن اب یہ فائدہ اوسکا روزانہ ہوتا ہے کہ اوسکو سونگھا کر مریض پر عمل جراحی اس طرح ہو سکتا ہے کہ اوسکو ذرا بھی تکلیف نہیں ہوتی ہے سب آدمی جانتے ہیں کہ علم تشریح طبیعت فقط اس طرح سے فروغ کو پہونچا ہے کہ حیوانات کو مار کر اوسکے جسم کو چیر چھا کر دیکھا تو حقائق تشریح ثابت ہوئی لیکن ان جانوروں کو مارنے میں اکثر لوگوں کو ایسی کہ اہمیت ہوتی تھی کہ بعض بعض مضبوط دل کے آدمی ہی اس علم کا تجربہ کیا کرتے تھے اب یہ بات ہے کہ کلورڈ فورم کے ذریعے سے ان جانوروں کو اس طرح مار سکتے ہیں کہ اونکو ذرا بھی تکلیف نہیں ہوتی اور اگر فقط یہ خیال ہو کہ اونکی جان جاتی ہے تو غور کا مقام ہے کہ تحقیقات علمی کے واسطے جس سے ہزاروں فوائد نکلتے ہیں اونکی جان لینی اس بات سے بدرجہ بہتر ہے کہ فقط کھانے کے واسطے یا شکار کی تقریر کے واسطے اونکو جان سے ماریں اب اون

جو علم کی تحقیقات کرنی چاہیں جانوروں کے مارنے میں کربہت نہیں ہوتی کچا  
اس واسطے کہ کلوروفوم کے ذریعے سے یہ جانور اس طرح سے ماری جاتے ہیں کہ نہ تر پڑ  
نہ چلا تے ہیں نہ اوکو تکلیف ہوتی ہے اور اس سبب تحقیق کے جی میں اطمینان ہوتا  
کہ میں سخت ظلم نہیں کرتا ہوں اور طبیعت کو جب اطمینان ہوتا ہے تو بہت بات  
آسانی سے حاصل ہو سکتی ہے یہ ایک دوسرا بڑا فائدہ کلوروفوم کے استعمال کا  
قطع نظر اس سے اور بھی بہت سے فوائد ہیں \*

علیٰ ہذا القیاس اگر علم متقابلیں حیوانی کا آج تک کچھ فائدہ نہیں معلوم ہوا تو مکمل ایک  
ترغیب ہونی چاہیے کہ تحقیقات کر کے اس کے فائدوں کو تلاش کریں اور معلوم کریں  
کیونکہ جب تک کما حقہ سب باتیں اور فروع ایک علم کے معلوم نہیں ہوتیں  
تب تک اس کے قواعد نہیں معلوم ہو سکتے ہیں چنانچہ جب تک لوگوں نے کلوروفوم  
کو سو گما کر نہیں دیکھا تھا تب تک اس کا فائدہ نہیں معلوم ہوا تھا کہ نہایت بیوشی کی  
حالت اس کے سونگنے سے پیدا ہو جاتی ہے \*

لیکن علم متقابلیں حقیقت بہت فوائد رکھتا ہے اور اس کے بہت سے فائدے  
معلوم ہیں بہت سی بیماریاں جو عروق سے متعلق ہیں عمل متقابلیں سے رفع ہوتی ہیں  
جو لوگ مرض بیداری رکھتے ہیں یعنی جن کو اچھی طرح ٹینڈ نہیں آتی اوکو عمل متقابلیں  
سے نیند بخوبی آ جاتی ہے اور آرام حاصل ہوتا ہے اور کل مذکورہ دوا نہ در دوسر  
رفع کرنے کے واسطے مستقل ہے اور اور بیماریاں بھی کہ مثل فالج مرگی عمل متقابلیں  
سے اکثر رفع ہوتی ہیں۔ مگر اس عمل کا فائدہ فقط یہی نہیں ہے حفظانِ صحت میں  
اس عمل کا بہت فائدہ ہے اور اگر یہ عمل متصل کیا جاوے تو امراضِ مزمنہ جسم  
انسان میں جاگیر ہو جاتے ہیں اور اس سے بالکل رفع ہو جاتے ہیں بلکہ بعض اوقات  
ایسا ہوتا ہے کہ فقط ایک مرتبہ کے عمل کرنے سے خصوصاً در صورتیکہ خواجہ

پیدا ہو جاوے بالکل بیماری رفع ہو جاتی ہے یہ بات تو سچ ہے کہ ہمیشہ ایسی شفا  
 وقتاً نہیں ہو جاتی ہے لیکن صبر و استقامت سے ہمیشہ امراض ضرور رفع ہو جائیں  
 بشرطیکہ اس قسم کے مرض نہوں کہ جنکے زائل ہونے کی بالکل یاس ہو گئی ہو  
 بہت سی تمثیلین عمل تقاطیسی کے ذریعے سے بیماری کی رفع ہونے کی درجین  
 چنانچہ ڈاکٹر ایلیس صاحب نے ایک ناسور کا علاج فقط اس عمل سے کیا  
 اور وہ ناسور بالکل اچھا ہو گیا اور ان سب باتوں کو ملحوظ رکھ کر کہ اکثر آدمی  
 اپنے عمل کی نسبت مبالغہ کرتے ہیں اور ایسی باتیں لکھتے ہیں جو شاید ہمیشہ  
 حقیقت میں واقع نہیں ہوتیں اس میں کی طرح کاشبہ نہیں کہ اس عمل کا  
 فائدہ رفع امراض میں ضرور ہے اور ہر طبیعت کو اسکا استعمال ہونا چاہیے  
 ایک ایسے علاج کی لغویت تو ظاہر ہے جس کو یہ سمجھیں کہ کل امراض کے  
 واسطے مفید ہو گا میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ عمل تقاطیسی جملہ امراض کے واسطے  
 مفید ہے لیکن اگر جملہ امراض کے واسطے مفید نہ تو اکثر کے واسطے تو ضرور فائدہ  
 کرتا ہے اور بہر حال تجھے امراض کے واسطے مفید ہواونکے واسطے تو اذکار شفا  
 کرنا چاہیے خصوصاً اس صورت میں کہ اگر بالفرض کچھ فائدہ نہ کرے تو یہ بات تو  
 ضرور ہے کہ کی طرح کا ضرر نہیں کرتا ہے۔

میں نے اکثر دیکھا ہے کہ حالانکہ حامل کو سوائے مشاہدہ آثار عمل اور کچھ خوشنہیں  
 لیکن آثار عمل میں اس عمل کا فائدہ معمول کو ہو گیا ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ  
 حال فقط مشاہدہ آثار عمل کے واسطے عمل کرتا ہے تو معمول اوس سے کہتا ہے کہ  
 جب سے یہ عمل میرے اوپر ہوا ہے تب سے فلاں مرض میرا رفع ہو گیا حالانکہ  
 حامل نے اس نیت سے عمل نہیں کیا تھا اور حامل یہ بات سنکر متعجب اور  
 خوش ہوتا ہے اگر کوئی یہ کہے کہ یہ اثر فقط اس سبب سے ہوتا ہے کہ معمول کے

وہم پر کچھ فعل عمل کا ہو جانا ہے تو میں یہ جواب دیتا ہوں کہ اگر حقیقت میں یہ اثر  
تو اثر مذکور خیالی نہیں بلکہ حقیقی ہوتا ہے اور ہلکو چاہیے کہ وہم کے فعل کی  
تحقیقات کریں اور جو کچھ تحقیقات کرنے سے حاصل ہوا اس سے فائدہ اٹھائیں  
اور کچھ بھلا کریں اس صورت میں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ عمل متناطیس کا  
وہم پر غالب بہت اثر ہوتا ہے اور شاید اس عمل سے بہتر اور کسی شے کا وہم  
اثر نہیں ہوتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ بہت صورتوں میں وہم پر کچھ اثر نہیں ہوتا  
اس واسطے کہ حامل وہم پر اثر پیدا کرنے کی طرف متوجہ ہی نہیں ہوتا ہے کبھی  
ایسا ہوتا ہے کہ نہ حامل کو نہ معمول کو کچھ بھی خیال کسی مرض کے رقع کرینکا  
ہوتا ہے اور جب اونکو معلوم ہوتا ہے کہ فلانا سخت مرض اٹھا اور عمل میں رفع ہوا  
تو دونوں حیران اور تعجب اور خوش ہوتے ہیں :

میں چاہتا ہوں کہ اطباء مرض جنون میں عمل متناطیس کا استعمال کریں اور نہ  
فقط اس واسطے کہ اس عمل سے اس مرض کا علاج ہو بلکہ اور کئی وجوہ ہیں سمجھیں  
کچھ شک نہیں ہے کہ جو لوگ مجنون ہوتے ہیں اونکی طبیعت عمل متناطیس کی  
بہت اثر پذیر ہوتی ہے اس سبب سے اس بات کے دریافت ہونے سے  
کچھ تعجب نہیں ہوتا ہے کہ اس عمل کے ذریعے سے مرض جنون کو شفا ملے گی  
ہو جائے گی یا نہ فقط علاج جنون میں ہی ترقی نہیں ہوئی ہے بلکہ مجنون کی مدارات  
نسبت سابق بہتر ہوتی ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ جب سے علم قیافہ میں ترقی ہوئی  
تب سے مجنون کے ساتھ اچھی طرح سلوک کیا جاتا ہے اب پاگل خانوں میں مجنون کو  
درشتی اور سختی اور زبردستی نہیں کی جاتی ہے اور جو کچھ اس مجنون کے ہنوز باختم  
نہیں ہوتے ہیں اونکا لحاظ کر کے اونکے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے نتیجہ اسکا  
یہ ہے کہ اگرچہ پاگل خانوں میں جا کر خیالات افسردہ اور غمناک پیدا ہوا ہیں



لیکن اتنی خوشی بھی ہوتی ہے کہ اکثر مجنون کو پاگل خانوں میں اتنی خوشی میسر ہوتی ہے جسکے وہ لائق ہیں اور بعض اوقات اونکو اتنی خوشی حاصل ہوتی ہے جو ہوشیار آدمی کو میسر نہیں ہوتی ہے میں اس بات کو دیکھ کر خوش ہوں کہ یہ ترقی جو انتظام زندگانہ مجنونان میں ہے اسکو روز بروز فروغ ہے لیکن مجھے اعتقاد ہے کہ جب تک عمل متناطیسی پاگل خانوں میں مستعمل نہ ہوگا تب تک ایسا اچھا علاج اور ایسا اچھا سلوک اونکے ساتھ نہ ہوگا جیسا ضرور ہے اور مناسب ہے فی الحقیقت اس بات میں کچھ شبہ نہیں کہ بعض اطباء کو جو بعض معمولوں پر اختیار حاصل ہوگا اوسکی وجہ یہی ہے کہ ان مجنون کی طبیعت اثر پذیر کیفیت متناطیسی ہوتی ہے اور تلقین اور حکم طبیب اون پر سحر کا اثر رکھتا ہے اگر لوگ اس بات کو عموماً جانیں اور اس بات کا لحاظ رکھیں تو یقین ہے کہ بہت فائدہ ہو اور غالب ہے کہ جس مجنون کی طبیعت تلقین اور حکم طبیب کی اثر پذیر ہوتی ہے اگر اوس پر عمل متناطیسی کیا جاوے تو اوسکے مرض کو بہت نفع ہوگا جتنا ہوشیار آدمیوں پر عمل متناطیسی کا اثر ہوتا ہے اتنا ہی بلکہ اوس سے زیادہ اس عمل کا مجنونوں پر اثر ہوتا ہے اور مجنون پر زیادہ اثر ہونے کی غالباً یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ جو کیفیت اوڈیل اونکے مزاج اور طبیعت میں ہے اوسکے وزن اور تقسیم میں کچھ خلل آجاتا ہے اس قیاس کی صحت کا ایک یہ ثبوت ہے کہ چاند کا اثر جسمین کیفیت اوڈیل بہت بھری ہوئی ہے مجنون پر بہت ہوتا ہے

لیکن اور بھی ایک وجہ اس بات کی ہے کہ علاج جنون میں عمل متناطیسی کا استعمال کسواسطے ضرور ہے وہ وجہ یہ ہے کہ جب علامات بیان کردہ اطباء کی تحقیقات کی جاتی تو فرمایا ہوتا ہے کہ بہت مجنون آدمی فقط ایک خاص حالت متناطیسی میں ہوتی ہیں میری مراد ہے کہ جب طرح حالت متناطیسی میں ایک وقت جداگانہ وقتوں معمولی سے علیحدہ

معمول کو حاصل ہوتا ہے اور سیطرہ ایک علیحدہ وقوف مجنون آدمیوں کو حاصل ہوتا ہے فرض کرو کہ ایک مرض خود بخود اتفاقیہ حالت پرستہ متناطیسی میں داخل ہو جائے ایسی حالت میں گواہی انگلیں گلی ہوں اور سکو اپنی معمولی حالت کا کچھ ہوش نہیں رہتا شاید حالت روشن اور صریح کو حاصل ہے اور وہ اپنی ایک علیحدہ دنیا میں رہتا ہے اور سب طرح کا ہوش اور دنیا کا رکھتا ہے لیکن جو لوگ اس کے قریب اور گرد و پیش ہیں ان کی سمجھ میں ایسی حالت نہیں آتی اور اسکے مدد رکات اور سکو خود صحیح اور اصل معلوم ہوتے ہیں لیکن اور لوگوں کو نقطہ خواب کی باتیں معلوم ہوتی ہیں مریض مذکور غائب یا مردہ دوستوں کو دیکھتا ہے یا ایسے اشیاء کو دیکھتا ہے جو حقیقت میں تو موجود ہیں لیکن فاصلہ پر ہیں جو اشیاء اسکے قریب ہیں اور ان کا اس کو بالکل یا تھوڑا ہوش ہوتا ہے اور فقط ان اشخاص یا اشیاء کے دیکھنے میں جو اسے بسبب حالت روشن کے نظر آتے ہیں مستغرق ہے بلکہ شاید نہایت خوش ہے اور انجام کار شاید اس کو حالت سکوت مع انتقال حواس حاصل ہو جاتی ہے اور عالم ارواح کے مکان سے باتیں کرتا ہے اور سکی تو اید ہر یہ حالت ہو اور جو لوگ اس کو دیکھتے ہیں اس کے ہر ایک کلام کو ثبوت جنون سمجھتے ہیں جب مجنونیت گردانی گئی تو اس کو ایک مکان میں بند کر دیتے ہیں اور حقیقت حال کا جو شبہ بھی کسی کو نہیں ہوتا تو اس کی حالت مستقل ہو جاتی ہے اور شاید اسی حالت میں وہ مرجاتا ہے لیکن میں پوچھتا ہوں کہ کیا حقیقت میں یہ آدمی مجنون ہے ایک معنی میں تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہاں بیشک مجنون ہے اس واسطے کہ یہ دنیا جو ہے اسکے قابل نہیں ہے لیکن اور معنی میں میں کہتا ہوں کہ وہ ہرگز مجنون نہیں ہے کیسے معنی کہ اس کے تو انفسانی میں کچھ ہرچ نہیں اور یہ شخص فقط ایک خواب کی حالت میں ہے مگر اس خواب میں اصل اشیاء دیکھتا ہے اور ان اشیاء کے دیکھنے کی

وجہ یہ ہے کہ اوسکی کیفیت اوڈ ایل تیز ہوتی ہے اب اگر فرض کیا جاوے  
 کہ یہ حالت کسی شخص پر واقع ہو تو عقل اس بات کی مقتضی ہے کہ علاج عمل تقاضا  
 سے وقوف اصلی اوسکو پھر حاصل ہو سکیگا بڑی علامت یہ ہے کہ دماغ پر  
 کیفیت اوڈ ایل کا ایسا اثر ہوتا ہے کہ اس ظاہری کے جو اثر ہوتے ہیں  
 وہ مغلوب ہو جاتے ہیں خط آئندہ بین میں اس اثر کیفیت اوڈ ایل کا مفصل ذکر  
 کرونگا اب تحقیقات طلب یہ بات ہے کہ کیا یہ تیزی اوڈ ایل عمل تقاضا پسینی  
 سے دور نہیں ہو سکتی یہ بات اوس وقت تک نہیں حاصل ہو سکتی ہے  
 جب تک کہ حقیقت حال کی معلوم نہ ہو اور عمل تقاضا پسینی کا تجربہ نہ کیا جاوے  
 یہ بات جو میں نے لکھی کہ اکثر آدمی بلا استفسار حقیقت مرض مجنون متصور ہو کر  
 مکان میں بند کیے جاتے ہیں اور اچھی طرح عمل تقاضا پسینی کے ذریعے سے <sup>علاج</sup> اوکا  
 نہیں ہوتا کچھ مہمی نہیں ہے میں نے ایک عورت کا ذکر سنا ہے کہ اوسکے رشتہ دار  
 اوسکو مجنون سمجھتے تھے لیکن اتفاق سے اصل حقیقت اوسکے مرض کی دریافت ہو گئی  
 اور جس مکان میں اوسے بند کیا تھا وہاں سے نکال کر اوسکو اوسکے گھر  
 بھیج دیا اور لوگوں نے سمجھا کہ وہ اچھی ہو گئی جب تک وہ بیمار رہی تو اوسکا  
 کلام مقبول تھا اور اوسکی فہم اچھی معلوم ہوتی تھی فقط بعض بعض باتوں میں  
 کچھ غلط معلوم ہوتا تھا جب وہ گھر میں پہنچی تو جو کچھ باتیں حالت بیماری میں  
 واقع ہوئی تھیں انکا اوسکو بالکل ہوش تھا اور ایک شخص سے جسکو حالت  
 بیماری میں اوسکو واقفیت ہوتی تھی اوسنے شادی کا وعدہ کیا بعد اسکے اوسکو  
 ایک بیماری تپ کی قسم کی پیدا ہوئی اور جب اوس بیماری سے اوسکو شفا ملی  
 تو نہ اوسکو اپنے جنون کی حالت کا کچھ ہوش رہا نہ اوس شخص کا کچھ ہوش رہا  
 جس سے اوسنے شادی کا وعدہ کیا تھا جب یہ شخص اوسکے پاس آیا

تو اوس سے اس طرح پیش آئی جیسے محض بیگانہ سے پیش آتے ہیں بات حقیقت پر  
یہ ہے کہ اب شفا کے عملی اوسکو حاصل تھی اور جیسی وہ حالت جنون سے پہنچی  
وہی ہی ہو گئی تھی بلکہ ضروریہ خیال ہوتا ہے کہ جب وہ مکان میں بند تھی تو وہ  
ایک خاص حالت مقناطیسی میں تھی ایسی حالت میں جسکا میں نے اوپر  
ذکر کیا ہے اور پہلے جو کچھ اوسکو شفا ہوئی تھی وہ حقیقت میں شفا کے عملی نہیں تھی  
اسنوائے کہ اوس حالت مقناطیسی کا اوسکو کچھ ہوش نہ تھا لیکن جب اوسکو  
ایک اور بیماری ہوئی جس سے اوسکے عروق پر ایک صدمہ پہونچا اور اوس  
بیماری سے اوسکو شفا ہوئی تو حقیقت میں شفا کے کامل اوسکو حاصل ہوئی کیا  
کچھ تعجب کی بات ہے کہ اگر اوسوقت جب اوسکو مکان میں بند کیا تھا اوسکا عمل  
عمل مقناطیسی کے ذریعے سے کیا جاتا تو ایسی ہی شفا اوسکو حاصل ہوتی ہے  
میں ایک اچھے شریف آدمی کو جانتا ہوں جسکی طبیعت چند سال ہوئے بہت  
زیادہ کیفیت اوڈیل و کیفیت مقناطیسی کی اثر پذیر تھی ایک دفعہ قریب تھا  
کہ یہ شخص مجھوں تصور ہو کہ بند کر دیا جاتا۔ لیکن خوبی قسمت سے اوسکے رشتہ  
اور دوست نیکبخت اور عقلمند آدمی تھا اوسکا علاج عمل مقناطیسی سے کیا گیا اور اوسکو  
بہت فائدہ ہوا آج کل اوسکی طبیعت کو ذرا ایسی مضبوطی ہو گئی ہے کہ اوسکے  
رشتہ داروں اور آشناؤں کو کچھ اندیشہ اوسکی طرف سے نہیں ہے اگر  
اوسکو مکان میں بند کیا جاتا اور عمل مقناطیسی سے اوسکا علاج نہیں جاتا تو  
غالب ہے کہ اب تک وہ کسی پاگل خانہ میں ہوتا حالانکہ سوائے اس بات  
کہ اوسکی طبیعت پر کیفیت مقناطیسی یا اوڈیل کا بہت تیز اثر ہوتا تھا اور اسطرح کی  
علامت مجنونیت کی اوس میں نہ تھی ایک اور شخص کو بھی جانتا ہوں جسکی طبیعت  
کیفیت اوڈیل کی اس درجہ پر اثر پذیر ہے کہ اگر کوئی شخص اوسکے قریب جاوے

تو اس کے بہت تکلیف ہوتی ہے حالانکہ حالت جنون سے وہ اتنا دور ہے کہ  
 اس کی عقل اعلیٰ درجہ کی ہے اور وہ بخوبی واقف ہے کہ یہ آثار جو اس پر نمایاں  
 ہوتے ہیں کس سبب سے ہوتے ہیں اس شخص نے جسے اکثر کہا ہے کہ اگر میں حال  
 اپنی طبیعت کا نہ جانتا تو میں بعض اوقات اپنے آپ کو آپ دیوانہ سمجھتا ہوں  
 جو اذکار میں نے مجنون آدمیوں کے سنہ میں اون میں یہ بات میں نے اکثر  
 سنی ہے کہ دیکھیے وہ غائب اور مردہ آدمیوں اور شخصوں سے باتیں کرتا ہے اور  
 کیا علامت جنون کی ہوتی شاید بعض صورتوں میں یہ امر جنون کی علامت ہو  
 لیکن اکثر میری رائے میں یہ بات ہے کہ جس طرح حالت مسکوت مع انتقال حواس  
 حالت تقاطعی میں پیدا ہوتی ہے اور محول روحانیت سے باتیں کرتا ہے  
 اس طرح خود بخود وہی ایسی حالت مسکوت مع انتقال حواس واقع ہو جاتی ہے  
 اور مدت تک قائم رہتی ہے حالانکہ حواس باطنی میں ایسے شخص کے کچھ فرق نہیں  
 آتا پس یہ بات بہت ضرور ہے کہ اطباء عمل تقاطعی کے جملہ فروع سے واقف نہ  
 ہوں میری بصیرت اطباء کے واسطے یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے اگر اور کسی نیت سے  
 نہیں تو فقط واقفیت کی نیت سے علم تقاطعی کو حاصل کریں اور یقین ہے کہ جہیز  
 ان کو ایسی امید نہ ہو معلوم ہو گا کہ کسی نہ کسی مریض کو اس عمل سے فائدہ ہوا  
 اگر ایسا ہو تو پھر وہ علاج امراض کے واسطے اس عمل کا استعمال کریں گے اور  
 اگرچہ تا وقتیکہ جملہ کیفیات اس علم کی معلوم نہ ہوں تب تک جملہ فوائد کے معلوم  
 ہونے کی امید نہیں ہو سکتی الا بہر حال جان اور علاج سے فائدہ نہ ہو وہاں تو  
 اس عمل کا استعمال ضرور کرنا چاہیے جتنا اس کا عمل زیادہ ہو گا اتنی ہی اس علم  
 سے زیادہ واقفیت ہوگی اور اوستہ ہی اس کے فوائد معلوم ہونگے  
 اور جو فوائد اس علم کے ہیں ان کی نسبت میں بہت کچھ نہیں کہہ سکتا ہوں لیکن

میرے خیال میں یہ بات آتی ہے کہ یہ علم اس واسطے بہت کار آمد ہو سکے گا کہ جو  
تعلق نفس ناطقہ اور جسم میں ہے اسکو دریافت کرین اور جن قواعد پر قوت متصرف  
کا فعل ہوتا ہے اون قواعد کے بلکہ حقیقت نفس ناطقہ کے تحقیق کرنے میں کار آمد  
ہو گا بعض حکما کا تو یہ قول ہے کہ قوت تخیلہ یا متصرفہ فقط دماغ کے فعل کا اثر ہے  
نتیجہ ہے اور بعض کا یہ قول ہے کہ نفس ناطقہ ایک علیحدہ اور جدا چیز ہے جو دماغ کو  
بطور آلہ اپنی فعل کے کام میں لاتا ہے کوئی قول اور جن میں سے درست ہو مجھ کو شک  
نہیں ہے کہ جو آثار دماغی عمل مقناطیسی کے سبب ظہور میں آتے ہیں اون کے متعلق  
سے اور مطالعہ سے قواعد قوت تخیلہ اور مدد کر اور دیگر جو اس باطنی کے اچھی طرح  
معلوم ہونگے مثلاً بعض معمول ایسے ہوتے ہیں کہ جو قوت دماغی یا جس باطنی عمل  
قوت تخیلہ و قوت حافظہ و قوت مدد کر کسی وقت فعل کرے بلکہ فعل عصبانی اور  
ہر فعل دماغ کی صورت میں ٹھیک ٹھیک بتا دیتے ہیں کہ فلاں اجز و دماغ کا چل رہا ہے  
بعض معمول ایسے ہوتے ہیں کہ فعل کی قوت جو تغیر حیثیت جسمی دماغ میں ہوتا ہے  
وہ تغیرات بتا دیتے ہیں پس اس بات میں شک نہیں ہو سکتا ہے کہ عمل مقناطیسی  
کے ذریعے سے بہت عمدہ باتیں نفس ناطقہ کی نسبت دریافت ہو سکتی ہیں جن میں  
پہلے لکھ چکا ہوں کہ حقیقت نفس ناطقہ اور حقیقت مادہ کی تحقیقات ایسی سبب  
کہ انسان کی عقل سے باہر ہے لیکن اگرچہ حقیقت دریافت ہو سکے جو قواعد  
ایسے ہیں جنکے بموجب آپس میں روح اور مادہ میں تعلق ہے وہ تو دریافت ہو سکتے  
قابل ضرور ہیں پس اگرچہ ہم قبول کرتے ہیں کہ ہر حقیقت نفس ناطقہ کی نہیں  
معلوم ہے اور کبھی معلوم نہو گی الا ہر کو چاہیے کہ جو وسائل ہمارے اختیار میں ہیں  
اونکے ذریعے سے قواعد فعل نفس ناطقہ تو دریافت کریں۔

غائب بینی اور شرکت خیال کے فوائد جان لینے بہت آسان بات ہر یہ آثار

عمل تقناطیسی بعید اور غائب و مستور اور رشتہ داروں کی خبر حاصل کر نیکی واسطی  
کام میں آسکتے ہیں بلکہ روزانہ اس طرح کام میں آتے ہیں ان آثار سے یہی فائدہ  
مل سکتا ہے بلکہ روزانہ نکلتا ہے کہ مال مسرقہ یا کاغذات گم شدہ کی خبر حاصل کریں  
حصہ دوم میں کچھ تشبیہیں اس حال کی دی جاؤ گی میں اوپر کہہ چکا ہوں کہ معمول کو  
جو قدرت غائب بینی کی حامل ہوتی ہے اوسکے ذریعے سے مشتبہ حوال تو اسے  
صاف ہو سکتے ہیں گھونگون کے ذریعے سے جو خبر سانی کا ذکر اوپر کیا گیا ہے  
اوس سے شرکت حسن کا فائدہ عیان ہے اور میں یہ بھی بیان کر چکا ہوں کہ  
جب معمول پر حالت روشن ہوتی ہے تو وہ لوگوں کے جسم کے اندر کا حال  
بتا سکتا ہے اور اس سبب سے اطبا کو علاج امراض میں بہت فائدہ ہوتا ہے  
ابھی اس علم کو فرنگستان میں اچھا فروغ نہیں ہے اس واسطے جو اوسکے فوائد ہیں  
وہ بھی شائع اچھی طرح نہیں ہوئے ہیں الا جون جون اس علم کو فروغ ہوتا جاوے گا  
اوستے ہی اوسکے فوائد معلوم ہوتے جاؤ گے اور دنیا کو اوس سے نفع ہوگا  
ایک بڑے فائدہ کا اس علم کے میں نے ابھی ذکر نہیں کیا ہے اس علم سے  
بہت سی باتیں ایسی حل ہو سکتی ہیں جنکو جاہل لوگ اعجاز اور اس دنیا کی  
باتوں سے باہر سمجھتے تھے اور چونکہ اصل حال اونکا فقط خاص خاص آدمیوں  
مثل ساحرون اور نجومیوں اور اطبا کے معلوم تھا اور یہ لوگ اپنے علم کو نمایاں  
نہیں کرتے تھے اور بلکہ بعض اون میں سے شاید یہ سمجھتے تھے کہ ہکو ایسی قوتیں  
حاصل ہیں جو اس دنیا کے ضابطہ سے باہر ہیں اس واسطے اونکا کام سحر اور جادو و  
بہت طرح کا سحر اور جادو اور فال بینی اس ذیل میں داخل ہوتا ہے اور قضا ہکو  
علم تقناطیسی روحانی میں زیادہ دخل ہوتا جاوے گا اور تاہی ہکو معلوم ہوتا جاوے گا کہ  
یہ سب باتیں جو سحر میں داخل ہیں حقیقت میں اوسکے وقوع کی وجہ قدرتی ہے

اور کسی نہ کسی اثر عمل مقناطیسی میں نمایان ہوتے ہیں بت پرستوں کے شوالوں میں  
علاج امراض فال بینی اور فال گوئی سے مشترک تھا اور ان دونوں باتوں کے  
مشترک ہونے کا تمام عالم کو اعتقاد تھا میں نے اوپر ایک اثر عمل مقناطیسی کا بیان  
کیا ہے کہ معمول کو ملکہ غائب بینی اور پیشین گوئی کا حامل ہوتا ہے پس یہ بات  
آسانی سے خیال میں آتی ہے کہ مجاور معدن کے اس عمل کے اثر سے وقت  
اور عورتوں پر یہ عمل اکثر کیا کرتے تھے اس واسطے کہ مستورات پر عمل مقناطیسی جلد  
ہو جاتا ہے اور جب یہ عمل یوں ہو جاتا تھا تو حالت روشن اور غائب بینی کی حالت  
اون پر واقع ہو جاتی تھی جس عورت پر عمل کرتے تھے اوسکو ایک چم کی پٹ  
بٹھا دیتے تھے شاید اس چم کی مین کچھ کیفیت مقناطیسی بھر دیتے ہوں اور اوسکو  
مومنوں کی دیکھ اور شاید باتوں سے اور نظر سے عمل کر کے جب اوس پر حالت  
مقناطیسی خوب طاری ہو جاتی تھی تو اوس سے حال دریافت کرتے تھے  
اور اوس وقت یہ عورت مریضوں کی بیماری کا حال اور جوابین آئندہ ہونے والی  
ہوتی تھیں اور نکال تباہی تھی البتہ جب حقیقت میں حالت روشن نہیں  
پیدا ہوتی تھی تو فریب کیا کرتے تھے لیکن یہ بات قیاس میں نہیں آتی کہ تاویلی  
کچھ نہ کچھ بنیاد نہ تھی تب تک ایک عالم کو ایسی فال گوئی اور پیشین گوئی میں کنوین  
اعتقاد ہو سکتا تھا۔

اس میں شک نہیں کہ یونان اور مصر اور ہندوستان کے شوالوں کے پند و گو  
اس علم سے واقفیت تھی اور یہ لوگ اور لوگوں سے اس علم کو پوشیدہ رکھتے تھے  
اور اوسلی بہت احتیاط کرتے تھے یہ بات تو تحقیق ہے کہ مصر کے پند و گو علم  
شمل نجوم و ہیئت و طب وغیرہ میں اچھا دخل تھا اور ابتدا میں یونان کے لوگ  
اون سے جا کر یہ علم سیکھا کرتے تھے اور چونکہ آثار مقناطیس روحانی خود بخود



اکثر واقع ہوتے ہیں ایسے ذکی آدمی جیسے مصر کے پنڈے تھے اس علم سے  
 ناواقف نہ ہونگے ظاہر ہے کہ جب کہیں کسی شخص پر خود بخود ایسی حالت غائب ہوتی  
 نہایا ان ہو جاتی تھی اور یہ شخص سبب اس قدرت کے غائب اشخاص اور اشیاء کا  
 حال پتا لاتا اور جو کچھ امور آئندہ ہونے والے تھے ان کا واقع ہونا پہلے ہی  
 بتا دیتا تھا تو عوام الناس ضرور سمجھتے تھے کہ اس کو دیوتاؤں کا شرف ہے  
 حالانکہ پنڈوں کو جو علم و فضل میں اچھی دستگاہ رکھتے تھے اصل کیفیت معلوم  
 ہو جاتی تھی اور اصل حال دریافت کرنے کے سبب سے وہ ایسی حالت مصون  
 پیدا کر لیتے تھے اور پھر اس سے فائدہ اٹھاتے تھے اور اس عمل کا کر لینا  
 آسان تھا اس واسطے کہ تحقیقاً ثابت ہے کہ کوئی آدمی ایسا نہیں جس پر عمل  
 مقناطیس ہوسکے ان پنڈوں نے حرفت یہ کر رکھی تھی کہ سوائے اپنی قوم کے  
 اور کسی فریق کو یہ علم نہ سکھاتے تھے نہ سیکھنے دیتے تھے بلکہ اس علم میں دستگاہ  
 حاصل کرنے کے واسطے اگر کوئی کوشش کرنی چاہتا تھا تو اس کو مجرم قرار دیتے تھے  
 میں نے سامان ایک کتاب کے لکھنے کا جمع کیا تھا جس میں زمانہ قدیم کے  
 تمام سحر و جادو کا حال لکھنا منظور تھا اس کتاب میں میں ثابت کر دیتا کہ جتنا  
 سحر اور جادو معتقدین کیا کرتے تھے سب عمل مقناطیس کے آثار میں سے تھا  
 لیکن ابھی تک مجھ کو اس کتاب کے لکھنے کی فرصت اچھی نہیں ملی اور اب  
 میں نے سنایا ہے کہ ایک اور شخص جس کو اس علم میں مجھے بہت زیادہ دستگاہ  
 ایسی کتاب لکھتے ہیں اس واسطے میں نے اس کتاب کے لکھنے کا ارادہ ترک کر دیا  
 اب میں مکر کرتا ہوں کہ جتنی باتیں سحر اور جادو اور فال گوئی کی میں سبب ان  
 اصول علم مقناطیس سے حل ہو سکتے ہیں جن کا میں نے سلسلہ وار اس کتاب میں  
 ذکر کیا ہے چنانچہ میں اوپر لکھ چکا ہوں کہ پیشین گوئی اور فال گوئی جو سحر اور

ہندوستان کے شوالون میں ہوتے تھے وہ سب غائب بینی پر موقوف تھے  
مصر میں اب تک اس قسم کی فال گوئی اور پیشین گوئی ہوتی ہے اور مریض کی  
بیماری کا حال بتایا جاتا ہے۔

آئینہ جادو اور کسٹل جادو کے باب میں جو کچھ لکھا ہوا ہے اون سب باتوں کی بھی  
یہی وجہ ہے ایک صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں اونہوں نے سحر  
زمانہ متقدمین کا سہرا لکھا ہے اس کتاب کے برآمد ہونے کی ساری دنیا کو  
فرنگستان میں انتظار ہے اور آئینہ جادو کا بھی صاحب موصوف نے حال  
لکھا ہے بہت سے کسٹل جادو اب موجود ہیں اور انکی نسبت تحقیقات ہو رہی  
اور یقین کامل ہے کہ اس تحقیقات سے حائق علمی نیا بن ہونگے۔

دنیا میں لوگوں کو جادو کا اعتقاد ہے اور یہ اعتقاد ہے کہ بعض آدمی بالکل غائب  
ہو جاتے ہیں یا جس جانور کی شکل چاہیں بن جاتے ہیں یا ہوا میں جہان چاہیں  
سفر کر سکتے ہیں یا چاہیں تو روحانیت سے کلام کر سکتے ہیں یہ سب باتیں عملی نقطہ  
سے پیدا ہو سکتی ہیں چنانچہ لیوس صاحب اور ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کو اختیار  
کہ سامنے کھڑے ہوئے ہیں لیکن جس شخص پر وہ عمل کرتے ہیں گورہ حالت  
ہوش میں ہو لیکن اسکو ہرگز نظر نہیں آتے یا انکی مرضی کے بموجب معمول کو  
کوئی جانور نظر آتے ہیں روحانیت سے کلام کرنا حالت سکوت اہل علم تقاضا ہی ہو  
حاصل ہوتا ہے یہ بات مشہور ہے کہ بہت سے جادوگر دن پر زمانہ قدیم میں جنم  
رکھا گیا اور انھوں نے جادوگری سے انکار کیا اور اگرچہ انکی جانیں تلف ہوئیں  
لیکن وہ جادو سے انکار کرتے رہے الا جو جو واقعات انکی نسبت بیان  
کیے جاتے تھے انکا اقرار کرتے تھے لیکن یہ کہتے تھے کہ یہ باتیں جادوگری  
نہیں ہیں اور ان واقعات کا اقرار وہ اسوا سے کرتے تھے کہ حقیقت میں نہ

واقعات صحیح ہوتے تھے جو کچھ جبل اور وہم اس معاملہ میں ہے غلم تقنا طیس و حاتی  
بالکل رفع ہو جاویگا اور جب لوگ دیکھیں گے کہ جو کچھ باتیں واقع ہوتی ہیں درحقیقت  
اوسکے وقوع کے قدرتی بواعث ہیں تو وہم اور جبل لابد زائل ہو جاویگا۔  
غلم تقنا طیس کے سبب سے ایک اور معاملہ میں جبل رفع ہو گیا ہے یعنی لوگوں کو  
جو صورتیں اور ہیئتیں نظر آتی ہیں اونی کا سبب معلوم ہو گیا ہے فی زمانہ اس بات پر  
شک نہیں ہے کہ بعض اوقات یقیناً حالت روشن یعنی حالت غائب بینی کو سبب سے  
جو خود بخود واقع ہوتی ہے نظر آتی ہیں حالت روشن کے سبب ہی غائب آدمی  
مجسم نظر آتے ہیں بلکہ جو کچھ اوس وقت کام کرتے ہوں وہ کام کرتے ہوئے  
نظر آتے ہیں کہیں ایسا ہوتا ہے کہ جی میں خیال آجائے کہ سبب سے مردہ آدمی  
ایسا ہی نظر آتا ہے کہ گویا مجسم اور زندہ موجود ہے ایک اور قسم کی ہوائی صورتیں  
فقط بسبب روشنی اوڈیل قبور کے نظر آتی ہیں اکثر ایک جسم روشنی کا مثل لٹکتی  
آدمی کے نظر آتا ہے لیکن کچھ شکل اعضا اوس میں نہیں ہوتی لیکن یہ بات انسان  
سے خیال میں آتی ہے کہ جب کوئی آدمی اوس روشنی کو دیکھ کر خوف کھاتا  
تو خوف کے سبب سے اوس روشنی میں آدمی کی سی شکل نظر آنے لگتی ہے  
اور ریشہ بیک صاحب کا یہ قول ہے کہ بھوتوں کے نظر آنے کی وجہ یہی ہے  
اور بھوتوں کی ہیئت اکثر سفید رنگ کی نظر آتی ہے ریشہ بیک صاحب نے  
لکھا ہے کہ ایک باغ میں ایک لڑکے نے ایک جگہ ایک عورت کی ہیئت دیکھی  
کہ ایک ہاتھ اوسکا اوسکے سینہ پر رکھا ہوا تھا اور دوسرا ہاتھ ایک پہلو  
کی طرف لٹک رہا تھا جس وقت اوس جگہ کو کودا تو ایک لاش کی علامت پائی  
پائی گئی جو زمین میں دبئی ہوئی تھی اور عند انقیصات معلوم ہوا کہ ایک بانی  
میں کئی سال پیشتر ایک عورت مر گئی تھی اور اوس جگہ دفن ہوئی تھی

جب وہ لڑکا اوس شکل کو دیکھ رہا تھا تو اوس سے مکرر سوال کیا کہ دریافت کیا گیا اور وہ کہتا تھا کہ میں اپنے روبرو اوس شکل کو دیکھ رہا ہوں میرے نزدیک اس شکل کا بہ بیٹ انسان دیکھنا اوس لڑکے کا کچھ وہم یا خیال ہی نہیں تھا غالب ہو کہ تحقیقاً مزید علم مقناطیسی سے یہ بات ثابت ہو کہ جو روشنی اوایل انسان کی لاش میں نکلتی ہے اوس روشنی کی ہیئت بالکل اوس جسم کی شکل کی سی ہوتی ہے۔

لیکن اگرچہ بعض شکون کا نظر انبیاں مندرجہ بالا سے حل ہو سکتا ہے۔ الا جملة ہیئتوں کے نظر آنے کی یہ وجہ صادق نہیں بہت اذکار ایسے ہیں کہ ایک دو اہل آدمیوں نے نہیں بلکہ دو یا تین خواندہ اور تربیت یافتہ آدمیوں نے کسی مرتبہ پوچھا کہ وہ آدمی کی شکل پر ہیئت مجسم اور ذاتی رنگ نقش و نگار ہیں دیکھی ہے اس طرح نہیں دیکھی کہ فقط ایک تاریک سی روشنی نظر آگئی ہو بلکہ بعض اوقات ان شکون نے کسی خاص مطلب سے کلام بھی کیا ہے کہ مثیلین اس قسم کی حصہ دوم میں لکھی جاوے گی حصہ دوم میں یہی ذکر کیا جاوے گا کہ بہت سے جوان آدمی ایک میز کے پاس بیٹھے ہوتے تو ان سب کو ایک آدمی کی شکل نظر آئی اور ایک شخص ان آدمیوں میں سے جو بیٹھے تھے ایسا تھا کہ اس نے کبھی اوس شخص کو جس کی شکل نظر آئی تھی نہیں دیکھا تھا ایسے مشاہدات کے وجہ سے اوس صورت میں حل ہو سکیں گے جب علم مقناطیسی زیادہ فروغ ہو اور اس علم کی ہر فرع میں دستگاہ اچھی حاصل ہو میری رائے اس متوجہ ہے کہ علم مقناطیسی سے ایک کبھی ایسی شکون کے نظر آنے کی وجہ کی انکشاف کے واسطے عیسر ہو جاوے گی بعض اوقات بسبب دن ہونے عروق بھری ہوئی صورتیں نظر آنے لگتی ہیں۔

اس میں شک نہیں معلوم ہوتا کہ بصارت دو گانہ بھی عمل کیفیت مقناطیسی سے پیدا ہوتی ہے یعنی کبھی حالت روشن خود بخود واقع ہو جاتی ہے اس سبب سے

اس طرح کی بصارت پیدا ہوتی ہے بصارت دو گانہ سے مراد ہے کہ ایک آدمی بیٹھا ہوا ہوش میں باتیں کر رہا ہے اور بیدار ہے بیٹھے بیٹھے مثلاً وہ کہنے لگتا ہے کہ فلاں شخص فلاں روز آویگا وچہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ جب وہ حالت ہوش بزرگ ایک جدا حالت روشن اوپر واقع ہو جاتی ہے اور اس حالت روشن کے سبب وہ مسافر کو راہ میں کہیں فاصلے پر سفر کرتے ہوئے دیکھتا ہے اور بطور پیشین گوئی اس کی شکل اور آنے کا دن بتا دیتا ہے بلکہ اس بات کا تجربہ ہوا ہے کہ بعض آدمیوں پر بسبب زیادہ تہق فکر کے اس طرح کی حالت روشن واقع ہو جاتی ہے اور ایسے لوگ اس کو نظر آنے لگتے ہیں بلکہ وہ جانتا ہی نہیں ہے چنانچہ ایک شخص جس پر ایسی حالت اکثر واقع ہو جاتی تھی بلکہ بہت فاصلہ سے اس طرح دیکھتا تھا اگرچہ اس نے مجھے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا بلکہ فقط ایک شخص سے کہ اس آدمی ہی مجھے اس وقت تک کبھی نہیں دیکھا تھا میرا ذکر سناتا یہ تو میں ذکر کر چکا ہوں کہ حالت خواب مقناطیسی میں اس طرح کی غائب بینی حاصل ہو جاتی ہے اور تعجب کے لائق یہ بات ہے کہ بلا حالت خواب مقناطیسی حالت ہوش میں ہی بعض آدمیوں کو ایسی بصارت حاصل ہوتی ہے ۛ

جس مقام پر میں نے حالت روشن کا ذکر کیا تھا وہاں میں نے یہ حال مفصل نہیں لکھا تھا کہ میجر بکلی صاحب اپنے معمولوں سے بلا سکیں کہ اون پر حالت خواب واقع ہو حالت ہوش اور بیداری میں اون سے صندوق میں مقفل رکھ ہوئے کاغذات ایسے پڑھو ایتھے ہیں کہ جن کاغذات کے مضمون سے کوئی شخص موجودگان میں سے واقف نہیں ہوتا میجر بکلی صاحب نے ۸۹ خواندہ اور تشریف

آدمیوں پر اس طرح کا عمل کیا ہے حصہ دوم میں میجر بکلی صاحب کے بعض بعض معمولوں کا ذکر کیا جاوے گا اور آگے بڑھ کر اس ترکیب عمل کا بھی ذکر کیا جاوے گا

جس ترکیب سے میرجی صاحب یہ آثار پیدا کرتے ہیں :

اس بصارت و دوگانہ کا فعل واقعات آئندہ کی نسبت بھی ہوتا ہے بلکہ سیکانڈ کے پہاڑ کے ملک میں ایک پیشین گوئی مدت سے چلی آتی تھی اور سب کو اس میں اعتقاد تھا کہ رئیس سیفرنیہ کی نسل ذکر ایک ایسے شخص پر آخر ختم ہو جاوے گی جو بہرا اور گونگا ہوگا جو سب سے بھلا رئیس تھا اور اسکو میں نے دیکھا کہ اچھی طرح کلام نہیں کر سکتا تھا اور مفلوج تھا حالانکہ اوائل عمر میں یہ شخص بہت لائق تھا اور کسی طرح کا مرض اسکو لاحق نہیں تھا اس رئیس کے کئی بیٹے تھے لیکن اسکی حیات میں مر گئے تھے اور اب وہ خاندان بالکل نابود ہو گیا ہے مجھ کو یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ پیشین گوئی کتنی مدت سے مشہور تھی لیکن میں اتنی بات جانتا ہوں کہ جب وہ واقع ہوا جس کی نسبت یہ پیشین گوئی تھی اس کے واقع ہونے سے بہت پہلے سے مشہور تھے اور لطف یہ ہے کہ جس شخص نے اس خاندان کی نسبت یہ پیشین گوئی کی تھی اس نے یہ پیشین گوئی بھی کی تھی کہ بعض اور خاندان کے رئیسوں کی طبع میں بھی اسی زمانہ میں خاص آثار پیدا ہو گئے چنانچہ یہ بھی جسطرح بیان کیا گیا تھا اسی طرح ہوا اور ایک سیر دوست نے بیان کیا ہے کہ ایک بار جب میں اس مقام کو گیا جہاں رئیس سیفرنیہ کا قلعہ تھا تو یہ پیشین گوئی میں نے مفصل سنی تھی حالانکہ اس وقت رئیس مذکور کے کئی بیٹے زندہ اور تندرست تھے :

ایک پیشین گوئی کروٹ صاحب کی فرانس کے ملک میں مشہور ہے فرانس کی سلطنت میں انقلاب کے واقع ہونے سے پہلے ان صاحب نے مفصل احکام آئندہ بیان کیے تھے اور جو باتیں بہت سے امرا اور مستورات بلکہ بادشاہ اور ملکہ کو نصیب ہونے والی تھی وہ سب کئی سال پہلے بتا دی تھیں جسوقت

یہ پیشین گوئی ہوئی تھی اوسوقت دارالسلطنت فرانس میں امید بہبود تھی اسکا پڑا  
 انگلستان میں جا بجا امرائین اوسوقت ہوا تھا لیکن کسی کو گمان ہی نہیں ہوتا تھا کہ یہ پتا  
 حقیقت میں جیسی بیان کی گئی ہے ویسی ہی ہوگی اب تک بہت آدمی زندہ  
 جنہوں نے اوسوقت اس پیشین گوئی کا ذکر کیا تھا یہ پیشین گوئی اکثر چھپکے  
 مشتمل ہوئی ہے اور اسکا مفصل بیان حصہ دوم میں کیا جاوے گا اس حالت میں  
 فقط امر پیشین گوئی کا ہی ذکر نہیں ہے بلکہ پیشین گوئی کا بھی ذکر ہے کہتے ہیں کہ  
 کزوت صاحب اکثر پیشین گوئی بیان کیا کرتے تھے اور جسوقت وہ پیشین گوئی  
 کیا کرتے تھے اوسوقت اوپر ایک خاص حالت خواب کی ایسی ہوتی تھی جو  
 رسمی نیند سے جدا ہوتی تھی یہ حالت یا تو خواب تھا طبعی کی ہوتی ہوگی یا ایسے  
 تحقق فکر کی ہوتی تھی جس میں حالت روشن پیدا ہو جاتی تھی جرمنی کے ملک میں  
 ایک پرگنہ دست قلیا نامی ہے وہاں پیشین گوئی آدمی بہت ہوئے ہیں اور انکی  
 پیشین گوئی ان ایسی ہیں کہ گویا اس طرح بیان کیا گیا ہے جیسے کوئی کسی معاملہ کو  
 اپنی آنکھوں سے صاف صاف دیکھ رہا ہو اوس ملک میں ان لوگوں کو بھوت  
 دیکھنے والے کہتے ہیں جرمنی میں یہ پیشین گوئی ہے کہ جب سڑک ہائے آہنی  
 طیار ہوگی تو بڑا انقلاب ہوگا اور وقتاً ایک جوان آدمی پیدا ہوگا جو آخر کار  
 فتیاب ہو کر بادشاہ ہوگا مذکور ہے کہ لڑائی ہی ایسے وقت میں ہوگی کہ جب  
 چاروں طرف امن ہوگا اور کسی کو گمان ہی لڑائی کا نہ ہوگا اور زیادہ مفصل حال  
 اسکا لکھنا کچھ ضرور نہیں ہے فقط اتنی بات میں کہتا ہوں کہ جس زمانہ میں یہ گمان  
 پیشین گوئی کا مشتمل ہوا اوس زمانہ سے اب تک تمام فرنگستان کی ایسی  
 حالت ہے جس سے اس پیشین گوئی کے پورا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے لیکن  
 امتداد زمانہ سے ثابت ہوگا کہ آیا یہ پیشین گوئی صحیح تھی یا غلط لیکن یہ بات

تعجبات سے ہے کہ یہ پیشین گوئی مدت سے مشہور ہے اور لوگوں کو اوس پر قائل  
میں اس بات کو قبول کرتا ہوں کہ بعض پیشین گوئیاں ایسی ہوتی ہیں کہ زمانہ کا ما  
دیکھ کر اور تحریر تو اس شخص سے ایسے لوگ جنکی عقل درجہ اعلیٰ کی ہوتی ہے خاص نتائج  
نکال لیتے ہیں لیکن جو پیشین گوئی رئیس سیف زینہ کے خاندان کے باب میں ہے  
یا جو پیشین گوئی کروٹ صاحب نے کی یا دست قلیا کے بھوت دیکھنے والوں  
کی ہیں اوپر یہ قول صادق نہیں آتا۔

ایسے آدمی جیسے پولین بونا پارٹ تھا اس قسم کی ایک پیشین گوئی کر گئے ہیں  
کہ ایک زمانہ میں تمام فرنگستان میں ایک جنگ عظیم واقع ہوگی اور اوسکا نتیجہ  
یہ ہوگا کہ تمام فرنگستان میں سلطنت جمہوریہ ہو جاوے گی یا بادشاہوں کو اختیار  
مطلق ہو جاوے گا لیکن اس قسم کی پیشین گوئیاں اگرچہ تحریر تو اس شخص اور عقل معانی  
ملکی کے ذریعے سے نتائج نکال کر کے لیے ہیں الا تاہم ایسی پیشین گوئیاں  
خاص خاص امور کی نسبت اور شرح نہیں ہوتی ہیں عموماً ایک بات کہی جاتی  
اور صاف صاف نہیں کہی جاتی لیکن جن پیشین گوئیوں کا اوپر بیان کیا گیا  
قطر مفصل اور شرح ہیں اور او کی نسبت یہ مذکور ہے کہ وہ پیشین گوئیاں  
حالت خواب یا فکر میں کی گئی تھیں یا پیشین گوئیات آئندہ کو برابر الحین ہو چکی  
دیکھتا تھا اور کسی تجربہ کے نتیجے میں نہیں ممکن ہے کہ اگر ایسی پیشین بینی حقیقت میں  
ہو تو شاید خیالی باتوں سے ملی ہوئی ہوں یا پیشین گوئی کو جو خیالات اول  
ذہن نشین ہوں یا اوسکے ذہن میں خیالات پیدا کیے گئے ہوں وہ خیالات  
ایسی پیشین بینی کو بگاڑ دیتے ہیں لیکن جن پیشین گوئیوں کا میں نے اوپر ذکر کیا  
اون پر یہ شبہ نہیں ہو سکتا ہے پس میری رائے ہے کہ جوئی پیشین گوئیاں  
بھی ہوئی ہیں لیکن بصارت و گمانہ اور حیح پیشین بینی بھی ضرور ہوتی ہے اور



اسکے وقوع کی وجہ علم تقاطعی روحانی سے حل ہو سکتی ہے۔  
 خط آئندہ مین مین آپ کو بتاؤ گا کہ خالق علم تقاطعی کے وقوع کی وجوہات  
 کچھ نہ کچھ حل ہو سکتی ہیں یہ تو مین آپ کو پہلے بتا چکا ہوں کہ اصل سبب اور  
 ماہیت کسی حقیقت قدرتی کی کسی معلوم نہیں ہو سکتی ہے مگر اتنی بات ہو سکتی ہے  
 کہ جن قواعد کے بموجب وہ واقعہ ہوئے ہیں ان قواعد کو دریافت کر سکتے ہیں  
 چنانچہ قوت جاذبہ زمین و دیگر اجرام کا اصل سبب یا ماہیت کوئی نہیں جانتا  
 یہ بات ہم جانتے ہیں کہ سورج زمین اور زمین آفتاب کو کھینچتے ہیں اور قوت  
 بحساب حجم اجسام و فاصلے ہوتی ہے لیکن اس سے زیادہ ہم کچھ نہیں جانتے  
 نہ جان سکتے ہیں ہم یہ بات نہیں کہہ سکتے ہیں کہ آفتاب اور زمین ایک دوسرے کو  
 کس واسطے کھینچتے ہیں نہ ہم کو اصل ماہیت اس قوت کشش کی معلوم ہے نہ یہ  
 جانتے ہیں کہ کن وسائل کے ذریعے سے اس قوت کا فعل ہوتا ہے فقط اتنی  
 بات جانتے ہیں کہ یہ فعل ہوتا ضرور ہے کسی علم میں ہماری واقعیت اس سے  
 زیادہ نہیں ہوتی اور خط آئندہ مین مین آپ کو بتاؤ گا کہ جتنی باتیں اور علوم  
 شیل الیکٹریسیٹی و تقاطعی مطلق و غیرہ مین معلوم ہو سکتی ہیں اتنی ہی علم تقاطعی  
 روحانی مین ہو سکتی ہیں۔

## تیرھواں خط

اب میں تمام حقائق علم مقناطیس روحانی کے جو اوپر بیان ہوئے آپس میں تھا کر کے آپکو وجہ وقوع حقائق مذکور کے سمجھانے میں کوشش کرتا ہوں سببانی میں کہ سبب صاحب نے وجہ وقوع ان حقائق کی یہ تہائی ہے کہ ایک کیفیت سیال کے سبب سے یہ باتیں واقع ہوتی ہیں اس کیفیت سیال کا نام مسمر کیفیت مقناطیسی رکھا تھا لیکن صاحب موصوف نے اس کیفیت میں اور اس کیفیت مقناطیس مطلق میں جس کے سبب سے مقناطیس مصنوعی ریزہ ہمارے آہن کو کھینچتا اور سوزن مقناطیسی کو جب معلق کریں تو جنوباً شمالاً ہو جاتی ہے کچھ غیر نہیں کی چونکہ لوگوں نے دیکھا کہ انسان کا ہات ریزہ ہمارے آہن کو نہیں کھینچ سکتا ہے کسی سوزن میں یہ خاصیت پیدا کر سکتا ہے کہ مثل سوزن قطب نما اوسکا رخ جنوباً شمالاً ہو جاوے اس واسطے لوگوں نے بلاخوض واجب یہ نتیجہ نکال لیا کہ انسان کے جسم میں کیفیت مقناطیسی نہیں ہوتی اور مسمر صاحب کا قول بالکل غلط تھا اور جب یہ بات ہوئی تو جو حقائق مسمر صاحب نے دریافت کیے تھے ان کو لوگوں نے نہیں مانا اور ان سے انکار کیا اس میں شک نہیں ہے کہ اس نتیجے کو نکلے میں مسمر صاحب اور ان کے شاگردوں کا بہت قصور ہے انہوں نے اپنا

علم کو پوشیدہ رکھا تھا اور قیاسی باتوں کو جنکی نسبت اچھی طرح تحقیقات ہنوز نہیں ہوئی تھی بہت اعتبار سے عیاں کیا تھا اور سمر صاحب کی نسبت یہ بھی الزام کہ اونہوں نے اپنے ذاتی فوائد کی طرف زیادہ توجہ کی اور علم کے فروغ کی طرف اتنی توجہ نہیں کی جتنی مناسب تھی انجام یہ ہوا کہ لوگوں کو انکے قول کی نسبت تعصب ہو گیا اور حقیقت حال کے دریافت ہونے میں توقف ہوا بعد ازاں فرانس کے ملک میں ایک مشورہ اس علم کے باب میں ہوا ہر چند کچھ کچھ تپان اوس مشورے میں صحیح معلوم ہوئیں لیکن چونکہ اہالیان کئی کو ہر ایک اثر عمل متقاضی کے دیکھنے کا موقع نہیں ملا اس واسطے اونہوں نے جو رپورٹ کی وہ اس عمل کے حق میں اچھی نہیں تھی لیکن اوس رپورٹ کے نقص کئی آدمیوں ثابت کیے ہیں اور اب اوس رپورٹ کا کوئی خیال نہیں کرتا :

بعد ازاں مارکوس اوف سائی گرجو ایک بڑا رئیس تھا سمر صاحب کی تقلید پر تجربہ کرتا رہا اور اونہوں نے حالت روشن پیدا کی اور امراض کا علاج بھی اس عمل کرتے رہے ایک اور ڈاکٹر صاحب کو تجربات سے بھی یہ بات ثابت ہوئی کہ کئی حواس ظاہری میں سے خود بخود گاہ گاہ معدہ میں منتقل ہو جاتے ہیں اور سب ملکوں کے حکما اس علم کی تحقیقات میں غنیہ مصروف رہے لیکن اونہوں فقط اوسکے استعمال میں بطور علاج امراض توجہ رکھی تحقیقات علمی کسی نے نہیں کی آخر کار پیرن ریشن بیک صاحب جو اسٹریا کے رئیس ہیں ۱۸۴۷ء اور ۱۸۴۸ء میں اس علم کی تحقیقات میں اتفاقیہ مصروف ہوئے ان صاحب میں کئی جوہر تھے ایک تو یہ کہ وہ فاضل اجل تھے دوسرے یہ کہ انکو تجربات کرنے کی اچھی دستگاہ تھی تیسرے یہ کہ انکی عقل بہت سیلیم تھی چوتھے یہ کہ انکے مزاج میں استقلال اور صبر بہت تھا اور جو باتیں انکو دریافت ہوتی تھیں ان سے نتائج نکالنے میں بہت احتیاط کرتے

اور پانچویں یہ کہ جو کچھ حال او کو معلوم ہوتا تھا او سکور است بازی اور ایما بازی بیان کرتے تھے اس علم کی خوش نصیبی تھی کہ ایسے شخص کو او سکی طرف توجہ ہو گئی لیکن جو تجربات صاحب موصوف نے کیے اس قسم کے کیے کہ مقناطیس اور کرسل اور انسان کے ہات کا اثر لوگوں پر حالت ہوش میں اور بیداری میں دیکھتے تھے کہ کیا ہوتا ہے او کا مطلب یہ تھا کہ ابتدا سے تحقیقات شروع کریں او جس طرح پر معاملات علوم میں تحقیقات ترتیب وار کرنی مناسب ہے اوسی طرح تحقیقات کریں :

جرمنی میں اوس زمانہ میں مسمر صاحب کے خیالات کے خلاف سب اہل علم کو تعصب تھا چنانچہ ریشن بیک صاحب نے بھی جب تحقیقات شروع کی تو او کو بھی ایسا ہی تعصب تھا لیکن تھوڑی تحقیقات کے بعد او کو بعض وہی باتیں ماننی پڑیں جنکے خلاف او کو سخت تعصب تھا وہ باتیں اس قسم کی ہیں کہ مقناطیس مصنوعی کا جسم انسان پر اثر ہوتا ہے۔ کہ پانی پر عمل مقناطیس ہو سکتا ہے اور اس پانی میں اور سہی پانی میں معمول کو تغیر ہو جاتی ہے۔ کہ انسان کے ہات میں کیفیت مقناطیس ہے اور او کا اثر ہوتا ہے اور ہات سے کیفیت مقناطیس پانی میں ایسی ہی پیدا ہو جاتی ہے جیسے مقناطیس مصنوعی کے ذریعے سے ہوتی ہے اور یہ بات کہ عامل کی اوگیون میں سے روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہے اس کے بعد صاحب موصوف نے پانچ سال تک تحقیقات کی اور تئو آدمیون پر تجربہ کیا اور بڑی بات ثابت کی کہ جو روشنی نازک طبع بیدار آدمیون کو تاریکی میں نظر آتی ہے فقط ہات سے ہی نہیں نکلتی ہے بلکہ مقناطیس مصنوعی اور کرسل سے اور کم و بیش سب اجسام میں سے نکلتی ہے ریشن بیک صاحب کو یہ بات بھی دریافت ہوئی کہ جب کسی شخص پر خود بخود حالت خواب بیداری میں طاری ہو جاتی ہے تو یہ

روشنی نسبت سابق اور بھی زیادہ نظر آتی ہے صاحب موصوف کو یہ بھی درپیش  
 کہ حرارت اور روشنی رسمی اور الکٹریسی کی کیفیت اور فعل کمیائی کی کیفیت اور بنیاد  
 اور حیوانات میں سے سب میں سے ایک ایسی روشنی نکلتی ہے جیسی مقناطیس  
 مصنوعی اور انسان کے ہاتھ میں سے نکلتی ہے اور یہ بات بھی اونھوں نے  
 دریافت کی کہ اس روشنی سے اثر پذیر ہونا کچھ حالت ماؤں پر موقوف نہیں ہے  
 بلکہ تندرست آدمیوں میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے اور تین آدمیوں میں سے  
 ایک آدمی کی طبیعت اثر پذیر ضرور ہوتی ہے ہمیشہ روشنی تو سب کو نظر نہیں آتی  
 لیکن کیفیت مقناطیسی کا اثر ضرور ہوتا ہے بعد تحقیقات تمام ریشہ بیک متاثر  
 یہ نتیجہ نکالا کہ ایک خاص کیفیت دنیا میں پھیلی ہوئی ہے جس کے سبب سے  
 یہ آثار پیدا ہوتے ہیں اس کیفیت کا نام صاحب موصوف نے اوڈایل رکھا  
 اور اونھوں نے اس بات کو بھی تسلیم کیا کہ یہ کیفیت اوڈایل سہر صاحب کی  
 کیفیت سیال مقناطیسی سے مشابہ ہے فرق اتنا ہے کہ اونھوں نے اس  
 اور کیفیت مقناطیس مطلق میں تمیز کی لیکن سہر صاحب نے کچھ تمیز نہیں کی تھی  
 مقناطیس مصنوعی میں کیفیت اوڈایل کیفیت مقناطیس مطلق سے مشترک ہے  
 روشنی رسمی میں روشنی سے حرارت میں حرارت سے الکٹریسی کی کیفیت ہتی میں  
 مشترک ہے لیکن کرسٹلون میں یہ کیفیت تنہا ہے اور جو کیفیات الکٹریسی وغیرہ  
 گواہوں سے مشابہ ہیں الاحقیق میں جدا ہے \*

اس کیفیت کا نام رکھنا کچھ لائق توجہ کے بات نہیں ہے جو نام چاہے وہ کتنا  
 میں نے اس کیفیت کا نام مقناطیس حیوانی یا روحانی اس واسطے رکھا ہے کہ گشتانہ  
 یہ نام معروف ہے اور ریشہ بیک صاحب نے جو اوڈایل نام رکھا ہے تو یہ نام  
 بہت اچھا ہے اور ہرگز قابل اعتراض کے نہیں اس واسطے کہ اس نام میں کبھی

راے نسبت اوسکی ماہیت کی داخل نہیں ہوتی ہے باقی رہی ماہیت سوا اسکا  
 حال کچھ معلوم نہیں ہے علی ہذا یقاس حرارت یا الکٹریٹی یا مقناطیس مطلق یا  
 فعل کیائی یا قوت جاذبہ اتصال یا قوت اجرام کی ماہیت ہکو معلوم نہیں ہے  
 چاہیے آپ اس کیفیت کو کوئی قوت سمجھے جیسے ہم قوت جاذبہ یا قوت اتصال  
 کہتے ہیں چاہیے آپ اسکو مثل کیفیت الکٹریٹی وغیرہ کوئی کیفیت سیال سمجھیں جو  
 اوسکو کوئی کیفیت مثل کیفیت حرارت یا روشنی یا مقناطیس کے سمجھیں جو قابل  
 توزین کے نہیں بعض حکما کا یہ قیاس ہے کہ کیفیت حرارت دراصل یہ چیز ہے کہ اجزا  
 مادی میں ایک ایک متحرک خاص ہوتے آپ کا جی چاہے تو کیفیت اوڈیل کو بھی آپ  
 ایسا ہی تصور کریں روشنی آفتاب کو یہ سمجھتے ہیں کہ ایک نہایت لطیف کیفیت  
 سیال کے اجزا میں متحرک کے سبب پیدا ہوتی ہے اگر آپ کا جی چاہے تو اوڈیل  
 کو بھی ایسا ہی تصور کر لیں ممکن ہے کہ دراصل یہی ماہیت اس کیفیت کی ہو جائے  
 بالفعل فقط ہم اتنی بات ہاستہ ہیں کہ بعض آثار پیدا ہوتے ہیں اور انسان کی  
 طبیعت ایسی بنی ہے کہ ہم ان آثار کی وجہ ظہور کسی نہ کسی کیفیت کی طرف رجوع  
 کرتے ہیں اور جب تحقیقات کی گئی تو جو کیفیات معروف ہیں مثل حرارت وغیرہ کے  
 اونسے اس حرارت وغیرہ کو جدا مانا پڑتا ہے اور اسواسطے اوسکا نام علیحدہ رکھا گیا  
 امکان ہے کہ آئندہ کوئی ایک جڑ یا اصل معلوم ہو جس سے سب کیفیات نکلتی ہو  
 لیکن تاوقتیکہ ایسی چیز کوئی معلوم ہو بہتر ہے کہ کیفیات الکٹریٹی وغیرہ  
 سے مشترک نکریں ورنہ تحقیقات میں پیچ پڑ جاوے گا اس کیفیت کو اسواسطے علیحدہ  
 سمجھنا چاہیے کہ اگر کوئی ایک اصل بھی سب کیفیات کی دریافت ہو تو بھی اتنی بات  
 تو ضرور کرنی پڑے گی کہ ان کیفیات کو علیحدہ علیحدہ اوس اصل کی فروع گردانا پڑے گا  
 اب میں آئندہ بجائے کیفیت مقناطیس روحانی کے میں لفظ کیفیت اوڈیل

انکار و ننگا لیکن آپ بخوبی سمجھ لیں کہ اس کیفیت اوڈایل اور کیفیت متناطیس  
روحانی کو مین ایک سمجھتا ہوں :

مثل حرارت اور روشنی رسمی اور الکٹریسی کے کیفیت اوڈایل تمام عالم میں پہلی  
ہوئی ہے کیفیت متناطیس مطلق کو ابتدا میں لوگ سمجھتے تھے کہ فقط سنگ متناطیس  
اور دو تین فلزات میں ہوتی ہے لیکن اوس زمانہ میں ہی زمین کو ایک متناطیس  
مانا پڑتا تھا فریدی صاحب ایک نامی حکیم انگلستان میں ہیں انھوں نے دریا  
کیا ہے کہ ایک کیفیت متناطیس صلیبی اور ہے جسکے سبب سے اگر کسی شے کو  
معلق کریں تو سمت الاس متناطیس پر عمود بن جاتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے  
کہ کیفیت متناطیس مطلق سب اجسام میں ہوتی ہے حال میں صاحب ہوصوف  
دریافت کیا ہے کہ اوجھن گاس کو متناطیس مصنوعی کھینچتا ہے اوجھن گاس  
کہہ ہوا کا ایک جز ہے اس سے ثابت ہے کہ ابھی بیشمار باتیں علم متناطیس مطلق  
ایسی ہیں جو ہم کو دریافت نہیں ہیں اور آئندہ دریافت ہونگی فریدی صاحب کی  
تحقیقات سے ریشن بیک صاحب کی تحقیقات کی مطابقت ہوتی ہے چنانچہ  
ریشن بیک صاحب کو دریافت ہوا ہے کہ نازک طبع آدمیوں پر جلد اجسام کا  
اثر ہوتا ہے اور جب طرح متناطیس مصنوعی میں سے روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہے  
اوس طرح جلد اجسام میں سے روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہے

چونکہ کیفیت اوڈایل تمام عالم میں پہلی ہوئی ہے اوس طرح خیال الیڈ ہوتا ہے کہ مثل حرارت  
اور روشنی رسمی کے کیفیت بھی جسم انسان پر کچھ اثر کرتی ہے اور اس بات کا ثبوت  
کہ اس طرح کا اثر ہوتا ہے کہ کہہ کر شام کا اثر نازک طبع آدمیوں پر ہوتا ہے :

یہ کیفیت مثل حرارت اور روشنی کے بطور تو یہ عرصہ عالم میں متحرک ہے  
اور اجسام کے اندر بھی جلتی ہے روشنی کی نسبت اوڈایل کی رفتار کم ہے

لیکن اجسام ناومی میں حرارت کی نسبت زیادہ نفوذ کرتی ہے جملہ اجسام معروف کے اندر اوڈایل آسانی سے گزرتا ہے لیکن ریشہ دار اجسام میں گزرنے میں اتنی آسانی نہیں ہوتی جیسی بے ریشہ اجسام میں سے گزرنیز ہوتی ہے مثلاً کپڑے اور کاغذ میں اوڈایل آسانی سے نفوذ نہیں کر سکتا ہے الا یہ اجسام دیر تک اوسکے دخل کو نہیں روک سکتے حرارت سوائے فلزات کے اور اجسام میں آہستہ آہستہ دخل کرتی ہے اور الیکٹریٹی کا دخل بھی اون چیزوں جو فلزاتی نہ ہوں کم ہوتا ہے بلکہ فقط فلزات اور کولیڈ اور بعض مایعات میں ہی اوسکا دخل ہوتا ہے \*

اوڈایل ایک خاص مقدار تک کسی چیز میں جمع کیا جاسکتا ہے لیکن آہستہ آہستہ پھر نکل جاتا ہے جس جسم میں اوڈایل بھر جاتا ہے اوس میں یہ کیفیت الیکٹریٹی کی نسبت زیادہ دیر تک رہتی ہے مثل کیفیت الیکٹریٹی کے اوڈایل بھی قطبوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور قطبین مقابل میں اوسکا اثر مختلف ہوتا ہے مثل حرارت اور روشنی اور الیکٹریٹی اور کیفیت تقناطیس مطلق کی اوڈایل حالت سوسپنڈن پیدا کرنی چاہتا ہے اور ظاہر ہے کہ آثار اس کیفیت کے اس حالت مساوی کے احتمال پر موقوف ہیں قاعدہ ہے کہ جب کوئی گرم چیز کمین رکھی جاوے اور حرارت اوس میں نہ آوے تو حرارت کو دفع کر کے جیسی حالت گرد و نواح کے اشیاء کی ہوتی ویسی ہی پیدا کر لیتی ہے اسی طرح جس چیز میں اوڈایل بھر جاتا ہے اوسکی حالت مثل اشیاء قریب کے ہو جاتی ہے اور جی طرح تقناطیس مطلق میں کیفیت تقناطیس بسبب اختلاف انتشار کیفیت مذکور قطبین کی طرف راجع ہوتی ہے اسی طرح کیفیت اوڈایل بھی قطبین کی طرف متوجہ ہوتی ہے \*

غرض کمین نے اوپر ایک مختصر حال اصلیت اور حقیقت اوس کیفیت کا بیان کر دیا



جس پر میری رائے میں عمل متفانیس روحانی کے آثار کی طیس  
لیکن اگرچہ میں نے یہ بات بھی کہی ہے کہ کیفیت اوڈایل  
مثل الکسٹری وغیرہ کے ذیل سے گردانی چاہیے لیکن ہکو ہیلی  
جکے پوختہ اوڈایل کا فعل ہو کرتا ہے جو تجربات اون لوگوں کے متعلق  
جن پر عمل متفانیس کیا جاتا ہے وہ تجربات ترتیب تحقیقات عظیم  
کیے گئے ہیں اور جو تجربات اون لوگوں پر ہوئے جن پر عمل متفانیس  
پیدا ہو جاتی ہے وہ تجربات اتفاقیہ اور ناقص ہوتے ہیں جسے کو  
معلوم ہے تو فقط ریشن بیک صاحب کی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے  
موصوف نے اپنے تجربات ایسے آدمیوں پر کیے ہیں جو موصوف  
ذاتی میں تھے صاحب موصوف کی تحقیقات سے تحقیقات کہیں

رکھی گئی ہے اگرچہ یہ بات ضرور ہے کہ اس علم کی تحقیقات میں نہایت

اول مشکل تو یہ ہے کہ ہنوز عامل کو کچھ تجربہ ہوتا ہے اپنی ذات کے تجربہ سے  
اپنے حواس کے ادا سے نہیں ہوتا ہے بلکہ معمول کے حواس کے ذریعے  
ہوتا ہے لیکن اگر غور کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ یہ بات کوئی دلیل بطلان تجربہ  
کی حقیقت میں نہیں ہے خصوصاً اور حالیکہ تجربات مذکور احتیاط سے اور بہت  
آدمیوں پر کیے جاویں +

جملہ علوم میں بہت باتیں جن کی رو سے تحقیقات کی جاتی ہے غیر لوگوں کے اظہار  
موقوف ہوتی ہیں اور اگر علم جغرافیہ اور دیگر علوم میں غیر لوگوں کے بیان تحقیقات  
ہو سکتی ہے تو کوئی وجہ اس بات کی نہیں ہے کہ علم متفانیس حیوانی میں ایسی  
تحقیقات ہو سکتے ہیں علم طب میں بہت باتیں فقط انہیں کے بیان پر موقوف ہیں اور  
میں ان کے بیان کا طبیعت اور کسی طرح امتحان نہیں کر سکتا سوائے اسکے کہ اور

بات سے یا اوسی مریض کے بیان سے حالت غیر میں مقابلہ کرے علم طب میں  
 اور علم تقاطیس روحانی میں ہر چیز حامل یا طبیب کی عقل اور علم اور تجربہ اور راست  
 و قوت ہے اگر حامل یا طبیب کو بیان راست و دروغ میں تمیز نہ ہو سکے تو وہ شخص  
 خبر بات کرنے کے قابل نہیں ہے جس شخص کو ایسی قابلیت حاصل ہے اس کو  
 دشواری نہیں ہو سکتی اور جو کچھ دشواری ہو بھی تو ایسی ہے جس کے سبب سے زیادہ  
 احتیاط اور جانفشانی تحقیقات میں کرنی مناسب ہو جب شق ہو جاتی ہے اور جو کچھ  
 سے بچنے کی احتیاطیں دریافت ہو جاتی ہیں تو دشواری کتر ہو جاتی ہے اور حتمی  
 علم بڑھتا جاتا ہے غلطیاں اور نقص رفع ہوتے جاتے ہیں +

دوسری شکل یہ ہے کہ ابھی تک ہلکو کوئی سبیل قوت اوڈایل کی ایک جگہ جمع کر  
 اور بڑھانے کی نہیں دیتا اب ہوئی ہے یہ بات تو ضرور ہے کہ جو کیفیت اوڈایل  
 کیفیت تقاطیس مطلق کے ساتھ مشترک ہوتی ہے اس کی قوت کی کمی بیشی  
 مصنوعی کی قوت کی کمی بیشی پر موقوف ہے لیکن سب سے زیادہ قوی تقاطیس  
 مصنوعی میں ابھی تک یہ کیفیت اوڈایل اوس درجہ کی نہیں پائی گئی ہے کہ  
 اس کے خواص آسانی سے اور خاطر خواہ دریافت ہو سکیں ابھی ایک ایسی چیز  
 کی ضرورت ہے جیسے الکٹری کے عمل میں ایک کل کیفیت الکٹری کے جمع کر نیکی  
 موجود ہے چونکہ فعل کمیائی سے کیفیت اوڈایل پیدا ہوتی ہے تو غالب ہے  
 کہ اس فعل کے ذریعے سے ایسی کوئی کل نجا دے اور جب ایسی کل نجا دی گئی  
 تو ہر آدمی پر اوڈایل کا عمل ہو سکیگا +

تیسری شکل یہ ہے کہ ابھی تک کوئی آلہ پیمائش قوت اوڈایل کا نہیں بنا ہے  
 یعنی کوئی ایسی چیز نہ کو نہیں معلوم ہے کہ جس کی حالت میں اوڈایل کے اثر سے  
 ایسا تغیر نہایاں ہو کہ جس سے اثر مذکور کا بہ لحاظ کسی خاص مقدار کے اندازہ ہو

لیکن اگر ہم اس بات کو سوچیں کہ جن علوم میں ایسے آلات بھی ہیں وہ چند روز  
سوی بجو رہیں اور سوائے اسکے اونکی ترکیب اور استعمال میں روز بروز ترقی ہوتی  
جاتی ہے تو بڑی امید ہے کہ آلہ پیمائش قوت اوڈایل بھی تھوڑے عرصہ کے بعد  
بن جاوے گا اور چونکہ اوڈایل کا اثر عروق پر بہت ہوتا ہے اس سے غالب ہے  
کہ یہ آلہ پیمائش قوت اوڈایل حیوانی حقیقت کا ہوگا اور جب کبھی ایسا آلہ بن جاوے  
تو اسکے ذریعے سے اتنا فروغ علم مقناطیس حیوانی کو ہوگا کہ اور وسائل سے مشورہ  
بھی نہیں ہو سیکے گا ہکو امید کرنی چاہیے کہ ایسا آلہ جلد بن جائے۔

تاوقتیکہ ایسا کوئی آلہ بن نہ ہو چاہیے کہ جو اقصیت ہوگا اوڈایل اور اسکے آثار  
کی نسبت حاصل ہے اس واقعیت کے ذریعے سے کچھ کچھ دریافت کریں کہ یہ  
آثار کس سبیل سے ظہور میں آتے ہیں اب میں اونکی سبیل ظہور جیسی کچھ میری کارائز  
آتی ہے بیان کرتا ہوں۔

اول یہ کہ اگر یہ بات مانی جاوے کہ انسان کا جسم منج کیفیت اوڈایل کا ہے  
یعنی بسبب تغیرات کیمیائی شل انضمام طعام و تنفس و فعل اعصاب و عروق و  
اخراج مواد وغیرہ کے یہ کیفیت انسان کے جسم میں پیدا ہوتی رہتی ہے اور اگر  
بات مانی جاوے کہ جس جسم میں اوڈایل ہوتا ہے وہ جسم اس کیفیت کو چاروں  
وضع کرتا رہتا ہے تو یہ بات آسانی سے سمجھ میں آتی ہے کہ تندرست اور تناؤور  
ایسے آدمی پر جسکی طبیعت اوڈایل کی اثر پذیر ہو بہت اثر ہو جاوے گا۔

دوم یہ کہ اگر یہ بات مانی جاوے کہ انسان کے جسم میں جو کیفیت اوڈایل ہے  
اوسکا یہ خاصہ ہے کہ قطبون کی طرف مجتمع ہوتی ہے اور اگر بتقدید قول ریشن بک  
یہ بات مانی جاوے کہ انسان کے جسم میں دو نون بات دو قطب ہیں تو یہ بات  
آسانی سے سمجھ میں آتی ہے کہ بات سے اتنا قوی اثر عمل مقناطیسی کا جیسا ہم

دیکھتے ہیں کس واسطے ہوتا ہے علاوہ اسکے اس بات کا یہ اور ثبوت ہے کہ نازک طبع آدمی فقط حالت بیداری اصلی میں ہی نہیں بلکہ حالت خواب میں بھی عامل کے ہاتھوں میں سے روشنی نکلتی ہوئی دیکھتے ہیں اور بلکہ حالت خواب میں مقناطیسی میں روشنی زیادہ تیز نظر آتی ہے۔

سوم یہ کہ نازک طبع آدمی عامل کی آنکھوں میں سے اور مونہ میں سے روشنی نکلتی ہوئی دیکھتے ہیں اس واسطے کہ یہ دونوں اعضا اوڈایل کے نقاط ماسک ادنیٰ ہیں اور دونوں آنکھوں میں جیسا کہ دونوں ہاتھوں میں دونوں قطب کا اثر ہوتا ہے بلکہ نصف جانب جسم میں ایک قطب کا اور دوسرے جانب تمام جسم میں دوسرے قطب کا اثر ہوتا ہے اسی سبب سے یہ بات ہے کہ نظر کر دیکھنے اور معمول کے سر اور پیشانی پر اون اعضا کے قریب مونہ رکھ کر دم کرنے سے بہت اثر ہوتا ہے کیونکہ انسان کے دم میں اوڈایل کی کیفیت بہت بھری ہوتی ہے۔

عمل الکٹریٹی میں دستور ہے کہ قطب مثبت سے قطب منفی کی طرف موج برقی جاتی ہے اور اگر کوئی شے ان دونوں قطبوں کے بیچ میں ایسی ہو جس میں الکٹریٹی نفوذ کر سکتی ہے تو حلقہ موج کا پورا ہو جاتا ہے اسی طرح عمل مقناطیسی میں دست چپ انسان کا قطب منفی اور دست راست قطب مثبت ہے تو اوڈایل کی موج دست راست سے بذریعہ اوس شے کے جو ہاتھوں میں پکڑے ہوئے ہو دست چپ میں جانا چاہے گی اور دست چپ سے بازو سے چپ چکر بکھریں گے ہر بازو سے دست میں اوتر جاوے گی اور حلقہ موج مذکور کا پورا ہو جائے گا اگر حلقہ پورا نہ ہو تو موج اوڈایل پیدا نہیں ہوتی اور حلقہ تب تک پورا نہیں ہوتا جب تک کہ یا دونوں ہاتھ نہ ملائے جاوے یا کوئی چیز دونوں

ہاتون کے بیچ میں ایسی نمو جو اوڈایل رہا ہو اگر حلقہ پورا نہ ہو کیفیت اوڈایل تناؤ کی حالت میں ہوتی ہے اور دونوں قطبون پر اس کیفیت کا زور ہوتا ہے اگر کسی جسم سے کیفیت اوڈایل مثل کیفیت جسم معمول کے تناؤ کی حالت میں ہوتی ہے معمول کے ہات اپنے ہاتوں سے پکڑ لے اس طرح کہ اپنے دست راست میں اوکا دست چپ اور اپنے دست چپ میں اوکا دست راست ہو تو عامل کے دست راست سے موج اوڈایل معمول کے دست چپ میں جا کر اسکے بازوے چپ پر چڑھ کر اور سینہ میں گزر کر اور پھر بازوے راست میں اوتر کر اور پھر عامل کے دست چپ میں ہو کر اسکے بازوے چپ پر چڑھ کر اور پھر عامل کے سینہ میں ہو کر اسکے بازوے راست میں اوتر آویگی اور حلقہ پورا ہو جائیگا اس صورت میں معمول کا جسم بے اثر رہا ہوتا ہے ۛ

جن لوگوں کی طبیعت بہت اثر پذیر اوڈیل کی ہوتی ہے اون پر اس موج کا اثر بہت تیز ہوتا ہے اور جب عامل کی کیفیت کی موج معمول کی اپنی کیفیت کی موج کے موافق ہوتی ہے تو او سکنا اثر خوش آئند ہوتا ہے الّا بعض اوقات آثار بہت تیز ہوتے ہیں حتیٰ کہ اگر دیر تک یہ حال رہے تو نہایت غشی یا شنج کی پوچھ جاتی ہے ریشن بیک صاحب کو اس حال کا تجربہ بہت آدمیوں پر ڈونکی بیداری کی حالت میں ہوا ہے اور میں نے جو تجربہ کیا تو اونکا بیان صحیح پایا گیا اور عند تحقیق معمول کے بیان سے معلوم ہوا کہ کوئی شے بدن میں چلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور او سکے چلنے کی راہ اسطرح بتاتے ہیں جیسا میں نے موج اوڈیل پر بیان کیا ہے

لیکن اگر عامل کے ہات زیرِ تہِ مہون اور وہ معمول کے ہات پکڑے تو عامل اور معمول کی امواج اوڈاویل بچاے، موافق ہوئے، منافق ہو جاتی ہیں نتیجہ

یہ ہوتا ہے کہ ان دونوں امواج میں ایک قسم کی لڑائی ہوتی ہے اور معمول ایک منٹ تک بھی اس عمل کی برداشت نہیں کر سکتا اور اسکو نہایت تکلیف ہوتی ہے ریشن بیک صاحب کو اول اس بات کا تجربہ ہوا تھا اوسکے بعد میں نے ایک عورت کے ہات اسید طرح پکڑے اس عورت کی طبیعت نہایت اشرپزیر عمل اوڈا ایل کی تھی چند لمحوں کے بعد اوسنے زور کر کے اپنے ہات میرے ہاتوں چھوڑا لیے اور کہا کہ اگر دو چار پل تک اور بھی ہات نہ چھوڑا لیتی تو نوبت غش اور تشنچ کی پہونچ جاتی بعد ازاں میں نے اوسکی بہت التجا کی اور اوسکو بہت طبع نبی دی لیکن پھر وہ ایسے عمل پر راضی نہیں ہوئی حقیقت میں اس عورت کا بیان حرفاً حرفاً ایسا ہی تھا جیسا ریشن بیک صاحب کے معمول بیان تھا اور اس عورت نے کبھی صاحب موصوف کی کتاب کا حال بھی نہیں سنا تھا سواے اس عورت کے اور کو کون پر بھی میں نے کچھ کچھ اثر اس قسم کا دیکھا ہے \*

مقناطیس مصنوعی اور کرسٹلون کا فعل بھی اسی قیاس پر سمجھ میں آسکتا ہے مقناطیس مصنوعی اور کرسٹلون میں سے بھی امواج نکلتی ہیں اور اس موج میں مطابق اس قطب کے جو آدمی کے ہات میں ہو یا مطابق ہات آدمی کے جس میں قطب ہو فرق ہوتا ہے یعنی جس قطب کا دست رست میں ہونی سے خلک اثر ہوتا ہے اوس قطب کا دست چپ میں ہونے سے گرم اثر ہوتا ہے جبکو اسکا تجربہ سوتے سے زیادہ ہوا ہے \*

جن اجسام میں کیفیت اوڈا ایل قطب کے طور پر نہیں ہوتی ہے تو وہ مطابق اپنی اصل کے یا بالکل گرم یا بالکل سرد اثر رکھتے ہیں جن اجسام میں شل و کسر اور تیز ابون کے منتی اوڈا ایل ہوتا ہے وہ عموماً خشک اثر رکھتے ہیں اور

جن اجسام میں مثل بیدار جن اور کھار کو نسبت اوڈایل ہوتا ہے اوسکا اثر کم ہوتا ہے  
باقی رہی حالت مقناطیسی سو یہ حالت خواہ خواب مقناطیسی کی نسبت پہونچے  
خواہ نہ پہونچے اس طرح پر پیدا ہو جاتی ہے ریشن بیک صاحب نے ثابت کیا  
کہ معمولی نیند جو آدمیوں کو آتی ہے اوسکا واقع ہونا کیفیت اوڈایل جسم انسان  
ایک خاص تغیر ہونے پر منحصر ہے نیند میں بمقابلہ دیگر اعضا جسم کے سر میں کیفیت  
اوڈایل کم ہوتی ہے اس طرح جب حامل خواہ ہا تون کے ذریعے سے خواہ نظر  
دیکھنے سے عمل کرتا ہے تو جتنی کیفیت اوڈایل مختلف اعضا جسم میں ہوتی ہے  
بمقابلہ ہمدیگر اوس کیفیت کے جسم میں فرق آ جاتا ہے جو خاص تغیر ہوتا ہے وہ  
ہم نہیں جانتے ہیں لیکن یہ بات سمجھ میں آ سکتی ہے کہ خاص ترکیب سے ایک  
خاص تغیر ایسا ہو جاتا ہے کہ معمولی نیند سے مختلف حالت خواب ایسی پیدا ہو جاتی  
کہ عقل اور ہوش قائم رہتا ہے لیکن حواس ظاہری مسدود ہو جاتے ہیں اور  
در حالیکہ حواس ظاہری سو جاتے ہیں حواس باطنی نسبت سابق زیادہ بیدار  
رہتے ہیں یہ بات تحقیق ہے کہ جن لوگوں پر خواب مقناطیسی کی حالت ہوتی ہے  
اور وہ لوگ جو حالت خواب بیداری میں خواہ خود بخود خواہ بذریعہ عمل مقناطیسی  
ہوتے ہیں وہ آدمی کیفیت اوڈایل کے بہت اثر پذیر ہوتے ہیں یعنی اون پر  
آثار گرمی یا خشکی بہت نمایاں ہوتے ہیں اور اونکو روشنی اوڈایل نظر آتی ہے  
جن لوگوں کی طبیعت حالت بیداری اصلی میں کم اثر پذیر ہوتی ہے اونکی طبیعت  
حالت خواب بیداری میں بدرجہ غایت اثر پذیر ہو جاتی ہے +

میری رائے میں خود بخود حالت خواب بیداری کا واقع ہونا اس سبب سے  
کہ جو خاص تغیر حالت کیفیت اوڈایل میں بدرجہ عمل مقناطیسی ہوتا ہے

۱۱ اوکھن اور ہندو جن ہواس کے دو جزو ہیں +

وہ تغیر ایسی حالت میں خود بخود واقع ہو جاتا ہے الا فرق یہ ہے کہ عمل متفانیطیسی کے ذریعے سے اوس کیفیت کی مقدار کل میں ایزادی ہوتی ہے اور جب خود بخود ایسی حالت واقع ہوتی ہے تو ایزادی نہیں ہوتی اور یہی قیاس داکٹر ڈارلنگ جیٹا اور مسٹر بریڈ صاحب کی ترکیبون پر بھی راست آتا ہے کیا معنی کہ غیر چیز میں سے او زیادہ اوڈایل معمول کے جسم میں نہیں پہنچتا ہے ؟

عامل کو جو درکات اور عواس اور حافظہ اور قوت تہیکہ معمول پر حالت خواب اوڈایل میں اختیار ہوتا ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ عامل کی کیفیت اوڈایل معمول کی کیفیت سے اعلیٰ اور قوی تر ہوتی ہے اور بسبب اس بات کے کہ اوڈایل جا بجا موجود ہوتا ہے اور اوس میں یہ خاصہ ہے کہ اوسکی رنگدروار تہی ہے عامل کو اپنی کیفیت کے اوس مقدار کے ساتھ جو معمول کے جسم میں چلی گئی ہے ربط رہتا ہے اگر کیفیت اوڈایل کوئی قوت عرقی یا قوت حیوانی ہے تو ممکن ہے کہ عامل کی کیفیت اوڈایل جو تھا ہوتی ہے معمول کی اعصاب کی حرکات اور حواس پر فعل کرتی ہے ؟

معمول کو جو روحانی اور جسمانی کشش عامل کی طرف ہوتی ہے اوسکی بھی ایسی ہی وجہ ہے اور اس قیاس کو اس بات سے تائید پہنچتی ہے کہ معمول اکثر بیان کیا کرتا ہے کہ عامل کے گرد ایک روشنی سی ہوتی ہے کہ وہ روشنی معمول کا بھی انحصار کر لیتی ہے جتنی باتیں عمل اوڈایل کی نسبت تحقیق ہوئی ہیں اون سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی شے یا کیفیت ایک جسم میں سے دوسرے جسم میں نفوذ کرتی ہے چنبا پنچہ تحقیق ہے کہ معمول کو ایک قسم کی کیفیت نہ فقط عامل کی اوٹکلیون میں سے بلکہ اوسکے کل جسم میں سے نکلتی ہوئی اور معمول کے جسم میں جاتی ہوئی نظر آتی ہے ؟

عمل منافض متفانیطیسی کا جو ناگوار اثر ہوتا ہے اوسکی یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ قوت



آپس میں سناقص ہوتی ہیں اور کچھ یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ جب سوا عامل  
اور لوگ معمول کے بات پکڑ لیتے ہیں تو امواج اوڈایل میں انقلاب ہو جاتا ہے  
جن لوگوں نے اس عمل کا اثر ہوتے ہوئے دیکھا ہے وہ سب جانتے ہیں کہ اس طرح  
مزامت سے ناگوار آثار پیدا ہوتے ہیں ۛ

معمول کو جو بعض اشیاء سے تنفر ہوتا ہے اسکی وجہ بھی یہ معلوم ہوتی ہے کہ یہی  
کیفیت اوڈایل اوکی مثبت یا منفی بہ لحاظ کیفیت معمول کے ہوتی ہے ویسا ہی  
اوسکا اثر معمول پر ناگوار ہوتا ہے ۛ

علیٰ ہذا القیاس انس یا شرکت جس اس طرح سے پیدا ہوتی ہے کہ عامل کی  
فعل اوس حالت میں کہ جب حالت اوڈایل معمول بڑھی ہوئی تھی معمول پر خوش آمد  
ہوتا ہے اور دونوں کی کیفیات میں توافق ہوتا ہے اور یہ بات بہت آسانی سے  
سمجھ میں آسکتی ہے کہ اس تانس اور شرکت جس کی تاثیر پیدا ہونیکا ذریعہ اور واسطہ  
اوڈایل ہوتا ہے ۛ

شرکت جس کے وقع ہونیکی نسبت کسی کوشبہ نہیں ہے یہ بات اکثر خود بخود نمایاں  
ہوتی ہے بلکہ اکثر آدمی جو غائب بینی کے قابل نہیں ہونا چاہتے ہیں کہتے ہیں  
کہ غائب بینی کا طور فقط شرکت خیال اور شرکت فعل وغیرہ کے سبب ہی ہوتا ہے  
یہ آدمی بغرض اس بات کے منظور کرنے کے کہ غائب بین کو بلا امداد خود اس  
ظاہری کے اشیاء کے دیکھنے کی قدرت حاصل ہوتی ہے عامل کے ساتھ معمول کو  
اس درجہ کی شرکت حاصل ہونی قبول کرتے ہیں جسکے ذریعے سے معمول کو  
کے تمام خیالات کو صحت کے ساتھ دریافت کر لینے کی قدرت حاصل ہوتی ہے  
یہ لوگ ذرا ہی فکر نہیں کرتے کہ کیا اس درجہ کی شرکت قدرت غائب بینی بلا واسطہ  
سے کم تعجب کی بات ہے اور ذرا نہیں سوچتے کہ اس طرح کی شرکت اگر ہو تو کیا

نیاحس ہونا چاہیے لیکن سب آدمی جانتے ہیں کہ شرکت مذکور حقیقت میں روزِ واقع ہوتی ہے اور اگرچہ وہ اسکے وجہ وقوع نہیں بیان کر سکتے ہیں اس واسطے کہ شاید انھوں نے کبھی اس بات پر خیال ہی نہیں کیا لیکن اس واسطے اسکا واقع ہونا یقین کر لیتے ہیں کہ اونکے نزدیک غائب بینی بلا واسطہ کے ماننے اس شرکت کا ماننا ایک کٹر عیب ہے۔

یہ بات آپکو یاد دلانی فضول ہے کہ اگر ہم مان بھی لیں کہ بہت سی صورتیں غائب بینی کی شرکت خیال اور دریافت خیال کے سبب سے پیدا ہوتے ہیں تاہم بہت کم ایسی ہیں کہ اون میں غائب بینی کا ثبوت شرکت کے قیاس سے نہیں ہو سکتا۔ میں آپ کو یہ بات بتانی چاہتا ہوں کہ شرکت خیال اور فعل کا واقع ہونا اگر مانا جائے تو غالباً اوڈیل اسکے واقع ہونیکا ذریعہ ہے چونکہ حامل اور معمول کی کیفیات اوڈیل باہر مگر متداخل ہوتی ہیں اور حامل کی کیفیت معمول کی کیفیت پر غالب ہوتی ہے۔ اس واسطے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ جو خیالات اور افعال حامل کے ہوتے ہیں اون میں معمول شریک ہو جاتا ہے اور اس طرح یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ معمول حامل کے خیالات کو پڑھ لیتا ہے جزئیات اوس ترکیب کی جس سے یہ بات معمول کو حاصل ہوتی ہے ہمو معلوم نہیں ہیں غرض کہ جب شرکت خیال واقع ہوتی ہے اوسکی وجہ وقوع اس طرح معلوم ہوتی ہے جیسا میں نے بیان کیا اور یہی وجہ درجہ حالتوں میں راست آتی ہے یعنی اوس حالت میں بھی کہ جب شرکت خود بخود واقع ہوتا ہے اور اس حالت میں بھی جب عمل متفاطمی کے ذریعے سے پیدا ہوتا ہے کہ ایسا ایسی کیفیت کے واسطے جیسی اوڈیل ہے مسافت کچھ حقیقت نہیں کہتی اگر اوڈیل حقیقت میں کوئی شے ہے تو وہ کیفیت مثل روشنی کے عرصہ عالم کو طے کرتی ہے گورنیشن ایک صاحب کو تجربات سے ثابت ہے کہ روشنی کی نسبت اوسکی رفتار کمزور ہے۔

مین او پر بیان کر چکا ہوں کہ غائب بینی بلا واسطت تحقیقا واقع ہوتی ہے گو ہم  
اوسکی وجہ وقوع بیان نہ کر سکیں اب میں سمجھاتا ہوں کہ میرے نزدیک  
وجہ غالب اوسکے وقع ہونے کی کیا ہے یہ غائب بینی عمل مقناطیسی کا ایک  
ایسا اثر ہے کہ اوسپر ہوج کر بہت آدمی ٹھوکر کھاتے ہیں بعض آدمی بہت  
دیر سے کہتے ہیں کہ ہم کہیں اس اثر کو نہیں مانتے ہیں گے اور بھول جاتے ہیں  
کہ ماننا کچھ اختیاری بات نہیں ہے اور اگر ثبوت اوسکے وقوع کا کامل ہو گا تو  
سوا اسکے کہ اوسکو مانتے اور کوئی چارہ نہیں ہے جہاں تک جگہ اوسکا تحریری ثبوت  
حاصل ہوا ہے اوسکے مطالعہ سے مجھ کو یقین ہے کہ غائب بینی حقیقت میں وقع ہوتی  
لیکن میں نے اس امر میں اپنے یقین کو اسوقت تک بیان اور ظاہر نہیں کیا  
جب تک میں نے مجسم خود غائب بینی کے اثر کو وقع ہونے نہیں دیکھا جو لوگ  
غائب بین کے وقع ہونے کو نہیں مانتے ہیں ان میں دو یا تین باتیں ہیں  
پائی ہیں۔ اول تو یہ ہے کہ جو ثبوت تحریری اس اثر کے پیدا ہونیکا ہے اوس سے  
یہ لوگ ناواقف ہوتے ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ جب اوسکے اعتراضات کو بڑی  
چھاننا گیا ہے تو خلاصہ اوسکے اعتراضات کا یہی پایا گیا کہ ایسی بات کا واقع ہونا  
ناممکن ہے اور دوسرے یہ کہ اوسکے وقع ہونیکا وجہ کوئی نہیں بیان کر سکتا ہوں  
اوسکا واقع ہونا نہیں ماننا چاہیے۔

تیسرے یہ بات بھی ہے کہ ان لوگوں نے کہیں اس امر میں تحقیقات نہیں کی  
جو لوگ دانشمندانہ اس بات کی احتیاط رکھتے ہیں کہ کسی نئے اور متعجب امر کو  
بلا ثبوت کامل اور بلا اسکے کہ اپنی آنکھ سے دیکھ لیں نہیں مانتے ان میں  
کچھ جھگڑا نہیں کرتا ہوں لیکن جب بہت ایسے آدمی گواہی دیں جنکی راستی اور  
شرافت میں کچھ شبہ نہیں اور وہ بات بھی ایسی ہو کہ نہ طبیعات اور ہندسہ

حساب سے اوسکو غیر ممکن کہہ سکیں تو احتیاط فقط یہاں تک زیبا ہے کہ یہ بات کہیں کہہ سکو اچھی طرح تشفی نہیں ہوتی اور ہمسکو خود تحقیقات کرنی مناسب معلوم ہوتی ہے نہایت محتاط حکماء کو یہ منصب نہیں ہے کہ جن امور کی نسبت شک ہو اس قسم کی ہوا اوسکو بغیر اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے ناممکن الوقوع کہیں اور بے زیادہ یہ بات ہے کہ تا وقتیکہ وہ تحقیقات بخوبی اور احتیاط سے نہ کر لیں تب تک اونکو ہرگز یہ منصب نہیں ہے کہ گواہوں کو دغا باز اور فریبی کہیں اگر اونکا جی تحقیقات کرنے کو نہیں چاہتا یا اونکو قافو اچھی طرح تحقیقات کرنے کا نہیں ملتا تو انسانیت اور آدمیت اس بات کی متقاضی ہے کہ وہ خاموش ہو رہیں کچھ نئی بات ایجاد نہیں کرتا ہوں جو امر روزانہ واقع ہوتے ہیں وہ بھی کتا ہوں اور میں بلاتامل یہ بات کتا ہوں کہ جن لوگوں نے تحقیقات نہیں کی اور باوجود تحقیقات نہ کرنے کے اون لوگوں پر جنہوں نے اچھی طرح تحقیقات کی دفرغلوئی اور فریب وہی کا اہتمام کرتے ہیں اونکا طریق اس قول کے موافق نہیں ہے کہ ہرچہ برخود نہ پسندی بر دیگرے ہم پسند اور اونکا طریق عقل سے اور نامناسب اور انصاف سے دور ہے

لیکن اگرچہ میں ایسے لوگوں کی نسبت جنگو علم میں دستگاہ ہے اور جنگو تحقیقات علمی کے ضوابط سے آگاہی اور واقفیت ہے ایسی باتیں کتا ہوں جیسی اوپر کہی گئیں لیکن میں اون لوگوں کے واسطے جنہوں نے علوم میں تحقیقات نہیں کی اور جنگو ضوابط علمی معلوم نہیں ہیں جو نہایت مناسب ہے وہ کرتا ہوں ظاہر ہے کہ جب تک کچھ نہ کچھ ظاہر پسند وجہ کسی امر کے واقع ہونے کی نہ دیکھا ہو تب تک ایسے آدمیوں کی سمجھ میں وہ بات نہیں آسکتی ہے میں کئی بار کہہ چکا ہوں کہ اگر ہمیشہ اس قاعدہ کی پابندی کیجاوے کہ جب تک کوئی وجہ کسی امر کی نہ دیکھا

تب تک اوسکو نہ مانیں تو شاید کسی بات کو بھی نہیں مانا جاوے گا اور آل کار اگر غور کیا جاوے تو جس کسی امر کی وجہ بیان ہوتی ہے تو فقط یہ بات حاصل ہوتی ہے کہ اوس امر کو کسی قدر قیاسی قاعدے پر بیان کر دیتے ہیں حالانکہ اوس قاعدے کی نسبت ہم اسکے سوا اور کچھ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ یہ قاعدہ ظاہر معلوم ہوتا ہے لیکن اگر اتنی بات بھی بیان کیا وے تو تحقیقات علمی میں بہت کار آمد ہوتی ہے ہوا جو کچھ ناقص وجہ نکلو وقوع غائب بینی کی معلوم ہوتی ہے میں بیان کر دیتا ہوں لیکن آپ کو خیال رہے کہ جو کچھ میں بیان کرتا ہوں فقط قیاسی ہی یہ بات نہیں کہتا ہوں کہ فی الحقیقت یہی وجہ ہے بلکہ فقط یہ کہتا ہوں کہ یہ قیاس غالباً صحیح معلوم ہوتا ہے اور نا وقتیکہ اور کوئی بہتر قیاس نہ ہو اوسکو ماننا چاہیے پس میرے قیاس میں یہ بات آتی ہے کہ غائب بینی کے واقع ہونے کا ذریعہ کیفیت اوایل آپ کو یاد رہے کہ اول ہی بات معمول کو حالت روشن میں یہ معلوم ہوتی ہے کہ اگرچہ اوسکی آنکھیں بند ہوتی ہیں لیکن اوسکو عامل کے ہات اور جسم میں سے اور اشیاء میں سے بھی روشنی نکلتی ہونی نظر آتی ہے اور سب چیزیں اوسکو روشن نظر آتی ہیں معمول کو ہر شے کے گرد ایک روشنی کا ہالہ نظر آتا ہے اور یہ روشنی خود معمول کا بھی انحصار کر لیتی ہے اور اوسکے اپنی کیفیت کے ساتھ مرکب ہو جاتی ہے میری رائے میں یہ اثر اوایل کے سبب سے ہوتا ہے جو شے معمول دیکھتا ہے اوایل کی روشنی میں دیکھتا ہے اور روشن معمول پر ہمیشہ اس روشنی کا اثر بہت ہوتا ہے

دوسرے یہ کہ ان اشیاء کے دیکھنے میں معمول کی آنکھیں نہیں کام آتی ہیں بلکہ اگر اچھی طرح نظر نہیں آدین تو معمول اوسکو اپنے سر کے اوپر یا پیشانی پر رکھ لیتا ہے میں نے ایک غائب میں کو دیکھا ہے کہ جب کبھی وہ لکھنا چاہتا تھا وہ کاغذ کی طرف

اپنے سر کی چاند سے دیکھتا تھا اور آنکھیں اوسکی بالکل بند اور ایسے موقع پر ہوتی تھیں کہ اگر کھلی ہی ہوتیں تو بھی اوسکی آنکھیں کارآمد نہ تھیں اوسکی تحریر کا جو کچھ ایسی حالت میں اوسنے لکھا تھا میرے پاس ایک نمونہ موجود ہے یہ وہی معمول ہے جسکا میں نے پہلے بیان کیا ہے کہ اگر وہ اپنی آنکھوں کے سامنے کسی شے کو رکھنا چاہتا ہے تو اوس شے کو اپنی کھوپری پر رکھ لیتا ہے اگر اوڈایل ایسی نظر کا ذریعہ تو معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی کھوپری اوسکے نفوذ کو نہیں روک سکتی ہے اور حقیقت میں اوڈایل ہر شے مجسم میں نفوذ کر لیتا ہے \*

تیسرے یہ کہ جب غائب بین کوئی شے فاصلے سے دیکھتا ہے اور اوس سے دریا کیا جاتا ہے کہ اوس شے کو کیونکر دیکھتے ہو تو وہ اکثر کہتا ہے کہ اوس چیز میں سے ایک روشن بادل سا اوٹھکر میری طرف آتا ہے اور ایک ایسا ہی روشن بادل میرے جسم میں سے اوٹھکر یہ دونوں بادل ملجاتے ہیں اور اون دونوں متفق بادلوں میں میں اوس شے کو دیکھتا ہوں اول تو ذرا ہوندلی نظر آتی ہے لیکن بعد ازاں روشن نظر آتی ہے اور جیسا اوسکا قدرتی رنگ ہے ویسا ہی رنگ نظر آتا ہے یہ بیان بھی ہمارے اوس قیاس کے موافق ہے کہ کیفیت اوڈایل تمام عالم میں پھیلی ہوئی ہے اور ادراک روشن کا ذریعہ ہے جو معمول روشن چٹیل اور فیم ہوتے ہیں وہ سب اس طرح کے حال خود بیان کرتے ہیں ریش بیک کا کہ جو اکثر آدمیوں پر اونکی حالت ہمداری میں تجربات کیے ہیں اوسکے بیان میں اس بیان کے مطابق ہیں \*

اب اگر ذرا اور تلاش سے تحقیق کیا جائے کہ ادراک روشن کیونکر پیدا ہوتا ہے تو مجھے آپ کو پھر وہ قیاس یاد دلانا پڑیگا کہ جو کچھ کیفیت کسی شے میں ہوتی ہے اوسکا فعل اور اجسام پر ہوتا ہے حرارت اور روشنی اور الکٹرسٹی اور آواز جو کسی شے پر

سے نکلتے ہیں اور اجسام پر اگر گرتے ہیں اور علیٰ ہذا القیاس جو اعضا جس  
ہمارے جسم میں ہیں اوپر گرتے ہیں لیکن ابتدا میں ایسے ضعف کے ساتھ گرتے ہیں  
کہ جو اشیاء قریب تر ہوتے ہیں اور اونکو ہم دیکھتے ہیں یا حس کرتے ہیں اونکی  
تاثیر سے مغلوب ہو جاتی ہیں اب فرض کرو کہ جو لمعات اوڈایل کے اجسام میں سے  
نکل کر ہماری تو اس باطنی پر گرتے ہیں وہ لمعات ایسے ضعف سے اگر گرتے ہیں  
کہ جن لوگوں کی طبیعت پر متوسط اثر ہوتا ہے اون پر اون لمعات کا فعل بمقابلہ  
افعال حواس ظاہری یعنی حواس باہرہ و سامعہ و شامعہ و ذائقہ و لامسہ ضعیف  
ہوتا ہے لیکن جن لوگوں کی طبیعت اثر پذیر ہوتی ہے اوپر لمعات کا اثر درجہ  
اونکی طبیعت کو اونکی طرف متوجہ کیا جاوے زیادہ ہوتا ہے اور جن لوگوں پر  
حالت روشن طاری ہو اونکی طبیعت اون لمعات کی نہایت درجہ پذیر ہوتی ہے

اب دیکھنا چاہیے کہ خواب مقناطیسی میں کیا صورت واقع ہوتی ہے ایسی  
حالت میں یہ بات اکثر پائی جاتی ہے کہ دو حواس حواس ظاہری میں سے  
جن پر ہر وقت باہر سے اثر پہنچتا رہتا ہے یعنی حس باہرہ و سامعہ بند ہو جائے  
نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حواس باطنی میں ان دونوں حواس ظاہری کے فعل غالب ہے  
انتشار نہیں ہوتا ہے اور اللطف فعل لمعات اوڈایل کا ہوتا ہے اوسکا اثر جو  
باطنی پر اچھی طرح ہوتا ہے اور اون لمعات کے فعل کے واسطے حواس ظاہری  
ذریعہ درکار نہیں ہوتا ہے اور جو کچھ تحریک آواز ہائے بعیدہ اور کیفیت باہرہ و  
نسبت اشیاء دور کے ہوتی ہے وہ تحریک ان حواس باطنی پر اثر کرتی ہے  
اور جو گڑھ کیفیت اوڈایل کا ہے اوسکے ذریعہ سے ایک نیا راستہ اوسکے  
حواس باطنی تک پہنچنے کا حاصل ہو جاتا ہے اگر معمول کی طبیعت بہت

اثر پذیر ہو اور اسکے حواس ظاہری بکل مسدود ہوں تو ایسی حالت اس بات کے پیدا ہونے کے واسطے سب سے زیادہ موافق ہے کہ اوسپر حالت روشن واقع ہو جاوے لیکن جو کچھ تاثیر اب اوسکو دریافت ہوتی ہے فی الحقیقت نئی نہیں ہوتی پہلے وہ اس تاثیر کو اس واسطے نہیں دریافت کر سکتا تھا کہ وہ تاثیر بہت ضعیف تھی اب اوسپر اس واسطے توجہ ہوتی ہے کہ وہ تاثیر تیز ہو جاتی ہے یعنی جو تاثیر بن دماغ تک پہنچتی ہیں ان سب میں اس قسم کا اثر نہایت قوی ہوتا ہے ایک قوی دلیل اس قیاس کی تائید میں یہ ہے کہ حالت روشن خود بخود بھی واقع ہو جاتی ہے اور جب کبھی ایسی حالت واقع ہوتی ہے تو اس وقت سے پہلے یا نیند یا خواب بیداری یا عمق فکر ہوتا ہے اور نیند اور خواب بیداری اور عمق فکر کے سبب سے ہمیشہ یہ بات ہوتی ہے کہ حواس ظاہری کے فعل کا اثر ہمارے اوپر نہیں ہوتا اور اس سبب سے حواس باطنی پر اوڈاویل کی کیفیت زیادہ تاثیر ہوتی ہے ۛ

بعض آدمی اپنے اوپر حالت ہوش میں فقط تعمق فکر اور خیال کو فقط ایک نظر متوجہ کرنے سے حالت روشن پیدا کر لیتے ہیں اور سوجھ بکلی صاحب ایسی حالت اور آدمیوں پر بھی ہمیشہ حالت ہوش میں پیدا کر دیتے ہیں سیرے خیال میں یہ بات ہے کہ تعمق فکر انکی ترکیب کا ایک جز ہے لیکن بہت تعجب کی یہ بات ہے کہ جب حالت روشن نمودار ہونے لگتی ہے تو انکی ترکیب کا بڑا جز یہ ہے کہ بجائے معمول کے وہ اپنے پھرے پر یا ان اشیاء پر جنکا دیکھنا نا منظور ہوتا ہے ہاتھوں سے عمل کرتے ہیں معمول کہتے ہیں کہ ان دونوں ترکیبوں سے ایک قسم کی اودوی روشنی اوس شے پر پڑتی ہے اگر ہاتھوں سے بہت مرتبہ عمل کیا جاوے تو یہ روشنی گہری ہو جاتی ہے اور پھر دہشتہ اچھی روشن نظر نہیں آتی ہے



لیکن اگر پھر اولٹا عمل کیا جاوے تو گمراہی دور ہو جاتا ہے اور وہ شے اچھی نظر آتی ہے +

جو غائب بین اندرونی ترکیب اپنے جسم اور اور لوگوں کے جسم کی دیکھتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ تمام اعضاء روشنی سے ملبس معلوم ہوتے ہیں اور بالکل شفاف نظر آتے ہیں اور ریشہ بیک صاحب کے معمولوں کے سامنے جب ایک موٹی سلاخ کو ہے کی رکھی گئی تو اونکو وہ سلاخ شیشے کے مثال شفاف نظر آتی ہے جب غائب بین کے ہات میں ایک خط یا بال کی لٹ دی جاتی ہے تو اوس کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ جو لمعات اوڈیل ان چیزوں میں ملحق ہوتی ہیں اونکے ذریعے سے اونکو یہ بات معلوم ہو جاتی ہے کہ یہ خط اور بال کس شخص کے ہیں کیا یہ بات ہو سکتی ہے کہ جس شخص کا خط یا بال ہوتے ہیں وہ بالکل اوس شخص جدا نہیں ہو جاتی بلکہ اونہیں اور اوس شخص میں ایک قسم کا تعلق پھیل قائم رہتا ہے بہر حال یہ بات تو تحقیق ہے کہ نہ نقط غائب بین اوس آدمی کو دریافت کر لیتا ہے بلکہ اگر اوس انسان میں وہ بال اور خط کئی آدمیوں کے ہاتوں میں سے گزرے ہو تو غائب بین کو اوس خاص شخص کے دریافت کرنے میں جسکے وہ حقیقت میں وقت اور پریشانی ہوتی تھی بعض اوقات غائب بین اوس آدمی کو دیکھتا ہے جسکے ہات میں نوبت اخیر میں وہ اشیاء تھیں لیکن کسی نہ کسی ذاتی عقل سے پہچان جاتا ہے کہ یہ چیزیں اوس آدمی کی نہیں ہیں اکثر غائب بین عامل سے کہتا ہے کہ یہ مزاحمت جو کچھ اوسکے حواس کے فعل کے ساتھ ہوتی ہے وہ دور کر دے چنانچہ عامل ایک جزوی ترکیب سے یہ بات کر دیتا ہے اور جب کہیں آدمی معمول کو دریافت ہو جاتا ہے تو پھر اوسکو ذرا ہی اوسکے پہچان لینے میں تامل نہ ہوتا ہے ایک شخص کو بین جاتا ہوں جسکو یہ بات حاصل ہے کہ وہ اپنے اوپر حالت روشن

پیدا کر لیتا ہے اور اوس حالت میں ایسے شخصوں کو جسے وہ واقف نہیں اور  
اشیا بعید کو دیکھ سکتا ہے جب اوس سے دریافت کیا گیا کہ تم کیونکر دیکھ لیتے ہو تو  
اوسنے کہا کہ میں کچھ ترکیب نہیں بنا سکتا ہوں تشبیہ فقط یہ دیکھتا ہوں کہ جسطرح  
کوئی گتہ قید سے چھوٹ کر اپنے مالک کو ڈھونڈ کر پالیتا ہے اسطرح میں بھی آدمی کو  
فاصلے پر سے دیکھ لیتا ہوں اور بیان یہ ہے کہ جب کسی شخص نے اوس سے کسی  
آدمی کے دیکھنے کے واسطے کہا تو وہ اوس آدمی کی کیفیت اوڈیل کا تفسیر  
کے دل میں دیکھ لیتا ہے پھر اوس شے کا سرخ اوسوقت تک لیجاتا ہے جب  
آدمی اور مستفسر وقت اخیر کی جاتھے اوسوقت سے آگے پھر وہ نقطہ اوس آدمی کا انا  
لگاتا ہے اور تھوڑی دیر کے بعد اوسکو ڈھونڈ کر دیکھ لیتا ہے جب غائبین  
واقعات گزشتہ کو دیکھتا ہے تو ہم خیال کر سکتے ہیں کہ بجائے شیخ کے طرف پتا  
لگانے کے وہ کیفیت اوڈیل کا اوپر کی طرف پتا لگاتا ہے یہ قیاس ہمارا اوس  
قیاس سے موافق ہے کہ جو کچھ دنیا میں واقع ہوتا ہے ایک ایسا نشان دنیا میں  
چھوڑ جاتا ہے کہ وہ واقعہ قہر یہ دنیا رہی کہی زائل نہوگا اور حقیقت یہ ہے کہ تجربت  
عمل مقناطیسی میں جو بذریعہ تحریر یا باتوں کے کیے جانے میں واقعات گزشتہ  
اسطور پر بیان کیے جاتے ہیں کہ گویا فی الحال موجود ہیں اور یہ بیان بھی اوس  
صورت میں ہوتا ہے کہ عامل یا مستفسر سے معمول کو شرکت خیال نہیں ہوتی  
ماوقع کا یہ حال ہے یہ بات کہ یہ امر کس ذریعے سے واقع ہوتا ہے کہی یہ بھی  
دریافت ہو جاوے گی اور اگر یہ دریافت نہو تو جو کچھ روزانہ ہوتا دیکھتے ہیں  
اوسکے ہو جانے میں تو شبہ کی سطح نہیں ہو سکتا ہے \*

اسی قیاس پر جو جادو اور سحر اور منتر قدیم سے سب ملکوں میں ہوتا رہا ہے  
سمجھ میں آسکتا ہے یہ بات ظاہر ہے کہ مصر اور یونان اور ہندوستان کے شوالوں

نیز علم و عمل مقناطیس روحانی سے بخوبی واقف تھے اور انکو حالت غائبی کے پیدا کرنے کی ترکیبیں معلوم تھیں تصویرات سے ثابت ہے کہ جو ترکیب عمل مقناطیسی کی فی زمانہ رائج ہے اسی قسم کی ترکیب مصر میں کیجاتی تھی اور یہ بات سب کو بخوبی معلوم ہے کہ ہلکاراگ اور ذرا دھونڈلی روشنی اور دھونی دینی سب ملکوں میں سب ساحروں کے سب استعمال میں تھے بہت پرستون کے دیو مالا اور روایات میں بہت نشانات عمل مقناطیسی کے موجود ہیں چنانچہ دیوتاؤں کے آدمیوں اور حیوانات کی صورتوں کے اختیار کر لینے کا جو لوگوں اعتقاد تھا وہ اس بات پر موقوف ہے کہ عامل عمل مقناطیسی کو اپنے معمول کے حواس پر حالت ہوش میں اختیار تھا میں نے ایک معمول پر جو اچھی ہوش کی حالت میں تھا ایسا اثر ہوتے ہوئے دیکھا ہے کہ عامل کی مرضی سے اوسنے عامل کو اور سوائے عامل کے اور شخص کو اصل آدمی سے غیر یا کوئی حیوان بلکہ کوئی شے غیر ذی روح سمجھ لیا۔

ہمکو جو علم مقناطیسی روحانی میں فی زمانہ دستگاہ حاصل ہے وہ ابھی کم ہے اور اگر آئندہ ہمکو معلوم ہو کہ کسی شخص نے ایسی ترکیب دریافت کر لی ہے کہ جسے سبب ایک وقت میں بہت آدمیوں پر دفعتاً اسکا عمل چل جاتا ہے تو کچھ تعجب کی بات نہوگی اس ترکیب سے ممکن ہے کہ کوئی شخص اپنے محافظ کی نظر بچا جاوے اور بلکہ جس آدمی پر یہ اسرار معلوم ہو ایک ایسے مکان میں سے نظر بچا کر نکل سکتا ہے کہ جہاں بہت آدمی جمع ہوں اس ترکیب سے کہ اپنی ہیئت ان آدمیوں کو ذرا بدل دی پہلی جو دو تین ہیں کہ آدمی غائب ہو جاتے تو اب ایسی باتیں روزانہ ہوتی ہیں عامل کو اختیار ہے کہ معمول پر ایسی حالت پیدا کرے کہ یا خود یا کوئی اور شخص معمول بالکل نظر نہ آوے ابھی تک یہ بات تو حاصل نہیں ہے کہ دفعتاً بہت آدمیوں کو

عالم کو ایسا اختیار حاصل ہو لیکن فقین ہے کہ تلاش سے یہ بات بھی جلد حال جاگی  
 میں نے تجھم خود دیکھا ہے کہ دو روز ہوئے ایک آدمی ڈاکٹر دارلنگ صاحب کے  
 مکان میں آیا اور دروازہ میں داخل ہوتے ہی دارلنگ صاحب نے اس پر یہ حالت  
 پیدا کر دی کہ اس نے ایک گہری کو ایک شلج اور ایک اپنر دوست کو شمع دان سمجھ لیا اور  
 دیکھا کہ فرش پر سو ایک آتش بازی کا برج ہوا کے اوپر چڑھتا ہے اس عمل سے پہلے  
 تھوڑے ہی درجہ پر دور ہے کہ کسی ساحرہ کو یا چریل کو جہاڑ پر آسمان پر چڑھتے ہوئے  
 دیکھ لین یا کوئی دیکو کسی بکری کی پشت پر سوار ہو کر ہوا میں چڑھتا ہوا نظر آوے  
 یہ بات بھی آسانی سے سمجھ میں آتی ہے کہ زمانہ جمالت میں جس شخص کو اس علم میں  
 دستگاہ تھی اسکو لوگ سمجھتے تھے کہ یہ شیطان کا مطیع ہے اور اسو شیطان کے علم سے  
 آسیب کا ہونا بھی جس میں لوگوں کو بہت اعتقاد تھا صریحاً ایک اثر حالت متناسی  
 کی خود بخود واقع ہو جانیکا تھا آسیب زدہ کو ایسے آدمی اور ایسی چیزیں نظر آتی ہیں  
 جو اسکے گرد و پیش کے آدمیوں کو نظر نہیں آتی تھیں اور چونکہ اصل حال سرکسیکو  
 آگاہی تھی تو وہ خود بھی اور اور لوگ بھی سمجھتے تھے کہ اسکو آسیب کا خلل ہے  
 اگر اس پر حالت مسکونہ اعلیٰ گزر جاتی تھی تو وہ اس آسیب کو بھی جسے اسکو  
 پکڑ رکھا تھا دیکھ لیتا تھا۔

اس میں شک نہیں ہے کہ غائب بینی کا اثر اس واسطے کام میں لایا جاتا تھا کہ جادوگر  
 عمل اور فن میں زیادہ اعتقاد موجب عالم میں یہ بات دیکھی جاتی تھی کہ واقعات  
 گذشتہ اور گذران کا حال بتا دیتا تھا بلکہ جو آدمی اس سے کچھ دریافت کرتا تھا  
 اس کے ذہن میں جو کچھ اس وقت ہوتا تھا وہ سب حال بتا دیتا تھا تو لوگ اسکی خیال  
 اور فن سحر میں کامل سمجھ لیتے تھے اور ذرا سی حکمت سے عالم اپنی فن کو اور بھی زیادہ فروغ دے  
 زائدہ حال میں جو جادو مصر کا ملک میں برتا جاتا ہے تو وہ غائب بینی پر موقوف ہے

جن لڑکوں کے ذریعہ سے غائب بینی نمایان کیجاتی ہے اور انکو اس واسطے ذریعہ بنایا جاتا  
 کہ اونکے صغرسن کے سبب سے ان پر عمل مقناطیسی کا اثر جلد ہو جاتا ہے یہ لوگ ایک  
 ترکیب بھی ایسی کرتے ہیں کہ جسکے سبب سے ذرا دہونی کی مدد سے عمل مقناطیسی کا اثر  
 ہو جاتا ہے جب عمل کر لیتے ہیں تو لڑکوں کے ہات پر ایک سیاہی کا قطرہ ڈال دیتی ہیں اور  
 اونسے کہتے ہیں کہ اوسکی طرف غور سے دیکھتے رہیں ہم جانتے ہیں کہ ڈاکٹر دارنگ صاحب  
 کی ترکیب بھی یہی ہے کہ کسی شے کی طرف معمول سے کہتے ہیں کہ دیکھتا رہو ڈاکٹر صاحب  
 موصوف سیاہی کا قطرہ کام میں نہیں لاتے ہیں اور تجربہ کلی صاحب بھی ایک ایسی ہی  
 غائب بینی کی حالت آسانی سے معمول پر پیدا کر دیتے ہیں غالباً مصر کے جادوگر ہاتھ  
 بھی عمل کرتے ہیں اور جب اون لڑکوں پر حالت روشن پیدا ہو جاتی ہے تو اون  
 کہتے ہیں کہ فلا نے آدمیوں کو دیکھو اور عامل کے خیال کے پڑھ لینے کے سبب سے  
 وہ لڑکے اون آدمیوں کو دیکھنے لگتے ہیں یہ بات سچ ہے کہ کبھی کبھی غلطی بھی جاتی  
 سواس بات کا کچھ عجب نہیں بلکہ اگر حقیقت میں عمل سچا ہو تو غلطی کا ہو جانا ظاہر ہے  
 اس واسطے کہ سب معمولوں کے قواعد یکساں نہیں ہوتے ہیں نہ ہر وقت یکساں رہتے ہیں  
 لیکن اس بات میں شبہ کرنا کہ اکثر ان پر عمل کا اثر بخوبی ہو جاتا ہے ممکن نہیں ہے  
 گو یہ بات ممکن ہے کہ بعض جادوگر بھی اور بعض معمول بھی جھوٹے ہوتے ہیں اور  
 سیاہی کا قطرہ آٹھ کا کام دیتا ہے اور یہ بھی قیاس چاہتا ہے کہ بسبب کیفیت  
 اوڈیل کے حالت مقناطیسی پیدا کر دیتا ہے +

کرٹل جادو بھی اسی ذیل میں داخل ہے جو لوگ پچھلے زمانہ میں عمل مقناطیسی سے  
 متاثر ہو کر معلوم تھا کہ بلور کا اثر عمل مقناطیسی کی مانند ہوتا ہے چنانچہ وہ بلور کو گول اور  
 بیضوی شکل کا تراش کر بنا لیتے تھے اس غرض سے کہ وہ آئینہ کا کام دے انگشتا  
 بہت ایسے کرٹل جسکو جادو کا کرٹل کہتے ہیں موجود ہیں چنانچہ ایک ایسا کرٹل ایک

خاندان امرامین سے ایک عورت کے اسباب میں بعد اوسکی وفات کے نیلام ہوا اور ایک شخص نے اسے خرید لیا ایک دن وہ کرسٹل میز پر رکھا تھا اور اوسکے گرد بہت سے لڑکے جمع تھے مالک مکان بھی اوس کمرے میں جو دفعتاً آیا تو اون لڑکوں کو کہا کہ اس چیز میں آدمی ہیں اور جب اونسے دریافت کیا گیا تو اونہوں نے کہا کہ فلا نے فلا نے آدمی اس میں نظر آتے ہیں اون آدمیوں میں سے بعض آدمیوں کو اون لڑکوں نے کبھی دیکھا بھی نہیں تھا میری رائے یہ ہے کہ جب لڑکوں نے اوس کرسٹل کی طرف دیکھا تو جو کیفیت اوڈا مل اوس میں تھی اوسکی اور نظر جب کر دیکھنے کے سبب سے حالت ہوش میں حالت تقناطیسی اون لڑکوں میں پیدا ہو گئی اور اوپر حالت روشن واقع ہو گئی اور اونکو کرسٹل کے اندر آدمی اسواسطے نظر آئے کہ وہ اوسکے اندر دیکھ رہے تھے میں نے اور دو کرسٹلوں کا بھی حال سنا ہے کہ اونکی طرف دیکھنے سے لڑکوں پر ایسا ہی اثر ہوتا ہے چنانچہ میں ایک اس کرسٹل کے ذریعے سے لڑکوں پر تجربہ کر رہا ہوں اور جو نتیجہ حاصل ہوگا حصہ دوم میں بیان کیا جاوے گا لیکن میں نے اتنا تجربہ تو کر لیا ہے کہ اس کرسٹل کو ایک مرتبہ ایک معمول کے بائین بات میں رکھ دیا جو حالت روشن میں تھا میں نے اوسکے کچھ ہی نہیں کہا کہ یہ کیا چیز تو تھوڑی دیر کے بعد اوسنے کہا کہ اس چیز میں بہت تیز روشنی ایسی نظر آتی ہے جسکے دیکھنے سے بہت تکلیف ہوتی ہے اور اوسکے ہاتھ پر ایک صدمہ سا پہنچا اسواسطے اوسنے کہا کہ یہ چیز مجھ کو ناگوار ہے دو کمرے میں اس کرسٹل مذکور کو دس ہفتے میں رکھا تو اوسنے کہا کہ بہت خوبصورت روشنی معلوم ہوتی ہے اوسکی آنکھیں بند تھیں لیکن وہ کہتا تھا کہ اس میں روشنی کے حلقے معلوم ہوتے ہیں اور قوس و قزح کے سے رنگ اوس روشنی میں نظر آتے ہیں اور یہ روشنی بہت خوبصورت ہے بعد اوسکے میں نے اوس سے کچھ بھی دریافت نہیں کیا اور وہ

نود بخود کنے لگا کہ عجیب شکیلین نظر آتی ہیں وہ شکیلین اون صورتوں سے بغیر  
 معلوم ہوتی تھیں جو اوسکو اپنی علیحدہ حالت مقناطیسی کے سبب ہی نظر آتی تھیں  
 لیکن اوسکو یہ شکیلین اوس کرسٹل کے اندر نہیں نظر آتی تھیں بلکہ وہ خود اون مقناطیسی  
 گویا چلا گیا تھا جہاں وہ صورتیں تھیں بلا میرے استفسار کے اوسنے بیان کیا  
 کہ مجھکو ایک آدمی نظر آتا ہے اور اوس شخص کا تعلق اوس کرسٹل سے بیان  
 کرنے لگا اس شخص کی تقریر کا بیان حصہ دوم میں مفصل کیا جاوے گا کیونکہ میرے  
 معمول نے اوس شخص کو بار بار دیکھا تا وقتیکہ بیماری کے سبب سے مجھکو پھر اور  
 عمل کرینکا موقع نہ ملا اسی کرسٹل کا میں نے اور معمولوں پر بھی اثر ہوتے ہوئے دیکھا ہے  
 مگر اونکو بھی اوسہیں سے روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی تھی ہرچند کہ اونکی آنکھیں بند ہوتی تھیں  
 بہت حاملوں نے درینو لایا بیان کیا ہے کہ جب نازک طبع آدمی مقناطیسی پانی کی شکل  
 دیکھتے ہیں تو اوس پانی میں اونکو شکیلین نظر آتی ہیں میں نے سنا ہے کہ انگلستان  
 گول یا بیضوی شکل کے شیشے بنائے جاتے ہیں اور جاہل آدمیوں کے ہات پر ہی  
 قیمت سے فروخت کیے جاتے ہیں اسواسطے کہ فروشدہ کہتے ہیں کہ انکے ذریعہ سے غائب  
 اور خال گوئی کی قدرت حاصل ہوتی ہے کہتے ہیں کہ جو لوگ اونکو بچتے ہیں کچھ عمل اور  
 کرتے ہیں اور فروشدگان کا بیان ہے کہ جب تک یہ عمل اور نہیں کیا جاوے  
 تب تک اونسے خال پینی حاصل نہیں ہوتی ہے غالب ہو کہ وہ عمل عمل مقناطیسی ہوگا  
 جب اوس شیشہ کو کوئی خریدنا چاہتا ہے اور مستورات اکثر اونکو خریدتی ہیں تو وہ  
 اوس سے کہتا ہے کہ جس شخص کو تم دیکھنا چاہتے ہو اوسکا خیال کر کے اس شیشہ  
 طرف دیکھو اور جب وہ دیکھتی ہے تو وہی آدمی اوس شیشے میں نظر آتا ہے  
 اوسکی یہ معلوم ہوتی ہے کہ خیال کے جانے کے سبب سے اور جو کیفیت اون  
 اوس شیشہ میں ہوتی ہے اوسکے ذریعے سے عورت پر حالت روشن مقناطیسی واقع ہوتی ہے

اس سبب سے وہ غائب آدمی کو دیکھ لیتی ہے غرض کہ جو لوگ اس شیشے کو دیکھتے ہیں فریبی نہیں ہیں بلکہ جنس انسان پر مبنی گوشت و پوست و شیشے کی اثر کی اوکو بخوبی معلوم نہیں ہوتی تو آئینہ جادو کا بھی ایسا ہی حال ہے جیسا کہ شل جادو کا بیان کیا گیا یہ آئینہ بھی اگر کسی کو بنایا جاتا تھا کہ اوسکے ذریعے سے حالت روشن پیدا ہو جاوے ایک صاحب نے ایسے آئینوں کے بنانے کی ترکیب اب پھر دریافت کی ہے یہ آئینہ شیشے کا نہیں ہوتا بلکہ کسی سیاہ چمڑکا ہوتا ہے جسکو مصفا کر لیتے ہیں اور اوس میں شعلین نظر آتی ہیں میری رائی یہ ہے کہ اگر تحقیقات کیجا دیگی تو معلوم ہوگا کہ آئینہ ایسی کسی شے کا بنایا جاتا ہے کہ یا تو اوس میں کیفیت اوڈیل بہت ہوتی ہے یا اوس میں یہ کیفیت بھری جاسکتی ہے اس آئینہ کو اس طور پر دکھا دیتے ہیں کہ جو شخص دیکھنے والا ہوتا ہے اوسکو ایک جگہ بٹھا دیتے ہیں اور اوس جگہ ذرا ہی غل یا شور نہیں ہوتا اور خوشبویات اور بگ بگ بہت ہوتی ہیں پھر اوس سے کتنے ہیں کہ خوب توجہ سے اوس آئینہ کی طرف دیکھو اور دیکھو دیکھتا ہے تو جس شخص کی اوسکو تلاش ہوتی ہے وہ آدمی نظر آتا ہے پہلے پہلے تو اوسکو ایک بادل سا آئینہ میں نظر آتا ہے بعد اوسکے یہ بادل رفع ہو جاتا ہے اور وہ آدمی نظر آنے لگتا ہے بلکہ جو کچھ کام وہ کر رہا ہو وہ کام کرتے ہوئے نظر آتا ہے اسی طرح وہ سب باتیں موجود ہوتی ہیں جنکے ذریعے سے حالت روشن آسانی سے پیدا ہوتی ہے جو شخص دیکھنا چاہتا ہے اوسکو شوق بہت ہوتا ہے اور چیزیں اوس مکان میں ایسی ہوتی ہیں جسکے سبب سے خیال بخوبی جم جاتا ہے اور بلا شک و ہونی اور خوشبو اور کیفیت اوڈیل کے سبب سے جو آئینہ میں ہوتی ہے اوسکے خیال کے حصے کو تہہ ہوتی ہے بعد اسکے حامل جسکو علامات سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اب حالت مقناہی اچھی پیدا ہوگی اپنے جی میں اوسکو تلقین کر دیتا ہے کہ فلا نے شخص کو دیکھو یا اوس شخص کے دیکھنے کا حکم دیتا ہے اور چونکہ معمول بالکل حامل کے اختیار میں ہوتا



اس سبب سے وہی آدمی اوسکو نظر آجاتا ہے یا شاید یہ بات ہو کہ آئینہ میں دیکھنے کے سبب سے قدرت غائب ہوتی دیکھنے والے کو حاصل ہو جاتی ہو مصر کے سحر میں اکثر یہ بیان ہوتا ہے کہ غائب بین کو پہلے ایک بادل سا نظر آتا ہے چنانچہ حالت متناطیسی میں جو حالت غائب بینی پیدا ہوتی ہے تو ابتداء میں ایسا ہی بادل نظر آتا ہے اس سے ایک ثبوت اس بات کا ملتا ہے کہ سحر مصر اور عمل متناطیسی مشابہ ہیں ؟ غرض کہ میرے خیالات سحر کے باب میں ایسے ہیں جیسے میں نے اوپر بیان کیے اور اونس معلوم ہوتا ہے کہ سحر تحقیق میں سوا اے اسکے اور کچھ نہیں ہے کہ تو قدرت سے بعض قسم کے آثار پیدا ہوتے ہیں ؟

اس بیان سے آپ کو واضح ہو گا کہ اگرچہ ہر صورت میں وہ شرکت خیال مفصل ضرور نہیں ہے جو معمول کو غائل کے ساتھ ہوتی ہے لیکن ایک قسم کی شرکت عام ضرور ہے جس کا ذریعہ کیفیت اوڈیل ہے میں اپنی رائے کو زیادہ تہ بلاتامل اس واسطے بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک ریشن بیک صاحب کی تحقیقات اور تجربات سے ثابت ہو چکا ہے کہ ایک قسم کی کیفیت تمام عالم میں موجود ہے آپ کو اختیار ہے کہ چاہیں آپ اوسکا نام اوڈیل ہی منظور کریں چاہیں آپ اور کوئی نام اوسکا رکھ لیں ؟ میں نے اس بات کے ظاہر کرنے میں کوشش کی ہے کہ جو بیان ریشن بیک صاحب کے اہل معمولوں کے ہیں جن پر حالت ہوش میں صاحب موصوف نے عمل کیا تھا وہ بیانات معمولان عقل متناطیسی کے بیانات سے مطابقت میں اس واسطے مجھے امید ہے کہ جو وجہ میں نے وقوع آثار عمل متناطیسی کی کیفیت اوڈیل کے قیاس پر بتا دی ہے آپ بنظر حیرانی اوندکو قابل لحاظ تصور فرما دیں گے ؟

مجھے امید ہے کہ آپ میری طبیعت سے بخوبی واقف ہیں اور آپ کو لحاظ رہے گا کہ جو کچھ وجہ وقوع آثار عمل متناطیسی میں نے بیان کیے ہیں فقط قیاسی ہیں میرا

یہ نشانیں ہیں کہ آپ انکو حقیقی وجہ تصور فرماویں ابھی تک ہمارا علم اس علم کا  
اتنا تھوڑا ہے کہ میں نے اس قیاس کا اظہار جابو سمجھا ہے اصل وجہ وقوع آثار  
مذکورہ البتہ مدت تک معلوم نہ ہو سکی لیکن اگر اس میری قیاس کے اعلان سے یہ بات حاصل  
ہو جاوے کہ اور لوگ جو مجھ سے زیادہ علم اور دستگاہ رکھتے ہیں اس علم میں تحقیقات  
شروع کریں اور بہتر نتائج پیدا کریں تو جو کچھ میں نے ان خطوط کے لکھنے میں کوشش  
اور محنت کی ہے اسکا اجر مجھ کو مل جاوے گا اور مجھ کو امید ہے کہ کبھی نہ کبھی ایسا شخص  
لاٹق پیدا ہوگا جو ان سب باتوں کو اچھی طرح حل کر دے گا

آپ کو خیال ہوگا کہ میں نے پیشین بینی کے واقع ہوئی وجہ کچھ نہیں بیان کی ہے وجہ اسکی یہ  
ہے یہ بات کہنی کہ جس طرح واقعات گذشتہ کا نشانہ انکے پیچھے باقی رہتا ہے اسی طرح  
واقعات آئندہ اپنا سایہ آگے ڈالتے آتے ہیں نری خیالی بات ہے کیا یہ ہو سکتا  
ہے کہ کوئی چیز جو ہونے والی ہو اپنا پر تو آگے ڈالتی آتی ہو یہ بات تو سچ ہے کہ ہم اس میں  
غور کر سکتے ہیں جو مدت سے دنیا میں لوگوں کو ہے کہ واقعات حال اور گذران میں  
واقعات آئندہ کا تخم موجود ہے لیکن ہم اسی قیاس سے ایسی زمین پر گویا کٹری ہوئی  
جو ہمارے پانوں کے نیچے پڑتی ہے اور پانوں کے نیچے سے نکل جاتی ہے علیٰ ہذا القیاس اسی  
خیال سے میں نے وجہ وقوع حالت مسکوت اعلیٰ کی جسکو اس کتاب کا باب ۱۱ حانی  
کہنا چاہیے نہیں بیان کی ہے لیکن اگرچہ میں قبول کرتا ہوں کہ جگہ پیشین بینی یا حال  
مسکوت اعلیٰ کی وجہ وقوع بیان کر ڈی لیافت نہیں ہے الامین اس بات پر قائم ہوں  
کہ یہ آثار پیدا ضرور ہوتی ہیں میں نے پیشتر خود ایسی حالتیں واقع ہوتے ہوئے دیکھی ہیں  
اور قطع نظر اس سے بہت اچھی شہادت حاصل ہے جسکے سبب سے ہمیں انکے واقع ہونے  
قبول کرنا ضرور ہوتا ہے اور مجھ کو اعتقاد ہے کہ اگر اچھی طرح تحقیقات امر پرست کی تلاش

## چودھواں خط

آپ کی درخواست کے مطابق جو میں نے وعدہ کیا تھا کہ جو کچھ حالات مجھ کو علم  
مقتضیٰ روحانی کے باب میں معلوم ہیں وہ سب لکھوں گا سو اب فضل الہی سے  
وہ وعدہ پورا ہو گیا ہے جو جو تحقیق باتیں مجھ کو معلوم تھیں ان کو میں نے بیان کر دیا  
اور ان خطوط میں اپنی یہ تمنا ہمیشہ لکھتا رہوں کہ لوگ اس علم کی نسبت اچھی طرح  
تحقیقات کریں اور بعد تحقیقات جو رائے مناسب ہو وہ ظاہر کریں میں نے جو جو  
وقع آثار علیٰ مقتضیٰ کے بیان کر نیکا قصد کیا ہے اس غم کی وجوہات پہلے  
بیان کر چکا ہوں اور یہ بھی سبب ہے کہ ہر شخص جس سے میں اس معاملہ میں گفتگو  
کرتا ہوں یہی کہتا ہے کہ کچھ نہ کچھ فکر و بحث وقوع آثار مذکور کی نسبت ضرور بیان کرنا چاہیے  
ہر چند کہ وہ قیاس ایسا ہی ہو کہ جب نختہ وجہ دریافت ہو جاوے تو رد کر دیا جاوے  
لوگ کہتے ہیں بلکہ وہ لوگ جو وقوع حقائق مقتضیٰ کو مانتے ہیں کہتے ہیں کہ تاؤ  
کوئی نہ کوئی قیاس ترتیب نہ کیا جاوے حقائق مذکور اچھی طرح ذہن نشین  
نہیں ہوتے ہیں ؟

یہ بات فہمی کہ میں نے یہ خطوط بیشتر کرنے کی نیت سے نہیں لکھے ہیں لہٰذا

حقیقت یہ ہے کہ میرے اکثر اجاب اکثر متقاضی اس امر کے رہے ہیں کہ میں اس علم میں کتاب لکھ کر منتشر کروں لیکن بواعث چند و چند سے اب تک یہ امر نہوا بلکہ اگر آپ شدید تقاضا فرماتے تو غالب تھا کہ اب بھی میں نہ لکھتا موقع وقت سے ایسا بھی ہوا کہ جب میں نے ان خطوط کے لکھنے کا ارادہ کیا اس وقت میرے اکثر اجاب اس علم کی طرف متوجہ تھے اور ۱۶۷۳ء و ۱۶۷۴ء میں لیوس صاحب اور ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب اس شہر میں آئے اور لوگوں نے ان کے تجربات ملاحظہ کیے تو اکثر ان کو اس علم کا شوق تحقیقات زیادہ ہو گیا۔

چونکہ مجھے کئی سال سے اس علم کی طرف توجہ رہی ہے اس واسطے مجھے اکثر ان لوگوں سے بحث کرنیکا موقع ملتا رہا ہے جنکو اس علم کا شوق ہے سوائے اسکے فرنگستان کے اکثر محالک کے لوگوں سے اس علم کے باب میں خط و کتابت کا سلسلہ مرعی رکھتا رہا ہوں میری تحقیقات اور تجربہ کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ مجھے بخوبی یقین ہو گیا ہے کہ اس علم میں اکثر لوگوں کو غلط فہمی اس سبب سے ہے کہ ایک تو انکو بذات خود اس سے واقفیت نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ اب تک کوئی ایسی کتاب نہیں بنی ہے جس میں اس علم کا حال مفصل اور ترتیب مناسب کے ساتھ لکھا ہوا ہے یہ بواعث ان لوگوں کی غلط فہمی کے ہیں جنکو اطمینان ہی ہے کہ حقائق عمل متطابقی فی الحقیقت صحیح ہیں اور جو لوگ ان حقائق کو مانتے نہیں ہیں انکی سوجھ بوجھ بہت غلط ہے اور شدید تعصب انکو ہے اس یقین سے میں نے ایک ایسی کتاب کے لکھنے کی نیت کر لی اور خدا تعالیٰ سے اس کے پورے ہونے کی امید ہے کہ جسکے مطالعہ سے محقق کو دریافت ہو کہ کیا حقائق مشاہدہ کیے گئے ہیں اور کیا حقائق کے ملاحظہ کی آئندہ امید ہو سکتی ہے اور کس سبیل سے یہ امید پوری ہو سکتی ہے۔ چھٹے کتنے ہی سال سے اس علم میں مہر و نیت رہی ہے اور میں

عمل کرتا رہا ہوں اور اسکے سواے ریشہ بیک کے تجربات جو مشترک ہوئے اور اکثر لوگوں نے اونکی کتاب کو پڑھ کر اوسکو پسند کیا اور اوسکے مطالعہ سے راضی ہوئے اس سبب سے مجھے اپنے ارادے کے پورا کرنے میں زیادہ ترغیب ہوئی لیکن جو نقص اس کتاب میں ہیں مجھے بہتر اور کوئی اونکو نہیں جانتا ہے مجھے فرصت بہت کم ہے اور بہت خدمات ایسی متعلق ہیں کہ اون میں زیادہ توجہ اور مصروفیت رہتی ہے میں یہ بات اس غرض سے نہیں بیان کرتا ہوں کہ جو نقص اس کتاب میں ہیں اس عذر سے آپ خطا پوشی فرماویں بلکہ اس غرض سے لکھتا ہوں کہ آپ کو واضح رہے کہ یہ وجہ ہے کہ میں نے اس علم کے بیان کرنے کا اوسط پر نہیں ارادہ کیا ہے کہ جس طرح زیبا تھا اور حقیقت میں مجھے ایسے کامل بیان کرنے کی امید بھی ایسی حالت میں نہیں ہو سکتی ہے میری دلی خواہش یہ ہے کہ جو شخص لائق تر ہیں وہ اس علم کے باب میں کچھ لکھیں اور اگر ان خطوط کے دیکھنے سے یہ بات حاصل ہو کہ لائق آدمی اس طرح کی محنت کو گوارا کرے کچھ لکھیں تو بخوبی محنت کا عوض مل جاوے گا۔

میں بہت خوشی سے یہ بات لکھتا ہوں کہ مجھے واقفیت ہے کہ اب بہت ذی علم آدمی بعض اہل حقائق کی رستی کا چکا میں نے اوپر ذکر کیا اعتقاد رکھتے ہیں کہ کسی شک نہیں ہو سکتا تھا کہ جلد یا دیر میں یہ نتیجہ ضرور ہوتا اور بعض جو حقائق ابھی ایسے ہیں کہ جنکو ہنوز ان شخصوں نے نہیں دیکھا ہے اور اس سبب سے اونکی نسبت اونکو اعتقاد نہیں ہے تو شک نہیں ہے کہ رفتہ رفتہ اونکی نسبت بھی قائم ہو جائے گا بلکہ مجھے ایسی پیشین گوئی کرنے کی جرات ہے کہ میں لکھتا ہوں کہ جن لوگوں نے ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب اور لیوس صاحب کو آثار عمل تلقین پیدا کرتے دیکھا ہے اور جنکو اب معلوم ہوا ہے کہ یہ عمل کچھ نیا نہیں ہے نہ اونکی معلوماتیں

مناقص ہے تو اگر یہ شخص بطور خود تحقیقات اور تجربہ کرینگے اور یقین ہے کہ ایسا ضرور کرینگے تو انکو ضرور خواب مقناطیسی کے پیدا ہونے کا اور ایک بیرونی تو اس خواب کے پیدا ہونے کا وقوف منقسم کا قوت مرضی ناگفتہ کا شرکت خیال کا غائب بینی کا اور امکاناً حالت سکوت اور مسکوت اعلیٰ کا اور پیشین بینی کا بھی یقین ہو جاوے گا بلکہ انکو دریافت ہوگا کہ فی الحقیقت انہوں نے ان حقائق کو ایسے خیالی اور ناپسندیدہ لباس سے بلبس رکھا تھا کہ اس سبب سے انکو یقین نہیں ہوتا تھا اور حقائق مذکور تو خود ایسے نہیں ہیں کہ انکو رد کرتے انکو دریا گرفتار کہ ایک بھی حقیقت ان میں سے نئی نہیں ہے چنانچہ قوت تلقین بھی نئی نہیں نئی بات فقط اتنی ہی ہے کہ اب تک انکو آگاہی نہیں ہے کہ تلقین کا اور عمل مقناطیسی کا اثر بوقت خواہش پیدا ہو سکتا ہے یہ پیشین گوئی میں بھروسے کرتا ہوں بشرطیکہ یہ شخص اپنے اطمینان کے واسطے تحقیقات کریں اس واسطے کہ میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا ہوں جس نے تحقیقات کی ہو اور یہ نتیجہ اسکو اپنے تجربے سے حتی الوسع حاصل نہ ہوا ہو اس سے زیادہ اوپر کہ اصرار ہم کسی آدمی کی نسبت نہیں کر سکتے ہیں اور میں ان شخصوں کو یہ کہتا ہوں اور جملہ محققین کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ تا وقتیکہ وہ خود تحقیقات نہ کر لیں کسی طرح کی رائے اس علم کی نسبت ظاہر نہ کریں بہر حال ایسی رائے تو سرگزشت جو تحقیق پیشین کے نام میں داغ لگاوے۔ البتہ ہر شخص کو استحقاق ہے کہ تا وہ اسکو خود تجربہ نہ ہو اگر چاہے تو کسی امر متعجب بیان شدہ کی نسبت اپنی منطوقی ظاہر نہ کرے لیکن تاہم اگر امور متعجب کے باب میں بھی شہادت مناسب حاصل ہو تو بلا ہذات خود تجربات کرنے کے انکے مان لینے میں بعینہ یا ضعف یقین نہیں ہوتا ہے مثلاً جب پہلے ہی یہ بات ظاہر کی گئی تھی کہ کلوروفورم میں

یہ قدرت ہے کہ اس کے سونگھنے سے ایسی سیوشی پیدا ہو جاتی ہے کہ عمل جراحی بلا تکلیف کے ہو سکتا ہے اور اس قول کے باب میں شریف آدمیوں کی شہادت حاصل تھی حالانکہ ہم اون لوگوں سے واقف نہ تھے تو یہ بات فوراً منظور کی گئی تھی اور آج تک بہت لوگ ایسے اسکو مانتے ہیں جنہوں نے نہ خود کلورڈ فورم کی قوت کا تجربہ کیا ہے اور نہ اونکو تجربہ کرتے دیکھا ہے اس میں ضعف یقین کچھ نہیں ہے بلکہ فقط شریف آدمیوں کی شہادت کی نسبت جنکو ہم نہیں جانتے ہیں کہ جنکو ناحق و ناروا کی طرح کا عیب لگاتا تھا ایک لحاظ واجب پایا جاتا ہے لیکن جب یہ بات ظاہر کی گئی کہ عمل مقناطیسی بھی ایسا ہی اثر پیدا ہوتا ہے تو حالانکہ کلورڈ فورم کی نسبت اس عمل کی قوت باب میں زیادہ معتبر شہادت حاصل تھی اس طرح کہ شاہدین سے ہم واقف تھے تو لوگوں نے بالکل اس بات کو نہ مانا لیکن ظاہر ہے کہ اون لوگوں کو اس طرح جو کہ کلورڈ فورم کے عمل کا نہ مقناطیسی عمل کا کچھ تجربہ ہوا ہے ان دونوں حقائق میں سے ایک کی نسبت اعتبار کرنے اور دوسرے کو نہ ماننے کو یہ کچھ وجہ نہیں حیرت یہ ہے کہ اوس وقت تک بہت آدمی عمل مقناطیسی کی راستی ہی کو نہیں مانتے ہیں اور حالانکہ اس عمل میں تجربات بھی ہوئے ہیں و نیز یہی لحاظ نہیں کرتے ہیں اکثر آدمی ڈاکٹر اسڈیل صاحب کی کتاب کو ہی حقارت سے پھینک دیتے ہیں اور جو باتیں اوس میں لکھی ہیں اونکو نہیں مانتے ہیں لیکن سوائے اس بات کے اور کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی ہے کہ سوائے عمل جراحی کے ذکر کے ڈاکٹر صاحب موصوف نے اثناء تحقیقات پر ڈاکٹر اسڈیل صاحب ڈاکٹر مین ایک ہسپتال بتایا تھا کہ عمل مقناطیسی کے ذریعے سے اعضا کو ستر فرما دینا

مریض کو بیوش کر کے عمل جراحی کیا کرتے تھے

جو اور حقائق اونکو دریافت ہوئے اونکا یہی ذکر کر دیا ہے جن لوگوں کو یقین ہے کہ تلقین کے ذریعے سے تکلیف کا حس جاتا رہتا ہے اونکو ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب تجربات کے دیکھنے سے پہلے ڈاکٹر اسڈیل صاحب کی تحقیقات کے نتائج پر اعتبار نہیں بلکہ اونکو اب بھی اعتبار ہے کہ نہیں کہ بلا ذریعہ تلقین بھی اثر عمل متفانیسی ذریعے سے یعنی ہاتھوں کی حرکت سے پیدا ہو سکتا ہے اگر اعتبار نہیں تو کیوں نہ یقیناً سیکڑوں مرتبہ جب عمل جراحی اس طرح کیا گیا ہے کہ تکلیف معمول کو نہیں ہوتی تو یہ شہادت کافی ہے کلوز فورم کی قوت کا اعتبار تو یوں ہی ہو گیا تھا کہ لوگوں کو خود تجربہ اوسکا نہیں ہوتا اور آج تک لاکھوں آدمی اوسکے قائل ہیں میری اصل غرض یہ بیان کرنے کی ہے کہ اہل علم اور دیگر اشخاص بلکہ وہ لوگ جو اوتنے حقائق کو مانتے ہیں جو انھوں نے مجسم خود دیکھ لیے ہیں ڈاکٹر اسڈیل صاحب کتاب اور ریشن بیک صاحب کی کتاب سے اس طرح پیش آتے ہیں جو احتیاط واجب سے باہر ہے حالانکہ ان دونوں صاحبوں نے نہایت احتیاط اور ہتیا اور دلیل اور عقل سے تحقیقات کی ہے اسی طریق سے اکثر لوگ اور کتابوں سے بھی جن میں مجرب حقائق متفانیسی کا ذکر لکھا ہوا ہے پیش آتے ہیں جو شخص ڈاکٹر اسڈیل کی کتاب کو پڑھ کر نہ مانیں جنکا اوپر ذکر ہے تو میں نہایت ادب سے یہ بات کہتا ہوں کہ کوئی نہ کوئی سخت تعصب اونکے جی میں بیٹھا ہوا ہو گا اور ممکن ہے کہ اونکو خود اوس تعصب کے ہونے سے آگاہی نہ ہو حقیقت میں اگر مردے ہی قبر سے اوسکا شہادت دین تو ایسا شخص نہ مانینگا مطلب اس بیان سے یہ ہے کہ محققین فرقہ مندرجہ صدر سیمجہ لین کہ در حالیکہ ڈاکٹر اسڈیل صاحب اور ریشن بیک صاحب کی بیانات بعض ایسی حقائق متفانیسی کی نسبت درست مانے پاتے ہیں جنکی نسبت عالمان پیشین کا بیان اونکے بیان سے مطابق ہے تو نہایت اعلیٰ ہے کہ اونکو



اون حقائق کی نسبت بھی درست ثابت ہوئی جنکی نسبت ہموں اور تجربہ نہیں ہوا  
 میں جی سے خواہش کرتا ہوں کہ تحقیق اپنی تحقیقات میں کامیاب ہوں لیکن  
 میری یہ بھی تمنا ہے کہ اون کے دلون میں سے وہ بے اعتباری جاتی رہے جس کے  
 سبب سے فقط اس خیال سے کہ وہ بعض نتائج کو اپنے ذہن میں نامکن الوقت پر  
 اون نتائج کو نہیں ماننا چاہتے ہیں میری یہ تمنا ہے کہ جس طرح حقیقت قوت کلوڈوں  
 کے باب میں لوگوں کا طریق رہا ہے وہی طریق ہر طرح سے حقائق متطبیسی کی  
 نسبت بھی مرعی رہے یعنی یا تو مقبرہ اشخاص کی شہادت پر اکتفا کیا جاوے کہ در  
 ہزاروں امور میں یہ بات ہوتی ہے یا لوگ خود تجربہ کر کے دیکھ لیں لیکن میری  
 اون لوگوں کے طریق کی نسبت کہی نہ باز رہیگی جو حقائق بیان شدہ کو بغیر تحقیقا  
 مناسب بلکہ بغیر سیطرہ کی تحقیقات کے رو کر دیتے ہیں \*

اس خط کو ختم کرنے سے پہلے میں چند امور کا بیان کرتا ہوں جو اون لوگوں کو  
 ملحوظ رہنے چاہئیں جو عمل متطبیسی کے تجربات کرنے چاہئیں \*

اول تو شرط یہ ہے کہ محقق کو امر راست کے تحقیق کرینکا عبادت اور دلی شوق ہو  
 اور بعد اسکے یہ بات ضرور ہے کہ عامل کو صبر اور طبیعت میں استقلال ہو اگر یہ جو  
 طبیعت میں نہون تو کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا اگر چند مرتبہ عمل خطا کر جاوے یعنی  
 عمل کرنے سے وہ نتائج حاصل نہون جنکے پیدا کرنے کی خواہش ہو تو ایسی خطا کو  
 سبب سے عامل کو ہمت نہ ہارنی چاہیے یا اگر اختلافات نتائج میں ظاہر ہوں تب بھی  
 ہمت نہ ہات سے دینی چاہیے بلکہ یاد رکھنا چاہیے کہ ایسے آثار سے جنکا ہموں اور  
 علم ہے اور جنکو ابھی اچھی طرح ہم نہیں سمجھتے ہیں بخوبی واقفیت پیدا کرنے کی خطائیں  
 دیکھ کر اور غلطیان کر کے اور اون سے سنبھل کر امید ہو سکتی ہے خصوصاً در حالیکہ

صبر کی ضرورت ہونیکا اعتقاد کامل ہونا چاہیے مجھے خود اس بات کا بخوبی مدد و  
یقین تھا کہ صبر اس عمل میں جزو اعظم ہے لیکن میں اس یقین پر عمل نہیں کرتا تھا  
پس جب میں نے بجائے خود عمل کرنا شروع کیا اور نمایاں آثار نہیں پیدا ہوئے تو  
میں نے یوقوفی سے یہ سمجھ لیا کہ میرے جسم میں قوت مقناطیسی کافی نہیں ہے  
اور اس زمانہ سے میں ہمیشہ اس بات پر قناعت کرتا رہا کہ اور عالموں کو جب تک  
اپنے نزدیک قوی عامل سمجھتا تھا عمل کرتے دیکھتا تھا خود عمل کرنا ترک کر دیا بعد ازاں  
جب میں نے فوض کیا تو دریافت ہوا کہ جو عامل کامل تجربہ کر لیتے تھے بظاہر ان کے  
جسم میرے جسم کی نسبت زیادہ توانا تھے اور نیز جب میں نے سب عالموں کا یہ  
قول سنا کہ صبر کسی کامیابی ہونی ممکن نہیں تو جھکو ذرا جرات ہوئی اور پھر میں نے عمل کرنا  
شروع کیا اور ہر چند کہ دفعتاً مجھے پورا نہوا لیکن صبر کرنے سے جلد یہ بات جان ہو گئی  
چنانچہ اب مجھے یقین ہے کہ ہر شخص خواہ مرد خواہ عورت جسکے جسم میں متوسط قوت  
اور جو تندرست ہو اتنی قوت مقناطیسی رکھتا ہے کہ ہر شخص پر جسکی طبیعت کیفیت  
مقناطیسی کے درجہ متوسط پر اثر پذیر ہو صبر اور استقلال سے بخوبی عمل کر سکتا ہے  
اور کیفیت مقناطیسی تو ہر وقت اور ہر آن جسم انسان میں فعل کیسائی سے پیدا  
ہوتی رہتی ہے بلکہ اس سے زیادہ مجھے یہاں تک یقین ہے کہ ہر شخص پر غرض  
در حالیکہ عامل قوی ہو اور عمل کچھ عرصہ تک متواتر کیا جاوے بخوبی عمل ہو سکتا ہے  
لیکن نوبت اول ہی یا چند لحوں کے عرصہ میں فقط او میں اشخاص پر عمل ہو سکتا  
جسکی طبیعت کیفیت مقناطیسی کی بہت اثر پذیر ہو میرے جسم میں متوسط قوت مقناطیسی  
سویا وہ نہیں ہے لیکن تھوڑا عرصہ ہو جب میں نے تین جوان آدمیوں پر عمل کر  
آزمایا جن پر کبھی کبھار عمل نہیں کیا تھا تو تینوں پر عمل پورا ہوا ایک پر تھوڑا سا  
تھوڑا ہی اثر ہوا لیکن دوسرے اور تیسرے مرتبہ عمل کا اثر زیادہ تر نمایاں ہوا

بعد ازان عمل کا اثر روز بروز زیادہ ہوتا رہا لیکن آٹھ مرتبے کے عمل میں بہن بوجھ بہت آثار نمایان ظاہر ہوئے نیند یعنی کامل مقناطیسی خواب نہیں پیدا ہوا مجھے بخوبی یقین ہے کہ چند مرتبہ اور عمل کرنے سے اس معمول پر کامل خواب مقناطیسی واقع ہو جاوے گا دوسرے شخص پر اول ہی مرتبہ کے عمل میں کچھ اثر ہوا اور تیسرے مرتبے کے عمل میں گہری نیند آگئی تیسرے شخص کو چند مرتبے کے عمل میں نیند لگی لیکن کچھ عرصے تک گہری نیند نہیں آئی بلکہ اگر اس سے بات کیجاتی تھی تو نیند نکل اٹلتا تھا جب نو مرتبہ اوپر عمل کیا گیا تو اس کو گہری نیند آئی بعد ازان اس کو اچھی طرح سلا دینے میں کچھ دقت نہیں ہوتی تھی \*

دوسری بات میں یہ کہنی چاہتا ہوں کہ اگر نیند بالکل نہ پیدا ہو سکے تو یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ عمل پورا نہیں ہوا ہے بہت آثار عمل کے خصوصاً یہ اثر کہ مرض رفع ہو جاوے بغیر خواب یا قوت منقسم کے واقع ہونے کے پیدا ہو سکتے ہیں بلکہ میں اوپر بیان کی چکا کہ حالت ہوش معمولی میں اثر غائب بینی پیدا ہو سکتا ہے \*

تیسرے آثار عمل مقناطیسی کی جزئیات میں اتنا اختلاف ہے کہ دو معمولی ٹھیک ایک طور پر آثار نمایان نہیں ہوتے ہیں چنانچہ اس نتیجے کی امید اس بات سے ہو سکتی ہے کہ دنیا میں کوئی دو آدمی ایسے نہیں ہیں جنکی صورت یا طبیعت ایک ہی ہو پس اگر ایک مرتبہ ہم کسی معمولی پر کوئی خاص آثار نمایان ہوتے ہوئے دیکھیں اور ان آثار کو دیکھ کر ہم کسی اور شخص پر عمل کریں اور وہ آثار نمایان نہ ہوں تو ہم کو یہ سمجھنا چاہیے کہ جو آثار پہلے شخص پر ہونے دیکھے تھے وہ جھوٹے تھے یا جو عمل ہم نے کیا وہ پورا نہیں ہوا ہمارا کام ہے کہ جو عمل ہم کرتے ہیں اس میں جو آثار قدرتی نمایان ہوں انکی طرف توجہ رکھیں اور اثنائے تجربہ میں حکم خود واضح ہو گا کہ اگرچہ جزئیات میں اختلاف ہو بڑی بڑی باتیں اور اصلی آثار سب حالتوں میں مطابق ہونگے \*

چوتھے ایک ہی معمول پر جو آثار واقع ہوتے ہیں مختلف اوقات میں اون میں عجیب  
 اختلاف ہوتا ہے خصوصاً اونکے مرتبے میں بہت اختلاف ہوتا ہے ممکن ہے کہ جو معمول  
 آج خوب روشن ہوا اور جس پر اثر شرکت خیال بخوبی نمایان ہو مگر تاریک ہوا اور جس پر  
 عمل کیا جاوے عمل پورا نہو ایسی حالت میں ہمو چاہیے کہ اس وقت عمل کرنے پر  
 باز رہیں اس واسطے کہ اگر معمول پتہ تاکید کیا وے تو اسکی حالت روشن کم ہوتی جاوے گی  
 اور مستفسر کے راضی کرنے کے واسطے شاید قیاسی باتیں کہنے لگے اور جب اسے  
 قیاس میں غلطی ہوتی ہے تو مشاہدین عمل کہتے ہیں کہ غائب بینی بالکل دھوکہ کی چیز ہے  
 پانچویں چاہیے کہ جب ہم تجربہ کریں تو خلوت میں کریں سوائے معمول اور عامل کے  
 اور کوئی نہو نا چاہیے الّا اگر عمل اس نیت سے کیا جاوے کہ اس سے تحقیقات فرم  
 کے واسطے نتائج نکال کر جمع کیے جاویں تو ایک یا دو دگایا گواہ رکھنے چاہئیں بعض  
 عامل اس خواہش سے کہ حقائق عمل کو ثابت کریں ہر تجربہ کا تماشہ دیکھتے ہیں اور اپنے  
 سب دوستوں کو بولاتے ہیں لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ جو جو آدمی زیادہ تانا  
 ممکن ہے کہ نازک طبع معمول پر عمل کے اثر ہونے میں زیادہ سرج ہو مگھاتا ہے خلوت میں  
 ہمو کسی اثر کے واقع ہونیکا اطمینان بخوبی ہو چکے تو جائز ہے کہ ہم اور ون کے  
 اطمینان کا قصد کریں لیکن ہمو چاہیے کہ تھوڑے ہی آدمی اپنے ساتھ لے جائیں اور  
 اونکو معمول سے فاصلے پر رکھیں تاکہ اونکا متناطیس اثر حتی الوسع اوسپر کم ہو  
 یہ احتیاط خصوصاً اوس حالت میں زیادہ ضرور ہے جب ہم ریشن ایک صاحب کے  
 تجربات کا اعادہ کرنا چاہیں یعنی متناطیس مصنوعی یا کرشل یا جسم انسان میں سے  
 روشنی نکلتی ہوئی دکھانی چاہیں فی الحقیقت اتنی احتیاطیں ضرور ہیں کہ تاوقتیکہ  
 کوئی شخص آدموڈکار اور مشاق تجربہ کے وقت نگہانی اور ہدایت کے واسطے موجود  
 ہو غائب بلکہ اغلب ہے کہ تجربہ میں خطا ہوگی

اگر روشنی او ڈایل دکھانی منظور ہو اور یہ خواہش ہو کہ جو شخص اوسکو دیکھے عیسو کا حال بیان کرے تو شرائط مندرجہ ذیل کو احتیاط سے ملحوظ رکھنا چاہیے اور اگر گئی نظر ان میں سے نظر انداز ہو جاوے تو تجربے کے پورا ہونے کی امید نہیں ہو سکتی ہے اول شرط یہ ہے کہ معمول بہت نازک طبع ہونا چاہیے مثلاً ایسا شخص جسکو رات کیوت اندھیری میں اشیاء میں سے یا آدمی کے جسم میں سے روشنی نکلتی ہوئی نظر آیا کرتی ہو یہ بات کافی نہیں ہے کہ معمول کر عروق ناتوان ہوں یا خفائی ہو یا تشنج اوسکو اکثر ہوتا رہتا ہو اگرچہ یہ باتیں ایسی ہیں کہ نزاکت طبع پر دلالت کرتی ہیں چاہے کہ مقناطیس مصنوعی کا اوسپر اثر قوی ہوتا ہو لیکن ہر حال پہلے اوسپر روشنی کا اثر آزمانا چاہیے اور اوسکے کھنا چاہیے کہ اوسکی طبیعت نازک اور اثر پذیر بخوبی ہے کہ نہیں۔

دوسری شرط یہ ہے کہ تاریکی کامل ہونی چاہیے رسمی مکانوں میں اور دن کے وقت شہر پوری نہیں ہو سکتی ہے لیکن احتیاط سے رات کے وقت یہ بات حاصل ہو سکتی ہے تیسری شرط یہ ہے کہ معمول ایک یا ڈیڑھ بلکہ دو گھنٹے متصل اس کامل تاریکی میں رہے تاکہ آنکھ بخوبی اثر پذیر ہو جاوے اور تجربے سے پہلے پہلی غایت درجہ تک پھیل جاوے مختلف معمولوں کے واسطے مختلف وقت درکار ہے۔

چوتھی شرط یہ ہے کہ آفتاب کی یا شمع کی ایک کرن بھی بعد از انکے معمول مکان میں داخل ہو اوس مکان کے اندر نہیں پہنچنی چاہیے جب تجربہ کرنا منظور ہو تو سبطہ کا سامان پہلے کر لینا چاہیے اور جب تک تجربہ کرنا منظور ہو اوس عرصہ میں نہ کسی شخص کو مکان کے اندر آنے دینا چاہیے نہ اوس میں سے باہر جانی دینا کیونکہ دروازے میں سے تھوڑی سی بھی روشنی جو آویگی اگرچہ خفیف ہوگی اس سے اس کے واسطے کافی ہوگی کہ معمول کی نظر کو پریشان کر دے اور ادھ گھنٹہ بلکہ زیادہ اوسکو روشنی او ڈایل نظر نہیں آویگی۔

پانچویں شرط یہ ہے کہ مقناطیس قوی ہونا چاہیے اگر مقناطیس نعلی ایسا ہو کہ سیر  
یا ایک من وزن اوتھا سکے تو اکثر تجربات کے واسطے کافی ہوگا اور ایسا مقناطیس  
بذریعہ کیفیت برقی بلکہ اس سے زیادہ قوی مقناطیس بنالینا آسان ہے جو لوگ بہت  
نازک طبع ہیں وہ بھی مقناطیس میں سے بھی کامل تاریکی میں روشنی نکلتی ہوئی دیکھ سکتے ہیں  
بشرطیکہ مقناطیس مذکور قوی ہو لیکن البتہ روشنی تھوڑی نظر آویگی +  
چھٹی شرط یہ ہے کہ جبوقت معمول مقناطیس کی طرف دیکھ رہا ہو کوئی شخص مقناطیس  
مذکور کو اپنی بات میں رکھے اپنی زبان پر رکھے نہ اسکو چھو دی جب روشنی دیکھی جاتی ہو تو حامل کسی  
اور شخص کے مقناطیس کے پاس آجانے سے وہ روشنی بجھ جاتی ہے اس واسطے کہ اس  
جسم کی کیفیت اوڈایل مقناطیس کی کیفیت اوڈایل کو نیست کر دیتی ہے اور جو مثال  
اوڈایل کا مقناطیس میں بہ لحاظ قطبوں کے ہے اسکا اولٹ دیتی ہے اگر سیدھی سدا  
مقناطیس کو دست راست میں اس کے شمالی قطب سے پکڑ کر رکھیں یا جنوبی قطب سے پکڑ کر  
دست چپ میں رکھیں تو نسبت سابق بعید سری پر زیادہ روشنی دیکھا اس واسطے کہ دونوں  
شامل ہو جاتی ہیں لیکن نعلی مقناطیسوں کو نیز پھیر سیدھا رکھ دینا چاہیے اور سیدھا اسکو حامل کو  
دور رہو جانا چاہیے +

ساتویں شرط یہ ہے کہ کسی شخص کو معمول کے قریب کھڑا رہنا یا بیٹھنا نہیں چاہیے اس واسطے  
کہ اس بدورت میں ایسے شخص کا اثر معمول کی طبیعت کے اثر پر نہ ہو ورنہ میں کم فائز  
پیدا کرتا ہے جب اس کے پاس سے لوگ ہٹ جاتے ہیں تو معمول کو روشنی نظر آنے لگتی ہے  
انھویں شرط یہ ہے کہ روشنی دیکھنے کے واسطے معمول کو ایک خاص ذریعہ مقناطیس سے  
ہونا چاہیے اس واسطے کہ اگر فاصلہ مناسب ہو معمول کم یا زیادہ فاصلہ پر ہر بار روشنی نظر آویگی  
یا صاف نظر نہ آویگی مختلف معمولوں کے واسطے یہ بعد مناسب مختلف ہوتا ہے بعض کو روشنی  
سے پہلے کو فاصلہ پر نظر آتی ہے بعض کو تا وقتیکہ وہ دو یا تین انچ پر مقناطیس سے دور نہ

روشنی نظر نہیں آتی ہے بعض کو ان فاصلوں میں سے درمیانی فاصلوں پر روشنی  
نظر آتی ہے ایسی معمول کم بین جنکو مقناطیس سے چار فٹ سے زیادہ فاصلہ پر روشنی نظر آتی  
ہر تجربہ میں خاص فاصلہ جو مناسب ہو دریافت کر لینا چاہیے اور جب اسی معمول پر پہنچ کر  
کیا جاوے تو اس بعد کا احتیاط سے لحاظ رکھنا چاہیے کم نظر معمولوں کو عینک کو ذریعہ  
جنکے استعمال کی اونکو حادثہ ہی روشنی اوڈاویل کے نظر آنے میں آسانی اور اونکی نظر کو  
ترقی ہوتی ہے یہ شرط فاصلہ مناسب کی بہت ضروری ہے یہاں تک کہ اگر اور شرط  
سب بخوبی پوری ہوں اور یہ شرط نہ پوری ہو تو روشنی نظر نہیں آوے گی۔

نویں شرط یہ ہے کہ معمول کو ہر طرح ٹھانا چاہیے کہ اوسکی پشت شمال کی طرف ہو  
اور پاؤں جنوب کی طرف ہوں سر شمال کی طرف ہو اور معمول کی نظر جنوب کی طرف ہو  
ان نو میں سے ایک شرط بھی ایسی نہیں ہے کہ اگر وہ پوری نہ ہو تو جن معمولوں کی طبیعت  
اثر پذیر ہی اونکو حالت ہوش میں روشنی نظر آوے جو معمول بہت اثر پذیر ہیں اور پیرا  
شرط کی پورا نہ ہونے سے تھوڑا اثر ہوتا ہے جب معمول پر حالت مقناطیسی طاری ہو تو اونکی  
طبیعت اتنی اثر پذیر ہوتی ہے کہ روز روشن میں اوسکو روشنی اوڈاویل نظر آتی ہے  
تجربات مقناطیسی اور تجربات اثر غائب بینی مرتبہ اول ہے مجمع کثیر تاشائیان پر شش  
سامنے نہیں کرنے چاہئیں اس واسطے کہ اونکا مقناطیس اثر ہر جہہ کہ وہ ارادتا اوسکا  
بیدار ہونا نہ چاہیں معمول کو پریشان کر دیتا ہے علاوہ اسکے ہر ایک آدمی اپنا شک  
رفع کر نیکے واسطے معمول کو چھوڑ دے یا اوس سے باتیں کرنی چاہیگا اور ذرا ہی اسکا  
خیال نہ کریگا کہ ایسی حرکتیں مضرب یعنی معمول کی طبیعت کو پریشان کر دیتی ہیں ایسے  
مجمع میں تجربہ کر نیکا انجام یہ ہوتا ہے کہ عمل خطا کرتا ہے اور لاعلم اس بات سے کہ اونکی  
اپنی ہی حرکتوں کے سبب عمل میں خطا ہوتی تاشائی جو یوقونی سے عامل نے اس میں  
بلانے تھے کہ تجربہ عمل ضرور کامل ہوگا جب نصحت ہوتے ہیں تو اونکے دل پر یہ نقش

کہ حقائق متقابل ہی جگہ عامل نے وعدہ کیا تھا حقیقت میں واقع ہوتی ہی نہیں ہیں  
 حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ تجربہ ہی اچھی طرح نہیں کیا گیا تھا جب کوئی معمول اچھا لگا  
 اور دریافت ہو کہ اتفاقی بواغث سے اسکی طبیعت میں خلل نہیں پیدا ہوتا ہے تو  
 آثار عمل متقابل ہی کی نمائش بہت کم آدمیوں کے رد ہو ہو سکتی ہے بشرطیکہ تماشائی  
 معمول سے مناسب فاصلہ پر رہیں اور عامل کی مرضی کے مطابق کاربند ہوں لیکن  
 عموماً دو تین مشاہدین سے زیادہ ایک وقت میں یکجا جمع نہ ہونے چاہئیں تماشائیوں  
 اتنا معمول کے قریب ہونا چاہیے کہ اس کے چہرے کے ہر قطرہ انداز کو دیکھ سکیں اور اسکی  
 آواز کے ہر پلٹے کو سُن سکیں ان باتوں سے معمول کے سچا ہونیکا بخوبی یقین ہو سکتا  
 اور اکثر اس بات کے دریافت کرنے کی تمیز ہو سکتی ہے کہ آیا معمول کو قدرت غائبی  
 بلا واسطہ حاصل ہے یا بواسطہ شرکت خیال حاصل ہے اگر تماشائی معمول سے بہت  
 فاصلے پر ہوں تو یہ بات حاصل ہونی نامکن ہے جو ہر جہ دیکھنے والے کے معمول کے  
 بہت قریب ہونے سے پیدا ہو سکتا ہے اس کے رفع کرنے کی یہ سبیل ہے کہ اسکو  
 معمول کے ساتھ ہم ربط کر دیا جاوے اس سبیل سے معمول اس شخص کو اثر کا حامل  
 ہو جاتا ہے اور اسکی طبیعت کو پریشانی نہیں ہوتی ہے لیکن ایک وقت میں ایک  
 آدمی سے زیادہ معمول کے ساتھ ہم ربط نہیں ہو سکتا ہے \*

بعض اوقات شکی آدمی ایسے معمولوں کی نسبت جنکی طرف فریب اور دہوکہ کا لگا  
 بھی نہیں ہو سکتا ہے ایسی حرکتیں کرتے ہیں کہ طبیعت کو نہایت رنج اور قلق ہوتا  
 یعنی جب معمول کے بات اگر لگاتے ہیں تو ہاتھوں کے ساتھ نہایت گراں اوزان  
 باندھ دیتے ہیں اور سخت چٹکیاں لیتے ہیں اور اور حد آتی ہے

نہت کر لین کہ حقیقت میں معمول بے حس ہو جاتا ہے

غرض اولیٰ

یہ کہ نہیں لیکن غور کرنیکی بات ہے کہ ہمیں

کہ نہیں اور



اور ہاتون کا اگر جانا اور شے ہر ہاتون کا ٹوٹنے کے قابل ہونا اور شے ہر بات کہہ کر  
ثابت ہوتی ہے کہ ایک ہات میں اگر دو من بوجھ باندھ دیں اور وزن کو معلق ہات کے  
سماری پر رکھیں تو ہات ٹوٹیکا نہیں جب معمول پر مقناطیسی حالت ہوتی ہے تو  
پاکشش کے ذریعے سے تین چار آدمیوں کے مقابل کہ اوہیں سے ہر ایک اوس سے  
قوی تر ہوتا ہے معمول سے زور کراتی ہیں گویا اعصاب کی قوت کی ثابت کرنے کے واسطے  
یہ بات ضروری ہے کہ معمول کی ذاتی قوت سے زیادہ قوت ظاہر ہو کہی دوا آدمی ملکر اوسکی  
بنص دیکھتے ہیں اور اگر اوسکو غش آجاوی یا تشنج پیدا ہو جاوی تو حیران ہو جاتی ہیں  
حالانکہ عمل مقناطیسی میں جسکو کچھ بھی دخل ہے وہ خوب جانتا ہے کہ قوت مقناطیسی  
سناقص کا یہ نتیجہ اکثر ہوتا ہے کہی تیز عطوسات معمول کی ناک میں بھرتی ہیں تاکہ معلوم  
کہ حقیقت میں جیس ہے یہ نہیں سمجھتے کہ بعد دور ہو جانے حالت مقناطیسی کے ان  
اشیا کی کیا تاثیر ہوگی کہی گوشت گداز تیزاب ہاتون میں مل دیتے ہیں یا جلد کے اندر  
سویان داخل کر دیتے ہیں کیا ایسے ہی عمل سے بے حس ہونا ثابت ہو سکتا ہے  
اور کوئی ذریعہ اس امر کا نہیں ہوتا حقیقت میں ایسی ایسی حرکتیں جمالت اور  
نادانی کا نتیجہ ہوتی ہیں اعصاب کا اگر جانا اور تکلیف کا محسوس نہ ہونا بغیر اسکے  
کہ ایسی تکلیفیں معمول کو دیا وین آسانی سے معلوم ہو سکتی ہیں یہ تکلیفیں اگر چہ جا  
خواب مقناطیسی میں کچھ اثر نہیں رکھتی ہیں الا جب معمول جاگتا ہے تو ضرور اذکا  
اشا و سپر ہوتا ہے آزمودہ کار اور مشاق اور عقلی عامل کہی ایسی حرکتیں نہیں کرتے  
اسواسطیکہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ حرکات فضول ہیں اور جو کچھ ثابت کرنا ہے بغیر ایسی  
حرکات کے ثابت ہو سکتا ہے +

فنا بخشی سوالات اور جملہ دیگر قسم کے اشارات  
ثابت کرنا منظور ہونہ کرنی چاہئیں لیکن اگر چہ

اس قاعدے کے نظر انداز کرنے سے بگڑ جاتی ہیں چاہیے کہ سو فی دالے کو اپنے آپ ہی جو کچھ کہے کئے دین اور سوالات اگر کیے جاویں تو فقط اس وقت کہ جب وہ اپنا بیان تمام کر چکا ہو اور جو کچھ اس نے بیان کیا ہو بغیر سوالات کے بخوبی سمجھ میں آ سکے ۛ  
 تماشائی کو چاہیے کہ کوئی حرکت ایسی نہ کرے نہ کوئی بات ایسی کہ جس سے معلوم ہو کہ اس کو یقین ہے کہ معمول دغا باز یا سنگار ہے قہر تکلیف اور جب قدر رخ معمول کو اس سبب سے ہوتا ہے اس کا بیان قوت تقریر سے باہر ہے حقیقت میں یہ بات کہ ہکو ایسی تکلیف اور رخ دینے کا منصب نہیں ہے اور علاوہ اسکے نتیجہ یہ بھی ہوتا ہے کہ نہایت سید ہے اور آسان تجربات خطا کرتے ہیں بہت معمول ایسے سوالات کا جو ایسی نیت سے مستفسر کرتے ہیں جواب دینے سے انکار کرتے ہیں اور سجا انکار کرتے ہیں حالانکہ اگر کوئی ایسا شخص سوال کرے جس کو معمول کی ایمانداری میں بھروسہ ہے تو اس کا جواب خوشی سے اور شافی دیتے ہیں عمل مقناطیسی کے تجربہ کار میں یہ امر بہت نمایاں ہے کہ معمول فوراً تماشائیوں کی طبیعت کا حال بلا اسکے کہ اس کا اعلان ہو دریافت کر لیتے ہیں اور ہتا دیتے ہیں اور جو لوگ دل کے صاف ہوں اور ان کے قریب آنے سے معمول خوش ہوتے ہیں اور ان کی قوت حالت مقناطیسی مترقی ہوتی ہے اور ایک طرح کا انس اور کشش ایسے لوگوں کی طرف معمول کو ہو جاتی ہے بالکس اسکے جب بے ایمان شکی آدمی معمول کے قریب پہنچتے ہیں تو اس کو متفرخت ہوتا ہے اور اس کی حالت روشن میں کمی ہو جاتی ہے ۛ

میں بیان چھ کرتا ہوں کہ عمل مقناطیسی کچھ کیسٹن کی چیز نہیں ہے کچھ ایسی چیز ہیں کہ خالی وقت کو اس سے بھلا لیا جاوے یا نئے یا عجیب تجربات کے دریافت کو شوق شوق پر اس عمل کا استعمال کرنا استعمال بد ہے اور  
 نہیں ہے کہ روپے کی طبع سے تماشائیوں کو

دکھایا جاوے ایسے تماشائیوں کو خصوصاً جو دیکھتے ہیں اور ہنس دیتے ہیں اور یہ کہہ کر چلے جاتے ہیں کہ یہ عمل عجیب شے ہے حقیقت میں یہ عمل پاک ہی اور ایسا ہے کہ نہایت احتیاط سے اوسپر توجہ کرنی چاہیے اگر یہ عمل اسواسطے کیا جاوے کہ دیکھنے والوں کو ذرا ہنسی کا موقع ملے تو بڑی رنج کی بات ہے اور مجھے بذات خود اتنا رنج ہوتا ہے کہ میرا دل سے یہ صلاح دیتا ہوں کہ خواہ جلسہ عام میں خواہ خلوت میں یہ عمل تماشائیوں کو نہیں دکھانا چاہیے مگر درحالیکہ دیکھنے والے تھوڑے ہوں اور ایسے ہوں کہ انکو حقیقت میں امر بہت کے دریافت کر نیکاشوق دل سے ہوا اور انکو حقائق متقاضی کو دریافت کر نیکی نیت سے دیکھنا منظور ہو جو نالیش اسواسطے کیا وے کہ فقط دیکھنے والوں کا وقت بھل جاوے اوس سے علم کی ہتک ہوتی ہے اور اوسکی ترقی میں خلل ہوتا ہے \*

ایک اور معنی میں بھی عمل متقاضی کہلنے کی چیز نہیں ہے میری مراد یہ ہے کہ جو لوگ مشق نہ رکھتے ہوں اور آزمودہ کار نہ ہوں انکو پوقونی سے عمل نہ کر بیٹھنا چاہیے کیونکہ غالباً کہ ناخوش نتائج پیدا ہونگے میں نے اس امر کا بیان پہلے شرح کر دیا ہے یہاں فقط اتنا کہتا ہوں کہ اگرچہ پوقوف حامل کے عمل کرنے سے ناخوش نتائج پیدا ہو سکتے ہیں لیکن جب کبھی مشاق اور آزمند حامل نے عمل کیا ہی ایسے ناخوش نتائج کبھی نہیں پیدا ہوئے ہیں مگر درحالیکہ کچھ بھی مزاحمت اور کسی شخص کی طرف سے ہوتی ہو بتدی کو بغیر کسی آزمودہ کار حامل کے موجود ہوئیے عمل کرنا نہ چاہیے لیکن میں چاہتا ہوں کہ ہر شخص کو عمل کرنے کا حق حاصل ہو کیونکہ اس عمل کی واقفیت نہایت مفید اور کارآمد ہے یہ تو ظاہر ہے کہ یہ واقفیت اس طرح نہ حاصل کر لیں اس سے جس طرح کوئی شخص ہار کی میں کسی شے کو ٹوٹے بلکہ مشاق حامل در حامل نے اس کو دیکھ کر اور اونسے قواعد متعلم کو سیکھ کر واقفیت پیدا کر لے ہوتے ہیں تو اس کے دل پر اور

جو ہر بات میں اور پر لکھی ہوئی ہیں اگر انکو ملحوظ رکھیں تو سب آدمی جو تجربہ کریں گے شافی نتائج حاصل کریں گے یہ نہیں کہتا ہوں کہ سب عامل خاص آثار کو خاص طور پر ضرور دیکھیں گے اس واسطے کہ نہ فقط معمولوں کی طبائع میں بدرجہ غایت اختلاف ہوتا ہے بلکہ عاملوں کی طبیعت میں بھی نہایت درجہ کا اختلاف ہوتا ہے پس ممکن ہے کہ کوئی عامل اپنی مشق اور تجربہ میں غائب بینی کا اثر کبھی نہ دیکھے کوئی کبھی حالت سکوت نہ پیدا کر سکے لیکن اگر ایسا ہو گا بھی تو کم ہو گا کہ عمل کسی سے پورا نہ ہو اور سب سے زیادہ یہ بات ہے کہ جو عامل اسچھ تندرست ہیں وہ عمل متناہی کے ذریعہ سے کلیہ معمول کی کم کم بیکسین گئے اور مرض کو رفع کر سکیں گے ۴

میری رائے میں شک نہیں ہو سکتا ہے کہ لوگ اب علم متناہی کے روحانی کو اسطرح مطالعہ کریں گے جیسے اور علوم کا مطالعہ کرتے ہیں اور ویسے ہی شافی نتائج حاصل کر چاہیں گے ہم سب ملکر اس امر میں کوشش کریں کہ اس علم کے مطالعہ کو ترقی ہو اہل علم بہت عرصہ تک اس علم سے غافل رہے ہیں پس اگر وہ اب اس علم کی طرف توجہ کریں گے تو انکو کوئی یہ نہیں کہہ سکتا ہے کہ وہ ضعف تيقن کے اسیر ہیں جس طرح نئی حقیقت کا حال ہوتا ہے اس علم کا حال بھی ہو چکا ہے یعنی کمین مقابلہ ہو رہا ہے اور کمین لوگوں نے اسکی نسبت توجہ نہیں کی ہے ایک اور بات کا کچھ عجیب نہیں اور نہ اسکا افسوس کرنا چاہیے نئی باتوں کا مقابلہ کرنا انسان کے خیر میں داخل ہے لیکن البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ یہ مقابلہ حد مناسب سے زیادہ کیا جاوے بلاشبہ اسے مقابلہ ہے اگر نکلتا ہے اور وہ یہ ہے کہ نئی باتیں اچھی طرح چھانی جاتی ہیں اور آتی ہیں وہ قبول کیا جاتی ہیں جو غلط ہوتی ہیں اسطرح اس روحانی کا مطالعہ کرنا چاہیں اگر انکو

انسان کی طبیعت سواگاہی ہے تو اونکو سمجھنا چاہیے کہ لوگ اونکا مقابلہ کرینگے اور لوگوں کو اس علم کے خلاف تعصب ہوگا اور جب ایسا ہو تو اونکو درگزر کرنی چاہئے نہ کرنا چاہیے کیونکہ عصر سے امرِ رست کی تحقیقات میں سچ ہوتا ہے یہ بات سچ ہے کہ جب شریف آدمی ایمانداری سے کوئی بات کہیں اور اونکے مقابلہ میں فقط دلیل جوئی پیش ہو بلکہ اونکو دغا بازی اور بڑا ایمانی کا الزام لگایا جاوے اور دلیل بچاے گا یہاں لوگ دین تو طبیعت کو برداشت نہیں ہوتی ہے لیکن کیا ہر زمانہ نئی باتوں کے دریافت کرنے والوں کو ایسے صدرے نہیں اٹھاتے پڑتے ہیں کیا گالی کو عوض گالی دینے سے اور اتمام ہے ایمانی کے عوض معترضوں کو بڑا ایمان کہنے سے کچھ حاصل ہوتا ہے میری راسی میں تو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا ہے میرے تو یہ کہ جو لوگ نئی باتوں کا مقابلہ کرتے ہیں حقیقت میں اونکی غلط فہمی اونکو مقابلہ کی با ہوئی ہے اور جھکو اونکی شدت احتیاط اور بے یقینی پر اتنا اعتراض نہیں ہر جتنی مجھے اس بات سے حیرانی ہوتی ہے کہ وہ بلا تحقیقات اور بلا نام ل ہزاروں شریف آدمی کی نسبت دغا بازی کا الزام لگاتے ہیں لیکن جو آدمی کسی امرِ رست کی تحقیقات کا شوق رکھتے ہیں اگر وہ لوگوں کے تعصبات اور مقابلہ کی طرف نظر رعایت سے دیکھتے تو جیسا شوق اونکو اپنی تحقیقات میں مناسب ہے میری نزدیک اس میں کمی ہوئی جھکو خالص شوق ہے اونکو چاہیے کہ زمانہ کے منتظر رہیں اور صبر سے دیکھتے رہیں کہ کب امتحان سخت میں اونکا قول اور اونکی تحقیقات پوری اور ترقی ہے علم تعالیٰ کے باب میں جگہ اور تکرار دت سی حد سے زیادہ ہوتی رہی ہے اب چاہیے کہ تکرار اور جگہ سے قطع نظر کے مثل اہل علم سہولیت سے تحقیقات میں داخل ہوں اور جو آدمی دیکھیں اور وسیع ادھار یک علم کی تحقیقات کرتے ہیں تو اونکے دل پر جو چیزیں ہوں وہ ہمارا محال تھا اور کو خیر مقدم نہیں اور اس کے

## دوسرا حصہ

## تشبیہات و تجربات

## پندرہواں خط

جن آثار کا خطوط گذشتہ مین مین نے ذکر کیا ہے اب مین او کو مفصل اور شرح بیان کرتا ہوں اگر تفصیل اور خطوط مین درج کیجاتی تو بیان مجل مین سرج ہوتا اور چونکہ بعض تشبیہوں کا کئی بار ذکر ہے اس واسطے او کی تفصیل جداگانہ اسب معلوم ہوتی ہے علاوہ اسکے بعض تشبیہیں ایسی بیان کیا و نیگی کہ ہرکا تجربہ مجکو نہیں بلکہ او عالموں کو ہوا ہے اور وہ تجربات مشہور ہو چکے ہیں فقط ضرورتاً او کا ذکر کرونگا ۛ عموماً وقت تشبیہوں کے حاصل کرنے مین نہیں ہے بلکہ وقت او کے انتخاب کر دینے مین فقط اتنی ہی تشبیہیں بیان کر دینگا جتنی بیانات مندرجہ خطوط گذشتہ کی تشریح کے واسطے ضرور مین لیکن شاید ایسی بات اس عمل کی ایک ہی نہیں ہے کہ اگر فرصت ہو اور قریطاس مین گنجائش ہو تو اسکی چند در چند تشبیہیں درج ہو سکیں ۛ

اب جو مین تشبیہا ۛ اگر دنگا تو او کے بیان مین ترتیب مندرجہ ذیل زیر نظر ہو سکی  
اولاً حالت ہوش مین نمایان ہوتے ہیں یہ حالت تپوں  
سکی عملی مقابلیسی کے آثار کا ظہور ہوتا

اگرچہ جو معمولی ہوش ہوتا ہے وہ قائم رہتا ہے اس ذیل میں آثار متعین کا بیان کیا جاوے گا خواہ وہ آثار ترکیب معروف عمل متقاطعی سے پیدا ہوں خواہ ڈاکٹر اننگ صاحب کی ترکیب سے پیدا کیے جاویں :

دوم اون آثار کا ذکر ہوگا جو خواب متقاطعی میں نمایان ہوتے ہیں اور جب معمولی ہوش کس قسم ہوتا ہے اس ذیل میں خواب کی پیدا کر نیکا اور حالت خواب میں تلعین اثر کا اور شرکت خیال اور غائب بینی بنا و ساطت اور حالت سکوت ادنیٰ و اعلیٰ کا ذکر ہوگا :

سوم ان آثار کے کسی شخص پر خود بخود واقع ہونیکا ذکر کیا جاوے گا اور چہارم عمل متقاطعی کے فوائد طبی کا بیان ہوگا :

پس اول میں اون آثار کا ذکر کرتا ہوں جو ایسی حالت میں نمایان ہوتے ہیں کہ معمول کا اصلی ہوش قائم رہتا ہے اور فقط یہی بات نہیں ہوتی ہے کہ جو کچھ گذر رہا ہو اسکا معمول کو ہوش رہتا ہے اور اسکی نسبت گفتگو اور تقریر کر سکتا ہے بلکہ جھوٹ عمل کا اثر قریح ہو جاوے تو وہ سب آثار اوسکو یاد رہتے ہیں جو آثار ابتدائی ہوتے ہیں اونکا ذکر کرنا بیان کچھ ضرور نہیں یہ آثار بہت خفیف ہوتے ہیں اور دو معمولوں پر کیسا نہیں ہوتے اکثر آثار یہ ہوتے ہیں کہ معمول کی طبیعت بھاری معلوم ہوتی ہے یا غصہ کی اوسکو معلوم ہوتی ہے یا گدگدہی سی ہوتی ہے یا کچھ گرمی یا سردی معلوم ہوتی ہے یا سوبان سی جھتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں یا بدن سُن معلوم ہوتا ہے اور جب معمول کسی خاص شے کی طرف دیکھتا ہے تو اوسکی آنکھوں پر یہی کچھ تاثیر ہوتی ہے آنکھوں پر یہ وہ سا معلوم ہوتا ہے اور جس شے کی طرف معمول دیکھتا ہے وہ تاریک یا سیا معلوم ہوتی ہے یا ایکسکی جگہ کئی معلوم ہوتی ہے یا غافل ہے اس سے کہ وہ ہوجاتی ہے آثار ہر معمول پر واقع ہوتے ہیں مقدم و تاخیر اور ان کے دل پر جو اثر ہوتا ہے

آؤ غالب ہے کہ اگر محنت کیجاوے تو خواب مقناطیسی پیدا ہو سکیگا لیکن اگر یہاں منظر ہو  
کہ حالت ہوش کے آثار کو دیکھیں تو چاہیے کہ خواب نہ پیدا کریں اور تلقین کی تاثیر کو  
دیکھیں ایک دو تھیلین اس امر کی لکھتا ہوں +

### تاثیر تلقین ہوش کی حالت میں

مثال اول سیریز مکان پر پچاس آدمی زن و مرد جمع تھے اور لیوس صاحب بھی وہاں  
ہو جو وہ تھے صاحب موصوف ایک گوشہ میں مکان کے کھڑی ہو گئے اور سب دیکھتے  
کہا کہ اونکی طرف یا کسی شے کی طرف جو اونکی سمت میں تھی دیکھو رہیں اور اونسے کہہ  
جہاں تک ہو سکے اپنی طبیعت کو ڈھیلہ چھوڑ دیں بعد اوسکے لیوس صاحب نے سبکی طرف  
نظر جما کر دوسرے دیکھنا شروع کیا پانچ منٹ سی کم عرصہ میں باوجودیکہ کچھ شور ہو رہا تھا  
اور بالکل خاموشی نہیں تھی کئی آدمیوں پر تاثیر عمل نمایاں ہونے لگی سب سے زیادہ آرام  
جو علم طب کا طالب علم تھا اثر ہوا لیوس صاحب نے اس بات کو دیکھا کہ اوسپر اپنی طبیعت  
اور دوسرے اپنے ہاتھوں کو بطور معروف حرکت دی اور آرام کے قریب آتے گئے  
آرام کا یہ حال ہوا کہ اوسکی آنکھوں سے کچھ نظر نہیں آتا تھا تنفس تیز ہو گیا اور آگے کو  
جھمک گیا اور معلوم ہوتا تھا کہ لیوس صاحب کی طرف کھینچا جاتا تھا لیکن اگر پتہ لگے  
بڑھنا چاہتا تھا آج اب اوسنی ارادہ آگے چلنے کا کیا تو معلوم ہوا کہ وہ ہل نہیں سکتا تھا  
اور اپنی جگہ پر گویا جم گیا تھا لیوس صاحب تب اوسکے متصل آئے اور ہاتھوں کی دو تھیلین  
تھیلین سے تیزی تنفس کو دور کر دیا اور اگر کو بھی دور کر دیا اور آنکھیں جیسی اصلی ہوتی  
وہی ہو گئیں بعد اوسکے آرام سے لیوس صاحب نے کہا کہ اپنی آنکھیں بند کر لو اور جب  
اوسنے بند کر لیں تو لیوس صاحب نے کہا کہ اب تم آنکھیں نہیں کھول سکو گے چنانچہ آنکھوں کا  
کھلنا ناممکن تھا۔

اسی طرح باقیوں کو بھی



پھر لیوس صاحب نے کہا کہ اپنا ہات اوٹھیا کر اور جب اوٹھیا گیا تو اونہوں نے کہا کہ تم اب اوٹھو نیچا نہیں کر سکو گے چنانچہ نیچا نہ کر سکا حالانکہ لیوس صاحب نے لام کے بدن چھو ابھی نہیں ایک عرصہ تک ہات اکڑا رہا اور ہل رہا تھا کہ جس عضو کو لیوس صاحب چاہتے تھے اپنے ہاتوں کی ایک دوجہ کتوں سے اکڑا دیتے تھے بعد اوسکے لیوس صاحب نے لام سے کہا کہ میری طرف ایک دوپل تک دیکھو اور جب لام نے دیکھا تو انکھوں کا یہ حال ہوا کہ پتلی ٹھہر گئی او پھیل گئی اور جس ہو گئی تھی کہ جب ایک شمع اوسکی آنکھوں کے سامنے رکھی تو پتلی ذرا بھی نہ سمٹی اور وقت لام کی نبض ایک منٹ میں ۷۷ دفعہ جلتی تھی لیوس صاحب نے ایک ہات کی فمیل سے اوسکی دل کی طرف اشارہ کیا اور کہا طبیب نے اوسکی نبض پر ہات رکھا معلوم ہوا کہ نبض کی سرعت ۷۷ دفعہ سی ۱۵۰ دفعہ پہنچ گئی تھی اور ایسی ضعیف ہو گئی تھی کہ شکل سے محسوس ہوتی تھی معمول کا حال ہے کہ اور کاد رنگ زرد ہو گیا اور ایک منٹ تک اور بھی یہ عمل رہتا تو ضرور اوسکا گوش آجاتا بعد اوسکے لیوس صاحب نے یہ اثر پیدا کیا کہ جب طرف وہ چاہتے تھے معمول کے ہات پیر پرتو تھے حالانکہ وہ بہت کوشش کرتا تھا کہ ہات پاؤں کو کسی طرف نہ ہلنے دوں دل ایک خاص حد تک اوسکے ہات پاؤں پہنچے بعد اوسکے اکڑ گئے اور یہ سب آثار احوال انہیں نمایاں ہوئے لیوس صاحب اوسکے بدن کو چھوئے بھی نہیں تھے ایک دفعہ لام کا ہات لیوس صاحب کے ہات پر رکھا گیا اور صاحب موصوف نے اوس سے کہا کہ اب اپنے ہات کو میرے ہات پر سے اوٹھانا نہ سکو گے چنانچہ ایسا ہی ہوا

جب لیوس صاحب نے اختیار لام کے اعصاب کی حرکت پر دکھا چکے تو اونہوں نے اپنا اختیار اوسکے پاس پر دکھایا اور اسکے ہات میں ایک چاکہ آ کر نہ ہوا اوس سے کہا کہ تم میری نبض تک میرے چاکہ ایسا گرم معلوم ہو گیا کہ تم اوسکا زخاں نے اس سے چاکہ کے دو منٹ عرصہ میں لام اوس چاکہ کو نہیں اور اس کے ہات پر تو اوسکے دل پر ہوا اور اس کے

اوسکی ہات میں سے اس طرح پھیک دیا گویا گرمی کے سبب سولال ہو گیا تھا بعد اوسکے  
 اونھون نے اوسے چاکو کو کھچر اوسکے ہات پر رکھ دیا اور کہا کہ یہ ایسا بہاری معلوم ہو گا کہ  
 تمہارا ہات بوجہ کے سبب سے زمین میں لگ جاوے گا یہی ہی دیر بعد لام کو شش کر لیا  
 کہ اپنی ہات کو سنبھال رکھے لیکن تین چار منٹ کو بعد باوجودیکہ اوسنے اس شدت سے  
 زور کیا کہ عرق میں تر ہو گیا اور دم چڑھ گیا اوسکا ہات زمین میں جا لگا بعد اوس کے  
 لیوس صاحب نے یہ عمل کیا کہ لام اپنا نام بھول گیا اور اوسکے چہرے سے معلوم ہوتا تھا  
 کہ نام کے بھول جانے کے سبب سے اوسکو بہت تشویش ہوتی تھی اور بہت کوشش کرتا تھا  
 کہ کسی طرح یاد آ جاوے لیکن یاد نہ آتا تھا ان سب آثار کا یہ حال تھا کہ جب سے صاحب  
 کہتے تھے کہ پھر تو وہ آثار زائل ہو جاتے تھے \*

حالت ہوش میں عمل مقناطیسی کی تاثیر اول میں نے اسی شخص پر دیکھی تھی اور لام کا یہ  
 حال تھا کہ اوسکو بخوبی ہوش تھا اور جو آثار ہوتے جاتے تھے اوسکا مفصل بیان کرتا جاتا تھا  
 سوا اوس صورت کو کہ جب ایک دفعہ اوسکی زبان اگڑی اور وہ بول نہ سکا

لیوس صاحب نے اس شخص کو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا کہ کسی لام نے پہلے مقناطیسی عمل ہو  
 دیکھا تھا جب پہلی ہی لام پر عمل کی تاثیر ہوئی تو اوسکے بازوؤں پر ایسا صدمہ معلوم ہوا  
 جیسے بجلی کی کل سے پیدا ہوتا ہے بعد ازاں مجھ کو بوجہ معلوم ہوا کہ اس صدمہ کی وجہ یہی  
 کہ بہت سے آدمی اوسکے گرد و پیش تھے اور اوسکا منافع اثر ہوا تھا کیونکہ ایک دفعہ

جو لیوس صاحب نے اوس پر عمل کیا اور دو طبیبوں سے کہا کہ ایک دست راست  
 اور دوسرا دست چپ کی کھڑا ہو کر اوسکی نبض دیکھے تو معمول کو بہت تکلیف ہوئی  
 اور پاؤں گھٹنے تک تکلیف رہی بعد ازاں لام نے ہنسنے کہا کہ جیسا مشاہدین

نظر آتا ہے کہ نہین تھا لیکن ہاں جب دونوں طبیبوں نے  
 سلی کی کل سے ہوتا ہی اوتا صدمہ مجھ کو ہوا

اسمین شک نہیں ہو سکتا کہ اس صدمہ کا باعث یہ تھا کہ قوت مقناطیسی چند اشخاص کا ایک نمازک طبع آدمی پر ایک وقت میں اثر ہوتا تھا جب مین نے لام پر تنہا عمل کیا تو اس قسم کا صدمہ اسکو نہیں پہونچا اور زمانہ میں لام بہت تندرست نہیں تھا اور وجہ تندرستی کی یہ تھی کہ اسنے اپنی طبیعت کو مطالعہ میں حد سے زیادہ مصروف رکھا تھا اسکو تھوڑے ہی عرصہ کے بعد سینے کا مرض ہو گیا اور کئی ہفتے تک بیمار اسمین شک نہیں ہے کہ اسکی طبیعت ماؤف تھی اسواسطے کہ اثناء اوقات تجربہ اور بیماری میں مین او سپر نہایت آسانی سے عمل کر سکتا تھا حالانکہ جب وہ بیماری شفا یاب ہوا تو اگرچہ عمل اس پر ہو سکتا تھا الا ایسی آسانی سے نہیں ہوتا تھا جیسے بیماری سے شفا پانے سے پہلے ہوتا تھا اور بعد شفا پانے جو آثار عمل او سپر نمایان ہوئے وہ پہلے آثار سے مختلف تھے لیوس صاحب فی لام پر بار بار عمل کیا اور بار بار دیکھا کہ او کو معمول کے حواس اور درکات اور حافظہ پر اختیار کامل حاصل تھا لیکن زیادہ تشریح کی ضرورت کچھ نہیں معلوم ہوتی ہے بجا و دریافت ہوا کہ لام پر خواب مقناطیسی آسانی سے پیدا ہو سکتا تھا اور جو آثار حالت خواب میں او سپر نمایان ہوتے تھے اونکا بیان متعاقب کیا جاویگا۔ مثال دوم۔ وسوم۔ ایکبار مین اور دو اور آدمی لیوس صاحب کے مکان میں اونکے پاس بیٹھے تھے کہ دوڑ کے کہیں سے کچھ پیام لیکر اونکے مکان پر آئے دونوں لڑکے اچھے تندرست اور تندرست تھے اور ۱۶-۱۷ برس کی اونکی عمر تھی لیوس صاحب فی اوپر جب عمل آزمایا تو معلوم ہوا کہ اوپر عمل اچھی طرح ہو سکتا ہے چنانچہ جب اون پر عمل کیا گیا تو جو آثار حرکت اعصاب سے متعلق ہوئے وہ سب نمایان ہوئے جب لیوس صاحب او کو حکم دیتے تھے وہ اس پر عمل کرتے تھے سوئی نہ اوٹھا سکو گے یا اپنا ہات اوںچا نکا سکو گے۔ یہ خیال نے اس کو شرمسار کر دیا تو اونے کوئی بھی ایسی حرکت نہیں کہیں اور انکے دل پر جو چیزیں

زور سے کہنے آتے تھے ابتدا میں انہوں نے اس کشش پر غالب آسکے واسطے بہت  
 زور کیا لیکن بعد اوسکے جہاں لیوس صاحب جاتے تھے اونکے پیچھے چلے جاتے تھے حتیٰ کہ  
 کئی آدمیوں نے اونکو پکڑ لیا اور ان سے کہا کہ جہاں تک تمہیں اس کشش کا  
 مقابلہ کر لیکن وہ لیوس صاحب کی طرف کبھی ہی جاتے تھے لیوس صاحب نے ایک لڑکے  
 کے ہاتھ کی پچ کی اوگلی کے سرے کو دوسری لڑکی کے ہاتھ کی پچ کی اوگلی کے سرے سے  
 چھوا دیا اور دو ایک دفعہ ہاتھوں سے اوگلی اوپر حرکت کی اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جہاں تک  
 ہوسکا وہ دونوں لڑکے زور کرتے تھے لیکن اونگلیوں کو علیحدہ نہ کر سکے بلکہ جو ایک لڑکا  
 اون لڑکے سے دوسرے سے زیادہ طاقت ور تھا اسواسطے وہ اوسکو فقط اس گرفت  
 سے تمام مکان میں کینچتا پیچھتا تھا اور دوسرا لڑکا جہاں تک اوسکا بس  
 چلتا تھا زور کرتا تھا لیکن کچھ پیش نہ جاتا تھا۔

اونکو جو اس اور برکات پر بھی لیوس صاحب کو کامل اختیار حاصل تھا چنانچہ جب  
 اونکو پانی پلایا اور ان سے کہا کہ تم برانڈی شراب یا دودھ یا تھوہ پیتے ہو تو اونکو بالکل  
 ایسی چیزوں کا مزہ آتا تھا باکہ جب وہ پانی پیتے تھے اور ان سے کہا کہ تم برانڈی شراب  
 پیتے ہو اور پھر کہا کہ اب تم بالکل مست ہو تو ہر طرح پرست ہو گئے تمام چہرے سخت  
 نشہ کے آثار معلوم ہوتے تھے اور ایک قدم بھی بلا لائنش یا گر پڑنے نہیں چل سکتے تھے  
 لیوس صاحب بہت آسانی سے انکے ذہن نشین یہ بات کر دی کہ وہ کوئی اور  
 اشخاص تو یعنی جو وہ تھے ان سے غیر تھے جو جو لیوس صاحب کتھر رہے وہ کرتے تھے  
 کبھی بندوق چھوڑنے لگے کبھی چھلی کا شکار کرنے لگے کبھی تیرنے لگے کبھی درس دینے  
 لیوس صاحب یہ بات پیدا کر دی کہ ایک چٹری کو انہوں نے

اور ایک گرسی کو جو اس مکان میں

ہندوستان سے نہایت خوش

لکھا کر وہ بھاگ گئے لیوس صاحب کی اشاری پر اونکو یقین ہو گیا کہ نہایت تندرستی  
آتی ہے اور آواز آندھی کی سننے لگے اور ایک میز کے نیچے جھکواؤ نہون فرمکان سمجھ لیا  
آندھی کے صدحسی نیچے کے واسطے چپ گنوجب وہ میز کے نیچے تھے تو سانپ کے  
خوف سے اس کے نیچے سے نکل بھاگے اور تھوڑی دیر بعد اونکو معلوم ہوا کہ سیلاب  
یعنی پانی زور سے بہتا آتا ہے اور اپنی جان بچانے کو نہایت زور اور طاقت سے تیز لڑا  
اس مرتبہ سے پہلے کبھی اوپر عمل نہیں کیا گیا تھا اور اگرچہ اونکا اصلی ہوش بالکل قائم تھا  
لیکن لیوس صاحب کو اونکے حواس اور مددکات اور خیالات پر کامل اختیار حاصل تھا  
وہ جانتے تھے کہ یہ سب باتیں حقیقت میں جھوٹ ہیں لیکن لاچار اونکو یقین کرنا پڑتا تھا  
طبیعت نہیں مانتی تھی ایک دفعہ اونکے ہات پر رومال رکھا گیا اور وہ خوب جاتی تھی  
اور دیکھتے تھے کہ یہ چیز حقیقت میں رومال ہے تھوڑی دیر کے بعد لیوس صاحب نے  
کہا کہ تمہارے ہات میں چوہا ہے اسوقت اونکے چہرے کو دیکھنا چاہیے تھا لیکن  
پریشانی اور حیرانی عیاں ہوتی تھی چہرے سے معلوم ہوتا تھا کہ پہلے اونکو ذرا تال  
ہوتا تھا بعد اس کے یقین ہوتا تھا اور جب یقین ہو گیا تو اونکو نہایت نفرت اور غصہ  
آیا یہ سب آثار ایسے صحیح اونکے چہرے پر نمایاں ہوتے تھے کہ جو لوگ دیکھنے والے تھے  
اونکو اون لڑکوں کی راست بازی میں ذرا بھی شک نہیں رہتا تھا۔

مثال چارم ایک مرتبہ اور میں اور دس بارہ آدمی اور لیوس صاحب کے  
مکان پر بیٹھے تھے اور انھوں نے ایک شخص پر عمل کیا پہلے پہلے تو اس شخص کو  
شک رہا لیکن تھوڑی دیر بعد اس سے یقین ہو گیا کہ میرے مددکات اور حواس بالکل  
لیوس صاحب کے اختیار میں ہیں مثلاً ایک سیب اوپر آتا ہے میں دیا گیا اور  
کہا کہ تمہارے ہات میں سنگترہ ہے پہلے پہلے میں تو اس کے دل پر چڑھا رہا تھا  
پھر ذرا اسکو شک ہونے لگا بھین اور اس کے

حالانکہ سبب کارنگ حقیقت میں تھوڑا سیادہ تھا اور سوت جتنے لوگ تھے سب کے ہات میں ایک ایک سبب تھا معمول نے سب کی طرف کن انکلیون سنہ دیکھا اور دیکھا کہ جتنی چیزیں اور لوگوں کے ہات میں ہیں اور کابھی رنگ زرد ہے بعد اسکے اوسنے اپنے ہات سے ایک ٹکڑا اوسکا توڑ لیا اور اوسکو اچھی طرح دیکھا اور سو گنداد پھر چکھا اور آخر کار کہا کہ ضروریہ تو سنگترہ ہی حالانکہ میں جانتا ہوں کہ میں فی ہات میں سبب لیا تھا میں ایسی مثالیں بیسوں دیکھتا ہوں لیکن جن مثالوں کا بیان ہوا میری نزدیک اس بات کے ثبوت کے واسطے کافی ہیں کہ عامل کو معمول کے ہات اور مدرکات پر بالکل اختیار ہوتا ہے اب میں فقط ایک مثال کا ذکر کروں گا کہ اکثر بیرے روبرو عجائب آثار لیوس صاحب فرمایاں کیے تھے :

مثال پنجم۔ ایک شخص جس نامی بہت تندرست تھا لیکن اوسپر ایسا اثر عمل کا ہوتا تھا کہ فقط ایک نظر دیکھنے سے یا ایک دفعہ کی ہات کی حرکت سے اس کے اعصاب اکڑ جاتے یہ شخص دس بارہ منٹ تک ایسی موقع میں کھڑا ہو سکتا تھا کہ کوئی آدمی اصلی حالت میں آدمی منٹ تک نہیں رہ سکتا تھا چنانچہ وہ دس منٹ تک اسطور پر اکڑا گھڑا ہوا کہ ایک پاؤں اوسکا زمین پر تھا دوسرا نیچے کی طرف پھیلا ہوا تھا اوسکی آنکھوں پر بالکل روشنی کا اثر نہیں ہوتا تھا تمام جسم اوسکا آگے کو پھیلا ہوا تھا اور سر بھی آگے بڑھا ہوا تھا غرض اسطور پر کھڑا تھا جیسے چار پاسے کھڑی ہوتی ہیں فرق اتنا تھا کہ فقط ایک ٹانگہ کو زمین کا سہارا تھا دوسری ٹانگہ زمین سے بلند اور نیچے کو پھیلی ہوئی تھی اور دونوں ہات زمین سے اوپر تھے بعد اوسکے اوسکے پاؤں میں جو تھوڑا کمال پیسے گئے اور ایک پورے پشت لگا کر اوپر دبا دوں پاؤں دیوار کے سہارے سے اسطرح لگاؤ کہ ایک پاؤں گانچہ ایک :  
اور سر رخ تھا ایک کاٹھ کی پٹری پر جو حفظ دوپٹے  
ات سیدھے پھیلا دیئے یعنی دھنا ہوا

دہنے رخ اور بائیں ہات بائیں رخ پانچ منٹ تک یہ شخص اس موقع میں اگڑا ہوا  
 کھڑا رہا بعد اوسکے لیوس صاحب نے اوسکے جسم کے اوپر کے حصے پر سے گھسٹوں تک  
 عمل کا اثر دور کر دیا تو معمول کو بہت اندیشہ ہوا کہ میں گر جاؤنگا لیکن اوسکے پانوں  
 کا ٹھہ کی پیری پر اسطرح جھمکتے تھے کہ وہ پانوں ہلانہ سکتا تھا جب پانوں پر عمل کا  
 اثر ہٹایا گیا تو ہمارے ہاتوں میں گر گیا بعد اوسکے لیوس صاحب نے کہا کہ چار پائی کی  
 طرح کھڑے ہو جاؤ اور جب وہ اسطرح کھڑا ہوا تو اوس سے کہا کہ اب تم فرش پر پیٹ  
 لیٹ سکو گے چنانچہ ہر چند اوسنے بہت کوشش کی لیکن اوس سے اسطرح لٹیا نہیں گیا  
 بعد اوسکے لیوس صاحب نے اوسکو کہا کہ کھڑے ہو جاؤ اور خود کمر لیسے باہر ایک اور  
 آدمی کو لیکر چلے گئے جب لیوس صاحب چلے گئے تو میں نے دیکھا کہ معمول اپنی بات  
 اوپر نیچے ہمارا ہے اور جب لیوس صاحب اور دوسرا شخص واپس آئی تو اوسنے کہا  
 کہ ایسی ہی حرکتیں لیوس صاحب نے دوسری کمرے میں کی تھیں اور اپنی جی میں حکم دیا  
 کہ معمول ایسی ہی حرکات اپنی کمرے میں کرے چنانچہ معمول نے ایسا ہی کیا لیکن حق  
 اتنا تھا کہ اگر لیوس صاحب کا ہات دو یا تین فٹ چلتا تھا تو معمول کا ہات فقط ایک  
 فٹ یا آدھ فٹ چلتا تھا لیکن رخ دونوں کی حرکتوں کا ایک ہی تھا معمول دروازہ کو  
 مقابل میں دس بارہ فٹ کی فاصلے پر کھڑا ہوا تھا اور بہت آدمی اوس سے باہر  
 کر رہے تھے لیکن نے لیوس صاحب سے کہا کہ آپ دروازے کے باہر چلے جاؤ  
 اور ایسا کیجیے کہ معمول آپ کی طرف کھینچ آوے چنانچہ لیوس صاحب دروازے کو باہر  
 چلے گئے اور معمول کو زبان سے کہہ بھی نہیں کہا ایک آدھے منٹ کے بعد معمول  
 دروازے کی طرف دیکھنے لگا اور پھر دو ایک قدم دروازے کی طرف چلا لیکن چونکہ  
 جگہ سے ہل نہیں سکتا تھا تو وہ آگے کی طرف جھک کر داخل نے اس آدمی کی طرف  
 پھیلا دیے ایک پانوں میں پر تھا کہ تو تھے میں تو اوسکے دل پر چڑھا ہوا تھا

اس حالت میں سر سے پانون تک اکڑاٹھہر رہا لیکن اوسکی آنکھ بالکل دروازہ پر  
 جمی تھی اور تمام آثار اوسکے چہرے پر ایسے تھے جس سے ثابت ہوتا تھا کہ دروازہ تک  
 پہنچنے کا اوسکو بہت شوق ہے غرض کہ ایسے موقع میں تھا کہ اگر اوسکے ہات پانوں  
 میں مڑیلکی قوت ہوتی تو بیشک گر پڑتا جب اوسکا وزن برابر نہ رہا تو وہ آگے کو اٹھلا  
 لیکن جیسا ب لوگوں کو امید تھی کہ گر پڑے گا اگر نہ میں یہ بات صاف ظاہر تھی کہ اگر وہ اکڑا  
 نہوتا تو بیشک دروازہ تک جاتا اور جان لیوس صاحب بھی اسی جگہ پہنچتا اس معمول کا  
 یہ حال تھا کہ فقط ایک لفظ کہنے سے یا سوہانا تھا یا باگ جاتا تھا اور جب اوس سے کہا  
 "ٹیم شیک" ہو تو اونہی اپنے آپ کو وہی سمجھ لیا اور شعر خوانی کرنے لگا لیوس صاحب کی  
 مرضی ناگفتہ کہ سب سے جب وہ اوروں سے باتیں کرتا ہوتا تھا ایسے صاحب کی نظر  
 کھینچتا تھا لیکن بسبب اکڑ کے اون صاحب تک پہنچ نہیں سکتا تھا جب لیوس صاحب  
 ایک کرسی کے اوپر چڑھ گئے اور بلا معمول کو چھونے کے اوسکو اونہوں کی کھینچنا چاہا  
 تو اونکلیوں کے سروں پر کھڑا ہو گیا اور اوپر کو اٹھنا چاہا لیکن اکڑ کی سبب سے اوپر  
 نہ اٹھ سکا لیوس صاحب کہتے تھے کہ اگر ہم اور زیادہ اونچی ہوتے تو بلا چھونیکے اوسکو  
 اوپر اٹھا لیتے اور تھوڑے عرصہ تک اوسکو گویا معلق رہنے دیتے اور اوسوقت کوئی  
 اور حامل اوسکے پانون کے پیچھے کو اپنے ہات گزار دیتا اگرچہ اوسوقت میں فی یہ خاص  
 ہوتے نہیں دیکھی لیکن بعد ازاں اور لوگوں نے کئی بار ایسا اثر ہوتے دیکھا اور جسکو  
 کچھ ہی شک نہیں ہے کہ ایسا اثر حقیقت میں ہو گیا تھا خدا جانے کہ وہ قوت کیا ہے  
 جسکے سبب یہ اثر پیدا ہوتا ہے لیکن جو کچھ قوت ہے وہ ایسی ہے کہ کشش میں پڑتا  
 آجاتی ہے۔ کہ میں نے اس اثر کو اپنی آنکھ سے ہوتی نہیں دیکھا ہے اس واسطے  
 کہ آہوں لیکن میں فی یہ بات دیکھی ہے کہ معمول پر کھڑے



ایسی حالت میں ٹھکا ہوا کھڑا رہا کہ اصلی حالت میں ایک پلک مارنے کے عرصہ تک نہیں رہ سکتا تھا اور جب وقت لیوس صاحب نے اپنے عمل کا اثر اوپر سے علیحدہ کر لیا تو وہ فوراً گر پڑا۔  
 مین نے پیشیلین اس واسطے بیان کی ہیں کہ اونسے معلوم ہوتا ہے کہ لیوس صاحب کی حالت ہوش میں معمول پر کیا گیا آثار پیدا کر سکتے ہیں ایسی مثالیں بہت سی بیان کر سکتا لیکن میری نزدیک کچھ ضرورت زیادہ طوالت کی نہیں ہے اتنی ہی مثالوں سے اصل ثابت ہو جاتی ہے جتنی مثالیں مین نے لکھی ہیں وہ سب سو اداس کی مثال کے عالم اور فاضل صاحبوں کے روبرو واقع ہوئیں اور جو کچھ انھوں نے دیکھا اوسکا اونکو بالکل یقین ہو گیا اور انھوں نے بیان کیا کہ حقیقت میں یہ سب آثار صحیح صحیح واقع ہوئے ہیں یہ جتنے آثار بیان ہوئے اکثر ان میں سے تلقین کے سبب ہی پیدا ہوئے تھے لیکن بعض اون میں سے ایسے تھے کہ وہ تلقین کے قیاس سے حل ہونے میں سکتے مثلاً نبض کا سر یہ ہو جانا اور ضعیف ہو جانا تلقین کے سبب سے نہیں ہو سکتا تھا قطع نظر اس سے وہ حالت پیدا ہو جانی کہ جسکے سبب سے وہ آثار نمایاں ہوئے تلقین کے سبب سے نہیں ہوئے بلکہ کچھ خاص اثر کسی کیفیت خاص کا جو لیوس صاحب کی ذات میں سے نکلتی تھی ہونا چنانچہ اس خاص اثر کا ہونا اس بات سے ثابت ہوتا ہے کہ لیوس صاحب معمول پر اپنی تاثیر ایسی حالت میں کر لیتے تھے کہ جب وہ کسی اور کمرے میں تھے اور معمول علیحدہ کمرے میں تھے اب میں چند مثالیں ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی تاثیر کی جو حالت ہوش ہوتی تھی وہ نگاہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی ترکیب ایسی ہے کہ وہ اپنی ذات کا اثر معمول پر نہیں کرتے بلکہ اوس سے کہتے ہیں کہ کسی شے کی طرف مثلاً کسی سگہ کی طرف دیکھتا رہے۔

مثلاً ششم ایک شخص کا نامی ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب سے مدد حاصل کرنے کے لیے  
 گوربرون صاحب نے چند روز پیشتر دیکھا کہ انھوں نے اپنے دل پر جو چیز لکھی

کی اثر پذیر ہی لیکن کسی طرح کا تجربہ ادسپ نہیں کیا تھا اور ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب نے  
 اسوقت سے پہلے کہی اوس سے بات بھی نہیں کی تھی دو منٹ کے عرصہ میں ڈاکٹر ڈارلنگ  
 صاحب نے دیکھ لیا کہ اوسکی طبیعت اثر پذیر عمل کی ہے اور ہر طرح سے اوسکے اعصاب کی  
 حرکات پر ڈاکٹر صاحب موصوف کا اختیار ہو گیا جب اوس سے کہا کہ تم اپنا ہات نہ اٹھا  
 سکو گی یا ہات گر نہ سکو گے نہ وہ ہات اٹھا سکا نہ گر اسکا جب اوس سے کہا کہ تم فلانی چیز  
 ہات سے نہ اٹھا سکو گے یا فلانی چیز ہات میں سے نہ گر اسکو کی تو نہ وہ بات ہوسکی نہ وہ  
 ہوسکی ڈاکٹر صاحب نے جب چاہا خواہ اوسکے ایک ہات کو خواہ دونوں ہاتوں کو خواہ تمام  
 جسم کو پھس کر دیا ایک چاکو اوسکے ہات میں رکھ دیا تو ڈاکٹر صاحب کی خواہش کے سبب سے  
 اوسکو وہ چاکو نہایت گرم معلوم ہوا اسید طرح جس کڑی پروہ بیٹھا تھا وہ اوسکو نہایت گرم  
 معلوم ہوئی جب وہ کڑی کی گرمی کے سبب سے اوسپر سے اٹھ کر کھڑا ہوا تو زمین کی  
 گرم معلوم ہوئی کہ ایک جگہ نہ ٹھہر سکا بلکہ کودنا پھرا اور اپنے موزے پانوں سے یہ بات  
 لکھ کر نکالنے چاہے کہ میرے پانوں سے جاتے ہیں ڈاکٹر صاحب کی مرضی کے سبب سے  
 جس کمرے میں وہ معمول تھا وہاں اوسکو ایسی گرمی معلوم ہوئی کہ اوسکو عرق آگیا  
 اور تھوڑی دیر کے بعد اوسی مکان میں ایسی سردی معلوم ہوئی کہ ادسنے اچھ کپڑوں کے  
 بٹن لگا لیے اور ہاتوں کو سردی کی شدت سے ملتا پھرا پانچ منٹ کے عرصہ میں اوسکا  
 ہات حقیقت میں ایسا سرد ہو گیا کہ جیسا کیسکو پالا لگتا ہے چنانچہ میں نے اوسکے ہات کو  
 ہات میں لیکر دیکھا یہ معمول اپنا نام بھول گیا اور کزیل برون صاحب کا نام بھول گیا  
 اور حالانکہ اونکا بڑا دوست تھا اونکو بالکل بیگانہ سمجھ لیا ایک وقت ایسا اشرار ہو گیا  
 کہ جو بات اوس نے کہی تھی اوسکا جھوٹا جواب دیتا تھا اور ایک وقت ایسا  
 اشرار ہوا کہ جو بات اوس نے کہی تھی اوسکا جھوٹا جواب دیتا تھا اور ایک وقت ایسا  
 اشرار ہوا کہ جو بات اوس نے کہی تھی اوسکا جھوٹا جواب دیتا تھا اور ایک وقت ایسا  
 اشرار ہوا کہ جو بات اوس نے کہی تھی اوسکا جھوٹا جواب دیتا تھا اور ایک وقت ایسا

نوکری پر ہوا اور قواعد کا وقت ہے چنانچہ وہ اس طرح حکم دینے لگا کہ گویا وہ بارگاہ میں  
 ٹھہرا تھا اگرچہ اس کا جی نہیں چاہتا تھا لیکن ڈاکٹر صاحب کے حکم سے گانے لگا اور  
 بجانے لگا اور شدت سے ہنسنے لگا اور تھوڑی دیر کے بعد ٹنگین ہو گیا بلکہ رونے لگا  
 اور اسکو ڈاکٹر صاحب نے ایک چھری ہات میں دیکر کہا کہ یہ بندوق ہے اور ڈاکٹر صاحب  
 حکم کے سبب کسی ایک جانور دیکھا اور اسکو شکار کر کے اپنے تھیلے میں ڈال لیا ایک جا  
 رکھا ہوا تھا ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ دیکھو یہ گھوڑا ہے معمول نے اسکو ہاتھ سے ٹولا  
 اور اس کے عیب و ثواب بیان کرنے لگا بلکہ اسکی قیمت آنک دی پانی پلا کر کھئی اور  
 کہا کہ دودھ ہے اور کبھی کہا کہ برانڈی شراب ہے چنانچہ دیسا ہی مزا اسکا معلوم  
 ہوتا تھا ڈاکٹر صاحب نے اپنا ہات اسکی آنکھوں کو رو برو کر دیا اور کہا کہ یہ آئینہ ہے  
 چنانچہ اس نے اپنے چہرہ اوپر دیکھا اور جیسا ڈاکٹر صاحب نے چاہا تھا اپنے چہرے کو  
 اس آئینہ میں سیاہ دیکھا جب اسکی گھڑی نکال کر اس کے ہات میں دی جو وقت  
 حقیقت میں تھا اسکو نہ دیکھ سکا بلکہ غلط وقت گھڑی میں دیکھتا تھا جس گھنٹہ پر سوتا  
 حقیقت میں تھیں وہاں اسکو نہیں معلوم ہوتی تھیں بلکہ اور جگہ نظر آتی تھیں تھوڑی  
 دیر بعد ڈاکٹر صاحب کی خواہش کے بموجب اسے گھڑی کو پہلے برون صاحب کی  
 اور پھر ایک عورت کی شبیہ سمجھ لی اگرچہ ڈاکٹر صاحب کا ہات خالی تھا معمول نے اونچے  
 ہات میں ایک ناسدان دیکھا اور اس میں سے ایک چٹکی ناس کی لیکر سونگھی اور پہلے  
 اسکو بہت سی جھینکین آئین اور بعد اس کے کھانسی آتی رہی گویا ناس حلق میں اور  
 تھی یہ اثر قریب آدھے گھنٹے تک رہا ایک منٹ کے عرصہ میں ڈاکٹر صاحب نے اسکو  
 سولا دیا اور نہایت بلند آواز اس حالت خواب میں اس نے اس زمین دیتی تھی  
 ڈاکٹر صاحب کا ہات خالی تھا لیکن رایت کے ہات میں اس نے اس کی دیکھی  
 اور اسکو لیکر اپنی جیب میں لے گیا اور اس کے دل پر چھوڑ دیا

تو اسے کہا کہ میں نے حقیقت میں سوروپیہ کی ہندوی لیکر اپنی جیب میں ڈال لی تھی لیکن میں اب نہیں جانتا کہ کیا ہوئی ایک رومال فرش پر ڈاکٹر صاحب نو ڈال دیا اور اسکو کہا کہ تم اسکے اوپر کونہیں کو دسکو گے چنانچہ وہ کو دسکا جب یہ سب باتیں ہوتی تھیں تو بے یعنی معمول خوب جانتا تھا کہ یہ سب باتیں غلط ہیں اور یہ آثار سب جھوٹے ہیں لیکن لاچار وہ آثار اسکی طبیعت پر تاثیر کر جاتے تھے جسوقت یہ عمل ہوتا تھا اسوقت میرے مکان پر پچاس آدمیوں کے قریب جن میں بڑے بڑی فاضل بھی شامل تھے موجود تھے ایک مرتبہ اور ڈاکٹر دارلنگ صاحب کی مرضی کے سبب سے بلا کسی ترکیب ابتدائی کے ایک شخص پر ایسے ہی آثار نمایاں ہوئے ایک حصا کھڑے تھے اوس نے اون کو شمع دان سمجھ لیا اور اونکی گھڑی کو شمع سمجھ لیا اور فرش کے اوپر سے ایک نجارہ آسمان پر چڑھتا ہوا دیکھا جب ڈاکٹر رضا کہتے تھے خیر تو وہ اثر جاتا رہتا تھا اور اسوقت معمول کے پھر سے بہت خجالت معلوم ہوتی تھی کہ میں نے تھوڑی دیر ہوئی ایسا کام کیوں کیا یا غلامی بات کیوں کہی مثال ہفتم ایک اور شخص ج کو ڈاکٹر دارلنگ صاحب نے دیکھا کہ قابل عمل متضاطبیعی چنانچہ میرے مکان پر وہ شخص آیا اور ڈاکٹر صاحب بھی وہاں تھے جیسے آثار میں نے اوپر کی مثالوں میں بیان کیے ویسے ہی آثار اس شخص پر ہوئے یعنی اس کے حواس اور مدركات اور حافظہ پر ڈاکٹر صاحب کا بالکل اختیار تھا کیفیت کی بات یہ ہے کہ وہ کہتا تھا کہ میں چاہتا ہوں کہ یہ اثر میری طبیعت پر نہوتا لیکن میرا کچھ اختیار نہیں وہ اپنا نام بھول گیا اور ادر لوگ جو وہاں موجود تھے انکے نام بھول گیا جن لوگوں کو وہ بخوبی جانتا تھا انکو بالکل نہیں پہچانا اور حروف تہجی کے ایک ایک حرف کو بھول گیا وہ کہتا تھا کہ روبرو پھرتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں لیکن میں کیسے

جب ڈاکٹر صاحب کی مرضی سے مین اپنا نام بھول جاتا ہوں تو ایک دو روز تک  
مین بیمار رہتا ہوں ایسی تکلیف ہوتی شاذاً امر ہے لیکن اس میں شک نہیں ہے کہ  
ایسے ایسے تجربات سے کبھی کبھی معمول کو تکلیف ضرور ہوا کرتی ہے اور ایسے تجربا  
نامتی سیر کے واسطے نہیں کرنے چاہئیں ایک شراس معمول پر یہ ہوا کہ ایک ہات پڑ  
تو اوسکے قوت جس بالکل نہیں رہی اور دوسرے ہات میں جیسی تھی رہی ڈاکٹر صاحب  
یہ اثر پیدا کرنا چاہا کہ اگر کوئی معمول کے جسم کو ہات سے چھوئے تو بھی اوسے معلوم نہو  
ایک مرتبہ تو کچھ جس اوسکو رہا لیکن دوسرے مرتبہ بالکل نہیں رہا اوسکے ہاتوں میں سوئی  
چھائی گئیں لیکن اوسکو کچھ اثر نہیں ہوا فقط اتنا تو ہوتا تھا کہ جب کسیکو سوئی چھاتی ہوئے  
دیکھتا تھا تو وہ جانتا تھا کہ سوئی چھائی جاتی ہے لیکن اوسکو ذرا بھی تکلیف نہیں ہوتی  
اوسنے مجھے کہا کہ مجھے جب تشفی ہو کہ میرے ہات کو کاٹ ڈالو یا جلادو اور اگر مجھے تکلیف ہو  
تو مجھے عمل کے ہونیکا یقین ہو لیکن میں نے یہ بات نہیں مانی فقط اتنا کیا کہ اوسکے ہات  
پشتہ کر اندر ایک گندہ سوئی داخل کر دی اور اوسکو کچھ بھی تکلیف نہیں ہوئی حالانکہ  
اس عمل سے بہت تکلیف ہوتی ہے جب اوسپر سے عمل کا اثر ہٹا یا گیا تو میں نے  
آہستہ سے سوئی اوسکے ہات میں جب چھائی چاہی تو اوسنے ہات کو ہٹا لیا تب اوسکو  
یقین ہوا کہ تکلیف کا نہونا فقط عمل کی تاثیر کے سبب سے تھا ایک منٹ میں ڈاکٹر صاحب  
اوسکو سولادیا اور اوسوقت کیسا ہی غل اور شور کیا لیکن اوسنے ذرا بھی نہیں منسا  
جب ڈاکٹر صاحب نے کہا خیر تو وہ جاگ اٹھا

مثال ہشتم ڈاکٹر دارلنگ صاحب نے ایک شخص د کو دیکھا کہ اوسکی طبیعت عمل کی  
اثر پذیر ہے اوسپر اوسنوں نے عمل کیا تو جملہ آثار بخوبی نمایان ہوئے اس شخص پر عمل  
کرنے میں ایک عجیب بات تھی کہ یہ شخص ہر طرح حالت میں حاضر ہوتا تھا مثلاً  
جب اوس سے کہا کہ تم اپنی گرسپ نہا کر کھاتے ہو تو اوسکے دل پر گرسپ نہا کر کھاتے ہو

اوتھنا چاہا لیکن اوتھتے اوتھتے گر پڑا اور بھی کئی طور پر اوسنے ایسی حرکات کئے کہ نیکار  
ارادہ کیا جو اسکو ڈاکٹر صاحب نے کہا تھا کہ تم نہ کر سکو گے لیکن ہر مرتبہ خطا کرتا تھا  
ڈاکٹر صاحب نے کئی مرتبہ یہ اثر دیکھا یا کہ معمول کے روبرو کھڑے ہو گئے اور اوس سے  
کہا کہ ہمارے چہرے پر ہلکا مارو لیکن کسی سے اونکے چہرے پر ہلکا نہ لگ سکا کئی مرتبہ  
ایسا ہوا کہ ڈاکٹر صاحب نے فرش پر ایک رومال ڈال دیا اور کہا کہ تم اسکو اوتھنا  
نہ سکو گے چنانچہ گو معمول اسکو چھو سکتے تھے لیکن فرش پر سے اوتھنا نہ سکتے تھے  
کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ اونکے ہات میں رومال دیدیا اور کہا کہ اسکو ہات میں نہ گرا نہ سکو  
چنانچہ وہ ہات میں سے اسکو نہ گرا سکے

بہت مثالیں اس قسم کی اور درج ہو سکتی ہیں لیکن مختصر میں نے بیان کیں یہ کافی ہیں  
اکثر یہ تجربات میرے مکان میں بہت آدمیوں کے روبرو جن میں بڑے بڑے قابل  
لوگ شامل تھے ہوئے اور سب کو اون آثار کی حقیقت میں واقع ہونیکا یقین ہو گیا  
یہ جو آثار پیدا ہوئے ان تجربات میں ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب نے فقط یہی ترکیب کی کہ  
معمول کے دست چپ میں کوئی چیز دیدی اور اوس سے کہا کہ اوسکی طرف دیکھو  
اپنا زور کسی طرح اون پر نہیں ڈالو کبھی بھی ایسا ہوتا تھا کہ معمول کو کہتے تھے کہ میری نظر  
دیکھتے رہو اور آپ ہی معمول کی طرف ایک لمحہ کے واسطے دیکھتے تھے اور کبھی اپنی اونگی  
اوسکی پیشانی پر رکھ دیتے تھے پس اونکا اپنا زور معمول پر اتنا ہی ہوتا تھا ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب  
کے سوا اور لوگوں نے بھی چنانچہ میں نے بھی ایسے آثار پیدا کیے ہیں

یہ جو تجربات ہوئے ان سے ثابت ہوتا ہے کہ عامل کی تلقین کا اثر معمول پر ہوتا ہے  
یعنی ان آثار نے کے قابل اوسکی طبیعت ہو جاتی ہے اور یہ آثار لیوس صاحب

کے ڈارلنگ صاحب کی ترکیب سے ہیں

ہی ایسے آثار پیدا کیے ہیں لیکن

عموماً میرے نزدیک ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی ترکیب آسان نہ معلوم ہوتی ہے لیکن یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ کیوس صاحب کی ترکیب سے فقط حالت ہوش میں یہ آثار پیدا نہیں ہوتے ہیں بلکہ خواب مقناطیسی میں بھی اور حالت قوت تقسیم میں بھی پیدا ہوتے ہیں +

ظاہر ہے کہ یہ اختیار جو عامل کو معمول پر ہو جاتا ہے اسکا نفع طب میں بہت ہی چھانچہ ایک ڈاکٹر صاحب اس اختیار سے یہ فائدہ نکالتے ہیں کہ جس مریض کو شدت مرض کے سبب سے کسی خاص وقت نیند نہیں آتی ہے اسکو حالت عمل میں کمر تھینے کہ تم فلا نے وقت سو جانا اور وہ سو جاتا ہے ایک صاحب سے میں نے سنا ہے کہ وہ دخانی گاڑی میں سوار جاتے تھے اور ایک عورت بہرہ بھی اوس میں بیٹھی تھی صاحب موصوف نے اپنے عمل کے زور سے ایسا اثر کیا کہ جب دو آدمی کان میں اسطور پر باتیں کرتے تھے کہ اون صاحب کو نہیں سنائی دیتی تھیں وہ باتیں وہ عورت سن لیتی تھی اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ہر اپن اوس عورت کا ایسا تھا کہ جو قابل علاج نہواور یہ ترقی جو اسکی قوت شنوائی میں ہونی کئی گھنٹوں تک یہی تھا یہ ہے کہ اگر اوس عورت پر عمل کیا جاوے تو بیشک اسکی شنوائی میں ترقی ہو جاوے اور ہر اپن وہ ہو جاوے بہر حال یہ بات قابل اطمینان قوت ہوتی ہے

حالت ہوش میں ترکیب معروف یعنی

ہات کی حرکت سے اور فقط ضبط طبیعت سے

کی طبیعت

غائب بینی کے پیدا ہونیکا بیان

عموماً لوگوں کو یہ خیال ہے کہ غائب بینی فقط حالت اعلیٰ عامل نے اس شخص کو پیدا کیا ہے لیکن اب یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ نہ تو کوئی شخص اس کو پیدا کر سکتا ہے اور نہ حالت ہوش میں بھی پیدا ہو سکتا ہے بلکہ یہ غائب بینی اور اس کے

نظر کرنا ہے۔ یعنی یہ خیال کیا جاوے کہ غائب بینی فقط اس طرح ہوتی ہے کہ کسی خاص  
 کیفیت سے ذریعے سے جس کا نام ہنرے اوڑھ لیا رکھا ہے بلا وساطت جو اس ظاہری  
 کے واسطے پہنچا کر اس کی صورت میں منقسم ہو جاتی ہیں اور جو اس ظاہری کے اعمال  
 مسدود ہو جاتے ہیں تو ظاہر ہے کہ غائب بینی کے پیدا ہونے کے واسطے فقط یہاں  
 ضرور ہے کہ جو اس ظاہری کا فعل موقوف ہو جاوے اور جو اس باطنی کا فعل  
 نمایاں ہو یہ اثرات کس حالت خواب میں اچھی طرح نمایاں ہوتا ہے لیکن حالت بیدار  
 بھی خیال کو تھام لینے سے پیدا ہو سکتا ہے میں نے اس اثر کو ہوتے ہوئے خود نہیں  
 دیکھا ہے لیکن تجربہ بکلی صاحب نے بہت تجربات کیے ہیں اور میں ان کے تجربات کا  
 بیان کرتا ہوں پہلے یہ بات کہنی چاہیے کہ میجر بکلی صاحب ابتدا میں غائب بینی حالت  
 خواب متناطبیسی میں پیدا کیا کرتے تھے لیکن بعد ازاں ان کو دریافت ہوا کہ خواب  
 واقع ہونا کچھ ضرور نہیں ہے اور حالت بیداری میں بھی یہ اثر پیدا ہو سکتا ہے۔  
 پہلے میجر بکلی صاحب یہ ترکیب کرتے ہیں کہ معمول کے پہونچے سے نیچے کی طرف  
 اپنے ہاتھوں کو بطور معروف اوپر اور نیچے کے رخ ہاتھ کی حرکت دیتے ہیں اگر کسی  
 آثار معمول کو معلوم ہوں یعنی یا گدھی معلوم ہو یا سن معلوم ہو یا اور طرح کے آثار  
 معلوم ہوں جیسے پہلے بیان ہو چکے ہیں تو وہ جانتے ہیں کہ ہم اس معمول پر خواب  
 متناطبیسی پیدا کر سکیں گے لیکن اس بات کے دریافت کرنے کو کہ آیا غائب بینی بھی  
 پیدا کر سکیں گے یا نہیں بکلی صاحب اپنے ہاتھوں کو اپنی پیشانی سے اپنے سینے تک  
 حرکت دیتے ہیں اگر ان کے چہرے پر معمول کو ایک اودی سی روشنی نظر آوے تو وہ  
 جان لیتے ہیں کہ یہ بینی معمول کو حاصل ہو جائیگی لیکن اگر روشنی نہ معلوم ہو  
 یا اگر روشنی نہ لیتے ہیں کہ پہلے معمول کو خواب کی حالت میں نمایاں  
 اودی اور تیز روشنی معلوم ہو تو وہ



انہی چیز پر یا اور کسی شے پر مثلاً صندوق پر جس میں کچھ تحریر بند ہوتی ہے اور جسکو وہ معمول سے بند حالت میں پڑھنا چاہتے ہیں اپنے ہاتھوں کو حرکت دیتے رہتے ہیں بعض معمولوں کے واسطے تو نقطہ ایک دو حرکتیں ہات کی کافی ہوتی ہیں بعض کے واسطے بہت حرکتیں درکار ہوتی ہیں پھر معمول بیان کرتا ہے کہ یہ صندوق بالکل شفاف ہو گیا اور جو اس میں اندر رکھا ہوا ہے اوسکو میں پڑھ سکتا ہوں اس بات سے ہکورشین بیک صاحب کا بیان یاد آتا ہے کہ اویکے معمولوں کو لوہے یا فولاد کی سلاخیں شیشے کے مانند شفاف نظر آتی تھیں حالانکہ اون پر کچھ حرکت ہاتھوں نہیں کیجاتی تھی اگر کبھی بجلی صاحب ہاتھوں سے بہت مرتبہ حرکت کریں تو روشنی بہت گہری ہو جاتی ہے اور معمول پر نہیں پڑھ سکتا ہے اوسوقت میجر صاحب لٹی حرکت دیکر روشنی کو ہلکا کر دیتے ہیں اس ترکیب سے میجر بکلی صاحب فی ۸۹- آدمیوں حالت غائب بینی پیدا کی ہے اور ۴۴- آدمی اون میں سے ایسے ہیں کہ بند کی ہوئی تحریریں پڑھ سکتے ہیں بعض معمول ایسے ہوتے ہیں کہ ایک تحریر کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری اور علی ہذا القیاس چوتھی اور پانچویں بلا غلطی کرنے کے متواتر پڑھ سکتے ہیں ۶

چاندنر آٹھ سو ساٹھ تحریریں اس طرح میجر بکلی صاحب کے معمولوں نے پڑھیں بعض نے خواب کی حالت میں اور بعض نے حالت ہوش میں صندوقوں میں وہم ہزار الفظ پڑھے ہیں اور ایک کا غذا بنا بڑا پر ہا گیا کہ اوس میں اے سم لفظ کو غرض کہ وہ آدمیوں کو ملا کر جنہوں نے حالت خواب میں صندوقوں میں بند تحریریں پڑھی ہیں ۴۴- آدمیوں پر یہ تجربہ ہو چکا ہے شاید یہ بات بھی ان کے بعض معمولوں نے یہ تحریریں نقطہ دریافت خیال سے پڑھی ہوں یعنی جو عامل نے اس تجربہ میں صندوقوں میں بند کی تحریریں پڑھیں وہ چاہتے ہیں تو ان کے دل پر اور

دریافت کر لینے کے سبب سے معمولون کو قوت مطالعہ حاصل ہوئی لیکن اکثر اربا ہوتا تھا کہ ایسا کوئی آدمی موجود نہ ہوتا تھا جو اون تحریر و ن سے واقف ہوتا تھا پس ایسی تحریرین فقط غائب بینی بلا وساطت کو ذریعے سے پڑھی گئی تھیں ہر طرح کی احتیاط کیجاتی تھی انگلستان میں قاعدہ ہے کہ دوکانوں پر کسی چیز میں بند کی ہوئی تحریرین فروخت ہوتی ہیں تو چالیس مختلف اور متفرق دوکانوں سے لوگ علیحدہ علیحدہ ایسی چیزیں خرید لائے اور انکو پڑھوایا اون چوالیس آدمیوں میں سے جنہوں نے حالت ہوش میں یہ بند تحریرات پڑھیں ۴۲- آدمی اعلیٰ لوگوں میں سے تھے اور بہت آدمیوں کے روبرو یہ تجربہ ہوا تھا اتنی تحریرات کا حال بیان کرنا باعث طوالت ہوگا لیکن ایک دو مثالیں اون میں سے بیان کیجئے کہ

مثال نمبر- سرٹی ولٹسٹر صاحب نے میچوگی صاحب کے پاس سے بہت سے صندوق لیجا کر ایک صندوق کے اندر ایک پارچہ کاغذ پر ایک لفظ لکھ کر صندوق کو بند کر دیا چند روز بعد وہ صندوق واپس لے آئے اور میچوگی صاحب کو ایک غائب بین سے کہا کہ پڑھو اس میں کیا لکھا ہے میچوگی صاحب نے اس صندوق کے اوپر اپنے ہاتھوں کو حرکت دی اور اسوقت غائب بین نے کہا کہ اس میں لفظ درخت لکھا سرٹی ولٹسٹر صاحب نے کہا کہ کچھ حروف اسنے صحیح بتائے ہیں لیکن لفظ حقیقت میں اور ہے اور کہا کہ لفظ درخت نہیں بلکہ درست لکھا ہوا ہے غائب بین نے اصرار کیا کہ نہیں حقیقت میں درخت ہے درست نہیں اور جب صندوق کھول کر دیکھا تو غائب بین نے حقیقت درخت لکھا ہوا تھا درست نہیں تھا یہ مثال نہایت عجیب ہے اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ غائب بین نے دریافت خیال کاتب کے سبب سے نہیں بتایا بلکہ حقیقت میں

یہ لفظ تھا اوس لفظ سے لفظ غیر پڑھنا یا تو سرٹی و لٹاٹر صاحب لفظ درست لکھنا چاہئے۔ تمہارا ذکر یہ بات فراموش ہو گئی تھی کہ جس نے لفظ درخت لکھا ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ اوس وقت اونکو بالکل یہ یقین تھا کہ جس نے لفظ درست لکھا ہے \*  
 مثال دوم۔ ایک عورت نے جو میجر کلی صاحب کے معمولات سے تھی ایک دن یز  
 ایک تین تحریریں بند کی ہوئیں پڑھیں اوس روز میجر صاحب نے اون تحریروں پر  
 اس پر باتوں سے کہ حرکت نہیں کی اس عورت کا یہ حال تھا کہ ایک بار کہ عمل سے  
 ایک عید تک بند تحریریں پڑھ لیتی تھی اور بعد عید کے وہ قوت جاتی رہتی تھی تین  
 عید کے بعد یہ بات ہوئی کہ جب تک باتوں سے تحریرات مذکور پر حرکت نہیں دینی  
 تب تک وہ نہ پڑھ سکی بلکہ جب پانچ مرتبے عمل کیا گیا تب اوسکو ملکہ سابق پھر  
 رہا لیکن یہ قوت دوبارہ اس طرح آسانی سے پیدا ہو سکتی ہے کہ خواب منجانبی  
 پیدا کر دیا جاوے اور حالت خواب میں غائب بنی فوراً پیدا ہو جاتی ہے اور جب حالت  
 خواب میں یہ قوت ایک مرتبہ پیدا ہو جاتی ہے تو پھر فوراً حالت ہوش میں بھی حاصل  
 ہو جاتی ہے \*  
 مثال یازدہم۔ ایک شخص نے ایک کاغذ پر یہ الفاظ لکھ دیے (تم اسکے اندر جو الفاظ

لکھے ہیں دیکھ سکتے ہو) اور پھر اوس کاغذ کی گیارہ تہ کر کے اوسکو ایک سو  
 لفافہ میں بند کر کے تین جگہ اوسپر لکھ لکھا کر مہر کر دی غرض کہ اس طرح اوسکو  
 کہ اگر کوئی اوسکو کھولتا تو معلوم ہو جاتا کہ کھولا ہے بعد اوسکے اس لفافہ لفظ تو  
 غائب بن کے پاس پہنچا دیا اور اوسنے اوس لفافہ کو جیسا اوسکے میں بند تحریریں  
 واپس کر دیا اور لکھ دیا کہ اس میں یہ الفاظ لکھے ہیں غائب بن بعض معمولات  
 ہمداری میں اوس عبارت کو پڑھ لیا تا جہاں وقت داخل نے اس تحریر میں  
 دیکھا ایسا اور سب نے متفقہ ہو کر دیکھا کہ کوئی تو اس کے دل پر چھوڑا

ایسے تجربات کئی مرتبہ کیے گئے ہیں اور ایک لٹافہ اول میں سے میرے پاس موجود  
 اور میں نے دیکھا ہے کہ اسطور پر وہ لٹافہ بند کیا ہوا تھا کہ جس شخص نے اس کے  
 اندر کی عبارت پڑھی ہوگی فقط روشن دماغی کے سبب سے پڑھی ہوگی۔  
 بکی صاحب کے تجربات سے ثابت ہو گیا ہے کہ حالت بیداری اور ہوشیار  
 غائب بینی کا ملکہ حاصل ہو سکتا ہے اور حصہ اول میں بیان کر چکا ہوں کہ ایسی  
 حالت خود بخود بھی بلا عمل تقاطعی کے بعض لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جیسا کہ  
 بہت مثالیں ایسی معتبر تحریریں موجود ہیں کہ بعض بعض آدمی ایسے تھے کہ ان کو  
 بہت سے واقعات جو فاصلے پر گزرتے تھے خود بخود معلوم ہو جاتے تھے ایک جہاں  
 جنہوں نے اس علم میں ایک کتاب لکھی ہے لکھا ہے کہ بہک خود یہ حالت بھی  
 حاصل ہو جاتی ہے اور حصہ اول میں دیکھ چکا ہوں کہ یوس صاحب کو یہ ملکہ حاصل  
 کہ اپنے اوپر حالت غائب بینی پیدا کر سکتے ہیں اور انہوں نے اس حالت میں  
 خود مجھے ایک مرتبہ دیکھا تھا ایک مثال یوس صاحب پر ایسی حالت سے  
 واقع ہونے کی سبکہ لکھتا ہوں \*

مثال دوازدہم۔ ایک شخص جس نے ایک اور شخص کے ساتھ یہ انتظام کیا کہ تم  
 نے وقت میری خالہ کے گھر میں جانا اور وہاں موجود رہنا ایک عورت اور  
 اس کا مکان میں تھی غرض کہ تین آدمی کل اوس مکان میں تھے اوس وقت  
 کہ میں یہ یوس صاحب سے اپنے مکان پر کہا کہ میری خالہ پر آپ عمل اس وقت  
 درخت لگا ہوا تھا درخت کا نام اس کے فاصلے پر تھا یہ سن کر  
 ہوا ہے کہ خالہ کا مکان اس کے فاصلے پر تھا یہ سن کر  
 کو اوس عورت کی طرف جانا شروع کیا اور تھوڑے

کے سامنے دیکھا اوس مکان کا حال

اور اوس گھر میں جو لگتا تھا

اوسکا سب پتا بتایا لیکن بجائے گل تین آدمیوں کے اوس مکان میں اونھوں نے  
دوا اور آدمی بھی دیکھی حقیقت میں اوس وقت دوا اور آدمی وہاں پہنچ گئے تھے اوس  
عورت کو یوس صاحب نے کبھی پہلے نہیں دیکھا تھا لیکن اس عورت کی طبیعت  
عمل متناطیس کی اثر پذیر تھی اور جس وقت یوس صاحب نے اوسکو دیکھا اوس وقت  
اوسپر عمل ہو گیا یہ مثال میں نے اس واسطے لکھی ہے کہ اس سے ثابت ہوتا ہے  
کہ یوس صاحب کو فقط غائب بینی کی حالت اپنے اوپر پیدا کر لینے کا اختیار نہیں ہے  
بلکہ ایسی حالت میں وہ فاصلے سے عمل بھی کر سکتے ہیں حصہ اول میں میں لکھ چکا  
کہ یوس صاحب نے ایک عورت پر جو میرے مکان میں تھی چھ سو گز کے فاصلے پر  
عمل کیا تھا اوس عورت پر بھی جب اونھوں نے عمل کیا تھا تو اوسکو فاصلے سے  
بذریعہ غائب بینی دیکھ لیا تھا اور بعد جب ان سے دریافت کیا گیا تھا تو اونھوں نے  
بتا دیا تھا کہ فلاں جگہ وہ بیٹھی تھی اور جب اوسپر عمل ہو گیا اور بیٹھا نہ گیا اور لیٹنے  
کے واسطے چلی تو فلاں طرف چلی تھی ۛ

غرض کہ فقط میچرنگی صاحب کے ہی تجربات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حالت غائب بینی  
ساختہ پیدا ہو سکتی ہے اور چونکہ یہ حالت ساختہ پیدا ہو سکتی ہے اس واسطے یہ بھی  
غالب ہے کہ خود بخود بھی ایسی حالت پیدا ہو جانی ممکن ہے چنانچہ ایسی حالت کے  
خود بخود پیدا ہونے کی بہت مثالیں تحریری موجود ہیں میری مراد یہ ہے کہ بہت تیز  
جو لوگوں کو خواب آتے ہیں اور اوس خواب میں وہ واقعات گزران دیکھتے ہیں  
اور پھر وہ خواب سچے نکلتے ہیں فقط اس بات پر موقوف ہیں کہ دیکھنے والے کو خود بخود  
حالت غائب بینی حاصل ہو جاتی ہے اگر اس امر میں تحقیق حاصل ہے اس پر خوبی کیا  
تو عجائب نتائج پیدا ہوں لیکن یہ بات یہ ہے کہ کوئی نہ تو اپنے دل پر جو چاہے  
میچرنگی صاحب کی برابر بیدار نہیں اور اگر

حاصل ہے لیکن یہ بھی کچھ بات نہیں ہے کہ سوائے اوسکے اور کسی کو نہ حاصل ہو ایک اور ترکیب بھی حالت ہوش میں غائب ہونی کے پیدا کرنے کی ہے اور وہ ترکیب یہ ہے کہ معمول سے آئینہ جادو یا کرسٹل جادو کی طرف نظر جاکر نظر کراتے ہیں جس طرح معمول پر اس ترکیب سے کہ اوس کے جسم پر ترکیب معروف سے ہاتھوں کو حرکت دیا دے یا اوس سے کسی شے کی طرف جما کر نظر کرائی جاوے حالت خواب تھا طبعی واقع ہو جاتی ہے اس طرح یہ بات بھی سمجھ میں آتی ہے کہ اسی ترکیب سے حالت غائب ہونی بھی حالت ہوش اور بیداری میں پیدا ہو جاوے چنانچہ اب میں اون تجربات کا ذکر کرتا ہوں جن میں

ایک شے کی طرف نظر جاکر دیکھنے سے حالت

غائب ہونی حالت ہوش میں واقع ہوتی ہے

بہت آدمی خصوصاً وہ جنکی عمر کم ہو ایک شے کی طرف نظر جاکر دیکھنے کے سبب سے ایسی حالت میں داخل ہو جاتے ہیں کہ اگرچہ خواب کی حالت نہیں ہوتی ہے لیکن وہ ایسے آدمی یا اشیا کو دیکھتے ہیں جو موجود نہیں ہوتے

اول کرسٹل جادو کا بیان۔ یہ کرسٹل اکثر ایک گول یا بیضوی شکل کا صاف شیشہ

ہوتا ہے ایسے کرسٹل بہت موجود ہیں چنانچہ ایک میرے پاس بھی ہے جو آدمی

کرسٹل کی طرف طبیعت جاکر دیکھتے ہیں اونکو اوسکے اندر غائب آدمیوں کی صورتیں

نظر آتی ہیں بلکہ ایسے آدمی نظر آتے ہیں جنکو کہی اونہوں نے نہیں دیکھا ہے ایک

کرسٹل ڈاکٹر ڈی صاحب کا مشہور ہے اوسکا حجم میرے ڈکے کے برابر ہے

ایک آدمی۔ ہونے اوسکو فروخت کیا تھا اور اوسکے ساتھ ایک کانڈ

تہا جسے استعمال کے لئے تھی لیکن جو مثالیں میں نیچے

کرسٹل کی طرف جم کر دیکھو سے

واقع ہوئے تھے

شال سپرد ہم۔ ایک لڑکا اس کرسٹل کی طرف جم کر آدھے گھنٹے تک دیکھتا رہا  
 اوسکو کہی کچھ نہیں بتایا تھا کہ اوسکے طرف دیکھنے سے کیا اثر ہوگا پہلے اوسنے اوس  
 کرسٹل میں ایک سیاہ بادل دیکھا بعد اوسکے وہ بادل دفع ہو گیا اور اوسنے نچی  
 والدہ کو دیکھا کہ اپنے مکان میں بیٹھی ہوئی ہے تھوڑی دیر بعد اوسکا باپ اوسکو  
 نظر آیا بعد اوسکے یمن نے اوس سے کہا کہ فلاں عورت کو دیکھو چنانچہ اوسنے دیکھا  
 کہ ایک کوچے میں وہ عورت پھرتی ہے جو کپڑی وہ پہنے ہوئے تھی سب اوسے ٹھیک  
 بیان کی یہ پوشاک اوسنے اوس عورت کو پہنے ہوئے بھی نہیں دیکھا تھا لیکن اوس  
 عورت کو خود ایک مرتبہ شاید دیکھا تھا بعد اوسکے یمن نے اوس سے کہا کہ فلاں  
 لڑکے اور فلاں نوکر کو دیکھو اوسنے بھی پہلے نہیں دیکھا تھا چنانچہ اوسنے  
 دونوں کو دیکھا اور دونوں کی پوشاک صحیح اور ٹھیک بتائی بعد اوسکے  
 اوسنے ایک اور نوکر کو دیکھا کہ ایک عورت کے آنے کے واسطے ایک دروازہ کھولا  
 تھا اوسوقت کا یمن نے پنا کلمہ لیا اور جب تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ وہ عورت کہیں  
 باہر گئی ہوئی تھی اور اوسوقت اپنے مکان پر آئی تھی اور وہ نوکر حقیقت میں دروازہ  
 کھولنے کھڑا تھا یہ قہنا اثر ہوا فقط اس سبب سے پیدا ہوا کہ کرسٹل کی طرف جم کر کھڑی  
 سے حالت غائب یعنی اس لڑکے پر واقع ہو گئی اوس کرسٹل میں اوسکو صورتیں آئیں  
 نظر آئیں کہ وہ اوس کرسٹل کی طرف دیکھ رہا تھا کچھ شک نہیں معلوم ہوتا ہے کہ اگر  
 بجائے کرسٹل کے اور کسی چیز کی طرف دیکھتا تو اوس چیز میں کیا آتہا یمن نے دیکھا  
 اور تجربہ کیا اور ان تجربات میں اس کرسٹل کا بھی اسی طرح معاملہ ہوا کہ کسی شے  
 کیا ایک کرسٹل اون میں سے چند سال پہلے کوئی شخص نے اس کو دیکھا تھا  
 پیشتر نہ تھا سوائے اس لڑکے کے اور کوئی شخص نہ تھا

وہ تھوڑے عرصہ تک نظر جا کر کرسل کی طرف دیکھتے تھے تو اوس میں اونکو صورتیں نظر آتی تھیں اور کبھی تو اونکو اپنے ماہی کی صورتیں نظر آتی تھیں اور کبھی ایسے شخص نظر آتے تھے جن سے وہ واقف نہیں تھے اور یہ صورتیں ہی اوس حالت میں نظر آتی تھیں کہ جب اون لڑکوں سے میں نے کہا ہی نہیں تھا کہ تم کیسے دیکھو اور میں جانتا ہی نہیں تھا کہ وہ شخص جو اون لڑکوں کو نظر آتے ہیں کون ہیں لیکن اکثر ایسا ہوتا تھا کہ اونکی نظر کرسل پر سے ٹل جاتی تھی اوسوقت اونکو کچھ نظر نہیں آتا تھا ان لڑکوں کی طرف سے ہر چند میں نے جستجو کئی ذرا ہی شک دھوکا دینے کا نہیں معلوم ہوتا تھا بلکہ میں حیران ہوتا تھا کہ وہ کیسے استقلال کے ساتھ دیکھتے تھے اور بہت احتیاط سے حال بتاتے تھے اکثر ایسا ہوتا تھا کہ وہ اوس کرسل میں کچھ بھی نہیں دیکھتے تھے لیکن جب کچھ دیکھتے تھے تو صحیح صحیح بتاتے تھے کہ کیا کیا دیکھتے ہیں میں ان سے کچھ سوال نہیں کرتا تھا بلکہ جو کچھ وہ کہتے تھے وہ سن لیتا تھا ان تجربات سے میرے ذہن میں یہ بات پیدا ہوئی کہ جب یہ لڑکے کرسل کی طرف دیکھتے تھے تو لڑکوں کو دیکھنے کے سبب سے حالت غائب ہونی کچھ نہ کچھ اونپر واقع ہو جاتی تھی میں چاہتا ہوں کہ اس باب میں میں زیادہ تحقیقات کروں لیکن مجھے اب بھی یقین ہے کہ غائبی اس ترکیب ہی حالت ہوش میں پیدا ہو سکتی ہے اب میں چند اور مثالیں لکھتا ہوں مثال چار دہم۔ ایک گول کرسل جسکا حجم سنگترے کے برابر تھا ایک میز پر رکھا تھا تھا اتفاقاً ایک لڑکی آگئی اور اوسکی طرف دیکھنے لگی دیکھا کہ کہنے لگی کہ اس میں ایک جہاز ہے اور اسکے باو بان پہلے ہونے ہیں اور دیکھا اب یہ جہاز گر رہا ہے اور ایک عورت اون پر ہات پر سر جھکائے دیکھ رہی ہے اتفاقاً اوسکی ماہی دہانہ سے لڑکی نے کیا دیکھا لیکن اوسنے خود کرسل عورت نظر آتی ہے لارڈ سٹوپر



اتفاقاً اس امر کی خبر ہوئی اور اونسے مجھے اطلاع ہوئی لارڈ صاحب موصوف نے مجھے بیان کیا ہے کہ انہوں نے پندرہ لاکھ اور لاکھوں پر تین کرسٹلون کے فریجے سے تجربہ کیا ہے بلکہ وہ ایسی عورتوں پر تجربہ کیا جنکی عمر ساٹھ برس سے اوچی تھی لارڈ صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ بہت آثار ایسے تھے جو قوت حافظہ کے سبب سے معمولوں کے خیال میں نہیں آسکتے تھے مثلاً ایک معمول نے ایک گئے کو دیکھا کہ اس کے سر پر تاج تھا ایک نے ایک مکان دیکھا کہ اس میں ۱۲۶ درختے اور ۳۳ دروازے تھے جو چیزیں وہ دیکھتے تھے آپس میں کچھ ربط نہیں رکھتی تھیں سیطر جیسے خواب میں کچھ چیزیں متفرق نظر آتی ہیں اور جب وہ کرسٹل میں چیزیں دیکھتے تھے تو جس مکان میں وہ تھے وہاں جو چیزیں تھیں انکو نظر نہیں آتی تھیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ مشاہدات فقط نظر جا کر دیکھنے کے سبب سے حاصل ہوتے تھے اور مشاہدین کو غائب بینی کی حالت حاصل ہو گئی تھی لارڈ صاحب موصوف کہتے ہیں کہ اکثر ایسا ہی ہوتا تھا کہ ایک وقت ایک دیکھنے والے کو کچھ چیزیں کرسٹل میں نظر آتی تھیں اور دوسرے وقت نہیں نظر آتی تھیں اس سے معلوم ہوتا تھا کہ جو کچھ وہ دیکھتے تھے حقیقت میں دیکھتے تھے وہ مکان میں دیتے تھے جو تجربات میں نے کیے ہیں اور ان میں کچھ کچھ باتیں مجھے معلوم ہوتی ہیں وہ تجربات لارڈ سٹوپیٹا کے تجربات سے مطابق ہیں :

مثال پانزدہم۔ میں اوپر بیان کر چکا ہوں کہ کبھی کبھی لیوس صاحب کو فقط ضبط خیال سے حالت ہوش میں غائب بینی کے نوبت حاصل ہو جاتی ہے تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ جب کبھی وہ کسی کرسٹل کی طرف دیکھتے ہیں تو ان کے ذہن میں وہ آسانی سے ان پر واقع ہو جاتی ہے ایک مرتبہ لیوس صاحب نے اس کے ذہن میں لارڈ صاحب اور انھوں نے ایک کرسٹل کے ہاں کوئے بن تو ان کے دل پر چڑھا

جو نا صلے پر تھا اونہوں نے اوس کرسٹل کے اندر دیکھا اور بلکہ اون آدمیوں کے ساتھ دو اور آدمی بالکل بیگنے دیکھے جو لوگ اوس کے پاس بیٹھے تھے اون سے اونہوں نے یہ سب حال بیان کیا اور بعد اوسکے اوتھکر اوس مکان میں چلے گئے اور دیکھا کہ وہ دونوں آدمی وہاں موجود ہیں :

مثال شانزدہم۔ ایک مرتبہ اور لیوس صاحب اون برامین تھے اون سے کہنے لگا کہ فلاں مکان اور فلاں گھر کے آدمیوں کو آپ دیکھیے چنانچہ اونہوں نے کرسٹل کے اندر لندن کا گھر اور آدمی دیکھے اور دیکھا کہ ایک آدمی بڑھا ایک نئی سی وضع کی ٹوپی پہنے ہوئے اور حالت مرگ میں ہے یہ سب بیان اوتھکا عند التحقیقات درست معلوم ہوا ایک شخص اوس جماعت میں موجود تھے اونکی ایک خاص گھڑی کی کنجی کبھی جاتی رہی تھی لیوس صاحب نے اون سے کہدیا کہ تمہاری کنجی اس قسم کی جاتی رہی اور مجھ کو کرسٹل میں نظر آتی ہے اس شخص کی اور لیوس صاحب کی بالکل واقفیت ہی نہیں تھی اوسنے کنجی کے جاتے رہنے اور اوس شکل کے ہونے کا اقرار کیا لیوس صاحب کی یہ رائے ہے کہ کرسٹل ایک ذریعہ حالت غائب ہونی کے پیدا کرنے کا ہے اوس حالت میں کہ جب اوسکی طرف نظر جا کر دیکھا جاوے اور جو کچھ تجھو تجربہ ہوا ہے اوتھک میری بھی یہی رائے ہے لیکن ممکن ہے کہ قطع نظر اس بات سے کہ دیکھنے کے سبب سے ایسی حالت پیدا ہو جو کچھ کیفیت او دایل کرسٹل یعنی شیشے میں ہوتی ہے اوسکے سبب سے ایسی حالت کے پیدا ہونے میں تاہید ہوتی ہے لیوس صاحب نے بار بار میرے کہنے پر اوتھکے کہ میں دیکھا ہے اور اگرچہ اونہوں نے ایسے ایسے اشخاص دیکھے کہ جن سے مجھے واقفیت نہیں تھی الا مجھے شک نہیں کہ جو کہ

شاید متعاقب تحقیق ہو سکے کہ جو چیزیں وہ دیکھتے تھے فقط خیالی تھیں یا حقیقی تھیں  
 کمین موجود تھیں لیکن اس جگہ اتنی بات کہنی مناسب معلوم ہوتی ہے کہ ایک تہ  
 جب اونھوں نے ایک پڑے کر سٹل کے اندر دیکھا تو ایوان پر ایسا اثر ہوا  
 کہ قریب تھا کہ خواب مقناطیسی واقع ہو جاوے جالاں کچھ چھوٹے کر سٹل میں  
 دیکھتے تھے تو یہ نوبت تھیں ہوتی تھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کیفیت اوڈیل  
 کر سٹل کی کچھ تاثیر کرتی ہے۔

آئینہ جادو کا مجھے تجربہ نہیں ہوا ہے لیکن میرے خیال میں یہ بات ہے کہ اس کا فعل  
 بھی مثل کر سٹل کے ہوتا ہے اس طرح کا آئینہ وحالت کا بھی بناتے ہیں اور فقط اس  
 ہی بناتے ہیں کہ کویلے سے کسی چیز کو کالا کر دیتے ہیں بھر حال یہ آئینہ ایک ایسی چیز  
 ہوتی ہے کہ کچھ عرصہ تک اس کی طرف دیکھا جاوے تو اس کے اندر کچھ نظر آتا ہے  
 یہ بات ہکو معلوم ہے کہ فلذات اور کویلے کا اثر پذیر طبائع پر بہت اثر ہوتا ہے دو پوٹیا  
 کو اس بات کا تجربہ ہوا ہے کہ جب نازک طبع آدمی کو ویلے کی سطح کی طرف دیکھتی ہو  
 تو اوں پر عجیب تاثیر ہوتی ہے یعنی ایسی شکلیں دیکھتے ہیں کہ اوں کا حال  
 بیان کرنا اوں کو پسند نہیں ہوتا ہے مگر بعض اوقات چونکہ وہ دیکھتے ہیں بیان  
 کر دیتے ہیں ایک مرتبہ ایک عورت نے ایسی سطح میں ایک جلاز طوفانی ہوا ہوا  
 دیکھا جب دو پوٹ صاحب ایسے تجربے کرتے ہیں تو دیکھنے والوں کو فقط ایک  
 بے قراری ہی سی نہیں ہوتی ہے بلکہ اوں کو ہوش نہیں رہتا کہ اوں کے پاس کیا ہو رہا  
 ان تجربات کا عجیب اثر ہوتا ہے لیکن ایسے تجربات کرنے میں زیادہ احتیاط کرنی چاہیے  
 اس واسطے کہ بعض اوقات تاثیر سخت ہوتی ہے دو پوٹیاں نے اس سے پہلے کہ ان  
 تجربات کے ذریعے سے ہکو زمانہ قریب کے کوٹے میں تھیں تو ان کے دل پر جو اثر ہوا  
 یہ بیان اونکا صحیح ہے۔

پانی ۔ اگر ایک گلاس مین پانی بھر کر رکھا جاوے خصوصاً ایسا پانی جس پر عمل منقائسی کیا ہوا ہو تو اسکے اندر دیکھنے سے صورتیں نظر آتی ہیں \*

مثال ہندوئیم ۔ ایک عورت پر کرٹل کے اندر دیکھنے سے غائب بینی کی حالت وقوع ہو جاتی تھی میجر جلی صاحب نے ایک بوتل مین عمل کیا ہوا پانی بھر دیا اور اس عورت کو اسکے اندر دیکھنے کو گھسا اور اس عورت نے پانی کے اندر ایک مگرچہ دیکھا :

مثال ہندوئیم ۔ اسطرح ایک بوتل مین پانی بھر کر ایک اور عورت سے اسکے اندر دیکھنے کو کہا او سنے اسکے اندر ایک سانپ دیکھا اور خوف کھا کر بوتل کو ہاتھ پھیک دیا :

ان سب تجربات سے ثابت ہوتا ہے کہ مختلف اشیاء کی طرف خصوصاً کرسٹلون اور فلذات کی طرف اور منقائسی پانی کی طرف دیکھنے سے حالت غائب بینی پیدا ہو جاتی ہے مگر غالب ہے کہ عند الامتحان یہ بات ثابت ہوگی کہ اور بہت اشیاء کی طرف دیکھنے سے بھی ایسی ہی تاثیر ہوگی \*

کرسٹلون کے اندر نظر کرنے سے تاثیر کا جو بیان مشہور ہوا ہے تو اکثر لوگ کہتے ہیں کہ یہ امر بالکل فریب مین داخل ہے لیکن اس بات کے کمد بینے سے تشفی نہیں ہو سکتی ممکن ہے کہ بعض دیکھنے والوں نے دھوکا دیا ہو لیکن سب آدمی فریبی ہی نہیں ہو سکتے اگر بعض بیانات لغو معلوم ہوتے ہیں تو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ابھی تحقیقات کامل اس معاملہ مین نہیں ہوئی ہے اور دیکھنے والے بھی اکثر کم عمر ہوتے ہیں اور جان بوجھ کر ایسے نامزدودہ کار ہوتے ہیں کہ شاید اپنے خیالات دیکھنے والوں کی طبیعت مین ڈال دیتے ہیں :  
 شک نہیں ہے کہ بہت کم عمر اور عمر رسیدہ آدمیوں کو کرسٹلون سے اور فقط یہی بات نہیں ہے کہ ان کا بیان صحیح ہے نہ وہ پیدا ہوا ہے قطع نظر اس سے

اوسکے مشاہدات بالکل اون مشاہدات سے مطابق ہیں جو حالت غائب بینی عمل  
 نقیاطیسی میں دیکھے جاتے ہیں اور بہر حال یہ امر ایسا ہے کہ اوسکے باب میں زیادہ  
 تحقیقات کرنی بہم وجود مناسب معلوم ہوتی ہے۔ میں نے ابھی تک یہ ذکر نہیں  
 کیا ہے کہ بعض اوقات کرسٹلون کے اندر ایسے آدمیوں کی صورتیں نظر آتی ہیں  
 جو مدت سے مرے ہوئے نظر آتے ہیں اور نیک اور بد رو حیاتیات کی شکلیں بھی نظر  
 آتی ہیں بلکہ اگر دیکھنے والوں سے کچھ سوالات کیے جاویں تو انکو اوسکے جوابات  
 لکھے ہوئے یا چپے ہوئے نظر آتے ہیں جھکو ایسے تجربے کا خود موقع نہیں ملا ہے اور  
 میری سمجھ میں یہ بات آتی ہے کہ بہت سے بوائے ایسے ہیں کہ جن سے غلطی واقع  
 ہو جاوے لیکن اس امر میں بھی جو کچھ بیانات ہوئے ہیں انکو میں بلا تحقیقات نامعتبر  
 نہیں سمجھتا ہوں اس بات کا ترجمہ بالکل یقین ہے کہ کرسٹلون کی طرف دیکھنے سے  
 غائب بینی کی حالت پیدا ہو جاتی ہے لیکن میری رائے یہ بھی ہے کہ امکاناً حالت مستو  
 بھی کرسٹلون کی طرف دیکھنے سے پیدا ہو سکیگی اور ازاںجا کہ حالت غائب بینی اور مستو  
 کی نسبت بھی ابھی تک بخوبی تحقیقات نہیں ہو چکی ہے اس واسطے میں یہ بات نہیں  
 کہہ سکتا ہوں کہ ان سے بھی عجیب آثار کا پیدا ہونا نامکن ہے لیکن تا وقتیکہ میں  
 اچھی طرح تحقیقات نہ کروں ایسے امور کی نسبت میں بالیقین کچھ نہیں کہہ سکتا ہوں  
 اس ذکر غائب بینی کے ختم کرنے سے پہلے جو کرسٹلون کی طرف دیکھنے کو فریضہ سو  
 پیدا ہوتی ہے میں یہ ذکر نامناسب سمجھتا ہوں کہ مصر میں جو آج کل عرب کے  
 لوگ جادو کرتے ہیں وہ اسی قبیل سے ہے ترکیب یہ ہے کہ یہ ساحر ایک رکے سے  
 سیاہی کے قطرے کی طرف جو بجائے آئینہ جادو کام دیتا ہے اس وقت ہن اور  
 دھونی بھی دیتے ہیں اور کچھ بات سے بھی اوسے عمل کامل نے اس کے قطرے  
 ایک اور صورت کا کرسٹل پرتکرا کرتے ہیں تو اوسکے دل پر جو چیز نظر آتی ہے

دیکھنے سے لڑکون کو ایسے آدمی نظر آتے ہیں جنکو ادھون نے کبھی دیکھا نہیں  
 ہوتا ہے بہت مرتبہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ شرکت خیال کے سبب سے ایسی تشکیل  
 نظر آتی ہیں لیکن اگر غور کیا جاوے تو شرکت خیال کا بھی اس درجہ پر پیدا ہو جانا  
 کچھ غائب بینی کی نسبت کم متعجب اثر نہیں ہے شرکت خیال اور غائب بینی دونوں  
 حالت خواب مقناطیسی میں پیدا ہوتی ہیں اور اگر سب مدارج موافق ہوں تو یہ دونوں  
 آثار خود بخود بھی واقع ہو جاتے ہیں ۛ

## سوٹھوان خط

اب میں خواب منشا طبعی اور اون آثار کا جو خواب کی حالت میں پیدا ہوتے ہیں بیان کرتا ہوں ۛ

خواب منشا طبعی کے پیدا کرنے کے بیان میں

میں اکثر یہ ترکیب کیا کرتا ہوں کہ معمول کو اپنے روبرو مگر متصل بٹھا لیتا ہوں اور خود ذرا اوس سے اونچا بیٹھا ہوں اور اوس کے انگوٹھوں کو اپنے انگوٹھوں سے آہستہ دہاتا ہوں اور اوسکی طرف دیکھتا رہتا ہوں اور اوس سے کہتا ہوں کہ میری طرف دیکھتا رہے جب کچھ اثر ہونے لگتا ہے تو میں اپنے ہاتھوں کو اوسکی پیشانی سے چہرہ اور سینہ کی طرف پیچنے کے رخ حرکت دیتا ہوں اس ترکیب سے کہی پاؤ گئے او کہی آؤ گئے اور کہی ایک میں کچھ کچھ اثر ہونے لگتا ہے ۛ

مثال نور دوم۔ لام پر جسکا ذکر فصل اول میں ہو چکا ہے حالت ہوش میں عمل کا اثر ہو جاتا ہے میں نے اس بات کا امتحان کرنا چاہا کہ اوسپر خواب بھی واقع ہو سکتا ہے کہ نہیں پہلے مرتبہ ۳۵ یا ۳۶ منٹ گے دیکھنے کے بعد اوسکو کچھ نیند آگئی لیکن نیند گہری نہیں آئی یعنی جب کوئی اوس سے بات کرتا تھا تو آسانی سے جاگ جاتا تھا نو مرتبہ میں نے اوسپر عمل کیا تو اس عرصہ میں اوسکو کتر عرصہ میں نیند آ جاتی تھی اور آٹھویں مرتبہ ۴۵ منٹ میں نیند آگئی مجھ کو معلوم ہوا کہ گلی میں جو غلام اس وقت سے اوسکو نیند آنے میں سرچھو رہا تھا میں نے اپنے جی میں یہ خیال نہ رکھا کہ اس غلام کو وہ منہ سے چنانچہ اس ذریعے سے اوسکا نیند آئے ہوں تو اوسکے دل پر جو چھوٹا

ققط آمنت میں نیند آگئی اور بالکل غافل ہو گیا اور جب جاگا تو اس کو اس بات کا  
 کچھ ہوش نہیں رہا کہ نیند میں کیا ہوا تھا جب حالت خواب میں وہ بولتا تھا تو  
 اس کی آواز اصلی آواز سے مختلف تھی اور جب اس سے دریافت کیا گیا تو اس نے  
 کہا کہ آئندہ مجھے اور بھی گہری نیند آوے گی بلکہ میں غائب چیزیں دیکھ سکوں گا لیکن ایک  
 تاریکی سی معلوم ہوتی ہے اور اس تاریکی کے سبب سے میں نہیں دیکھ سکتا ہوں میں  
 اس سے کہا کہ تم آدھے گھنٹے تک سو رہو اتفاقاً جو وقت میں نے اس سے یہ بتا  
 کہ تم آدھے سو وقت ساڑھے چار بجے تھے اور جب وہ جاگا تو پانچ کی آواز گھنٹے پر  
 پڑ رہی تھی اس کے جاگنے سے پہلے میں نے اسے حکم دیا کہ دوسری مرتبہ کل پانچ منٹ  
 سو جانا اس نے اقرار کیا اور جب عمل کیا گیا تو حقیقت میں پانچ منٹ میں سو گیا  
 اس کے بعد اس کو سولہ گنا بہت آسان تھا اور تیرہویں مرتبہ فقط ایک منٹ میں  
 میں نے اس کو سولہ گنا اس تجربہ میں کامل نیند نوین مرتبہ کے عمل تک معمول کو نہیں  
 آئی تھی لیکن اس کے بعد تندرست نیند آسانی سے آتی تھی اور عجیب عجیب آثار نمایاں ہوتے تھے  
 مثال بہت کم ایک اور شخص پر بھی میں نے عمل کیا اس کی عمر ۲۱ سال کی تھی میں نے  
 اس شخص کے ہاتھ میں ایک سکہ دیکر اس کو کہا تھا کہ تم اس کی طرف دیکھتے رہو چنانچہ  
 جب اس نے دیکھا تو اس کے اوپر کچھ اثر ہوا تھا دوسرے دن میں نے اس کو سولہ گنا  
 تو اپنی نظر اور ہاتھوں کی حرکت کے ذریعے سے اس کو بیس منٹ کے عرصہ میں سولہ گنا  
 لیکن نیند بہت گہری اس کو نہیں آئی جس طرح لام پر میں نے نوبت بہ نوبت عمل کیا  
 اس طرح اس نے ہا اور آخر کار دو منٹ کے عرصہ میں اس کو سولہ گنا تھا  
 اس شخص کے  
 کچھ چاہتا تھا سولہ گنا تھا جب وہ جاگتا تھا تو اس کو حالت  
 لکھ۔ اگر میں اس کو خواب کی حالت میں حکم



مثال نسبت و یکم ایک شخص اندھا تھا ایک آنکھ تو اسکی بالکل جاتی رہی تھی اور  
 دوسری میں پانی اتر آیا تھا دوبرس سے اسکی نظر میں اتنا فرق آگیا ہے کہ  
 فقط دن کی روشنی اور رات کی تاریکی میں اسکو کچھ تمیز ہوتی ہے اور کچھ نظر نہیں آتا  
 بالکل اندھا ہے اسکی آنکھ کو اچھی طرح دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ابھی بالکل پانی نہیں  
 اتر رہا ہے اور مجھ کو کچھ امید تھی کہ شاید اسکی نظر میں کچھ ترقی ہو جاوے دو مہینے کے بعد  
 جو میں نے ایک ڈاکٹر صاحب سے لکھا اسکی آنکھ کو دکھایا تو کچھ شفا معلوم ہوئی  
 ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ اسکی آنکھوں کے ڈیپلون کے پردے بسبب کمی نم کے  
 جدا جدا ہو گئے ہیں اس زمانہ میں اسکی آنکھ میں عمل مقناطیسی کے سبب سے اتنا  
 فرق ہو گیا تھا کہ اسکی آنکھ کو بات سے ڈھک کر اگر آفتاب کی روشنی کے سامنے  
 پھرات اٹھایا جاتا تھا تو اسکی پتلی سمت جاتی تھی اس خیال سے کہ دیکھوں تو  
 اندھے آدمی پر عمل مقناطیسی کا کیا اثر ہوتا ہے میں اوسپر متواتر عمل کرتا رہا چنانچہ میرے  
 اوسپر ترکیب معروف سے عمل کرتا رہا ابتدا میں اسکو نیند تو نہ آئی لیکن اور اور  
 آثار پیدا ہوتے رہے بارہویں مرتبے میں اسکو اچھی طرح نیند آگئی اور اس کے  
 اسکو آسانی سے نیند آجاتی تھی اور دو تین منٹ کے عرصے میں آجاتی تھی آ  
 تجربے سے معلوم ہوتا تھا کہ معمول کی نابینائی کے سبب سے عمل کے ہونے میں  
 کچھ ہرج منین ہوتا تھا بلکہ جو آثار اوسپر ہوتے تھے ابتدا ہی سے اور دن کی نسبت  
 اوس پر زیادہ نمایان ہوتے تھے اور تھوڑے عرصے کے بعد مجھ کو معلوم ہوا کہ اسکی  
 کمر کی فقرہ میں ایک خاص اثر اس طرح کا ہوتا تھا کہ جس کے  
 غودگی ہوتی تھی لیکن اچھی طرح نیند دیر میں آتی تھی میں نے  
 حرکت سے دور کر دیا اور بعد اوسکے اوسکا  
 اس شخص پر عمل کرنا شروع کیا تو

ترقی ہوگئی تھی عمل ہونے سے پہلے اوسکی آنکھ خشک اور سرخ تھی لیکن جب  
 عمل ہونا شروع ہوا تو نیند کے آنے سے پہلے ہی اوسکی آنکھ میں نم پیدا ہو گیا اور  
 رنگ ایسا ہو گیا جیسا تندرستی میں ہوتا ہے اس شخص کی ناک میں سے کئی سال  
 ایک سخت مواد نکلا کرتا تھا لیکن جب عمل ہونا شروع ہو گیا تو اس مواد کا نکلنا  
 موقوف ہو گیا اور جو معمولی مواد نکلا کرتا تھا وہ ٹکٹے لگا اور اگرچہ اوسکو نزلہ کی بھی  
 شکایت رہتی تھی تب بھی اوسوقت سے اب تک کبھی پہلا ساموا اوسکی ناک میں  
 سے نہیں نکلا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ مرض اوسکا بالکل رفع ہو گیا اور یہ بات لحاظ  
 کے لائق ہے کہ عمل کرنے کے وقت مجھ کو معلوم بھی نہیں تھا کہ اوسکو اس طرح کا  
 مرض ہے اور معمول کو خیال بھی نہیں تھا کہ عمل تقاطعیسی کے ذریعے سے اس  
 مواد کا نکلنا موقوف ہو جاوے گا وہ کہتا ہے کہ اس مواد کے ٹکٹے سے ایسی تکلیف  
 ہوتی تھی کہ زندگی اوسکو ایک بار ہوگئی تھی اور جب سے اس مواد کا نکلنا موقوف  
 ہو گیا ہے تب سے خوش رہتا ہوں اور یہ شخص میرا نہایت مشکور ہے اور فقط اوسکی  
 آنکھ کے مرض میں ہی یہ فرق نہیں ہوا بلکہ وزبرد و دایا چاق ہوتا جاتا ہے کہ  
 دیکھنے والوں کو اوسکی تندرستی میں ترقی معلوم ہوتی ہے اور اوسکو خود اتنا فائدہ  
 معلوم ہوتا ہے کہ وہ عمل ہونے کے وقت کا نہایت شوق سے منتظر رہتا ہے اور  
 چاہتا ہے کہ وہ وقت جلد آوے جب پندرہ مرتبے اوس پر عمل ہوا تو اوسکی  
 نظر میں ایسی ترقی ہوگئی کہ اوسکو پورا چاند بخوبی نظر آتا تھا اور دو کانوں کے  
 چراغان کی روشنی آگن سکتا تھا یہ بات اوسکو دو سال سے نصیب نہیں ہوئی  
 جب اوسنے ات بیان کی تو مجھ کو امید ہوئی کہ اوسکی نظر میں بخوبی  
 ترقی ہوگی  
 حال میں ترقی روزانہ عمل کرتا رہا ہوں تب سے  
 لیکن یہ ایک ایسا مرض ہے

کر شفا کامل ہونے کے واسطے مدت تک عمل کرنا ضرور ہوگا مین نے مفصل حال اس شخص کی تندرستی پر اثر ہو نیکا اس مقام پر اس واسطے لکھا ہے کہ یہ شخص اندھا تھا اور سب حال کی تفصیل مناسب معلوم ہوئی لیکن عمل مقناطیسی کے طبی آثار کا حال فصل مناسب میں لکھا جاوے گا اور اس فصل میں اس شخص کا حال بطور اشارہ لکھا جاوے گا۔

مثال بست و دوم۔ ایک اور شخص پر ہی مین نے عمل کیا پہلے مرتبہ اسکی انگلیز ذرا بھکنے لگیں لیکن نیند نہیں آئی دوسرے مرتبہ مین جب مین اسکی طرف آھا منٹ تک دیکھتا رہا تو وہ پانچ منٹ تک سوتا رہا بعد اوسکے مین اسکو تین منٹ میں سولا دیتا تھا لیکن چار مرتبہ کے عمل کرنے کے بعد وہ شہر سے اتفاقاً چلا گیا اس شخص کو بھی مین جب تک چاہتا تھا سولا رکھتا تھا ان چاروں آدمیوں کو سولا لام کے عمل مقناطیسی کے ذریعے سے جیسے پہلے کسی نے نہیں سولا یا تھا لام کو البتہ لیوس صاحب فی میرے کہنے سے ایک مرتبہ سولا دیا تھا لیکن لیوس صاحب کے عمل سے ہی اسکو بخوبی نیند نہیں آئی تھی اور اچھی طرح نیند اسکو اول مرتبہ میرے عمل سے ہی آئی تھی مین نے ان مثالوں کو انتخاب کر کے نہیں لکھا ہے بلکہ جو اولین میرے عمل سے اسکو لکھ دیا ہے اگر ان لوگوں پر مین ایک دو مرتبہ عمل کر کے موقوف کر دیتا تو خواب کی حالت کبھی نہ پیدا ہوتی لیکن متصل عبت کرنے سے ایسی حالت پیدا ہو گئی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر عاقل اسکی اور صبر کے ساتھ عمل کرتا رہے تو اکثر آدمیوں کو سولا سکتا۔

مقناطیسی حاصل نہیں ہے بلکہ شاید متوسط سے ہی کم ہے۔

ایسے لوگوں پر عمل کرنا چاہا جن پر یہ پیدا کر

کر فہم سے اثر نہیں ہوا اور

مین نے سوائے اون چار آدمیوں کے جبکا ذکر اوپر بیان کیا گیا پانچ اور آدمیوں پر عمل کیا اور اون مین سے چار پر اچھا اثر ہو گیا پس معلوم ہوا کہ ۹- آدمیوں مین سے آٹھ آدمیوں پر میرے عمل کا اثر ہو گیا یعنی آٹھ آدمیوں کو مین سولاسکا نوین آدمی پر فقط تین مرتبہ عمل کیا گیا تو اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر اور زیادہ اوس پر عمل کیا جاتا تو غالب تھا کہ اوس پہ بھی اثر ہو جاتا ہر حال اتنے تھوڑے سے تجربے سے مین یہ نہیں کہہ سکتا ہوں کہ اوس پر اثر نہ ہوتا ان ۹- آدمیوں مین دو اندھے آدمی تھے۔

اب اس معاملہ کی زیادہ تشریح کرنی ضرور نہیں ہے جو کچھ مین نے بیان کیا ہے اس بات کو ثبوت کے واسطے کافی ہے کہ صبر اور استقلال سے اکثر آدمیوں پر عمل کا اثر ہو سکتا ہے مین نے لیوس صاحب کو دیکھا ہے کہ وہ معمول کے بات بھی نہیں پکڑتے ہیں اور فقط اوسکی طرف نظر کرنے سے سولادیتے ہیں لیکن ان صاحب کے ضبط طبیعت کا بہت ملکہ حاصل ہے اور جہاں تک بجاکو تجربہ ہوا ہے اوس سے بخوبی ثابت ہو گیا ہے کہ شاید ایسا آدمی کوئی نہیں ہے کہ جسکو لیوس صاحب سولانہین سکتے ہیں یہ بات تو ضرور ہے کہ شاید مرتبہ اول مین ہی نہ سولائیز لیکن دو چار مرتبے کے عمل مین ضرور سولا سکتے ہیں ظاہر ہے کہ خلوت مین جلوت کی نسبت عمل کا اثر بہت آسانی سے اور جلدی اور بہتر ہوتا ہے کیونکہ جلوت میں لوگوں کے موجود ہونے سے معمول کی طبیعت پر کچھ ہرج پیدا ہو جاتا ہے۔

لام پر مین سے بھی خواب پیدا کر سکتا ہوں کہ بالکل اوسکے بدن کو متھو بلکہ اوسکا من کہ مین تکو سولایا چاہتا ہوں اگر اوسکے بدن کو تھو اچا کہ "سکتا ہوں ایک مرتبہ وہ ایک جگہ بیٹھا ہوا بلکہ اسکے پیلو کی طرف پانچ فٹ کو

فاسلہ پہ بیٹھا ہوا تھا میں نے اوسکی طرف نظر جا کر ۲۵ پل یعنی قریب نصف منٹ تک دیکھا اوسکو کچھ اطلاع نہیں تھی کہ میں اس نیت سے اوسکی طرف دیکھ رہا ہوں کہ اوسکو نیند آجاوے ۲۵ پل کے عرصہ میں اوسکی آنکھیں بند ہو گئیں اور بالکل غافل ہو کر سو گیا میں نے اوسکو کہا کہ ایک گھنٹہ تک سو رہو اور جب وہ ایک گھنٹہ کے بعد جاگا تو اسے شکایت کی کہ آپ نے مجھ سے کہا بھی نہیں کہ ہم تم کو سولانا چاہتے ہیں یہ اثر دیکھ کر میں چاہتا تھا کہ فاسلہ سے عمل کرنے کا زیادہ امتحان کروں لیکن اتفاق سے یہ شخص زیادہ بیمار ہو گیا اوسکو کثرت مطالعہ کے سبب سوسینہ کا مرض پیدا ہو گیا تھا اور وہ اپنے مکان سے باہر نہ نکل سکا جب وہ اچھا ہو گیا تو اس پر ایسی اچھی تاثیر ہوئی موقوف ہو گئی اوسکے بعد محکو فقط دو بار اس پر اس طرح عمل کرنے کا موقع ملا ایک مرتبہ تو عمل بخوبی ہو گیا اور دوسرے مرتبے میں نے آدمی میل کے فاسلے سے اس پر عمل کرنا چاہا لیکن کچھ بات ایسی ہو گئی کہ طبیعت میری جم نہ سکی لیکن جب وہ مجھے اس وقت کے بعد ایک جگہ ملا تو اس نے اس وقت کا پتا دیا اور کہا کہ اس وقت میری طبیعت بے اختیار سوسے کو چاہتی تھی اور عمل کے اور بھی سب آثار معلوم ہوتے تھے محکو افسوس ہے کہ محکو پھر کبھی اس پر فاسلے سے عمل کرنے کا امتحان کا موقع نہیں ملا اس واسطے کہ جب وہ اچھا ہو گیا تو اس پر ایسے نمایان آثار نہیں واقع ہوتے تھے لیکن تاہم اوسکو نیند بخوبی آجاتی تھی ۵

خواب کی حالت میں تلقین کی تاثیر کا بیان

جیسے آئمہ میں نے اوپر بیان کیے کہ حالت بیداری میں دواۓ آثار حالت خواب میں بھی تلقین سے پیدا ہوتی ہے۔  
مثال بستر و سونم۔ جب لام۔

چاہتا تھا وہ اگر جاتا تھا میں نے اس طرح کے تجربے بہت مرتبہ نہیں کیے لیکن  
فقط اپنی تشفی کر لی کہ جس طرح تلقین کی تاثیر اوس پر حالت بیداری میں ہوتی تھی  
وہیسی ہی تاثیر حالت خواب میں بھی ہو جاتی تھی یہ بات بھی مجھے حاصل تھی کہ جتنی  
دیر تک میں حکم دیتا تھا اتنی دیر تک وہ سوتا تھا +

مثال بستر و چارم میرے روبرو لیڈس صاحب فی ایک شخص پر عمل کیا جو لیڈس صاحب  
کہتے تھے وہ شخص وہی کرتا تھا کہ وہ مچھلی کا شکار کرنے لگتا تھا کہ وہ بندوق لگا کر  
لگتا تھا کہ وہ اپنے تئیں سمجھ لیتا تھا کہ میں فوج کا جنرل ہوں کہ وہی درس دینا  
شروع کرتا تھا کہ وہی ہوتا تھا کہ چھڑی کو بندوق سمجھ لیتا تھا کہ وہی  
کرسی کو کوئی درندہ حیوان سمجھ لیتا تھا کہ وہی اوسکو آندھنی چلاتی ہوئی  
نظر آتی تھی اور معلوم ہوتی تھی کہ وہی وہ رعد کی آواز سنتا تھا کہ وہی سمجھ لیتا تھا کہ  
میں بارش سے ہیگ گیا ہوں یا پانی سے اگر گیا ہوں کہ وہی دریا میں تیرنے لگتا تھا  
کہ وہی پانی کو دودھ یا شراب سمجھ لیتا تھا اور جب پانی کو شراب سمجھ کر پیتا تھا تو ایسا  
مدھوش ہو جاتا تھا کہ جب تک کوئی آدمی اوسکو سہارا نہ دے تب تک کھڑا نہیں رہ سکتا تھا  
اس شخص کو ایسا نشہ حقیقت میں ہو گیا کہ لیڈس صاحب فی پاؤں گھسنے تک محنت کر کے  
اوسکا نشہ دوز کیا اس شخص پر ایک طور کا عجیب اثر ہوتا تھا کہ جو اثر ایک مرتبہ  
ہو گیا وہ دیر تک قائم رہتا تھا چنانچہ اگر ایک بات کی تلقین اوسکو ہوئی ہو تو  
دوسری تلقین کا اثر فوراً نہیں ہو جاتا تھا مثلاً اگر وہ سوتا ہو اور اوسکو بھیایا جاوے  
کہ اب جاگ جاوے گا تو نہیں جاگتا تھا الا اوس صورت میں کہ جب اوس سے  
اقرار لے لیا کہ اب جاگ جاوے گا تو ایک مرتبہ بڑے جلسہ میں ان

ہے تب تک ہی اوس سے

تلقین کا اثر رہے مگر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جو کچھ حکم حالت خواب میں دیا جاوے  
اوسکا اثر جاگنے کے بعد حالت بیداری میں رہتا ہے ۛ

مثال بست و پنجم لام پہ میں یہ اثر کر سکتا تھا کہ جب حالت خواب میں اوسکو  
کہا کہ فلانی بات یاد رکھنا اور فلانی بھول جانا تو ایسا ہی ہوتا تھا جب وہ سوتا  
ہوتا تھا تو میں اوسکو کہہ دیتا تھا کہ مرتبہ آمینہ تم اتنی دیر میں سو جانا  
چنانچہ اس اختیار کے ذریعے سے یہ نوبت پہنچ گئی تھی کہ میں اوسکو دوست  
بھی کم عرصہ میں سولا دیتا تھا میں یہ بھی اثر کر سکتا تھا کہ جسوقت وہ خواب سے  
جاگے تو اوسکی طبیعت پر ایک خاص اثر معلوم ہو چکے معلوم ہوا کہ لام اکثر سست  
رہتا ہے اوس زمانے میں وہ کچھ پیار تھا مگر مجھکو اوسکی بیماری کا حال معلوم نہیں تھا  
جب وہ سوتا ہوتا تھا تو میں اوس سے کہتا تھا کہ جب تم جاگو گے اوسوقت ٹوٹ کر  
چنانچہ ایسا ہی ہوتا تھا جب میں یہ حکم دینا بھول جاتا تھا تو وہ ادا میں ہی رہتا تھا  
میں نے ہمیشہ یہ بات دیکھی ہے کہ جب خواب مقناطیسی سے معمول جاگتا ہے  
تو اوسکی طبیعت چاق ہوتی ہے ۛ

میں نے اس قسم کے تجربات خود بہت نہیں کیے ہیں اسواسطے کہ مجھے یقین تھا  
کہ عمل مقناطیسی کا یہ اثر ہوتا ہے کہ حالت عمل میں معمول پر ایسی تاثیر ہو جاتی ہے  
کہ بیداری کی حالت میں اوس پر اثر رہتا ہے اور اوسکے حواس اور افعال  
اوس تاثیر کے مطابق ہوتے ہیں فی الحقیقت یہ اثر روزمرہ ہوتا ہے میں زیادہ  
تشریح اس امر کی نہیں کروں گا کیونکہ عرصہ کم ہے اور اثر کار کا بھی طال  
لگتا ہے ۛ

عمل مقناطیسی پر کثرت

میں حصہ اول میں لکھ

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معمول کے سر کے چومنے سے کچھ آثار بھی ظاہر نہیں ہوتے ہیں اور بعض معمول ایسے ہیں کہ عامل اونکے سر کے بلکہ جسم کے اور کسی مقام کو چھو کر تو جیسی عامل کی مرضی ہوگی ویسا ہی اثر ظاہر ہو جاتا ہے لیکن اسکے ظہور کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر عامل کی مرضی ناگفتہ ہوتی ہے تو عامل کے ساتھ معمول کو شکست خیال ہوتی ہے اور جب عامل اپنی خواہش بیان کر دے تو تلقین کا اثر ہو جاتا ہے جب ان بواعت سے آثار کا ظہور ہو تو تو اعد علم قیادہ کا ثبوت اونسے حاصل نہیں ہوتا لیکن ایک صورت ایسی بھی ضرور ہے کہ اون میں آثار کا ظہور فقط اس سبب سے ہوتا ہے کہ سر کے کسی مقام کے چھونے سے دماغ کے کسی خاص مقام کا فعل ظاہر ہوتا ہے مثلاً بستر و شتم میں نے ایک شخص کو عمل تقاطعی کے ذریعے سے پانچ منٹ کو عرصہ میں سولا دیا جب وہ سو گیا تو جو مقام اونکے سر کا چھو ا جاتا تھا ایک خاطر اثر مطابق مسائل علم قیادہ کے نمایاں ہوتا تھا اس شخص کو علم قیادہ میں کچھ بھی دخل نہیں تھا اور اوسکو کچھ بھی واقفیت نہیں تھی کہ سر کے کونسے مقام کو چھونے سے کونسا اثر پیدا ہو گا لیکن اگر اوسکو کچھ تھوڑی سی واقفیت ہوتی ہی تو ان آثار کا ظہور ایسی سرعت سے ہوتا تھا کہ وہ دانستہ اونکو نمایاں نہیں کر سکتا تھا فیاضی اور نقل اور لڑائی اور پوشیدگی اور طمع اور خود بینی اور اشتیاق تعریف اور پارسائی اور اختلاط اور محبت اولاد اور راگ کے مقام جب بہت جلد جلد چھوئے گئے تو برابر آثار مطابق ظاہر ہو گئے اور یہ آثار ایسے نمایاں ہوتے تھے کہ جنکی محکومت توقع نہیں تھی اور یہ سے کہ میں جانتا ہی نہیں تھا کہ کیا اثر نمایاں ہو گا جب فیاضی کا متہ سے فوراً محکومت قابل رحم سمجھ کر اپنی جیب میں سے سب سے نکالا

۱۰۰۰ اسکے جسم سے چھو رہا تو اسنے اپنے

نی کا ظہور ہمیشہ ویسا ہی ہے



کہ جسکو محتاج سمجھیں اوسکو دینا چاہیے۔ جب احتیاط کا مقام چھو اتواوسکے چہرے پر  
 آثار خوف نہایت صفائی کے ساتھ عیان ہوئے وہ کہنے لگا کہ ایک غار عمیق میں  
 سانسے ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ میں اوس میں گر جاؤں گا جب راگ کے مقام کو  
 چھو اتو وہ فوراً گانے لگا۔ جب نقل کے مقام کو چھو اتو وہ فقط ہر آواز کی ہی جو  
 وہ سنتا تھا نقل نہیں کرنے لگا بلکہ ہر چند اوسکی آنکھیں بند تھیں جو کوئی آدمی  
 چہرے سے یا انگہ سے یا ہاتھوں سے حرکت کرتا تھا اوسکی ویسی ہی نقل کرتا تھا  
 بہت تشریح کرنی کچھ ضرور نہیں ہے یہ بات کہنی کافی ہے کہ جو جو مقام اوسکے  
 سر کا چھو اجاتا تھا اوس کے مطابق فوراً آثار نمایاں ہوتے تھے زیادہ ہمت  
 کرنے کے واسطے میں نے دو مقامات ایک ہی وقت میں چھوئے تو اوسکا  
 اثر یہ ہوا کہ دو آثار متفق نمایاں ہوئے مثلاً جب میں نے فیاضی اور طمع کے  
 مقامات دونوں ایک دفعہ چھوئے تو اوسنے اپنی جیب میں روپیہ نکالنے کو  
 ہات ڈالے لیکن بجائے اسکے کہ مجھے روپیہ دیدے مجھے نصیحت کرنے لگا کہ مالگنا  
 نہایت عیب ہے اور روپیہ دینا سب سے بڑے طور کی خیرات ہے جب پارسائی  
 کے مقام کو تنہا چھو اتواوسنے بہت صدق کے ساتھ ناز خوانی شروع کی لیکن  
 جب میں نے پارسائی اور خود بینی کے مقامات کو ایک ہی وقت میں چھو اتواوسنے  
 کھڑا ہو کر کہن شروع کیا کہ یا خدا تعالیٰ میں تیری مہربانی کا بہت مشکور ہوں  
 کہ تو نے مجھے اور آدمیوں سے اتنا اعلیٰ پیدا کیا ہے اور علم فقہ اور دین ہے  
 زیادہ مجھے بخشا ہے یہ وہ دونوں متفق آثار کا طور اتفاقہ ہے۔ پہلے پارسائی  
 کے مقام کو چھو اتھا تو اوسوقت علامات پارسائی کا  
 ہنوز اوس مقام کا فعل موقوف نہیں ہوا تھا۔  
 اثر پیدا ہوا جو اوپر بیان کیا ہے۔

مقام کے چھوٹے کا تھا اور غلطی سے اور مقام چھوٹا گیا یا بات پھسل کر اور مقام پر لگ گیا تو وہ اثر نہیں ہوتا تھا جسکے پیدا کرنے کا میرا ارادہ ہوتا تھا بلکہ اس مقام کے مطابق اثر ہوتا تھا جو حقیقت میں چھوٹا جاتا تھا اشتہا کے مقام میں مجھوٹے جگہ میں نین جدا جدا مقام معلوم ہوئے ایک مقام میں اشتہا و طعام کا ظور ہوتا تھا دوسرے میں پانی کی پینے کی اشتہا اور تیسرے مقام میں سونگھنے کی خواہش معلوم ہوتی تھی یہ تینوں مقام اتنی سی جگہ میں تھی جتنی جگہ میں ایک اٹھتی آجاوے اور اکثر آدمیوں کو جو علم قیافہ میں دستگاہ رکھتے تھے تب تک ان مقامات کی تفریق معلوم ہی نہیں تھی پس معلوم ہوا کہ معمول کو تو واقفیت اور مقامات کی درجہ بندی نہیں تھی تو یہ جتنے آثار ہوتے تھے فقط اور مقامات کے چھوٹے سونمایاں ہوتے تھے اور ایک بات اور بھی تھی کہ خواہ میں معمول کو کچھ ہی کمون میرے کئے کا کچھ اثر نہیں ہوتا تھا فقط یہ بات ہوتی تھی کہ جس مقام کو میں چھوٹا تھا اس کے مطابق اثر ہوتا تھا اس سے صاف ثابت ہے کہ شرکت خیال یا تلقین کا اثر معمول پر نہیں ہوتا تھا بلکہ فقط خاص مقامات کے چھوٹے کے سبب سے اثر مطابق پیدا ہوتا تھا۔ سوائے اس شخص کے میں نے تین آدمیوں پر اور بھی ایسے تجربے کیے کہ وہ تینوں علم قیافہ سے بالکل ناواقف تھے اور ایک انہیں سے ایک لڑکی دس بارہ برس کی تھی اور ادنیٰ فرقے میں سے تھی بلکہ نہایت بیوقوف تھی جب ان معمولوں پر عمل کیا گیا تو بعض آثار نمایاں ہوتے تھے اور بعض نہیں ہوتے ان سب تجربات میں ثابت ہو گیا کہ شرکت خیال یا تلقین کا کچھ بھی دخل نہیں تھا اب مثال بیان کرتا ہوں جس کا تجربہ مجھ کو حال میں ہوا ہے

مثال ۱۔ نے عمل کیا گیا تھا لیکن چار برس قبل منٹ کو عرصہ میں ہوا

اس شخص پر سب آثار ایسے جلد نایان ہوتے تھے کہ ایدہر کسی مقام کو چھو انہیں  
 اوہ ہر اثر نایان ہوا نہیں چنانچہ جب فیاضی کا اثر ہو رہا تھا اور مین نے طبع کا  
 چھو یا تو اس نے فوراً میرا گریبان پکڑ لیا اور کہا کہ جو کچھ مین نے دیا ہے واپس لے  
 اگر لڑائی کا مقام چھو تو ہنوز اس مقام سے ہاتھ اٹھایا ہی نہیں تھا کہ اس نے  
 ایک منگھجے مارا جب فیاضی اور طبع کے مقامات کو دونوں ایک دفعہ چھو تو اس نے  
 اپنی جیب مین سے روپیہ نکالا لیکن جب مین نے روپیہ لینا چاہا تو اس نے اپنا ہاتھ  
 کھینچ لیا اور کہا کہ تم سے زیادہ مجھے خود ضرورت ہے غرضکہ اگر کوئی خاص اثر ہوتا رہا ہو  
 تو اگر اتفاقاً میرا ہاتھ کسی اور مقام پر لگ جاتا تھا یا نقطہ سیرا کپڑا ہی اور کسی اور مقام  
 لگ جاتا تھا تو اثر سابق موقوف ہو کر دوسرا اثر فوراً نایان ہوتا تھا جب پارسائی کا  
 اثر ہو رہا تھا اس وقت اگر خود مینی کا مقام چھو گیا تو وہ فوراً کھڑا ہو جاتا تھا اگر لڑائی کا  
 مقام چھو گیا جو کوئی اس کے قریب ہو اس کو متکا مار پٹھتا تھا غرضکہ میرے چھونے سے  
 اس پر ایسا ہی اثر ہو جاتا تھا کہ جیسے کسی ستارے کے پردوں کو علیحدہ علیحدہ چھونے سے  
 اور تار پر زخمہ لگانے سے فوراً مختلف آواز پیدا ہوتی ہے میری تلقین کا کچھ ہی اثر  
 اس پر نہیں تھا اور معمول اس وقت خواب مقناطیسی مین غافل سوتا تھا ان آثار  
 کے پیدا ہونے کی اور کوئی وجہ سوائے اسکے معلوم نہیں ہوتی کہ خاص مقامات  
 سر کے چھونے سے خاص آثار پیدا ہو جاتے ہیں لیکن بعض بعض آثار عجیب پیدا ہو  
 تے مثلاً جب مین ہنسی کا مقام چھوتا تھا تو سر کے اس مقام کے چھونے سے وہ  
 ہنسنے لگتا تھا اور علاوہ اسکے جب مین اس کے لبوں کے  
 وہ شدت سے ہنستا تھا اگر اس وقت مین اس کے وسط  
 فوراً موقوف ہو جاتی تھی اور اس کے  
 ایک صاحب نے مجھے کہ

یہ شخص ناسچنے لگے گا مگر اتفاق سے مین اوس مقام کو نہ چھو سکا جو چھونا چاہیے تھا اور مقام چھو اگیا نتیجہ یہ ہوا کہ اوسے بہت خفا ہو کر ایک لڑائی لیکن میری خوش نصیبی سے وہ مجھے نہ لگی ایک میز کو لگی جب مین نے اوسے پل تک اوسکی پستان چپٹ اپنی اوٹلی رکھی تو وہ بیٹھ گیا اور ایسی نوبت اوسکی ہو گئی کہ گویا اوسکو غش آگیا تھا لیکن اس بات کو دیکھ کر مین نے اوسکے سر کی خود بینی اور مضبوطی کے مقام کو جب چھو اتوا ٹھہ بیٹھا اور مقابل ہو گیا مجھ کو خوب یقین ہے کہ اگر اوسکے دل پر مین چنہ پل تک ہات رکھتا تو اوسکو غش آ جاتا بلکہ مین یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اگر کچھ زیادہ عرصہ تک اوسکے دل پر ہات رکھا جاتا تو وہ مر جاتا یہ آثار جو بعض بعض مقامات جسم کے چھونے سے پیدا ہوتے ہیں بیشک اس واسطے پیدا ہوتے ہیں کہ ہم اور دماغ مین بذریعہ رگون کے ربط ہے۔

مثال بست و ہتھم ایک لڑکی کی زبان مین لگنت تھی مین نے اوسکو دمنٹ مین سولادیا اور جب اوسکے سر کے مختلف مقامات کو چھو اتو موافق مسائل علم تیا مختلف آثار پیدا ہوئے اوسکی لگنت اوسوقت کم ہو گئی اس لڑکی مین ایک خاص بات یہ معلوم ہوئی کہ جب مین نے اوسکی کمر کے تیسرے اور چوتھے فقرے کو چھو اتو وہ بالکل بدھوش ہو گیا اور ایسا ہنٹہ اوسکو معلوم ہوا کہ کھڑا نہ رہ سکا۔

یہ مثالیں جتنی مین نے لکھیں مین میرے نزدیک کافی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ کیفیت ایسی ضرور ہے جو عامل کے جسم مین سے حکم معمول کے جسم پر تاثیر کرتی ہے بعض معمول تے ہیں کہ اونسکے بدن کو چھونے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے اشارہ کرنے سے سب آثار پیدا ہو جاتے ہیں لیکن اگر بدن فقط دور

یہ آثار جیسے بیان کیے گئے

تھوڑے عرصے میں نمایان ہو جاتے ہیں چنانچہ اوپر جو بیان کیا گیا کہ ایک معمول کے دل پر بات رکھنے سے غش کی نوبت اوسکو پہنچ گئی یہ کیا اس بات کا ثبوت نہیں ہے کہ اگر کوئی یہ کہے کہ بعض معمولوں پر کیوں اس قسم کا اثر ہوتا ہے اور بعض معمولوں پر کیوں نہیں ہوتا تو میں یہ جواب دیتا ہوں کہ میں کوئی بات بنانا نہیں بلکہ جیسا مجھ کو تجربہ ہوا ہے ویسا بیان کر دیا ہے لیکن وجہ اثر کے نہ ہونے کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ آثار ایک خاص حالت متقاضی میں پیدا ہوتے ہیں اور جن پر یہ آثار نمایان نہیں ہوتے اُنکو وہ خاص حالت متقاضی اوسوقت حاصل نہیں ہوتی جو بہ وجہ یہ بات معلوم ہوتی ہو کہ یہ حالت ایسی گہری نہیں ہوتی جیسی شرکت خیال اور غائب بینی کے پیدا ہونے کے واسطے ضرور ہے لیکن ابھی تک ہلکویہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ یہ خاص حالت جب ہم چاہیں پیدا کر لیں بعض معمولوں پر تو ایسی حالت آسانی سے واقع ہو جاتی ہے کہ جس میں غائب بینی اور شرکت خیال نمایان ہووے اور بعض پر فقہ ایسی ہی حالت نمایان ہوتی ہے کہ اوس میں سر کے مقامات یا جسم کے اور مقامات کے چھونے سے ایسے آثار پیدا ہوتے ہیں جو علم قیافہ کے مسائل سے متعلق ہیں :

اب میں غائب بینی کا حال جو بذریعہ

شرکت خیال حالت خواب متقاضی میں

واقع ہوتی ہے بیان کرتا ہوں :

بہی کا خیال دریا  
بہی صحت اور  
بہی ہوا

غائب بینی کا اثر کئی طور پر نمایان ہوتا ہے ایک یہ کہ  
کر لیتا ہے دوسرے یہ کہ جو لوگ معمول کے ساتھ  
غیر صحت کا حال بنا دیتا ہے اور  
ہوتی ہے جن معمولوں

نہیں ہونی ہے لیکن میں نے اس اثر کو اور عالموں کو پیدا کرتے دیکھا ہے یہ اثر  
یا تو اکیلا نمایاں ہوتا ہے یا غائب بینی بلا واسطہ کے ساتھ متفق ہو کر نمایاں  
ہوتا ہے الف کو جسکا ذکر میں نے فصل اول میں کیا ہے یہ دونوں قوتیں بخوبی  
حاصل ہیں اور خصوصاً اوسکو شرکت خیال کے ذریعے سے غائب بینی کی قوت بخوبی  
حاصل ہے جو لوگ اوسکے ساتھ ہم ربط ہوتے ہیں اونکی طبیعت کا حال بیان کر دیتا  
خواہ وہ آدمی موجود ہوں خواہ اونکی کوئی چیز مثل دتخط یا بالون کے اوسکے ہاتھ میں  
رکھی جاوے میں نے کئی بار اوسپر تحریر ہوتے دیکھا ہے چند تیشیلین آجگہ لکھتا ہوں  
مثال بہت و نہم۔ ہنوز میں نے عامل کو دیکھا ہی نہیں تھا کہ میں نے ایک عورت کی تحریر  
اوسکے پاس بھیجی اور فقط یہ کہہ بھیجا کہ جو کچہ الف کہے مجھے اوس سے اطلاع دیجیے گا  
میں نے یہ بھی نہیں لکھا تھا کہ یہ تحریر کسی عورت کی ہے اور بلکہ وہ تحریر ایسی زبردستی  
کہ عامل کو بھی یہ خیال ہوا تھا کہ کسی مرد کی ہے جسوقت الف سو گیا اور وہ تحریر  
اوسکے ہاتھ میں آئی تو اوسنے تھوڑی دیر بعد کہا کہ مجھے ایک عورت نظر آتی ہے  
اوسکا قد ذرا پست ہے اور رنگ ذرا سافلا ہے اور چہرہ زرد ہے اور وہ عورت نے  
نظر آتی ہے بعد اوسکے الف نے اوس عورت کا مکان اور وہ کمرہ جس میں وہ بیٹھی  
تھا نام شروع کیا اور جو کچہ سامان اوس مکان میں تھا صحیح صحیح بتایا اوسنے کہا کہ عورت  
تذکرہ ایک پوار کے پاس میز کے پاس بیٹھی ہے اور ایک خط لکھ رہی ہے اور  
میز پر بہت سی شیشے کی چیزیں بہت خوبصورت رکھی ہیں کہ ایسی میں نے کبھی نہیں  
دیکھی ہیں بعد  
تط اوس عورت کو ہی معلوم نہیں جو کچہ علاج اوس عورت کا  
کہا کہ یہ عورت سمندر کے پار بھی گئی تھی  
نی پیا کرتی تھی یہی کہتا

کہ جو پانی وہ پیا کرتی تھی اوسکا مزہ کچھ عجیب تھا لیکن اوسنے اوس عورت کو فائدہ  
 کیا تھا حقیقت میں یہ عورت ملک جرمنی میں گئی تھی اور وہاں پانی فر اوسے فائدہ کیا تھا  
 اور پانی بھی وہ ہمیشہ صبح کے وقت پیا کرتی تھی اور زیادہ تشریح کرنے کی ضرورت نہیں  
 یہ بات کہنی کافی ہے کہ اوس وقت تک عامل کو اوس عورت سے واقفیت نہیں تھی  
 اور جو باتیں الف نے بیان کیں اوسکی اطلاع حال کو کچھ بھی نہیں تھی بلکہ عامل یہ بھی  
 نہیں جانتا تھا کہ وہ تحریر کسی عورت کی تھی یہاں تک کہ جب الف نے عورت کا حال  
 بیان کرنا شروع کیا تو عامل کو یقین ہوا کہ حمل غلطی کرتا ہے تا وقتیکہ الف نے  
 اصرار کیا کہ ضروریہ تحریر عورت کی ہے میں نے اوس عامل کی طرف سے اپنی درخواست کا  
 جواب مشعر تفصیل مندرجہ صدر واپسی ڈاک پایا اور جب یہ جواب مجھے ملا تو مجھے یقین ہوا  
 کہ الف نے ضرور اوس عورت کو غائب مین کے سبب سے دیکھا تھا چند ماہ بعد  
 اوس عورت کو لیکر الف کے دیکھے ہو گیا الف نے کہی اوسکا نام نہیں سنا تھا اور  
 میں اور وہ عورت گئی تو دونوں بالکل بیگانہ تھے جب الف سو گیا تو عامل نے  
 اوسے کہا کہ اس عورت کا ہات اپنے ہات میں پکڑ لو جب اوسنے ہات پکڑ لیا تو الف  
 نے کہا کہ تم وہی عورت ہو جسکو میں دیکھے گیا تھا عامل نے کہا کہ اوس عورت الف نے  
 کہا کہ کیا تمہیں یا نہیں مری عورت جو ایک میٹر کے پاس بیٹھی تھی اور اوس میٹر پر  
 شیشے کی چیریں رکھی ہوئی تھیں اب الف نے کہا کہ یہ عورت پھر مندر کے پار صبح کے  
 پانی پینے کے واسطے گئی تھی اور اب اوسکی بیماری میں صحت ہے لیکن سچ کے  
 دنوں میں بیماری زیادہ ہو گئی تھی اور ڈاکٹر صاحب نے پانی پینے کی چیز اوسکی  
 سلت میں ڈالی تھی جس سے اوسکو بہت تکلیف ہوئی  
 نے کاسٹک اوسکے گلے میں ڈالا تھا

سب کو الف نے مفصل بیان کیا اور جو باتیں پہلی دفعہ ثبانی تھیں وہ ثبانی شروع  
 کیں عامل اون میں سے بہت باتیں بھول گیا تھا لیکن اس وقت جو اس نے  
 بطور یادداشت لکھ لیا تھا جب اس یادداشت کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ الف کا  
 بیان صحیح ہے جب کہی الف پہلی بات کوئی بھول جاتا تھا تو وہ کہتا تھا کہ ٹھہر  
 میں اپنی کتاب میں دیکھ لوں اور اس نے اپنے دائیں ہاتھ کو گھنی سے پیچھے کتاب  
 بنا رکھا تھا جس وقت وہ سوتا ہوتا تھا اپنے ہاتھ پر کچھ خیالی نشان بطور یادداشت  
 کر لیا کرتا تھا اس کتاب کی مدد سے اس نے شہراؤن برا کا حال جو اس نے کہی  
 پہلے عمل کے وقت دیکھا تھا بیان کیا گلی اور کوچہ اور باغ اور مکانات سب بیان  
 جب وہ اس سیر میں مصروف تھا تو اس سے پہلے ایک بات یاد آگئی جو اس نے  
 پہلے اپنے عامل سے نہیں کہی تھی اور بقول اس کے اس واسطے نہیں کہی تھی کہ  
 اس کو کچھ خوف ہو گیا تھا عامل نے حیران ہو کر پوچھا کہ وہ کیا بات تھی اس نے کہا  
 کہ جب میں فلاں مکان کی طرف (حالت عمل میں) جاتا تھا تو کسی سبب سے میں ایک  
 اور مکان میں چلا گیا تھا اس مکان میں میں نے ایک عورت دیکھی تھی کہ وہ ایک  
 نئی وضع کی پوشاک پہنے ہوئے تھی اور پوشاک بھی مختلف تھی جب میں نے اُس  
 عورت کو دیکھا تو میرے جی میں ایسا خیال آیا کہ اس عورت کو لوگوں کے سر  
 کاٹنے کا شوق ہے اور مجھے یہ خیال ہو گیا کہ ایسا نہو کہ میں میرا ہی سر کاٹ ڈالتا  
 اس واسطے میں بہت جلد اس مکان سے نکل کر جان جاتا تھا وہاں چلا گیا میں  
 اس مشاہدہ کو اس واسطے کرتا ہوں کہ میری سمجھ میں وہ مشاہدہ کچھ خواہ  
 نہیں تھا کہ اس کو بسبب شرکت خیال کے کوئی واقعہ گزشتہ ہفتہ واقع  
 ہوا تھا

الان کر وں اور الف



کہ اگر عامل مجھے اوس مکان میں پہنچا دے تو جو آپ دریافت کرینگے میں بتاؤں گا  
چنانچہ عامل نے کچھ ترکیب سے الفؔ کو حالت سیاحی میں داخل کر دیا الفؔ  
اسطور سے دل ہی دل میں بہت فاصلے تک چلا جاتا ہے لیکن اتنی بات ضرور  
ہوتی ہے کہ اگر اوسکی اونگلیوں کے سروں سے مونہ لگا کر کچھ بات کہی جاوے  
تو وہ سنتا ہے ورنہ کوئی آواز نہیں سنتا ہے جب وہ اوس مکان میں پہنچ گیا  
تو اس نے بیان کیا کہ میں ایک کمرے میں ہوں کہ اوسکی دیواریں تہر کی ہیں اور  
اوس کمرے کی دیواروں پر کچھ پردے لٹکتے ہیں اور اون پر دون پر حیوانات کی  
تصویریں کینچی ہوئی ہیں وہ عورت ایک پلنگ پر ایک نئی وضع کی مگر مکلف پوشاک  
پہنے ہوئے بیٹھی ہے اوسکا گریبان اوسکے گلے پر کھڑا ہوا ہے اور ایک ٹوپی  
ایسی پہنے ہوئے ہے کہ پیشانی کی وسط تک ایک ٹوک اوسکی جبکی ہوئی ہے اور  
کچھ موڑ کر اوسکی دونوں بنا گوش پر پڑی ہوئی ہے یہ عورت امیر ہے اور ایک  
بچے کو لیے ہوئے رو رہی ہے اوسکے اور اوسکے شوہر میں اتفاق نہیں ہے  
اوسکے مذہب کے عقائد میں فرق ہے میری سمجھ میں یہ بات ہے کہ یہ عورت یہاں  
قید ہے جب الفؔ سے اور حال دریافت کیا گیا تو اس نے کہا کہ میں دیکھتا ہوں  
کہ اوس بچے کو ایک ٹوکے میں رکھ کر ایک درتچے سے لٹکاتے ہیں اور وہی  
عورت یا شاید کوئی اور عورت اوسی ٹوکے میں لٹکتی ہے جب وہ بچہ پہنچ گئی  
تو وہاں سے ایک گاڈی میں سوار ہو کر چلی گئی اب میں دیکھتا ہوں کہ وہ عورت  
ایک اور مکان میں قید رکھی گئی ہے اوس مکان کے گ  
میں اون درختوں سے آگے کچھ نہیں دیکھ سکتا ہوں  
الفؔ نے ایک گھوڑے پر سوار دیکھا اور  
اس نے بتایا کہ کچھ لوگوں کو جو

دریافت کیا کہ میری سنے اپنے تین کسو اسطے حوالے کر دیا تو الف نے کہا کہ تم نہیں سمجھتے کہ اوسنے اون لوگوں کو اپنا جانب دار سمجھا تھا لیکن حقیقت میں وہ اوسکے دشمن تھے مجھ کو کچھ خیال ہوا کہ الف نے میری ملکہ اسکا ملندہ کو شاید دیکھا ہے میں نے اوس سے اور وہی باتیں دریافت کرنی چاہیں الف نے کہا کہ جن لوگوں کو اس عورت نے اپنے تین حوالہ کر دیا تھا اونھوں نے اوسکو قید کر لیا جب میں الف سے پوچھا کہ یہ عورت مری کس طرح تھی تو اوس نے کہا کہ اب میں تمک گیا ہوں اسوقت زمین تباہ ہون لیکن کل صبح کو تباہ و بگاڑ دوسرے دن جب ویسی ہی حالت الف پر واقع ہوئی اور میں نے دریافت کیا تو اوس نے اپنی گردن پر ہاتھ پھیر کر کہا کہ اسطرح مری ہے اور ذرا مسکرا کر کہا کہ وہ جو او لوگوں کے سر کٹاٹنے چاہتی تھی تو لوگوں نے اوسکا ہی سر کاٹ دیا تاکہ دیکھیں کہ اوسکو سر کاٹنا کیسا معلوم ہوتا ہے جب اوسنے پہلے اوس عورت کو دیکھا تھا تو الف نے جسے کہہ دیا تھا کہ وہ ڈھکی ہوئی یعنی مری ہوئی ہے حصہ اول میں میں لکھ چکا ہوں کہ مردہ آدمیوں کو الف ڈھکا ہوا بتایا کرتا ہے الف نے کہا کہ اب وہ بڑا کرا ایسا نہیں ہے جیسا میں نے اوسے بیان کیا ہے بلکہ دیوارین بیچ میں بن گئی ہیں اور اب ایک کے کئی کمرے ہو گئے ہیں اب اوس کمرے کی صورت بالکل بدل گئی ہے میں اوسکا حال اسوقت کا بیان کرتا ہوں چنانچہ

وہ پہلے تھا :

اب آپ غور کیجئے :  
 بہ مشاہدہ خواب ہی ہو تب ہی عجیب مشاہدہ ہے الف کو  
 سے بخوبی عیاں تھا کہ جو کچہ وہ بیان کرتا تھا آنکھ سے  
 دیکھ کر متعجب ہوتا تھا ویسا ہی وہ خود دیکھ

کی گئی تھی :

حیران ہوتا تھا میرے خیال میں یہ بات ہے کہ کسی طرح اوسکو واقعات گزشتہ سو  
 شرکت ہو گئی اور وہ مردہ لوگ اوسنے دیکھے اور کئی آدمیوں کا حال اوسنے  
 مخلوط کر دیا میرے ذہن میں یہ بات ہے کہ تھوڑا سا حال جو اوسنے بیان کیا  
 وہ میری سے متعلق تھا اور کچھ حال اور لوگوں کا تھا اوقات صحیحہ کا حال اوسکو  
 معلوم نہیں ہوتا تھا بلکہ کہی کوئی حال کسی وقت کا اور کوئی کسی وقت کا بیان  
 کرتا تھا لیکن اتنی بات ضرور تھی کہ واقعات گزشتہ سے اوسے شرکت تھی اب  
 یہ سوال جو اب طلب ہے کہ یہ شرکت اوسکو کیونکر حاصل ہو گئی تھی میرے قیاس میں  
 یہ بات آتی ہے کہ اوسکا عامل ایک مرتبہ اڈن برا کی طرف آیا تھا اور اڈن برا  
 میں جو قلعہ ہے اوس نے اوسکو دیکھا تھا اور وہاں کچھ روایات کچھ غلط کچھ صحیح  
 میری کی نسبت سنی تھیں تو عامل کے خیال کے ساتھ شرکت کے سبب وجہ  
 الف حالت عمل میں میرے مکان کی طرف جاتا تھا وہ اوس مکان میں چلا گیا  
 جہاں جیسے ششم پیدا ہوا تھا اور وہاں پہونچکر اوسکو کچھ نشانات واقعات گزشتہ  
 کے مل گئے تھے یہ بات کہنی مناسب معلوم ہوتی ہے کہ جس زمانہ میں الف پر عمل  
 ہوتا تھا اوس زمانے میں اوسکو لکھنا یا پڑھنا نہیں آتا تھا اور جب اوسپر عمل کی  
 حالت نہیں ہوتی تھی تو اوسکو علم تواریخ میں کچھ دخل نہیں تھا اور فرض کیجیے  
 کہ اوسکو علم تواریخ سے واقفیت ہی تھی تو بہت تفصیل پر اوسنے ایسی بیان کہیں  
 جو اکثر تواریخ میں لکھی نہیں ہوتی ہیں مثلاً جب اوسنے اوس عورت کو ایسے مکان پر  
 قید دیکھا جسکے گرد بہت سے درخت تھے تو اگرچہ میں  
 کیا لیکن اوسنے اوس مکان کے قریب کہیں پانی نہ  
 کہ تواریخ میں جس قلعہ میں قید ہونے کا

اوسکے پاس ایک بڑے تالاب بلکہ جھیل کا بیان لکھا ہے تو اگر الف کوئی حال  
تو ایچ مین سے یاد کر کے کتا تو وہ ضرور پانی کا ذکر کرتا پس مین سے یہی نتیجہ نکال سکتا  
کہ خواہ الف نے خواب کے طور پر یہ سب حال دیکھا ہو خواہ براہ العین باطن دیکھا  
اسمین شک نہیں ہے کہ اوسکو خود یہ واقفیت نہیں تھی کہ مین میری کا حال بیان  
کرتا ہو بلکہ اوسکو میری کا خیال بھی نہیں تھا ہر حال جو کچھ اوسنے میری کا حال  
سننا ہوا تھا وہ نہیں بیان کیا بلکہ عال کے ساتھ شرکت کے سبب سے اوسکو کچھ کچھ  
پریشان سا حال واقعات گذشتہ کا معلوم ہو گیا تھا مین مکر کرتا ہو کہ جتنا  
محکو تجربہ ہوا اوس سے مجھے بخوبی یقین ہے کہ جو حال الف بیان کرتا تھا سچ  
بیان کرتا تھا اور ہمہ وجہ مجھے خوب تسلی ہے کہ الف کو سکاٹلنڈ کے ملک یا  
تو ایچ کے حال سے کچھ واقفیت نہیں تھی اگر کہیں اتفاق سے مجھے میری کی کوئی  
تحریر یا کوئی بال اوسکا یا کوئی اوسکا زیور ہاتھ آ جاوے تو مین بیشک اوس کے  
ذریعے سے الف سے باتیں دریافت کرونگا اور اگر یہ بات حاصل ہو تو الف ضرور  
صاف صاف حال بیان کر سکیگا۔

مین نے الف کو ایک اور مرتبہ ایک خط دیا ڈاکٹر ہیڈک صاحب جو عامل تھے اور  
خط کو سمجھتے تھے کہ کسی عورت کا لکھا ہوا ہے الف نے اوسکی طرف دیکھا نہیں بلکہ  
اپنے ہاتھ مین لیکر اور اوسکو ٹول کر اوسکو اپنے سر پر رکھ لیا اوسوقت اوسنے  
ایک عورت کو اپنے روبرو دیکھا لیکن کہا کہ یہ خط اسکا لکھا ہوا نہیں ہے بلکہ درحقیقت  
برخلاف اسکے عورت کے سامنے آنے کے سبب سے الف کو کاتب  
کے پہچانتے آتا الف نے ڈاکٹر ہیڈک صاحب سے کہا کہ اس  
عورت کے  
نے خط پر پھوک کر اور اوس پر باتوں سے  
نے پھر اوس خط کو اپنے سر پر

رکھ لیا اور کہا کہ یہ خط ایک چھوٹے سے لڑکے نے لکھا ہے اوس لڑکے کا  
 حال اوسنے بیان کرنا شروع کیا کہ اسکی طبیعت اور وضع بڑے آدمیوں کی سی  
 اور اسکو پڑھنے لکھنے کا بہت شوق ہے اوسکی پوشاک کو دیکھ کر الف کو بہت  
 تعجب ہوا اور بہت تفصیل سے اوسکی پوشاک کا حال اوسنے بیان کیا اوسکی  
 پوشاک ایسی تھی جو سکالینڈ میں پہاڑ کے آدمی پہنا کرتے تھے وہ لڑکا حقیقت میں  
 بیاتھا اور نہ ڈاکٹر ہیڈک صاحب کو اور نہ الف کو یہ بات معلوم تھی کہ میرا کوئی بیٹا  
 اور وہ پہاڑی پوشاک پہنا کرتا ہے بعد اوسکے الف نے کہا کہ وہ عورت جو میں  
 دیکھی تھی اوسکو اس لڑکے سے بڑی محبت ہے حقیقت میں وہ عورت اوسکی دہ  
 تھی اس عورت کے خط میں میرے بیٹے کا خط ملفوف آیا تھا اور اوس خط میں  
 نکال کر وہ خط میں نے الف کو دیا تھا ڈاکٹر ہیڈک صاحب نے کہا کہ اسی سبب  
 الف نے اوس عورت کو دیکھا تھا جب میں نے الف سے کہا کہ تم اوس لڑکا  
 کی والدہ کو بھی دیکھ سکتے ہو تو اوسنے کہا کہ پہلے میں نے اس عورت کو دیکھا  
 تو میں نے سمجھا تھا کہ اوس لڑکے کی ماں لیکن تھوڑی ہی دیر بعد مجھ کو معلوم ہو گیا  
 کہ وہ عورت اوسکی والدہ نہیں ہے بعد ازان الف نے کہا کہ میں اوس لڑکے  
 دریافت کر کے بتاؤں گا کہ اوسکی ماں کہاں ہے تھوڑے عرصے کے بعد اوسنے  
 کہا کہ اوس لڑکے کی ماں تھوڑا عرصہ ہوا سمندر کے پار گئی تھی لیکن اب میں اوسکو تو  
 نہیں دیکھ سکتا ہوں کچھ نشانات اوسکے دیکھتا ہوں اگر ڈاکٹر ہیڈک صاحب  
 بولیں میں لیبا میں تو میں اوسکو دیکھ سکوں گا تھوڑے عرصے میں  
 اوسکو بولیں میں نے آئے بولیں میں ہی اوسو  
 لڑکے کی ماں وہاں موجود تھی جب اوس

ماہو الف نے کہا کہ میں اس عورت کو سمندر کے پار تلاش کر رہا تھا اور وہاں کو  
لوگوں سے اوسکا پتا پوچھتا تھا لیکن وہ ایسی زبان بولتی تھی جو میری سمجھ میں  
نہیں آتی تھی لیکن مجھے ایسا خیال ہوا کہ اگر بولیں کو میں واپس جاؤنگا تو  
اوسکو دہونڈہ لونگا میں نے اس حال کو فصل اس واسطے لکھا ہے کہ اس  
ثابت ہوتا ہے کہ جو کچھ الف کہتا تھا سچ کہتا تھا اور اوسپر ایسی حالت متعین  
پیدا ہو سکتی تھی کہ اوسکو شرکت خیال کے ذریعے سے طاقت عجیب غائبی  
کی حاصل ہو جاتی تھی اور اگر کوئی شے ایسی ہوتی تھی جس سے ربط پیدا  
ہوتا تھا تو فاصلے کی چیزوں کا حال وہ ایسی تفصیل اور صحت سے بیان  
کر سکتا تھا جیسا اشیاء موجودہ موقع وقت کا حال بیان کیا جاوے  
میں نے یہ بات بھی دیکھی کہ ڈاکٹر ہیڈک صاحب بہت عقل اور احتیاط سے عمل  
کرتے تھے۔

جب میں اڈن برا کو واپس آیا تو میں نے بارہا ڈاکٹر ہیڈک صاحب کے پاس  
تحریریں اور بال اور اور چیزیں بھیج کر الف کا امتحان کیا اور الف ہمیشہ صحت  
سب حال بیان کرتا تھا اور دو مرتبہ ایسا ہوا کہ میں نے اون لوگوں کی تحریر  
اور بال بھیجے جن سے مجھے واقفیت نہیں تھی پس جو حال اونکا الف نے  
سنایا ہے اوسکو میں اب تک تصدیق نہیں کر سکا ہوں مگر ممکن ہے کہ جب تک  
یہ کتاب ختم ہو تب تک شاید میں تصدیق کر سکوں اور اگر تصدیق کر سکوں گا تو  
بطور حاشیہ ان کہیں لکھ دوں گا اوسکا بیان ان لوگوں کی نسبت ہے  
وقت میرے  
جو کہ  
ساتھ ہوا ہے اوس سے مجھے یقین ہے  
کیا ہے بیشک سچ ہوگا ابھی

ایک اور مثال لکھتا ہوں جس میں الف کو غائب یعنی بدرجہ شرکت خیال ہی نہیں  
 حاصل تھی بلکہ غائب یعنی بلا اس ذریعے کے حاصل تھی +  
 مثال سنی ام — ایک شخص نے جو بڑے امیر تھے اپنے باغ میں پتے چلتے  
 ایک جگہ پتھروں میں ایک پتھر کے تیر کی جھال پائی زمانہ قدیم میں انگلستان  
 اور سکاٹلینڈ میں ایسے تیروں کا بہت رواج تھا میں نے اس جھال کو ایک ٹوٹے  
 کاغذ کی کئی تھون میں بند کر کے اوسپر لاکھ لگا کر ایک لفافہ میں لاکھ لگا کر بند  
 کر دیا اور اوس لفافے کو ایک اور لفافے میں لاکھ لگا کر بند کر دیا اور ڈاکٹر  
 ہیڈنگ صاحب کے پاس بھیج دیا اور اول سے درخواست کی کہ آپ الف سے  
 اوسکا حال دریافت کریں جب اوس کے ہاتھ میں لفافہ دیا گیا تو وہ لفافہ  
 دوسرے لفافے میں بند تھا اور لفافے کے اندر کاغذ کی تہ اسطوری پر کی ہوئی  
 تھی کہ کئی آدمیوں نے اوسکو ٹوٹا تو پتھر کی جھال کی شکل ٹوٹنے سے معلوم  
 نہیں ہوتی تھی الف نے پہلے اوسے اپنے ہاتھ میں لیا اور بعد اوسکے اپنے  
 سر پر رکھ کر کہا کہ یہ چیز کاغذ کی کئی تھون میں لپیٹی ہوئی ہے اور بعد اوس کے  
 اوسکی شکل بیان کی یہ بہال فقط ایک انچ طول میں تھی اور ایک سیرا اوسکا  
 تیز تھا پہلے پہلے الف نے کہا کہ کسی جانور کا دانت ہے اور اوسکا رنگ کچھ سفید  
 اور کچھ زردی مائل ہے لیکن اور زیادہ دیکھ کر اوس نے کہا کہ نہیں یہ چیز  
 دانت نہیں ہے اسواسطے کہ وہ پتھر کی بنی ہوئی ہے اور لفافے کو اپنے ہاتھ کے  
 پاس لیجا کر گویا خیال میں اوسکو دانت سے دبایا اور پھر یہ پتھر ہے  
 جب لفافہ مجھے واپس ملا تو جیسا میں نے بھیجا تھا وہ  
 معلوم ہوتا ہے کہ اوس نے غائب ہونے  
 بات نہیں بتا سکا کہ یہ چیز

اوس نے کہا کہ ایک شخص نے اوسے باغ میں پتھروں کے اندر پایا تھا اور اپنی جیب میں اوس کو رکھا تھا اور وہ شخص امیر ہے اور جب کئی بار اوس سے ستوا تر سوال کیے گئے تو جو رتبہ اوس شخص کا تھا وہ بتایا عامل نے الف سے کہا کہ کچھ اور بھی حال بتاؤ تو اوس نے اوس امیر کو اوس کے محل میں دیکھا اور تعظیماً عامل سے آہستہ آہستہ بات کرتا تھا اور جیسی شکل اوس امیر کی تھی سب بتائی جب میں نے اوس پتھر کی بھال کو ڈاکٹر ہیڈک صفا کے پاس بھیجا تھا اوس وقت سے اور اوس وقت تک کہ جب الف نے اوس کا حال بتایا ذرا بھی اشارہ اس بات کا نہیں کیا تھا کہ وہ چیز کیا ہے اور اوس کو کس نے پایا تھا۔

مثال لکھی دیکھ۔ سروالٹر ٹیولین صاحب کے پاس ایک عورت کا خط لندن سے آیا تھا اوس میں ایک طلائی گھڑی کے چورائے جاؤ کا ذکر تھا صاحب موصوف نے اوس خط کو ڈاکٹر ہیڈک صاحب کے پاس بھیج دیا اور کہہ بھیجا کہ آپ امتحان کریں کہ الف کچھ پتا چور کا بتا سکتا ہے کہ نہیں الف نے اوس عورت کو دیکھا جس مکان میں وہ عورت تھی اوس مکان ہی اور جو سامان اوس میں تھا اوس کو بھی دیکھا اور بتایا اور کہا کہ طلائی میز پر گھڑی کا نقش معلوم ہوتا ہے اوس نے بتایا کہ اوس گھڑی کی تختی سونے کی تھی اور اوس کے حروف بھی سونے کے تھے اور ایک طلائی زنجیر بھی اوس پر تھی اوس نے کہا کہ یہ گھڑی ایک جوان عورت کے چورائی ہے۔ عورت کو چوری کی عادت نہیں ہے اور اوس کو اتنا بھروسہ ہے کہ جس کی وہ نوکر ہے یہ کسک الف نے یہ بھی



سکھین چور کا دستخط تبا سکون گا بعد اوس کے الف اوس چور سے تقریر کر لگا  
اور اوس پر بہت خفگی کی سر والٹر یولین صاحب نے اوس عورت کو جسکی  
گھڑی چوری گئی تھی یہ سب خبر بھیج دی اور لکھ بھیجا کہ اپنے سب نوکر دن سے  
کچھ لکھو اگر بھیجے۔ اس خط کے جواب میں اوس عورت نے لکھا کہ الف نے  
جس چور کا پتا دیا ہے اوپر مجھے شبہ نہیں ہے دوسرے نوکر پر شبہ ہے لیکن  
اوس عورت نے اپنے سب نوکر دن سے کچھ لکھو اگر اوکلی تحریر بھیج دی الف نے  
فوراً اوس نوکر کا خط دیکھ کر کہہ دیا کہ اس نے گھڑی چورائی ہے اور اوس  
چور سے کہنے لگا کہ اب تم یہ بہانا کرنا چاہتے ہو کہ میں نے یہ گھڑی رکھی ہوئی پائی تھی  
اور یہ کہہ کر تمہارا ارادہ اوس کے واپس کر دینے کا ہے لیکن تم خوب جانتی ہو  
کہ تم نے حقیقت میں گھڑی کو چورایا تھا، منور یولین صاحب یہ خبر مالک گھڑی تک  
نہیں بھیج چکے تھے کہ اون کے پاس ایک خط اس مضمون کا آیا کہ جسکو الف  
نے چور تپا تھا اوس نے گھڑی یہ کہہ کر واپس کر دی ہے کہ مجھ کو فلا نی جگہ  
سے ملی تھی سر والٹر یولین صاحب بولین سے جان یہ عمل ہوا تھا  
فاصلے پر تھے اور قطع نظر اس سے اگر وہ اوس جگہ موجود بھی ہوتے تو اونکو  
نہ اوس مکان کا کچھ حال معلوم تھا جان سے گھڑی چورائی گئی تھی نہ  
اوسکو ذرا ہی اس بات کا شبہ تھا کہ گھڑی کو کس نے چورایا تھا پس  
معلوم ہوا کہ الف کو یہ حال شرکت خیال کے سبب سے معلوم نہیں ہوا تھا  
چونکہ کتابت اس معاملہ میں ہوئی میں نے وہ سب  
یقین ہے کہ الف کو یہ حال فقط پذیرِ عہد فائز ہو  
تھی کہ مالک گھڑی کا خط جب الف کو  
معلوم ہوا حصہ اول میں

شرکت فر  
حال

چورایا گیا اور مالک مال کے ساتھ اوسکو ربط دلا یا گیا تو اوس نے مال  
سروقتہ کا پتا لگا دیا اب میں ایسی مثالیں لکھوں گا جس میں ٹریولین صاحب نے  
اس بات کا تجربہ کیا کہ الف بلا دریافت خیال ہی ایسے حال معلوم کر سکتا ہے  
یا نہیں اور ان مثالوں میں یہ بھی ذکر ہو گا کہ جس جس جگہ الف جی ہی جی میں  
سفر کر کے جاتا ہے وہاں کی گھڑیوں کو دیکھ کر وقت بتا دیتا ہے ان تجربات  
سے بخوبی تسفی ہو جاتی ہے :

مثال سی و دوم۔ سروال ٹریولین صاحب نے ایک مجلس کو جو علم جغرافیہ ک  
باب میں تحقیقات میں مصروف تھی کہہ بھیجا کہ آپ کئی آدمیوں کی تحریریں  
بھیج دیجیے چنانچہ انھوں نے تین آدمیوں کی تحریریں بھیجیں ان تینوں میں  
ٹریولین صاحب کیسکو بھی نہیں جانتے تھے اور اوسوقت وہ تین آدمی مختلف  
ملکوں میں متفرق تھے :

اول الف نے ایک کو جلدی دیکھ لیا اوسکی صورت بتادی اور جس شہر میں  
وہ تھا اوسکا نقشہ اور جس ملک میں وہ شہر تھا اوسکا حال بھی بتایا جب  
اوس سے دریافت کیا گیا کہ اوس شہر میں اسوقت کیا بجاہے تو اوس نے  
دیکھا تو سہی مگر بتانہ سکا بعد تحقیقات معلوم ہوا کہ وہ شخص اوس وقت روم  
میں تھا اور جیسا نقشہ الف نے اوس شہر کا بتایا تھا بالکل صحیح تھا چونکہ الف  
اکثر فاصلے کے شہروں کا وقت وہاں کی گھڑی کو دیکھ کر بتاتا ہے تو معلوم  
ہوتا ہے کہ الف گھڑیاں دیکھ کر ناواقفی سے حیران ہو گیا تھا  
اسو اسے کہ ۱۱ میں بجائے ۱۲ گھنٹوں کے ۲۲ گھنٹوں کا نقشہ

کہ کہاں سے اور اور

مقام کا وقت بھی بتایا لیکن تعجب کی بات ہے کہ اوس شخص کو نہ دیکھا  
الف نے تمام ملک کا حال بتایا اور اگرچہ اکتوبر کا مہینہ اختتام پر تھا  
اوس نے کہا کہ فصل کھڑی ہے اوس کے وقت کے بتانے سے جو طول  
جغرافیہ کا حساب کیا گیا تو معلوم ہوا کہ لٹکنی کا ملک تھا اور عند التحققات  
معلوم ہوا کہ وہ شخص شہر فلورنس میں جو سکنی میں ہے رہتا تھا مگر اکثر  
سفر کرتا رہتا تھا سکنی میں چند قسم کے اناج دو فصلہ ہوتے ہیں سوا اوس  
فصل کھڑی ہوئی تھی

سوم۔ تیسرے شخص کو بھی الف نے دیکھ لیا اور بیان کیا کہ ایک بڑے  
شہر میں ایک بازار میں ہے اوس شہر کا تمام حال الف نے بتایا جو وقت  
اوس تھا الف نے بتایا اوس وقت اور اوس مقام کے وقت یز  
جہاں الف پر عمل ہو رہا تھا نقطہ ڈھائی یا تین میل کا فرق تھا پس  
معلوم ہوا کہ الف نے شہر لندن کا ذکر کیا تھا عند التحققات معلوم ہوا کہ  
جب اس تیسرے شخص کی تحریر بھیجی گئی تھی تو اوس وقت تحریر کے  
بھیجنے والوں کو یہ خیال تھا کہ وہ شخص کمین دور ہے لیکن اوس وقت سے  
پہلے کہ جب الف کے پاس اوسکی تحریر پہنچی وہ اتفاقاً لندن میں چلا آیا  
ان تجربات سے ثابت ہے کہ الف کو یہ حال دریافت خیال سے نہیں  
معلوم ہوا تھا اس واسطے کہ ٹیولین صاحب کو جو سب سے قریب تھا کسی کا حال  
معلوم نہیں تھا اور اگر معلوم بھی ہوتا تو وہ بول لہا  
نہیں تھے بلکہ کئی سو میل کے فاصلے پر اُن پر  
کو بھی جو عامل تھے کسی کا ان

پہلے الف تھا  
پہلے الف تھا  
پہلے الف تھا

میں ان تجربات کو غائب بینی بذریعہ شرکت میں داخل سمجھتا ہوں اس واسطے  
 کہ کسی نہ کسی طرح کا ربط مثلاً بذریعے تحریر پیدا کیا گیا تھا لیکن کچھ ایسی بات  
 معلوم ہوتی ہے کہ یہ ربط اتنی بات کے واسطے ضرور ہے کہ ایک مرتبہ الف کو  
 کچھ نشان اوس شے کا معلوم ہو جاوے جسکو دیکھنا منظور ہے اور جب  
 اوس کا نشان کچھ مل جاتا ہے تو پھر فقط غائب بینی بلا واسطہ کے ذریعے  
 وہ اور سب حال سرغ و دورا کر معلوم کر لیتا ہے چنانچہ الف جو حال بیان  
 کرتا ہے اس طرح بیان کرتا ہے کہ جیسے کوئی اپنی آنکھوں سے بلکہ اوس مقام  
 میں خود موجود ہو کر دیکھ رہا ہو اور جو تجربات ٹریولین صاحب کے  
 سبب سے کیے گئے اُن میں وہ صورت غائب بینی کی ہر زمین نہی جسکو بذریعہ  
 دریافت خیال کہتے ہیں جس وقت الف نے میرے رل کے کا خط دیکھا تھا  
 اوس وقت ممکن ہے کہ میرا خیال اوس دریافت کر لیا ہو لیکن یہ فقط امکان ہی  
 امکان ہے حقیقت میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوس کو میرا خیال دریافت  
 نہیں ہوا اس واسطے کہ جو کچھ مجھ کو خیال تھا اوس میں اور اوس کے بیان میں  
 کچھ تعلق نہیں تھا اور خط بھی تو اوسکو ڈاکٹر میڈک صاحب نے دیا تھا  
 اور ڈاکٹر صاحب کو یہ خیال تھا کہ وہ تحریر کسی عورت کی ہے اور علاوہ اسکے  
 الف ایسی تفصیلین بیان کرتا تھا جنکا مجھے اوس وقت کچھ بھی خیال نہ تھا  
 لیکن غرض کیا جاوے کہ الف کو خیال کے دریافت کر لینے کی قوت  
 اس قوت کا حاصل ہونا غائب بینی بلا واسطہ کی قوت ہے  
 نہیں ہے

نے بذریعے تحریر کے ایک شخص اور

اوسکے دوست کیلیفورنیا میں دیکھا تھا جب یہ لوگ انگلستان سے روانہ ہوئے تھے تو جس جس راہ وہ گئے اور جو کچھ اون پر واقع ہوتا رہا اور جو کچھ وہ کرتے رہے سب کچھ الف نے بیان کیا تھا اور وہ حال بیان کیا کہ ان لوگوں کے رشتہ داروں کو بھی معلوم نہیں تھا جب وہ شخص انگلستان کو واپس آئے تو جو کچھ الف نے کہا تھا اوسکو اونھوں نے تصدیق کیا یہ بات لائق لحاظ ہے کہ جس ملک میں وہ لوگ تھے وہاں کے مکانات کا نقشہ اور لوگوں کے طریق الف نے سب مفصل بیان کیے الف نے یہ بھی بیان کیا کہ یہ لوگ ریت کھودنے میں مصروف ہیں اور اوس ریت میں کچھ روشن ذرات ہیں لیکن اوس نے سونے کا نام نہیں لیا اور کہتا تھا کہ ان لوگوں ریت کھودنے کے واسطے اتنا سفر کیوں کیا جب کہ وہ اپنے ہی ملک میں ریت کھود سکتے تھے اون روشن ذرات کی الف نے قیمت بھی کچھ بتائی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اوس ملک کے لوگوں سے گفتگو کر کے اوسکو قیمت کا حال دریافت ہوا تھا اگر اوسکو کیلیفورنیا کا خواب آتا تو چونکہ اکثر اوسکا حال یہ مشہور ہے کہ وہاں سونا بہت ملتا ہے تو وہ ضرور سونے کا نام لیتا تو میری سمجھ میں یہ بات آتی ہے کہ جو کچھ وہ دیکھتا تھا اوسکا حال بیان کرتا تھا لیکن اوسکی سمجھ میں اچھی طرح جو کچھ وہ دیکھتا تھا نہیں آیا تھا اور یہ سب حال جو الف نے بتایا کہ سفر کے وقت کیا کیا نوپتہ معاون آدمیوں گزرین اور وہ کس کس جگہ گئے اور کس کس مقام میں کیا کیا ہوئے اوسمیں شک نہیں کہ اوسکو یہ حال بذریعہ غائب بینی واضح ہوا

کیلیفورنیا میں ایک ملک ہے کہ وہاں سونا بہت دستیاب ہوتا ہے +

پچھہ دخل نہیں تھا الف نے یہ حال بھی بتایا تھا کہ ان دونوں آدمیوں  
میں سے ایک کو تپ آئی تھی اور حالت تپ میں اوس نے خواب میں دیکھا  
کہ اوسکی بیوی اوس کے دیکھنے کو آئی ہے الف نے یہ بھی بتایا کہ یہ آدمی  
جہاز میں سے سمندر میں گر پڑا تھا اس حال کو کوئی شخص بھی انگلستان میں  
نہیں جانتا تھا اور جب وہ دونوں آدمی واپس آئے تو ادھون نے سب  
حال کو تصدیق کیا الف تو اوس حال کو اسطورہ بیان کرتا تھا کہ گویا وہ اوس  
آدمی سے دریافت کر کے جو جواب وہ دیتا تھا وہ بتاتا تھا میں پچھلے ہی کہہ چکا تھا  
کہ حالت غائب بینی میں جس آدمی کو الف دیکھتا ہے اوس سے دیر تک ٹائیز  
کرتا ہے ۛ

مثال سی وسوم۔ انگلستان میں یہ بات مشہور ہے کہ الف کو سر جان فرنگلن  
صاحب کی تحریر دیکر اوس سے ان صاحب کا حال دریافت کیا گیا تھا اور  
جو کچھ اوس نے اوسکا حال بتایا اوس میں سے کچھ کچھ اخباروں میں  
چھپ گیا ہے جو کچھ الف نے بیان کیا تھا منجواو اسکے اپنے کانون سے  
سننے کا اتفاق ہوا تھا اور اگرچہ اوسکا بیان بہت صاف تھا یعنی مختلف  
باتیں آپس میں ملی ہوئی تھیں اور سلسلہ تقریر بار بار نہیں تھا لیکن مجھے یقین ہے  
کہ جو کچھ اوس نے کہا تھا بے شک راست ہوگا الا ظاہر ہے کہ جب تک  
سر جان فرنگلن صاحب واپس نہ آویں تب تک الف کے بیان کی بخوبی  
تصدیق نہیں ہو سکتی ۛ  
جسکو یہ بھی معلوم ہے کہ بعض غائب بیٹوں نے بطور  
پیش گوئی بیان کیا ہے

سر جان فرنگلن صاحب فلا نے موسم میں واپس آونگا  
ۛ کے قریب جو ملک ہے اوسکے حال کی تلاش کر

نہیں ملتا ہے ۛ

مین اور غائب مینوں کو بھی جانتا ہوں اگر اس طرح کی پیش گوئی حقیقت مین  
ایسے غائب مینوں نے کی ہے جو سچی تھی تو معلوم ہوتا ہے کہ اونکو اور لوگوں کا  
خواہشوں کے ساتھ جو اونکے قریب تھی بہت شرکت ہو گئی تھی اور ان لوگوں کا  
خواہشوں کا گویا غائب مین کی طبیعت مین پر تو ہو گیا تھا لیکن الف نے ان  
صاحب کی نسبت کوئی پیش گوئی نہیں کی فقط ادنیٰ تحریر کے ذریعے سے ان  
دیکھ لیا ہے الف کو کسی نے نہیں کہا تھا کہ وہ تحریر کیسکی ہے اور وہ اتنے  
نہیں جانتا ہے کہ وہ تحریر سر جان فرنگل صاحب کی ہے الف نے دیکھا کہ جس  
شخص کی تحریر اسکے ہاتھ مین تھی وہ ایک جہاز مین ہے ایک اور بھی جہاز  
ساتھ ہے اور دونوں جہاز برف مین قائم ہو گئے مین اور چاروں طرف ان  
جہازوں کے اونچی اونچی دیواریں برف کی گھڑی مین الف نے ان جہازوں  
پہلے ہی موسم سرما شہہ عیسوی مین دیکھا تھا مین نے ڈاکٹر سیدک صاحب  
کئی خطوط اس باب مین فروری اور مارچ شہہ عیسوی مین دیکھے تھے  
جو بیانات اور لوگوں کے فاصلے سے الف نے بتائے تھے اور وہ صحیح معلوم ہوئے  
اس واسطے یقین ہے کہ سر جان فرنگل صاحب کا حال بھی جو اس نے بیان کیا  
وہ بھی صحیح ہو گا جہاز کے سب آدمیوں کی پوشاک اور اونکی غذا کا حال  
بیان کیا الف نے سر جان فرنگل صاحب کو بھی دیکھا اور کہا کہ اونکو  
اس برف مین سے بھٹنے کی امید ہے لیکن اونکی رانی ہے کہ ہماری  
کے واسطے کوئی جہاز نہیں آیا اکثر الف بتاتا  
لکھا کرتے ہیں اور جب اس سے وقت  
کی گھڑی کو دیکھ کر بتاتا  
وہی ایک وقت

وقتہ اور انگلستان کے وقت میں سات ساعت یعنی گھنٹوں کا تھا جسوقت  
اوس پر عمل کیا جاتا تھا اور اوس سے وقت دریافت کیا جاتا تھا تو وہی فرق  
سات گھنٹے کا معلوم ہوتا تھا بلکہ اس سے زیادہ یہ کہ شکار بولٹن میں جسوقت چارپا  
پانچ شام کے بجتے تھے اور جہان فرنگلن صاحب تھے وہاں وہ بتاتا تھا کہ نو  
یا دس صبح کے بجے ہیں تو وہ کہتا تھا کہ وقت نو وہاں کا یہی ہے لیکن ہنوز  
وہاں تاریکی ہے اور چراغوں کی روشنی ہوتی ہے اب غور کرنا چاہیے کہ الف  
بالکل ناخواندہ تھا اور اوسکو طول و عرض جغرافیہ کے سبب سے جو اوقات  
مقامات مختلف میں فرق ہوتا ہے اوس فرق کا کچھ حال معلوم نہیں تھا جو اور لوگ  
فرنگلن صاحب کے ساتھ گئے تھے جب اونکی تحریریں الف کو دکھائی گئیں تو  
اونکو بھی الف نے دیکھا اور اونکی صورتیں بھی بیان کیں جسوقت اوس سے  
اونکا حال دریافت کیا گیا تھا تو اوسنے کہا کہ ایک اون میں سے ڈھکا ہوا  
یعنی مرا ہوا ہے ایک اور مرتبہ اوس نے ایک اور شخص کا یہ حال بتایا تھا  
کہ اوسکو پالے نو مارا ہوا ہے لیکن اچھا ہو گیا ہے اوس نے یہ بھی کہا کہ ایک  
جہاز میں کھانے پینے کی چیزیں بالکل ہو چکی ہیں لیکن دوسرے جہاز میں  
موجود ہیں جہاز کے لوگ جو مچھلیاں اور اور جانور تیل نکالنے کے واسطے  
اور کھانے کے واسطے مارتے تھے وہ بھی الف نے بتائے ایک شخص کا حال  
اوس نے یہ بتایا کہ وہ ڈاکٹر ہے لیکن ڈاکٹروں کی سی پوشاک نہیں پہنے ہوئے  
چمپے اور لوگ جن پہنے ہوئے ہیں وہ بھی پہنے ہوئے ہے اور یہ شخص  
ہے اور اوسکو جانوروں کے مارنے کا اور اونکو مار کر مصالح  
شوق ہے یہ بات حقیقت میں سچ ہے اور بھی  
بلکہ کلنے کے واسطے میری کتاب میں



جگہ تھوڑی ہے لیکن غالب ہے کہ ڈاکٹر میڈیک صاحب سب حال مشن کرینگے  
ایک دن اتوار کے روز الف نے کہا کہ جہان سر جان فرنگ صاحب بہن وہاں  
اسوقت صبح کے مثل بجے ہیں اور صاحب موصوف مع دیگر بہن جہان کے  
نماز پڑھتے ہیں اور سب کے منہ آسمان کی طرف ہیں اور سب کے چہرے  
غم اور فکر عیان ہے جو مقام انجیل کا اوس وقت پڑھنے تھے وہ بھی الف نے  
بتایا ایک مرتبہ اوس نے کہا کہ سر جان فرنگ صاحب بخلاف سابق  
افسردہ اور پشیمردہ معلوم ہوتے ہیں اور اوس کے تراوی اور نکو تسلی دیتے ہیں  
الف نے یہی کہا کہ گرچی پیدا کرنے کے واسطے ایک خاص قسم کا تیل اور  
مچھلیوں کا تفل جلاتے ہیں اور گرچی ہی کے واسطے ایک قسم کا لطیف تیل  
لتے ہیں ہمیشہ فرق اوقات الف کے بیان سے ایک ہی معلوم ہوتا تھا  
اس فرق سے یعنی بولٹن کے وقت سے سات گھنٹے کے فرق سے طویل  
مغرب کی طرف ایک سو پندرہ درجے جغرافیہ کا معلوم ہوتا ہے لیکن  
ایک مرتبہ کچھ عرصے کے بعد اوس زمانے سے جب اوس نے سات گھنٹے  
کا فرق بتایا تھا الف نے چھ اور سات گھنٹے کے بیچ میں فرق بتایا اس سے  
معلوم ہوتا ہے کہ جہاز اوس جگہ سے مشرق کی جانب چلا تھا اسکے بعد  
فرق اوقات یکساں الف نے نہیں بتایا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اوسکو  
مثل سابق اوس جگہ کا وقت صاف صاف نظر نہیں آتا لیکن وہ اصراراً  
کہتا تھا کہ سر جان فرنگ صاحب گھر کی طرف مڑے  
گھنٹے کے فرق پر لحاظ کریں تو معلوم ہوتا ہے  
پہنچ گئے تھے اوس کے بعد اوس  
اور اوس وقت کے بعد

لیکن وہ کہتا ہے کہ مدت سے یہ جہاز برف میں جم کر رہ گئے ہیں اس لئے عین  
جو وقت کا فرق الف کے بیان سے معلوم ہوا اوس سے موقع جہاز اور  
طول جغرافیہ پر معلوم ہوتا ہے الف یہ بات نہیں جانتا ہے کہ جو جہاز فرنگل جہاز  
کو ملا ہے وہ کس کا جہاز ہے لیکن وہ یہ بات اب بھی کہتا ہے کہ تین جہاز  
اکٹھے ہیں جب الف کو ایسے وقت اوس مقام کی طرف بھیجتے تھے کہ جب  
وہاں رات ہوتی تھی تو الف وہاں روشنی ارورا بورے ایلس کی دیکھتا تھا  
اور سب کیفیت اوسکی بیان کرتا تھا اس روشنی کو دیکھ کر الف بہت خوش  
ہوتا تھا اور پوچھتا تھا کہ کیا یہ وہ ملک ہے جہاں سے قوس و قمر آتی ہے  
الف کو کبھی کسی نے ارورا بورے ایلس کا حال نہیں بتایا تھا اور وہ اوسکی  
کیفیت سے کچھ بھی واقف نہیں ہے۔

جو بیان مفصل اوپر درج ہوئے ہیں اون میں کوئی بات ایسی نہیں ہے جو  
ناممکن ہو یا جو غالباً بعد تحقیقات صحیحہ نہ معلوم ہوں ڈاکٹر ہیڈک صاحب نے  
یہ حال اکثر لوگوں کو لکھ بھیجا ہے ہر حال اگر جہاز واپس آوین تو الف کو  
بیان کی صحت یا غیر صحت اوس وقت معلوم ہو سکتی ہے میں نے چند روز  
ہوئے سنائے کہ الف ایک اور شخص کا ہمراہیاں فرنگل صاحب میں سے  
مرجانا بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ شاید چھ مہینے اوسکو مرے ہوئے ہوئے ہیں  
اگر اس بات پر یقین کیا جاوے کہ الف نے بہت حال ایسے بتائے ہیں کہ  
معلوم ہوئے ہیں تو مجھے یقین ہے کہ سر جان فرنگل جہاز  
کا بھی جو حال  
اور کہتا ہے

الف صحیح بنا سکتا تھا تو سر جان فرنگ صاحب کے حال کے صحیح بتانے میں  
 ایک مشکل نظر آتی ہے مگر غالب ہے کہ اوس کے سب بیان صحیح نہیں ہوں  
 اور اس کی وجہ ایک تو یہ ہے کہ جو کچھ وہ کہتا ہے اچھی طرح سے سب سمجھ میں  
 نہیں آتا کہ اصل مراد کیا ہے اور دوسرے یہ کہ مختلف آدمیوں اور اوقات کا  
 حال وہ ملا دیتا ہے مین الف کی غائب بینی کی بہت مثالیں اور دیکھتا ہوں  
 لیکن جو مثالیں دی گئیں میرے نزدیک اس معمول کے قواعد متقاطعی اور  
 غائب بینی کے ثبوت کے واسطے کافی ہیں \*

مثال بست و نہم مین نے لکھا تھا کہ الف ایک مرتبہ ایک مکان کی  
 راہ سے ایک اور مکان میں چلا گیا اور وہاں کا حال کچھ عجیب آؤسنے  
 بیان کیا تھا اب مین میجر بکلی صاحب کے معمول کی ایک مثال اوی قسم کی  
 لکھتا ہوں \*

مثال سی و چارم۔ میجر بکلی صاحب فی ایک شخص پر اوسکی حفظان صحت کی نیت  
 سے عمل کیا اور مرتبہ اول ہی اوس پر حالت روشن واقع ہو گئی اس معمول کو  
 فوراً مقامات بعید کے دیکھنے کی قوت حاصل ہو گئی اور یہ بھی قوت حاصل ہو گئی  
 کہ تاریک جہون کے اندر کی چیزیں دیکھ لیتا تھا اس مثال مین مین معمول کا  
 نام ب رکھتا ہوں اور عامل کا نام ع ب کو گہری حالت متقاطعی ہوتا تھا کہ اوسکو  
 ہونی کا شوق تھا اس واسطے کہ اوس حالت میں عجیب کیفیات نظر آتے تھے لیکن وہ اصراراً  
 نو مہر سے عیسوی کو میجر بکلی صاحب فی اس شخص کو گہری گھر  
 رہنے دیا بعد اوسکے وہ گویا اوس حالت سے نکل کر  
 داخل ہو گیا اور عامل سے اچھی طرح گفتگو کر  
 ایک انگشتی تھی ب اسطرح کہ

میں نے عجیب خواب سادیکھا ہے یہ انگشتری بہت قیمتی ہے عہان اسکی قیمت  
 تناٹھ اشرفی ہے ب لیکن اسکی قیمت اس سے بھی زیادہ ہے یہ جو بکلی صاحب نے  
 انگشتری کو معمول کے بات میں رکھ دیا اور کہا کہ تم اسکا حال کچھ بتا سکتے ہو ب  
 اب میں اسکا سب حال دیکھ سکتا ہوں اگر جو کچھ میں کہتا ہوں سچ ہے تو حقیقت میں  
 یہ انگشتری بہت قیمتی ہے یہ انگشتری ایک بار کسی بادشاہ کے پاس تھی ع  
 کس ملک کے بادشاہ کی تھی ب میں میری ملکہ سکالند کو دیکھتا ہوں اوس  
 ملکہ کو یہ انگشتری ایک مرد نے جو غیر ملک کا آدمی تھا دی تھی وہ آدمی اطالیہ کا  
 رہنے والا تھا اور اسکے سوا اور چیزیں بھی اوس نے اوس ملکہ کو دی تھیں یہ سونا  
 جواہر اس انگوٹھی میں ہے وہ نہیں ہے جو پہلے تھا ملکہ مدوحہ نے اوسے فقط  
 ایک مرتبہ پہنا تھا جس آدمی نے اوسے یہ انگشتری دی تھی وہ کلاؤنٹ تھا  
 ع تم اوسکا نام بتا سکتے ہو ب اوسکا نام ر سے شروع ہوتا ہے اوس کے بعد  
 حرف ر ہے لیکن ر کو کسر ہے ر کو تشدید ہے اور زاء مشدو کو بھی کسر ہے  
 اوس کے بعد جی ہے اور پھر و ہے میں اوسکا نام لکھ دیتا ہوں بعد اسکے  
 معمول اوتھک گیا اور پھر ایک کاغذ جو رکھا تھا اوس پر وہ نام لکھا پھر  
 نے کہا اسکے علاوہ اور بھی ہے یہ سب راز کی بات تھی بعد اوس کے وہ  
 رجاتا تھا نا  
 لکھتا رہا اس کاغذ کا نقشہ نیچے لکھا جاویگا میں نے ایک مرتبہ اوس کے  
 سے دیکھا کہ کیا لکھ رہا ہے اوس نے کہا کہ تمہارے دیکھو  
 لکھی اوس وقت معمول اوس مقام کو لکھ رہا تھا  
 جو تحریر میں دیکھ رہا ہوں اور جسکی میں نقل  
 میں ایک ہیرا شکل صلیب  
 لکھی ایک ہیرے کو جو چارنی

اگر اس بات کے  
 عند التفتان  
 کا ہی جو حال  
 ان کو

وزن میں تھا تا کہ رب نے کہا کہ جو میرا مین دیکھتا ہوں اوس میں کئی ٹکڑے  
 سے ہوئے ہیں اور اوس کا سب سے چھوٹا ٹکڑا اس چاررتی کے میرے سے بڑا ہے  
 اس صلیب کو میری پوشیدہ پہنا کرتی تھی مکہ الیہ تہہ کے عہد سے پہلے یہ چرمی غنہ  
 بھی اور وہ صلیب بھی ایک پتھر کی دیوار میں رکھ دیا گیا تھا اب وہ مکان کھنڈر  
 ہو گیا ہے اور ایک زمیندار اوس میں رہتا ہے فقط ایک بڑھا آدمی اوس میں  
 رہتا ہے جس جگہ یہ کاغذ اور صلیب رکھا ہوا ہے وہ جگہ پوشیدہ ہے اور ایک  
 کسان کو ہے کی ہے جس سے وہ جگہ کھلتی ہے مین جانتا ہوں جس طرح وہ  
 کھلتی ہے ایک چھوٹا سا پتھر اوس کے قریب ہے ذرا اوس کو اندر کی طرف دیکھیں  
 سو کھل جاتی ہے وہاں بہت سی قیمتی چیزیں رکھی ہیں سوائے میرے اور  
 کوئی اس حال کو نہیں جانتا ہے ایک آدمی نے اس انگشتری کو میری کی  
 اونگلی میں سے نکال لیا تھا کیا اوس نے چوریا تھا اب نہیں اوس نے  
 رشک اور غصے سے نکال لیا تھا اور اوس کو پانی میں پھینک دیا تھا جس وقت  
 اوس نے یہ انگشتری میری کے ہات میں سے نکالی تھی اوس وقت وہ ایک  
 ہوا دار مین سوار تھی اب مین اوس آدمی کو دیکھتا ہوں جس نے میری کو یہ انگشتری  
 دی تھی وہ ایک کمرے میں ہے اوس کے سوا مین اور کئی آدمی دیکھتا ہوں  
 ایک پوشیدہ دروازہ ہے ایک آدمی کو مین خبر لے ہوئے دیکھتا ہوں اوس  
 ب کا نپ اٹھا اور کہنے لگا کہ اوس آدمی کو لوگوں نے اوس کے  
 گلے میں زخم ہے دیکھو میری بہت شور سے چلاتی ہے دیکھو آدمی نے  
 غالباً وہ شخص جس نے میری کے ہات میں سے انگشتری  
 ہال پکڑ لیا اور اوس کو پکڑ کر گینچا ہے  
 اب تم اس کا خیال نہ کرو

ع اس وقت تم کہاں ہو ب سکاٹنڈ مین ہوں تین ہفتے کے بعد اوس پر پھر  
 عمل کیا گیا اور جب میجر بجلی صاحب نے اوس انگشتری کو اوس کے ہاتھ میں  
 دیا تو اوس نے کہا کہ تم یہ خیال نہ کرو کہ میں اسکو بھول گیا ہوں اوس وقت  
 میجر بجلی صاحب نے وہ کاغذ اوس کے ہاتھ میں دیدیا اور کہا کہ نہیں مجھے یہ خیال  
 نہیں ہے مگر میں یہ چاہتا ہوں کہ تم بتاؤ کہ جس وقت تم نے اسے نقل کیا تھا  
 تو غلطی کس جگہ تھی اب دیکھو غلطی اس جگہ کی تھی تب اوس نے اوس جگہ  
 جہاں س کا ہندسہ ہے کچھ الفاظ بڑھا دیے اور کہا کہ رٹھو اور پتہ لکھو اسکے  
 پنج مین کاغذ پر کچھ کاہی سی آگئی ہے اور کاغذ نم ہے پھر اوس نے اوس جگہ  
 نقشے کو دیے نقشے میں اوس جگہ چار کا ہندسہ ہے ب مہلیب کے پاس مجھے  
 کچھ حروف نظر آتے ہیں ایک م ط اور ایک س ہے بعد اوس کے ایک  
 چھوٹا سا لفظ ہے اور پھر ایک آ ہے نقش و نگار جو چرمی کاغذ کے گوشوں پر  
 ہیں وہ سنہری ہیں میجر بجلی صاحب نے یہ نہیں پوچھا کہ نقش و نگار کیسے ہیں  
 اور اونکے کیا معنی ہیں دست راست کی طرف کچھ نباتات کے پتے سے ہیں  
 اور دست چپ کی طرف کچھ پھولوں کی صورت ہے میجر بجلی صاحب نے جو  
 خط مجھے لکھا تھا اوس کے ساتھ ایک نقشہ اوس کاغذ کا جیسا ب نے نقل  
 کیا تھا بھیج دیا تھا یہ کاغذ چھوٹا سا تھا پانچ انچ طول میں اور ڈھائی انچ  
 عرض میں اب ہوں سے اس نقشے کو سمجھاتا ہوں ہندسہ آ کے پار  
 دست چپ کی طرف الفاظ ہیں جیسے ب نے پہلے نقل  
 کیے تھے کاغذ  
 لفظ پار  
 تے کی نقل ہے جس میں اوس نے  
 گہرے جہاں کاغذ نم تھا  
 جو آگے لکھا جاتا ہے

vous aimez ( aimez ) parcourez vous les bonne  
 مجکویہ حال معلوم نہیں ہے کہ آیا بیجربلی صاحب فی چھوٹا ہی ٹکڑا چمی کا غذا کا  
 دیکھتا تھا جیسا نقشے میں ہے یا انھوں نے فقط ایک سرابڑے کا غذا کا دیکھتا تھا  
 کہ اسپر بیجربلی کے بھی دستخط تھے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا غذا کو ایسا صاف  
 دیکھتا تھا کہ اس کی نقل کر سکتا تھا مگر میں نے اصل کا غذا نہیں دیکھا ہے میں  
 فقط ایک خاکا اس کا بیان لکھتا ہوں

لہ جنسہ

جسے نمیت ہے  
 vous aimez —

جسے نمیت ہے  
 vous aimez —

نمبر ۱۱۱  
 RIZZIO

زریو

تھمرا دو سیر

جسے نمیت ہے  
 vous aimez —

جسے نمیت ہے  
 vous aimez —

یہ مشاہدہ نہایت عجیب تھا اول تو اس واسطے کہ وہ خود بخود واقع ہوا اور دوسرے  
 اس واسطے کہ میجر بکلی صاحب کو اس انگشتی کا حال سوا سے اسکے کچھ معلوم  
 نہیں تھا کہ اون کے باپ نے ایک شخص متونی کے اسباب کے پیلام  
 میں سے خریدی تھی اور اون کے باپ کے پاس ستائیس برس تک یہ انگشتی  
 رہی تھی پس جو جو باتیں بنے کمین نہ تو اس نے میجر بکلی صاحب کے  
 خیال کو دریافت کر کے کمین نہ کچھ میجر صاحب کی طرف سے اسکو کسی طرح کی  
 تلقین ہوئی علاوہ اسکے تحریر کی سب تفصیل اور رزیو کو قتل ہوتے دیکھ کر  
 اوسکی طبیعت کی پریشانی یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ حقیقت میں جو کچھ وہ  
 دیکھتا تھا اسکو آنکھوں کے روبرو نظر آتا تھا غالب ہے کہ اگر اچھی طرح  
 تحقیقات کیجاوے تو وہ خاص جگہ ہی معلوم ہو جاوے گی جہاں وہ کاغذ  
 چرخی رکھا ہوا ہے اگر رزیو نے کبھی میری کو ہیرے کا صلیب حقیقت میں دیا  
 تو غالب ہے کہ انگلستان میں سرکار کو دکھایا گیا ہو اور پھر چھپا دیا گیا ہو گا  
 افسوس ہے کہ میجر بکلی صاحب کو ب کے شہر میں سے چلے جانے کے سبب  
 پھر اس پر عمل کرنے کا موقع نہیں ملا لیکن اور غائب مینون پر جب عمل  
 کیا گیا تو اگرچہ اونکو ب کے بیانات کا حال معلوم نہیں تھا لیکن اونھوں نے  
 بہت سے بیانات ب کو تصدیق کیا یعنی جو بیان ب کا تھا ویسا ہی اونھوں نے  
 ہی بیان کیا ایک نایہ بات ہے کہ چونکہ عامل مجسہ بکلی صاحب تھے تو اب  
 جو اونکو اس حال معلوم ہو گیا تھا اس واسطے وہ معمول اونکے  
 خیالات کو کے حال بتاتے تھے لیکن اس بات کا ثبوت کہ حقیقت  
 یہ غائب نہیں بتاتے تھے یہ ہے کہ انہوں نے فقط  
 اور جو میجر بکلی صاحب کو



معلوم تھیں بلکہ اونکے علاوہ اور بھی بتائیں چنانچہ ایک غائب بین کو اوس انگشتری کا سراغ اوس وقت سے ملا کہ جب وہ پانی میں چھینکی گئی تھی اور اوس کے پیچھے کا حال اوس نے اسطور پر بتایا کہ ایک آدمی نے اوسکو کشتی میں بیٹھکر نکالا تھا چند سال تک انگوٹھی اوس کے پاس رہی اور بعد اوسکے ایک مرتبہ جب وہ راہ میں چلتا تھا تو اوس کے ہاتھ میں سے گر پڑی کئی سال تک اوسکا کچھ چپا نہیں ملا پھر ایک آدمی کو جو دو گتے اپنے ساتھ رکھا کرتا تھا ملی اوس نے انگوٹھی کو کسی کے ہاتھ پہنچ دیا اور پھر وہ ایک اور آدمی کے پاس رہی کہ جس نے بعد ازاں اپنے تین مارڈا لافس کشتی کی حالت غائب بین مذکور سے دیکھی اور دیکھ کر بہت گہرا یا سب غائب بینوں کا قاعدہ ہے کہ خون کو بہتے ہوئے دیکھ کر گھبرا جاتے ہیں غائب بین نے بیان کیا کہ اوس شخص نے اپنے کمرے میں اپنے بدن میں گولی ماری تھی جب اس شخص کا اسباب بکا تو غائب کے قول کے بموجب میجر بکلی صاحب کے باپ نے اوس انگوٹھی کو خریدا اور اوس کے پاس ستائیس برس تک رہی بعد اوس کے میجر بکلی صاحب کو پاس آئی اور اونکے پاس پندرہ برس سے ہے یہ سب حال غائب بین نے بتایا اب اس میں کچھ شک نہیں رہا کہ ب نے جو حال اس انگشتری کا بتایا تھا اسطرح بتایا تھا کہ واقعہ گذشتہ کو برای الیمن باطن دیکھ لیا جتنا حال اس انگشتری کا اس زمانے کی تحقیقات سے معلوم ہو سکا اوس سے ثابت ہوا کہ غائب بینوں کا بیان صحیح تھا جب تک غائب بینوں تو میجر بکلی صاحب کو یہ بات نہیں معلوم تھی کہ اونکا نیلام میں سے انگشتری مذکور کو خریدا تھا اور تو یہ بھی تحقیق ہوا کہ جس شخص

نفس کشی کی تھی اور اگر چہ بے جو حال رزق کے قتل کا بیان کیا وہ تاریخ میں  
 درج ہے لیکن اور بہت باتیں تو ضرور اس نے ایسی بیان کیں جنکا ذکر تاریخ میں  
 نہیں ہے جگو یہ بات بہت غالب معلوم ہوتی ہے کہ اگر اور عالموں کو ایسے معمول  
 خوش نصیبی سے بلجاوین جیسا یہ بھکی صاحب کو بمل گیا تھا اور وہ امتحان  
 کریں تو بہت سی مشتبہ باتیں جو تاریخ میں ہیں وہ صاف ہو جائیں گی اگر ایسے  
 اشخاص کے جنکا تاریخ میں حال لکھا ہوا ہے زیور یا پوشاک یا تحریر یا بال بلجاو  
 اور انکے ذریعے سے امتحان کیا جاوے تو غالب ہے کہ بہت سے کاغذات  
 توادہی جو اب گم ہیں نکل آویں گے چنانچہ الف نے تین کاغذات اس قسم کے  
 جو مدت سے دستیاب نہیں ہوتے تھے اور جنکی بہت تلاش تھی اس طرح  
 نکالے ہیں :

## مترھوان خط

اس اثر غائب بینی کی دوسری فرع کے ذکر کرنے سے پہلے میں آپ کو بتایا  
چاہتا ہوں کہ جو غائب میں اشیاء بیدار واقعات گذشتہ بذریعہ شرکت  
دیکھتے ہیں ان کا مشاہدہ ہر طور پر صحیح نہیں ہوتا ہے حصہ اول میں میں لکھ چکا ہوں  
کہ بہت بواعث ایسے ہیں کہ جنکے سبب سے غلطی ہو جاتی ہے ایک بڑا باعث  
غلطی کا یہ ہے کہ غائب میں دیکھتا تو کسی واقعہ گذشتہ کو ہے اور سمجھتا ہے  
کہ واقعہ حال دیکھتا ہوں بعض اوقات ایسا ہو سکتا ہے کہ معمول کے بیانات کو  
اچھی طرح غور سے پتالو میں معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ شخص نیچے بہت پرانے واقع کا حال نہیں  
بتاتا ہے بلکہ تھوڑی ہی عرصہ کا حال بیان کرتا ہے لیکن باوجود اسکے اور باوجود  
غلطی کرنے کے بواعث بہت ہوتے ہیں گاہ گاہ غائب میں کو اس شخص کے  
ساتھ جسکو وہ دیکھتا ہے اس درجے کی شرکت حاصل ہو جاتی ہے کہ وہ بلا رنگ  
حال بیان کرنے لگتا ہے پس عموماً یہ قاعدہ مد نظر رکھنا چاہیے کہ جہاں تک  
ہو سکے اوسکے بیان کو تصدیق کر لینا چاہیے :

حالت خواب مفاطیسی میں غائب بینی

بلا واسطت کے واقع ہونے کا بیان  
اس ذیل میں میں اوس غائب بینی کا ذکر کروں گا کہ مع  
یعنی بلا ذریعہ تحریر یا بالون یا پوشاک کے اسبیط  
دیکھتا ہے جس طرح شرکت کے ذریعے ہے  
توت کا ہی ذکر کیا جاوے

حالت ہوش میں پڑھ سکتا ہے :

شال سی و خیمہ۔ میں نے ایک شخص کے مکان پر دیکھا کہ ایک آدمی نے  
جسکی عمر سترہ برس کی تھی ایک لڑکے پر جسکی نو برس کی عمر تھی عمل کیا چونکہ عامل  
مجھے کہا کہ یہ لڑکا غائب میں ہے اس واسطے میں نے عامل کے ذریعے سے  
کہا کہ تم اس حالت میں میرے مکان میں جاؤ اور وہاں کا حال بتاؤ اس  
اس غائب میں کا یہ حال تھا کہ سوائے عامل کے اور کسی کی آواز نہیں سنتا تھا  
نہ کسی سے پوچھتا تھا میرا مکان اس جگہ سے ایک میل کے فاصلے پر تھا  
اوسے کہا کہ بہت اچھا میں جاتا ہوں اور تھوڑی دیر کے بعد اوس مکان میں  
چلا گیا اور جو جو سامان وہاں رکھا تھا اوسکا حال بیان کرنے لگا اور کہا کہ  
فلانی میز پر فلانی چیز رکھی ہے اور فلانی میز پر ایک کل رکھی ہوئی ہے اوس کل کا  
اوس نے سب حال بتایا حقیقت میں جو سامان اوس نے وہاں بتایا موجود تھا  
اور ایک میز پر ایک کل سوڈا کے پانی (جسکو ہندوستان میں ولایتی پانی کہتے ہیں)  
بنانے کی رکھی تھی یہ کل میں حال میں جرمنی کے ملک سے لایا تھا اور اوس زمانہ  
اُن برائے وہ کل نہیں آتی تھی میں نے اوس سے کہا کہ اب تم فلاںے کمرے میں  
جاؤ چنانچہ وہ وہاں گیا اور جو شیشہ آلات اور اور چیزیں اور تصویریں وہاں  
تھیں انکا سب کا حال اوس نے بتایا جب اوس سے میں نے دریافت کیا  
کہ اوس کمرے پر کیا ہے تو اوس نے کہا کہ فقط ایک عورت اور ایک  
لڑکا ہے اور وہاں پوٹاک بھی اوس نے بتائی جب میں گھر پر گیا اور  
کے نے بیان کیا تھا وہ سب صحیح معلوم ہوا مجھ کو ذرا  
شک  
میں نے یہ حال میرے خیال کے ساتھ  
ایک شخص کو کہا کہ آپ

دوسرے کمرے میں چلے جائیے اور وہاں جو آپ کا جی چاہے وہ کیجیے وہ  
 شخص ایک بچے کو لیکر دوسرے کمرے میں چلا گیا اور جب غائب بین سے  
 دریافت کیا تو اس نے کہا کہ وہ لڑکا عجیب تماشے کا ہے اور اپنے ہاتھوں کو  
 تماشے کی حرکت دے رہا ہے اور اس کا باپ اس کے سامنے کھڑا ہو کر دیکھتا  
 پھر اس نے کہا کہ وہ لڑکا اس کمرے میں سے باہر چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد  
 کہا کہ پھر کمرے میں آگیا ہے اور جب اس لڑکے کے باپ کا حال پوچھا  
 تو اس نے پہلے تو کہا کہ آپ یہ بات نہ پوچھیے لیکن جب اس سے اصرار  
 کیا تو اس نے کہا کہ میں بتانا تو نہیں چاہتا ہوں لیکن آپ جو پوچھتے ہیں  
 تو میں لاچار کہتا ہوں کہ وہ شخص کو تو اچھڑتا ہے پھر اس غائب بین نے  
 کہا کہ وہ شخص اپنے لڑکے کو مار رہا ہے لیکن اگرچہ اس مکان میں ایک  
 لکڑی رکھی ہوئی ہے اس لکڑی سے نہیں مارتا ہے بلکہ ایک کاغذ سے  
 جو اس کے ہاتھ میں لپیٹا ہوا ہے مار رہا ہے ان سب باتوں کے کہنے میں  
 فقط سات یا آٹھ منٹ کا عرصہ لگا اور جب وہ شخص اس کمرے میں آیا  
 جہاں غائب بین تھا اور میں نے اس سے غائب بین کی تقریر کا ذکر کیا  
 تو وہ بہت حیران ہوا اور کہا کہ جو کچھ اس غائب بین نے کہا ہے سب سچ ہے  
 اس تجربے سے ظاہر ہے کہ دریافت خیال کے سبب سے غائب بین کو  
 یہ حال نہیں معلوم ہوا تھا اس واسطے کہ نہ مجھے ہی یہ حال ہے نہ تاکہ وہ شخص  
 دوسرے کمرے میں جا کر کیا کرے گا نہ اس کو خود ہی  
 جا کر کیا کرے گا پس مجھے بالکل تسلی ہے کہ اس  
 حقیقت میں دیکھ کر بیان کیا تھا یہ بات تو  
 کہ اس نے قیاس سے

اوسکے بیان کے انداز سے معلوم ہوتا تھا کہ جو کچھ وہ کتاب ہے اس طرح کتاب ہے  
کہ جیسے کوئی دیکھ کر کہتا ہو۔

مثال سی و ششم جب مین نے لام پر عیاں کیا اور اوس پر خواب واقع ہو گیا  
تو جگو معلوم ہوا کہ اوسکو غائب مینی کی قوت بھی حاصل ہے مثلاً جب اوسکی نگاہ  
بند ہوتی تھیں اور میرا ہاتھ اوسکے سر پر ہوتا تھا تو وہ کہتا تھا کہ مجکو تمہاری اونگھیں  
میں سے روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہے اور اوسکو کرٹل میں سے اور مقناطیس  
مصنوعی میں سے اور سنگ مقناطیس میں سے اسید طرح کی روشنی نکلتی ہوئی  
نظر آتی تھی لیکن اوسکی غائب مینی کی قوت اسطور پر بخوبی نمایاں ہوئی کہ  
وہ بہت سے ایسے مقامات بعید دیکھتا تھا اور انکا حال بیان کرتا تھا  
کہ نہ وہ مقامات مجھے معلوم تھے نہ وہ اوسکو جانتا تھا جب میں نے دیکھا کہ  
وہ خود بخود ایسے مقامات کو دیکھتا ہے جنکو وہ کتاب ہے کہ میں نہیں  
جانتا ہوں تو میں نے اوس سے کہا کہ تم میرے مکان میں جاؤ پہلے پہلے  
اوسکو میرا مکان صاف نہیں معلوم ہے لیکن بعد ازان صاف نظر آنے لگا اور  
میرا مکان کئی بار دیکھتا ہوا سو اسطے مجھے خیال ہوا کہ شاید اوس مکان کا  
حال وہ یاد سے بیان کرتا ہے لیکن تھوڑی ہی دیر بعد مجھے یقین ہو گیا  
کہ یاد سے نہیں کتاب ہے اسوا سٹے کہ چھوٹی چھوٹی چیزیں اوس نے پتہ دیا  
تباہیں اور سیکے وہ کمرے بھی بتائے جنکو اوس نے کبھی پہلے نہیں  
دیکھا تھا اور اوس سے کہا کہ بتاؤ کوئی آدمی بھی دھان میں  
یا نہیں کہ اور کبھی کہتا تھا کہ کوئی آدمی مجھے نظر نہیں  
آتا تھا تو جب میں نے پتہ لگا کر  
اُسے حقیقت میں آتی تھی

اوس وقت اوس مکان میں تھے بعد ازاں میں نے اوسے ایک اور مکان میں جانے کو کہا جو شہر سے دو میل کے فاصلے پر تھا اوس مکان کو اوسنے کسی نہیں دیکھا تھا اور میں نے بھی اوس مکان کا حال اوسے کچھ نہیں بتایا تھا اوس نے اوس مکان کو ڈھونڈ لیا اور اوسکا حال بیان کر ڈنگا اوسکی چمت کی صورت بھی بتائی کہ وہ چمت نئی سی وضع کی ہے اور اوسنے کہا کہ میں چمت کی صورت اسواسطے بتانا ہوں کہ میں اوس کو اوپر سے دیکھ رہا ہوں اور کہا کہ یہ مکان ایک باغ کے اندر ہے اور اوسکے چاروں طرف درخت ہیں لیکن اسوقت میں کوئی آدمی اوس مکان کے پس و پیش نہیں دیکھتا ہوں اور نہ اوسکے اندر کچھ حال دیکھتا ہوں بعد اوسکے میں نے اوسے ایک اور شہر کو بھیجا جو کوئی سو میل کے فاصلے پر ہے میں اس بات کو دیکھ کر بہت حیران ہوا کہ وہ اوس شہر میں تھوڑے سے عرصے میں چلا گیا اور وہاں کے مکانات اور بازاروں اور شہر کے سوا داکسب حال بیان کیا میں نے اوس شہر کو جانتا تھا لیکن یہ فائب میں وہاں کسی نہیں گیا تھا جب میں نے اوس سے دریافت کیا کہ تمکو یہ بات کیونکر معلوم ہوئی کہ یہ شہر وہی جہاں میں نے تمکو بھیجا تھا تو اوسنے کہا کہ جیسے شعور ذاتی سے آدمی کو غیب شوہا میں تمیز ہوتی ہے اسطرح مجھے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ یہ شہر وہی ہے جہاں آپ مجھے بھیجتے تھے کہیں کہیں ایسا ہوتا ہے کہ راہ میں اور شہر میں لیکن میں اپنی طبیعت سے جان جاتا ہوں کہ یہ وہ شہر نہیں۔

کہا کہ تم اس شہر کے فلاں مقام کو جاؤ چنانچہ او۔۔۔

صحیح بیان کیا بازار میں آ۔۔۔

تختلف اوقات میں مختلف آ

آدمی بھی نظر آتے ہیں اور بعض کے سروں پر ٹوپیاں ہیں اور بعض کے  
سروں پر عجیب وضع کے خود ہیں چنانچہ اوسنے جیسی شکل خود کی تھی بیان کی  
یہ خود اوس شکل کے تھے جیسا پروس کے ملک میں مروج ہیں اوسنے کہا کہ بعض  
آدمیوں کے چہرے پر ڈاڑھی ہے اور جیسی جیسی ڈاڑھیاں اور موچیں تھیں سبکی  
بیان کی ہیں نے بعض آدمیوں کے جنگو میں جانتا تھا نام لیکر اوس سے کہا کہ اونکو  
دیکھو چنانچہ بعض کو تو اوسنے دیکھا اور بعض نہیں لے ایک شخص کی نسبت  
میں نے اپنے جی میں خیال کیا کہ غائب ہیں اوسکو اپنے مکان پر بیٹھا ہوا  
دیکھ لیکن اوسنے اوسکو ایک گلی میں ایک اور آدمی کے ساتھ پھرتے ہوئے  
دیکھا یہ ایک اور ثبوت اس بات کا ہے کہ میرے خیال کے ساتھ اوسکو شرکت  
نہیں تھی اوس نے کہا کہ اس شخص کے منہ پر نہ ڈاڑھی ہے نہ موچیں ہیں  
چنانچہ یہ بات سچ ہے کہ خود خود ایک مسافر خانہ میں چلا گیا اور کہا کہ دو بجے  
کا وقت ہے اور لوگ کھانا کھا رہے ہیں اوس شہر میں کھانا کھانے کا یہی  
وقت ہے ہمارے ملک میں جو وقت کھانا کھانے کا ہوتا ہے اوسوقت  
اوسنے اوس مسافر خانہ میں دیکھا کہ میز پر کچھ کھانا نہیں رکھا ہے اور کوئی  
آدمی ہی نہیں بیٹھا ہے بعد اوسکے میں نے اوسے ایک اور شہر میں بھیجا  
اور اوس نے اوسے اسطور پر دیکھا کہ جیسے چڑیا ہوا میں سے یا کوئی آدمی  
ہوا میں سے میں نے بیٹھا ہوا دیکھا ہے میں نے کبھی اوس شہر کو سطر  
نہیں دیکھا اور دریا پر پل کو دیکھا اور دیکھا کہ ایک مکان  
کنات سے اونچا ہے میں نے اوس سے کہا کہ اب  
اوس نے کہا کہ ایک بڑا موٹا آدمی  
رٹوئی اوسکے سر پر نہیں ہے



مین نے اوس سے کہا کہ تم غلامی میں نے مکان کو دیکھو چنانچہ اوس نے دیکھا اور  
جیسے دروازے اور درپچے اوس میں تھے سب بتائے اس مکان کے چاروں  
پیشخص یعنی غائب بین پیرا اور جو مکانات اور منارے اوس میں تھے سب  
بیان کیے لیکن آدمیوں کو اوس کے اندر نہیں دیکھا اور کہا کہ میں اسکی  
چھت نہ اوپر سے نہ اندر سے دیکھ سکتا ہوں کچھ تاریکی سی اوس کے اوپر  
معلوم ہوتی ہے بازار میں اوس نے بہت آدمی اور سپاہی دیکھے پھر  
میں نے اوسے ایک اور شہر میں بھیجا اور کہا کہ اوس کے مغرب کی طرف  
جو ایک ٹیلہ ہے وہاں سے اوسے دیکھو چنانچہ اوس نے اوسی جگہ سے  
دیکھا اور جیسی صورت اوس مقام سے شہر کی نظر آتی ہے ویسی ہی بتائی جب  
وہ ان شہروں کو دیکھتا تھا تو اونکی صورت دیکھ کر بہت خوش ہوتا تھا لیکن  
بات ایک عجیب تھی کہ سمت میں غلطی کرتا تھا یعنی مشرق کو مغرب اور شمال  
کو جنوب بتاتا تھا مثلاً اوس نے کہا کہ دریا فلانے نیر کے جنوب کے رخ  
چلتا ہے اور فلانا شہر دریا کے فلانے رخ ہے حالانکہ اون کے رخ مختلف  
تھے اگر میں امتحان کرنا چاہتا تو مجھے اس بات میں شک نہیں معلوم ہوتا  
کہ وہ دوپہر کے وقت آفتاب کو بجائے جنوب کی طرف کے شمال کے رخ  
بتاتا تھا وہ بہت کے بیان کے اور جو کچھ حال وہ بتاتا تھا بالکل صحیح تھا  
اور نہایت مفصل تھا اور کوئی بات بھی ایسی نہیں کہ نہ بتاتا تھا جس سے مجھ  
پر شبہ ہوتا کہ وہ میرے خیالات کو دریافت کر کے بتاتا تھا بلکہ اگر  
ایسا ہوتا تھا کہ میں کسی اور شہر کا کیا کسی اور بلاد  
کسی اور شہر کے کسی اور بات کا ذکر کرتا تھا  
یا بازار دیکھتا تھا جو میرے

تو ضرور کوئی نہ کوئی بات اوسکی نسبت ایسی کہتا تھا جسکا مجھے خیال بھی نہیں  
 ہوتا تھا مثلاً جس ٹپو اور فریہ آدمی کو اوسنے ایک شہر میں دیکھا تھا وہ خود بخود  
 پھر واپس جا کر اوسکو دیکھتا تھا اور جب میں کہتا تھا کہ اب تم اوسے دیکھو تو وہ  
 کہتا تھا کہ اب اسوقت نظر نہیں آتا ہے اور یہ شخص بھی اوسکو ہر وقت ایک جگہ  
 اور ایک حالت میں نظر نہیں آتا تھا کہی اوس دروازے میں نظر آتا تھا کہی  
 کسی اور جگہ کہی اوسکے سر پر ٹوپی ہوتی تھی کہی نہیں ہوتی تھی غائب میں  
 یہ بھی کہا کہ یہ آدمی کہیں ہو میں اوسکو پہچان لوں گا اور خود بخود یہ بھی کہا  
 کہ اگرچہ اوسکی شکل تماشے کی ہے لیکن مجھے اوس سے نفرت ہے میں  
 یہ نہیں جانتا ہوں کہ کیوں نفرت ہے ؟

سوائے ان شہروں کے لام نے اور بھی مقامات دیکھے جنسے وہ واقف  
 نہیں تھا اوسکا حال بھی میں کچھ لکھتا ہوں میرے پاس ایک کرسٹل جادو  
 بہت پُرانا ہے مگر اوسکا تمام حال مجھے بخوبی معلوم نہیں ہے میں نے  
 اس بات کا امتحان لیا تھا کہ حالت خواب میں لام پر اس کرسٹل کا کچھ  
 اثر ہو گا یا نہیں اوسکی طبیعت بہت اثر پذیر تھی چنانچہ میں نے  
 اوس کرسٹل کو اوپر کے دست راست میں رکھ دیا اوسوقت تمام اوس کے  
 بازو پر ایک سردی کا اثر معلوم ہوا جب میں نے اوس سے پوچھا کہ تم اوسکو  
 دیکھتے ہو تو حال اوسکی آنکھیں بند تھیں لیکن اوس نے کہا کہ اسکی روشنی  
 ایسی تیز ہے کہ میں اس کو کچھ چوند معلوم ہوتی ہے اور آپ اسکو ہٹا لیجیے  
 میں نے اوس سے کرسٹل کو ہٹا لیا اور پھر اوسکے سر کے اوپر رکھا  
 تب ہر دن اوسکی طبیعت اتنی اثر پذیر نہیں تھی  
 آتا تھا خواہ اوس کے سر کی

پشت کی طرف رکھتا تھا تو سرخندہ اور سبکے آنکھیں بند ہوتی تھیں لیکن کرسٹل مذکور  
 اوسکو نظر آتا تھا لیکن اوسوقت اوسکی آنکھوں کو چھپا چوند تھیں معلوم ہوتی تھی  
 بلکہ اوسکی روشنی اوسے اچھی معلوم ہوتی تھی اوستے بیان کیا کہ اوسکے اندر کچھ  
 روشنی کے نظر آتے ہیں اور اس روشنی میں قوس و قزح کے سے رنگ ملتے  
 جب کرسٹل کو اوسکے بائیں ہاتھ میں رکھتا تو اس پر گرمی کا سخت اثر ہوا  
 پہلے سے زیادہ اوسے نیند آئی دفعتاً اوسنے کہا کہ مجھے ایک آدمی ایک نئی  
 وضع کی پوشاک پہنے ہوئے نظر آتا ہے چونکہ مجھے یہ خیال ہوا کہ شاید لام  
 کسی ایسے آدمی کو دیکھتا ہو جو پہلے اس کرسٹل کا مالک تھا یا جسکو کسی طرح  
 تعلق اس کرسٹل کے ساتھ ہو گا تو میں نے دسویں سے کہا کہ اس آدمی کا  
 حال تباؤ اور چونکہ مجھے معلوم ہوا کہ اوسوقت کے بعد اور اوقات عمل میں  
 شخص لام کو نظر آتا تھا اس واسطے میں اس شخص سے اوسکا حال روزانہ پوچھتا  
 اور اوسکے کاروبار کا حال بھی دریافت کرتا تھا

اون

ذیل میں بیان کرتا ہوں :

جب کرسٹل لام کے ہاتھ میں رکھا گیا تو تھوڑے عرصے میں بہت دودھک  
 اوسنے اپنے تئیں دیکھا کہ میں ایک سڑک پر ہوں اس سڑک کے ایک طرف  
 ایک دریا بہت زور سے بہتا ہے اور دریا کے اوپر پانی تھپ رہے اور اونچے پانی  
 اور سڑک کی دوسری طرف بھی پانی بہتا ہے مگر اتنے پانی جتنے دوسرے  
 بلند ہیں اس سڑک پر اوس نے ایک آدمی کو

دیکھا اوسکی عمر چالیس اور پچاس سال

فری اور قوی تھا لیکن چہرہ اوسے

اور سیاہ ایک سیاہ

دھاری دار اور پائون مین بوٹ گھنوں سے بچے موڑے ہوئے اوسکی شکل  
 یہودی یا اسپین یا اطالیہ کے آدمیوں کی سی نظر آتی تھی کمزین ایک  
 کمر بند تھا اور کچھ چیز لٹک رہی تھی لیکن نہ تلواریں نہ خنجر نہ تھا سب کپڑوں  
 کے اوپر ایک چونہ پہنے ہوا تھا لیکن چونہ کا سینہ کھلا ہوا تھا اور اند  
 کے کپڑے نظر آتے تھے ٹوپی کپڑے کی تھی اور ایک طرف اوس پر  
 سمور لگا ہوا تھا اور ایک پر بھی ٹوپی مین تھا اوس کے ہاتھ مین اوسکے  
 قد سے بھی لابی ایک لکڑی اوپر سے خم کھائی ہوئی تھی اور اوسکے آگے  
 مین پاچار کو سپند دوڑتی جاتی تھیں اس شخص کی پوشاک ایسے اچھے  
 کپڑے کی تھی کہ لام کو تعجب ہوتا تھا کہ اوس آدمی کی پوشاک اتنی ایسی مکلف  
 اور وہ گو سفند ہا کتا جاتا ہے اس آدمی کے پیچھے لام چلتا گیا تاوقتیکہ  
 وہ آدمی ایک سرائے میں گیا اور وہاں کھانا کھایا اوس سرائے میں  
 اور بھی کئی آدمی بحیثیت مسافران کے بیٹھے ہوئے تھے اس آدمی کی اونا  
 دھانیوں اور مالک سرائے نے اچھی طرح مدارات کی وہ سرائے  
 اس صورت کی نہیں تھی ایسی انگلستان میں ہوتی ہیں نہ وہ دھانی انگلستان  
 کے دھانوں کے تھے اونا کی پوشاک بھی مثل اوس آدمی کی پوشاک  
 کے تھی جسکے پیچھے لام جاتا تھا اور سب کے بدن کے اوپر کھال کا  
 یعنی پوستین پہنا ہوا دوسرے دن جو لام نے اس آدمی کو دیکھا تو  
 وہ شخص اوسی جیسے تھا لیکن گو سفند اوس کے ساتھ نہیں تھی چو  
 پہنے ہوئے تھے کجنگل میں تھی اور دریا کے کنارے کنارے  
 اکا سا رڈ و رڈ و رڈ نظر آنے لگے اور  
 کھیت نظر آتے تھے

یہ سڑک ایک چھوٹے سے شہر کی طرف جاتی تھی اور وہ شہر پائے کوہ میں واقع  
 شہر تک پہنچنے سے پہلے دریا پر ایک پل کئی محرابوں کا نظر آیا راہ میں بہت  
 دھنقان نظر آتے تھے کوئی ٹوکروں میں اندھے لیے جاتے تھے کوئی گاڑیاں  
 ہانکتے تھے شہر کا موقع یہ تھا کہ پہاڑ کی ڈھال پر بستا تھا پہاڑ کی طرف چڑا بستا  
 اور پل کی طرف عرض کم ہے اوس شہر کے گرد فصیل نہیں ہے سڑک پہ چو  
 گاڑیاں چلتی تھیں وہ ایسی گاڑیاں نہیں تھیں جیسی انگلستان میں ہوتی ہیں چونکہ  
 لام اوسکا نام نہیں جانتا تھا اور اوسکی یہ خواہش تھی کہ کچھ اوسکا نام رکھا جاوے  
 میں نے کہا کہ اسکا نام ریفیل رکھ لو اوس نے کہا کہ بہت اچھا اب اس کا  
 جہان اس شخص کا ذکر ہوگا اوسکا نام حرف ر سے تعبیر کیا جاوے گا دوسرے دن  
 لام نے رکو شہر کے بازار میں مکان میں دیکھا جب لام پل پر سے چلتا تھا تو  
 اوس نے اول تو یہ دیکھا کہ پانی بہت میلا ہے دوسرے یہ کہ پل کے سر  
 کی طرف کچھ جگہ تاریک چھوٹی ہوئی ہے کہ وہاں ایک کچھ نظر نہیں آتا  
 اوسکو صاف اوس وقت نظر آنے لگا کہ جب وہ رکو کے اندر دور تک  
 چلا گیا میں یہ بات نہیں بتا سکتا ہوں کہ یہ کیا چیز ہے لیکن جب کہیں لام  
 اوس شہر کا حال بیان کیا ہے اس تاریک جگہ کا حال ان ضروری بیان کیا ہے  
 جس مکان میں رنظر آیا وہ اوسکی دوکان معلوم ہوتی ہے وہاں ایک عورت بھی  
 جو اوس سے بہت مشابہ تھی اوس دوکان میں تھی لائے تھے میری سمجھ میں  
 اوسکی ہمشیرہ ہے رنے جو کچھ حال اپنے سفر کا اوس بیان کیا وہ  
 تو جسے سنتی تھی دوکان ایسی تھی جہاں زنجیر لٹال  
 خردہ فروش بیچتے ہیں جب ان چیزوں کو اوس نے  
 ہوتا تھا کہ دریا اور پل بھی

رکی دوکان بھی اوسی شہر میں نظر آتی تھی اور دوکان کے اندر کی چیزیں  
 نظر آتی تھیں لیکن بعد ازاں اوسکو عادت ہو گئی اور کچھ تعجب نہیں ہوتا تھا  
 پھر لام نے دیکھا کہ دوکان کے پیچھے ایک مکان میں راور وہ عورت کھانا  
 کھاتی تھی اوس مکان میں اسباب مولیٰ قسم کا تھا اور کھانا بھی کچھ مختلف کا  
 نہیں تھا کھانے کے ساتھ دونوں شراب بھی پیتے تھے کھانا کھانے سے پہلے  
 کچھ نماز ادا کرتے تھے اور دونوں نے نہیں پڑھی پھر اوس عورت نے ایک الماری میں  
 ایک برنجی کرہ اوتا کر رکھ دیا یا آتش دان میں آگ روشن تھی ایک اور  
 لام نے رکھ دیکھا کہ اپنی دوکان میں ہے اور ایک اور شخص کوئی چیز بیچ کر  
 اوسکے پاس لایا لیکن رنے اوسے خرید نہیں پلے سے جو پہاڑ کی طرف بڑا  
 بازار جاتا ہے اوس میں پکافرش ہے آدمی دور پر ایک اور بازار بطور بازار  
 چوڑا اوس میں آلتا ہے اس چوڑے کے بازار کے ایک طرف لام نے ایک  
 سوار دیکھا کہ اوسکی اتنی سبزنگ کی تھی اور پیچھے ایک دامن لگتا تھا پٹیا  
 اوسکا نکلتا تھا اور اوس میں سرخ دھاری تھی ٹوپی کپڑے کی تھی اور ایک لٹا  
 توار بھی اوسکی کمر پر تھی اور ایک کمر بند بھی تھا اور بوٹا مہینر لگے ہوئے  
 پہنے ہوئے تھا دونوں پر اوسنے بہت سی تختیاں لکڑیوں پر لگی ہوئی دیکھیں  
 اور اون پر کچھ حرف بھی لکھے ہوئے تھے لیکن فقط ایک مسافر خانے کی  
 تختی پر جو حرف تھے وہ حرف کو لام پڑھ سکا اور تختوں پر ایسے حرف  
 لکھے ہوئے تھے کہ نہیں پڑھ سکتا تھا مسافر خانے کے تختے پر اوس نے  
 جو لام اوس شہر میں گیا تو اوس نے رکھ دیکھا  
 اوسکو تلاش کیا تو پہاڑ میں ایک جھونپڑ  
 تھے بعض آدمی تو اون میں

ایسی پوشاک پہنے ہوئے تھے کہ سروں پر گڑیاں تھیں اور پا جائے فراخ  
تھے اور اونکی داڑھیاں لانبی اور بعض کی پوشاک ایسی تھی کہ وہ جاکٹ  
پہنے ہوئے تھے اور بکرون کے کھال کے چوغے پہنے ہوئے تھے یہ خرم  
ملی جلی دیکھ کے لام نے خود بخود کہا کہ میری سمجھ میں یہ جھوٹری دو ملکوں کی  
سرحد پر واقع ہے

یہ مشاہدہ لام کا بہت دلچسپ ہے اگر فرض کیا جاوے کہ یہ مشاہدہ بطور خواب  
تھا تو وہ خواب بھی عجیب قسم کا ہو گا لام نے بینٹ مختلف اوقات رک کو دیکھا  
کچھ کچھ حال میں نے اوس کے شہر کا لکھا ہے اگر سب حال مفصل لکھتا  
تو کئی صفحے بھرے جاتے لام پر روزانہ بلکہ اکثر ایک دن میں دو بار عمل  
کیا جاتا تھا لیکن جب کہی وہ رک کو دیکھتا تھا تو یہ نہیں ہوتا تھا کہ جو حال اوسنے  
پہلے مرتبہ دیکھا تھا وہی دوسرے مرتبے بیان کرے بلکہ علیحدہ حال ہوتا تھا  
اور تاہم طرفہ یہ بات ہے کہ جو حال علیحدہ علیحدہ بیان کا ہوتا تھا اون میں ایک طرح  
کا ربط ہوتا تھا مثلاً ایک روز اوس نے رک کو شہر پر ایسی جگہ چلتے دیکھا  
کہ دریا کے نیچے کی طرف جاتا تھا دوسرے دن اوس گھاٹی کے اوڑھی  
نیچے کی طرف اوسکو دیکھا کہ وہاں زراعت بہت تھیں تیسرے دن اوسکو  
ایک شہر کے قریب جاتے ہوئے دیکھا اور چوتھے روز ایک شہر کے اندر  
اپنے مکان میں دیکھا تین ہفتے بلکہ ایک مہینے تک غائب رہا روزانہ کبھی راہ  
میں پیادہ چلتے ہوئے اور کہی اپنے گھر میں نظر آتا تھا مقامات کا  
حال لام بہت مفصل اور شرح بیان کرتا تھا اگر  
لام نے اسطور پر بیان کیا تھا کہ اگر وہ شہر  
یہ تو بات ظاہر ہے کہ وہ شہر

لام نے وہاں کے لوگوں کی بتائی اور دو کانوں کے تختوں کے حروف  
بتائے کہ سوائے ایک تختی کے جس پر زبان جرمن لکھی تھی اس سے وہ  
پڑھی نہیں گئی اس بات سے میری سمجھ میں یہ آتا ہے کہ وہ شہر روس اور روم  
کی سرحد پر ہے شاید کوئی شخص جو اس کتاب کو پڑھے جان سکے کہ وہ شہر  
کو نسا ہے اس بات کی وجہ نہیں معلوم ہوتی ہے کہ لام نے روزمرہ اس  
شہر کو اور اس صفائی سے کس واسطے دیکھا لیکن مجھے ضرور یہ خیال ہوتا ہے  
کہ اس کرسٹل میں جسکے سبب سے یہ مشاہدہ پیدا ہوا اور اس شہر میں یا اس  
آدمی زمین کچھ تعلق ہے لام نے ایک مرتبے سوتے سوتے یہ بات کہی تھی کہ  
ایک دفعہ یہ کرسٹل آ کے پاس تھا اگر یہ بات سچ ہے تو جس طرح کسی آدمی کی  
تحریر کے ذریعے سے کاتب نظر آنے لگتا ہے اسی طرح اس کرسٹل کے  
ذریعے سے آنظر آنے لگا اگر فرض کریں کہ یہ وجہ اس مشاہدے کی درست ہے  
تو یہ بات جواب طلب ہے کہ جو کچھ لام نے دیکھا تھا زمانہ حال کی باتیں دیکھیں  
یا گذشتہ زمانے کی اگر گذشتہ زمانے کا حال دیکھتا ہو تو یہ بات نہایت  
عجیب اور حیرانی کی ہے کہ ایک عینے تک برابر تمام واقعات گذشتہ سلسلہ  
دیکھتا رہا

لیکن لام نے نقطہ ای مشاہدے سے مجھے حیران نہیں کیا ایک روز جب  
وہ اس شہر کی طرف تھا تو وہ دفعتاً چپ ہو گیا اور تھوڑی دیر کے بعد کہا  
کہ میں ہوا میں سے کاسفر کرتا ہوں مجھ کو جلد یہ بات معلوم ہو گئی کہ لام  
خود بخود ایک داخل ہو گیا تھا شاید اس اعلیٰ حالت میں  
داخل ہوا اور سوقت وہ کرسٹل تھا جب وہ  
ایک خوبصورت باغ دیکھتا



اور اوسین بیت خوبصورت روشین نبی ہوئی مین لام نے اوسکا نقشہ کھینچ کر  
 بنایا اوسنے کہا کہ یہ باغ ایک شہر کے متصل ہے ایک روش کے سر پر  
 ایک حوض بنا ہوا ہے اوس میں دو دھانوں مین سے پانی نکلتا ہے اور  
 ایک بڑا آدمی اوس کے پاس کھڑا ہوا ہے سر اوسکا ننگا ہے دائرہ لائی  
 کپڑے ڈھیلے اور سفید مین اور پانوں مین سوزے نہیں اور کھڑا دن پہنی ہوئی  
 یہ پوشاک یونانیوں کی سی تھی اوس آدمی کے گرد و پیش قریب بارہ جوان  
 آدمی اور کھڑے ہوئے تھے اور انکی پوشاک ہواوس بڑے آدمی کی  
 تھی یہ آدمی اون جوان آدمیوں کو پڑھانا معلوم ہوتا تھا اور جب درس  
 یا تقریر ختم ہو گئی تو دو تین ملکہ حوض کے پاس سے متفرق روشوں پر چلے گئے  
 اور ذرا نظر بڑھا کر جو دیکھا تو لام کو کچھ پہاڑا صلی پر اور ایک شہر باغ کے متصل  
 نظر آیا اس باغ اور شہر کو بھی لام نے خود بخود دو تین مرتبہ دیکھا مگر حوض کے  
 پاس وہ آدمی نہیں دیکھے لیکن اور آدمی روشوں پر چلے گئے ہوئے دیکھے  
 اور ایک مرتبہ دو عورتیں یونانی پوشاک پہنے ہوئے دیکھیں لیکن حیرت کی  
 بات یہ ہے کہ یہ مشاہدات ایک خاص حالت مین واقع ہوئے تھے کہ وہ حاضرت  
 لام کی حالت متعاطیسی معمولی سے علیحدہ تھی بلکہ جس حالت مین اوس نے  
 رہ کر دیکھا تھا اور دیکھا کرتا تھا اوس حالت سے بھی یہ روایت علیحدہ تھی یہ حاضرت  
 گویا بحساب حالت بیداری رسمی کے تیسری حالت تھی انہی متعاطیسی کے  
 حساب سے دوسری تھی جو وقت اس حالت مین گزرتا تو سو وقت ہو  
 علیحدہ ہوتا تھا جو اسکے سونے کے واسطے چاہئے تھا  
 کیا جاتا تھا جب وہ خود بخود حالت متعاطیسی میں  
 اس تیسری حالت کا کچھ پتہ نہ تھا

کہ جب وہ پراس تیسری حالت میں داخل ہوتا تھا بیشک یہ بات غائب معلوم  
 ہوتی تھی کہ اس تیسری حالت میں وہ زمانہ بعید اور واقعات گذشتہ دیکھتا تھا  
 ایک مرتبہ وہ خود بخود ایک اور حالت میں داخل ہو گیا کہ اوس وقت کا وقوف  
 پہلے تینوں حالتوں کے وقوف سے علیحدہ معلوم ہوتا تھا ایک روز اوس نے  
 مجھے کہا کہ میں ہوا میں سفر کر رہا ہوں لیکن دفعتاً وہ گہرا نے اور ڈرنے لگا اور  
 کہنے لگا کہ میں پانی میں گر پڑا ہوں اب مجھے اوس میں سے نکال دیجیے ورنہ اگر  
 آپ امداد نہ کریں گے تو میں ڈوب جاؤں گا میں نے اوسے حکم دیا کہ اس پانی  
 میں سے نکل جاؤ اور بہت محنت اور کوشش کر کے وہ اوس میں سے نکل گیا اور  
 کنارے پر پہنچ گیا اوس وقت اوس نے کہا کہ میں ملک کفریہ میں جان ایک  
 میرا دوست پیدا ہوا تھا ایک دریا میں گر پڑا تھا لیکن حیرانی کی بات یہ ہے کہ وہ  
 اوس ملک کو آدمیوں کا اور مکانات اور حیوانوں اور کیتوں کا اس طرح ذکر کرتا  
 کہ گویا اوس وہ خوب واقف تھا اور اوس نے یہی کہا کہ جب میں لڑکا تھا تو اس ملک میں  
 بہت رہا ہوں حالانکہ ابھی سکا لند سے باہر ہی نہ گیا تھا علاوہ اسکے اگرچہ اسکی  
 آنکھیں بالکل بند تھیں مگر وہ اصرار کرتا تھا کہ میں جاگتا ہوں اور میری آنکھیں  
 کھلی ہیں اور جب میں نے کہا کہ تم سوتے ہو تو اوس نے شکایت کی کہ آپ  
 مجھے احمق بنا رہے ہیں وہ اس بات کے سمجھنے میں حیران تھا کہ میں تو اوج  
 میں ہوں اور کفریہ میں تھا تو میں اوس سے بات کیونکر کر سکتا تھا  
 اور جب میں نے اسے کہا کہ تم تو خود قبول کرتے ہو کہ تم کہی جاز میں  
 آئیں کیونکر پہنچ گئے تو اور بھی زیادہ حیران ہوا  
 کہ کفریہ میں ہوں اور میں اس ملک میں

میت تھام رہا ہوں اور میں بیان کے آدمیوں کو اور کائنات کو اور حیوانوں کو  
 خوب واقف ہوں یہ بات ظاہر معلوم ہوتی ہے کہ یہ شخص نے اپنے دوست کی  
 زبانی کفریر یا کا حال سنا تھا لیکن چونکہ وہ اصرار کرتا تھا کہ میں اس ملک میں  
 میت تک رہا ہوں اور یہاں کے آدمیوں سے اور سب چیزوں سے بخوبی  
 واقف ہوں تو میرے نزدیک یہ بات ہے کہ جو حال اوس نے اپنے دوست کی  
 زبانی سنا ہوا تھا اوس کے دیکھنے کا اوس سے شوق تھا اور حالت غائب بینی میں  
 کبھی کبھی وہ وہاں چلا گیا تھا لیکن اپنے جانے کا حال پہلے اوس نے مجھے  
 کبھی نہیں بتایا تھا اور اس قیاس کا اعتبار زیادہ تر یوں ہوتا ہے کہ وہ اکثر  
 گھنٹہ گھنٹہ بھروسہ کرتا تھا اور کچھ کلام نہیں کیا کرتا تھا اور اوس وقت وہ اوس  
 ملک میں جایا کرتا تھا اور اس دفعہ جو پھر اوس ملک میں گیا تو اوس نے فقط  
 وہاں کے آدمیوں کو اور چیزوں کو فقط دیکھا ہی نہیں بلکہ اوس کو پہچان لیا کہ میرے  
 پہلے ہی اس ملک کو دیکھا ہے بیشک اوس کے بیان نام ایسے تھے کہ مجھے بالکل  
 یقین ہوتا تھا کہ جو کچھ وہ کہتا ہے دیکھ کر کہتا ہے دوسرا اور یہی وہ خود بخود  
 ایسی ہی حالت میں داخل ہو گیا اور اوس حالت میں عین ویسا ہی حال بیان  
 جیسے پہلے کہتا تھا لیکن اس ملک کا حال اوس کو سوا سن اوس چوتھی حالت  
 اور کسی حالت میں یاد نہ آتا تھا بلکہ جب اوس کو حالت معمول پر پھر پتا چلی ہوتی تھی  
 اور میں اوس سے کفریر یا کا حال پوچھتا تھا تو اوسکی سمجھ میں نہ آتا تھا  
 اور جب میں اوس سے کہتا تھا کہ تم کبھی حبش کے ملک کی طرف کی طرف  
 ہی گئے ہو تو وہ کہتا تھا کہ آپ مجھے ٹھہر گئے ہیں (اور یہی وہی ملک ہے)  
 یہ تین مشاہدے جو واقع ہوئے یعنی اولیٰ مشاہدہ  
 اور تیسرا کفریر یا کا انکی تصدیق

کہ جب کہی لام کو مین نے بچید شہرون مین بیجا تو اس نے اونکا حال  
تباہ کیا گو وہ اون شہرون سے واقف نہیں تھا تو مجھے یقین ہوتا ہے کہ یہ شاید  
ہی اس کے یقینی اور راست ہونگے بڑی کیفیت کی بات ہوتی کہ جو لام کے امتحان کا  
اور زیادہ موقع ملتا لیکن پہلے کہ چکا ہوں کہ کثرت مطالعہ کے سبب سے اس  
شخص کو چھاتی کا مرض ہو گیا تھا اور کئی ہفتے تک وہ بیمار رہا اس سبب سے  
زیادہ امتحان کا موقع نہیں ملا اور جب وہ شفا پایا ہوا تو اسکی طبیعت پر مثل  
سابق بہت اثر نہیں ہوتا تھا لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ مین اس پر عمل کر سکتا ہوں  
مگر اسکی شفا یابی کے بعد فقط دو مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ وہ رک کو دیکھتا تھا  
محنت اور استعمال کے ساتھ پھر اس پر یہ حالت خاص غائب ہونی کی توقع ہو کر  
جیسے لام بار بار کھتا رہا ہے کہ جو ایک خاص حالت تیز روشنی کی حاصل ہوگی  
اور اسکی بیماری سے پہلے جو مین اس پر عمل کرتا رہا تو ضرور اسکی روشنی میں

ترقی ہوتی رہی تھی \*  
مثال سی و ہفتم۔ ایک شخص کو کہی کہی خود حالت غائب بنی حاصل ہو جاتی  
تھی مین در سے مین بار ہا تھا کہ ایک مرتبہ اس نے کہا کہ آپ کی گاڑی آئی ہے  
مجھے یقین نہ ہوا اس سلسلے کہ مین نے ایک گھنٹہ بعد گاڑی آنے کا حکم دیا تھا  
لیکن اس نے کہ مین فقط گاڑی ہی کو آئی ہوئی نہیں دیکھتا ہوں بلکہ یہی  
دیکھتا ہوں کہ آپ سے یہ کہنے کو آتا ہے کہ گاڑی آگئی ہے ورنہ  
کے بعد حقیقت یہ کہ اگر کہا کہ گاڑی حاضر ہے غلطی سے ایک گھنٹہ  
پہلے گاڑی  
ہذا اس نے کہا کہ مین اپنے چچا کو غلطی سے  
ابھیچ رہے ہیں اس نے کہا کہ مجھے خط  
کے نام خط لکھنا پڑتا تھا

لیکن جو پہلے ہی ڈاک اوس طرف سے آئی تو خط آیا مدرسہ میں پیغمبر موسیٰ  
 اوس نے کئی بار مجھے بتایا کہ میرے مکان پر کیا ہو رہا تھا اور اگرچہ ہمیشہ  
 اوس کے بیان کو میں تصدیق نہیں کر سکا لیکن جتنے مرتبے تحقیق کیا تو جو کچھ  
 اوس نے آدمیوں کے آنے کا اور اونکی تعداد کا اور باتیں بیان  
 کی تھیں وہ سب صحیح پائین ایک مرتبہ اوس نے خود بخود ایک سمندر کے  
 کنارے کا شہر دیکھا اور وہاں کا سواد اور فضا بیان کی اور جب میں نے  
 تحقیق کیا تو اوس کا بیان صحیح پایا پہلے پہلے وہ ڈرنے لگا کہ اب میں گمراہ  
 جاؤنگا کیونکہ وہاں کشتی نہیں ہے ایک مرتبہ اور اوس نے خود بخود ایک شجر  
 دیکھی کہ اوسکے دونوں طرف بڑے بڑے درخت ہیں اور سڑک کے سپر  
 ایک بارک دیکھی کہ اوسکے سامنے رسالے کے سوار پھر رہے تھے اور سوار  
 پوشاک بھی انگلستان کی فوج کی سی نہیں بتائی بلکہ پروس کے ملک کے  
 سواروں کی سی بتائی مجھ کو یہ نہیں معلوم ہے کہ اوس نے یہ بارک کسوا  
 دیکھی کیونکہ مجھ کو ایسی کسی بارک سے آگاہی نہیں تھی اور پس اوس نے  
 میرے خیال کے دریافت کرنے کے ذریعے سے اوس بارک کو نہیں  
 دیکھا تھا مجھے یہ بات حاصل نہیں تھی کہ جب اس شجر پر عمل کرتا تھا اوسکو  
 غائب بینی حاصل ہو جاوے اکثر اوسکو یہ حالت ہو چکی تھی کہ وہ  
 گمراہی اوقات جان میں چاہتا تھا اوسکو بھیجے ہنسنے لگتا تھا کہ کئی دفعہ جب  
 میں نے اوس سے دریافت کیا کہ فلاں مکان کا ذکر کیا ہے ایک دوست کا  
 تھا ایک ہو رہا ہے تو اوس نے سب حال مفصلاً  
 مجھے اکثر کہا ہے کہ میں لوگوں کو اوجھا  
 کچھ تاریک دیکھتا ہوں لہذا

تو وہ صاف دیکھنے لگے گا۔

شمال سی و ہشتم۔ اب جو شمال میں لکھتا ہوں اوسکا حال میں نے ایک عورت سے سنا تھا اور اوس نے خاص اوں لوگوں سے سنا تھا جنکو اوسکا تجربہ ہوا تھا ایک صاحب کلکتہ میں ٹوکر تھے اونکی بیوی انگلستان کو گئی تھی اور راہ میں جہاز میں تھی اونھوں نے کلکتہ میں ایک غائب بین سے دریافت کیا کہ اسوقت فلانا جہاز کہاں ہے اوس نے بتایا کہ اس وقت وہ جہاز فلاںے جزیرے کے پاس ہے اور کہا کہ آج کا دن اوس جزیرے کے موقع پر اچھا روشن نہیں ہے اور وہاں بادل سا ہوا ہے صاحب نے غائب بین سے کہا کہ تم ہماری بیوی کے کمرے میں جاؤ اور دیکھو کہ وہاں کیا ہو رہا ہے پہلے تو غائب بین نے عذر کیا کہ عورت کے مکان میں بے خبر جانا اچھا نہیں لیکن جب صاحب نے اصرار کیا تو وہ کمرے کے اندر گیا اور کہا کہ اسباب اوس کمرے کے اندر پریشان پڑا ہوا ہے اور دو عورتیں اوس کے اندر بیٹھی ہوئی باتیں کرتی ہیں جس عورت کو دیکھنے کو وہ گیا تھا اوسکی صورت اور وضع اور پوشاک سب مفصل بتائی جو شخص جہاز کا کہتا تھا اوس نے اپنے روزنامے میں سے جیسا کہ غائب بین کے بیان کی مطابقت کی تو اوسکا بیان صحیح ثابت ہوا جہاز کلکتہ میں ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء کو روانہ ہوا تھا اور انگلستان میں ۶ جولائی ۱۹۰۵ء کو پہونچا تھا کسی سبب سے جہاز دست چلاور نہ جس تک پہونچا جان غائب بین نے اوسے دیکھا تھا۔ یہ نچا چاہیے تھا اس غائب بین سے عورت کے بیان سے

جو اوسنی جہاز میں سوار تھی معلوم ہوا کہ حقیقت میں اوس صاحب کی بیوی  
 تھی کہ جسے میں جہاز میں اسباب ہمیشہ پریشان پڑا رہتا تھا +  
 مثال سی و نہم میں اوپر لکھا چکا ہوں کہ میجر بکلی صاحب حالت ہوش میں  
 میں غائب بیٹی کی حالت پیدا کر دیتے ہیں مگر اب یہ بات بھی لکھنی چاہیے  
 کہ صاحب موصوف حالت خواب میں ہی غائب بیٹی پیدا کر دیتے ہیں میجر  
 بکلی صاحب نے مجھے ایک خط اس باب میں لکھا تھا اوسکا خلاصہ ذیل ہے +  
 لکھا جاتا ہے اوپر لکھا گیا ہے کہ انگلستان میں دستور ہے کہ میوے کے  
 پوست میں مثلاً ریٹے کے اندر تحریرات بند کر کے دوکاندار بیچتے ہیں  
 میجر بکلی صاحب نے ایک عورت پر عمل کیا اور اوسکو حالت خواب میں  
 غائب بیٹی کا ملکہ حاصل ہو گیا لیکن اسکے بعد اوسکو حالت ہوش میں ہی  
 غائب بیٹی کی قوت حاصل ہو گئی اور جبوقت یہ عورت سو جاتی تھی تو تحریرات  
 سسود کو پڑھ لیا کرتی تھی اور فاصلے سے پڑھ لیتی تو خواہ وہ تحریر میجر بکلی صاحب  
 کے پاس ہو خواہ نہ ہو ایک اور عورت نے اپنے مکان میں ایک صندوق  
 ایسی ایک تحریر بند کر کے میجر بکلی صاحب کو کہا کہ اب اس عورت سے  
 اوسکو پڑھو ایسے میجر بکلی صاحب کے حکم سے اوسنے اس تحریر کو اسطو  
 پڑھ لیا کہ وہ خود اپنے مکان میں تھی اور تحریر دوسری بیچت کے مکان میں  
 اور وہ عورت بھی جسکے مکان میں وہ تحریر تھی اپنے منہ سے بوجھ نہیں لیا  
 میجر بکلی صاحب کو بھی اوس تحریر کا حال کچھ معلوم نہ ہوا تاہی بعد  
 اوسکے میجر بکلی صاحب نے غائب میں سے کہا کہ  
 سننا ہے کہ تحریر بند کی ہوئی کتنی بڑی تھوڑی  
 کوئی نئی تحریر وہاں ملیگی کیا

میجر بکلی صاحب گئے تھے نہ غائب بین گئے تھے غائب بین نے کہا کہ میں  
چند نئی تحریریں وہاں دیکھتی ہوں میجر بکلی صاحب نے کہا بہت ہیں کہ تھوڑی  
اوسنے جواب دیا کہ نہیں چھٹانک ریٹھون میں نقطہ تین تحریریں نہیں ملیں گی  
میجر بکلی صاحب نے پوچھا کہ تم کو خوب یقین ہے کہ وہ تحریریں نئی ہیں غائب  
نے جواب دیا کہ خوب یقین ہے ایک اون میں سے وہ تحریر ہے جو میں نے  
ابھی اوس عورت کے مکان میں رکھی ہوئی پڑھی ہے میجر بکلی صاحب نے  
کہا کہ اگر میں چھٹانک ریٹھی خریدوں تو اوس میں تین نئی تحریریں ضرور ملیں گی  
جواب دیا ضرور ملیں گی اور جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے وہ بھی اون تینوں میں  
ہوگی اگر میں فقط چھٹانک خریدوں تو یہ تینوں تحریریں ملجاوین گی اوس نے  
جواب دیا کہ ہاں میجر بکلی صاحب اوسے سوتا چوڑا کر اوس دوکان کو گئے  
اور اٹھارہ ریٹھے چھٹانک وزن کے خرید کر لائے اور سب پر ایک چاکوڑ  
نشان کر کے غائب بین کے روبرو لائے غائب بین نے ایک کی طرف  
اشارہ کیا اور کہا کہ اٹھو کو لو اوس میں وہی الفاظ تھے جو غائب بین نے  
پہلے بتائے تھے میجر صاحب نے لکھ لیے تھے اور فقط دو اور نئی تحریریں  
اون میں نکلیں دو روز میجر بکلی صاحب اوس عورت کے پاس گئے  
جس نے اوس تحریر لکھی ہو انا چاہتا تھا اور اوس کو بتایا کہ غائب بین نے یہ عبارت  
پڑھی ہے اور میں نے اوس عورت کے روبرو بند کی ہوئی  
تحریر دکھائی  
مثال چھٹانک  
نہا



یہ شخص ہم سوتلی میں خوب دخل رکھتا تھا راہ میں اوس عورت نے میوہ صبا سے کہا کہ وہ اپنا گھر چھوڑ کر کہیں چلا گیا ہے اور اوس کے نام کا تختہ بھی اوس کے دروازے پر سے ہٹا لیا گیا ہے جب اوس مکان پر پہنچے تو یہ سب حال صبح ہوا اوس مکان میں جو اور لوگ رہتے تھے اوسے ہی جب پوچھا تو انہوں نے کچھ بتا نہیں بتایا کہ وہ شخص کہاں اڑھکھار ہا ہے اوس وقت میجر ہنگلی صاحب نے اوس عورت کو عمل کے ذریعے سے سولا دیا اور اوسے کہا کہ اب اوس شخص نے شہر سے باہر رہنے کا ارادہ کر لیا ہے اور اپنے کام کے واسطے روز شہر میں آیا جایا کریگا۔

مثال چیل ویکم۔ لیوس صاحب نے ایک عورت پر عمل کیا اور دوسرے مرتبے کے عمل میں اوسکو غائب بینی کی قوت حاصل ہو گئی اس حالت میں اوسنے اپنے بعض رشتہ داروں کو جو ہندوستان میں سفر کر رہے تھے دیکھا اور بہت سہا حال اوسکا متصل بیان کیا اوسکے بیان کی تصدیق ہنوز نہیں ہوئی ہے جب وہ سوتلی تھی لیوس صاحب نے اوس کو کہا کہ کل ایک بچہ دوپہر کے بعد میں تم پر فاصلے سے عمل کرونگا تم اوس وقت مجھے دیکھنا اور جو حرکت میں کروں وہ بتانا جب وہ جاگ اٹھی تو اوسکو لیوس صاحب کے اس کلام کی کچھ بھی خبر نہیں رہی اور کسی نے اوس سے پوچھا ابھی نہیں کہ صبا اس طرح کہہ گئے ہیں دوسرے دن جب ایک بچہ اوس کے پاس آتا تو وہ لکھتی تھی اوی وقت اوسکو نیند آگئی ایک شخص کو لیوس صاحب نے سمجھا گئے کہ جس وقت ایک بچہ گا اوس وقت دیکھتے رہنا کہ چنانچہ وہ اوس وقت موجود تھا اور کہ وہ میں لکھتا ہوں یہ شخص صبا

دیکھا کہ لیوس صاحب ایک کمرے میں بیٹھے ہیں جو اسباب اوس مکان میں تھا وہ بھی سب بتایا اور کہا کہ پہلے تو صاحب لکھ رہے تھے اور پیچھے اوٹ کر کمرے میں کودتے پھرتے ہیں اور عجیب طرح کی شکلیں بناتے ہیں جو کچھ اس عورت نے بتایا سب صحیح بتایا سوا اس بات سے کہ صندوق چری کو اوس نے کتاب بتا دیا تھا لیوس صاحب میں اور اس عورت میں کئی میل کا فاصلہ تھا اور صاحب موصوف نے بعد اس وقت کے جب انہوں نے سمجھا کہ عورت مذکورہ سو گئی ہوگی شکلیں بنانی شروع کیں اس نیت سے کہ وہ عورت ہی ویسی ہی شکلیں بناوے لیکن معمول نے اونکی نقل نہیں کیں الا جو حرکتیں لیوس صاحب کرتے تھے اونکو یہ عورت دیکھتی تھی اور یہ بھی عمل ہو گیا تھا کہ سو بھی گئی تھی میں یہ نہیں کہہ سکتا ہوں کہ اس وقت اوس پر فاصلے سے کچھ عمل کیا گیا تھا لیوس صاحب جو اوسکو ایک دن پہلے حکم دی گئے تھے اوس کے سبب سے یہ اثر ہو گیا اتنی بات میں جانتا ہوں کہ جب وہ جاگتی تھی تو لیوس صاحب کے حکم پر زرا دل کا اٹھو کچھ ہوش نہیں تھا اور یہ اثر جو اس عورت پر ہوا تو تیسرے ہی مرتبہ اوپر عمل ہوا تھا

مثال چل و دوں۔ ایک شخص قی پر لیوس صاحب نے میرے روبرو اور اوپر کسی شخصوں کے اوپر عمل کیا مثال ۴۴ میں میں لکھ چکا ہوں کہ تلقین کی اوس پر کیا گیا تاں اب میں لکھتا ہوں کہ تھوڑی دیر اوسکو غائب ہونی اس صاحب نے اوسکو میری طرف منتقل کر دیا اور اوس نے اتنا لیکن جب میں نے اوس پر اونکی طرف میں لکھ چکا ہوں کہ اگرچہ پھر اتنا لیکن جب میں نے

اوسنے کہا کہ تم میرے مکان کو جا کر دیکھو تو وہ گیا اور بیان کیا کہ اتنے کمرے ہیں اور خلانا فلانا اسباب اولن کمرون میں ہے اور ایک عورت ایک نئی سی وضع کی کرسی پر بیٹھی ہوئی ایک نئی کتاب پڑھ رہی ہے جب میں اپنے کمرے کو واپس گیا تو معلوم ہوا کہ وہ عورت حقیقت میں ایک کرسی پر بیٹھی تھی کہ اوسپر وہ شادی ہوئی اور ایک کتاب نئی اوسکے پاس آئی تھی اور اوس کتاب کو پڑھ رہی تھی علاوہ اسکے میں نے یہ بھی دیکھا کہ بہت سی چیزیں قے نے ایسی بتائیں جنکی طرف میرا خیال ہی نہیں تھا اور بہت سی ایسی چیزیں نہ بتائیں جنکو میں چاہتا تھا کہ وہ دیکھے اور بتا دے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ میرے خیال کے ساتھ قے کو شکر تھی جب قے نے پہلے مجھے کہا کہ میں آپ کے کمرے کو تلاش کر کے وہاں جاؤنگا اوسوقت میں نے یہ بھی نہیں بتایا تھا کہ میرا مکان کونسے بازار میں ہے تھوڑی دیر بعد اوسنے کہا کہ میں بادشاہی دارالشفائے میں ہوں میں نے سنا ہی چاہا کہ اوسکی طبیعت اس دارالشفاء کی طرف متوجہ نہ ہو لیکن جب تک اوسنے وہاں کا سب حال نہیں بیان کیا تب تک وہ وہاں سے علیحدہ نہیں ہوا اس کی وجہ نہیں بتا سکتا ہوں کہ اوسکو دارالشفاء کی طرف کیوں توجہ ہو گئی شاید یہ سبب ہو کہ دن کے وقت اوسنے اوسکا کچھ ذکر سنا ہو مگر حالت ہوش میں کسی پہلے وہاں نہیں گیا تھا اوسنے اس دارالشفاء کا یہ حال بیان کیا کہ وہ نے یہ بتایا کہ ایک کونہ ملا ہے اور پھر زینے پر چڑھ گیا اور جتنی چار پائیاں مریضوں کی ذرا دیکھی ہیں سب گن کر بتائیں شفا خانے میں سے نکل کر پھر وہ میرے پاس آیا وہاں پہنچ گیا اس مرتبہ قے غائب ہوئے اور وہاں سے لوٹ کر آیا وہیں تھی لیکن اوسکے بعد ہی قوت بخوبی حاصل ہوئی تھی

اوس جگہ گیا جہاں اونکی والدہ رہتی تھی لیوس صاحب کی پاس اونکی والدہ کی خبر کئی سال سے نہیں پہونچی تھی غائب بین نے کہا تمہاری مازندہ ہے اور اوسے مکان میں رہتی ہے اور اوس طرف سے آپ کے پاس چند روز پہلے ایک خط بہت ضروری آویگا اور وہ خط راہ میں ہے اور وہ خط ایک شخص کی طرف سے آویگا جو بہت بیمار ہے اور یہ بھی کہا کہ لیوس صاحب نے ایک خط اپنی والدہ کو لکھا ہے اور وہ خط جلد اونکی ما کے پاس پہونچے گا اور اور خانگی خبر لیوس صاحب کو ایسی دی کہ جو اونکے مطلب کی تھی جو کچھ غائب بین نے بتایا تھا سب صحیح ثابت ہوا لیوس صاحب کو وہ خط ملا اور بعد تحقیقات ثابت ہوا کہ اونکی ما بھی زندہ ہے اور جہاں غائب بین نے بتایا تھا وہیں رہتی ہے اور اگرچہ لیوس صاحب کو خبر نہیں تھی کہ اونکی مازندہ تھی یا نہیں نہ اونکے مسکن کا پتا معلوم تھا لیکن جو خط اونھوں نے لکھا تھا وہ اونکی ما کے پاس پہونچ گیا تھا اوسکے بعد میں نے اوسے ہی اذکار اس غائب بین کی غائب بینی کے سننے پہونچا مثال چل و سوم اوس صاحب نے ایک عورت پر جسکی عمر عرصہ سال کی تھی اور جسکا نام کتو اور ڈاکٹر ملک صاحب کی نوکر تھی عل کیا یہ عورت غائب بین ہو گئی ششم اکتوبر ۱۹۷۷ء کو شام کے وقت اس عورت پر لیوس صاحب نے عمل کیا اور اوسے کہا کہ تم بلون کو جو حرمی میں ایک شہر ہے جاؤ اور شہر میں ڈاکٹر صاحب کی ایک لڑکی ایک مدرسے میں پڑھا کرتی تھی غائب بین نے اس وقت اوس جگہ رات کے پونے نو بجے بین اور میں نے دیکھتی ہوئی ہو گئی اور ایک کپڑا جو سردی کے موسم کا تھا اوسے دیا اور ڈاکٹر صاحب کو خیال ہوا کہ غائب بین نے ملکہ کہ ابھی موسم اوس کپڑے کے

پہنے کانہیں ہے غائب بین نے یہ بھی کہا کہ یہ لڑکی جون یا جولائی کی مہینہ  
 اپنے گھر واپس آویگی اور پہر بلون کو واپس جاویگی اسکو ڈاکٹر صاحب نے  
 سمجھا کہ غائب بین غلط کہتا ہے غائب بین نے اوس عورت کی صورت ہی  
 جو اوس مدرسے میں پڑھایا کرتی تھی ٹھیک ٹھیک بتائی اور کہا کہ اسوقت ۲۵  
 لڑکیاں اوس مدرسہ میں پڑھتی ہیں اوسنے یہ بھی کہا کہ مدرسے کی لڑکیاں پڑھ  
 بچے دوپہر کے بعد کھانا کھایا کرتی ہیں اور شراب نہیں پیتی ہیں ایک خاص ضم  
 کا ایک لوٹہ بتایا کہ اوس میں کچھ پیسے کی چیز ہے اور وہ پتی ہیں غائب بین نے  
 یہ بھی بتایا کہ اوس لڑکی کے کمرے میں کیا کیا اسباب ہے اور کہا کہ ایک قالین  
 وہاں ایک نئی سی وضع کا بچھا ہوا ہے لیکن بوسیدہ ہو گیا ہے اور رنگ بوسکا  
 بہت سرخ ہے یہ بھی کہا کہ اوس لڑکی کے پاس اوسکی ما کا ایک خط مہینے کے  
 آیا تھا اور وہ لڑکی اپنی ما کو ہفتہ وار خط لکھتی غائب بین نے کہا کہ مجھے ایک مہینے  
 عورت ہی نظر آتی ہے کہ اوسکے بال سیاہ ہیں اور ایک ٹوپی اور سیاہ رنگ کی  
 اطلس کی پوشاک پہنے ہوئے ہے اور یہ بھی کہا کہ ڈاکٹر صاحب کی لڑکی  
 اکثر اکیلی سویا کرتی ہے لیکن کبھی کبھی ایک اور لڑکی بھی اوسکے پاس سویا کرتی ہے  
 کبھی کبھی ایک فرانسیسی عورت علم موسیقی بھی سکھایا کرتی ہے اور یہ بھی کہا کہ دوپہر  
 پہلے ڈاکٹر صاحب کی بیٹی گر جا کر بین نماز پڑھنے گئی تھی لیکن بارش کے سبب  
 دوپہر کے بعد تیسرے پہر گر جا کر کونہیں گئی تھی اور یہ بھی کہتا ہے کہ انجیل کا فلانا تھا  
 گر جا کر بین اوسنے پڑھا تھا عند تحقیقات اس غائب نے بیان کیا  
 ایک دو باتوں کے سچ سچ غلطی یہ تھی کہ وہ لڑکی  
 اور جو مقام انجیل کا غائب بین نے بتایا تھا  
 پڑھا تھا لیکن اور سب بتایا

موسم کا تھا اس واسطے موسم کے پہلے بہن لیا تھا کہ اوس روز وہاں سردی زیادہ ہی  
 اور اوس دن رات کو پونے نو بجے ہی سوئی تھی اور وہ گرم کپڑا اوتا کر اوسنے  
 کھوٹی پر رکھا اور اوس دن سے ایک ہی دن پہلے ناگاہ معلوم ہوا کہ اوس سے  
 کسا تھا کہ مجھے کچھ کام ہے اور میں کہیں باہر جانے والی ہوں تو کہو جون یا جو لائی کہ  
 جینے میں اپنے گھر کو واپس جانا ہو گا معلوم کی صورت جو غائب بہن نے بتائی تھی  
 ٹھیک تھی کہانے کا ذکر جو تھا وہ سب صحیح تھا اور پانی کے برتن کی صورت بھی  
 ایسی ہی تھی جیسی غائب بہن نے بتائی تھی قارئین کارنگ اور صورت اور اور سب  
 ہی جیسا غائب بہن نے بتایا تھا ویسا ہی تھا اوس لڑکی کا ضرور ارادہ تھا  
 کہ نوین تاریخ کو اپنی ما کو خط لکھے اور ایک فرانسیسی عورت کہی کہی علم سبقت میں  
 سبق دیتی تھی اوس وقت مدرسے میں ۲۵ لڑکیاں ہی تھیں اب دیکھنا چاہیے  
 کہ اس عورت کو کسی کے خیال کے ساتھ شرکت ہرگز نہیں تھی کیونکہ جو باتیں  
 اوسنے بیان کیں (شرا) اوس لڑکی کا جون یا جو لائی کے جینے میں اپنے  
 گھر کو واپس آنا کہ نہ اس لڑکی کو ایک دن پہلے تک خبر تھی نہ اوس کے  
 ماپ کو کچھ گمان تھا ایسی تھیں کہ کوئی بھی اوس جگہ نہیں جانتا تھا علاوہ اس  
 اس غائب بہن کا بیان کا انداز ایسا تھا کہ بیشک معلوم ہوتا تھا  
 کہ کسی نہ کسی ذریعے سے جو کچھ وہ کہتی ہے دیکھ کر کہتی ہے اس غائب بہن کے  
 بیان میں کچھ بیشک نہ تھا اپنی بی بی پائی جاتی تھی مثلاً یہ ایک پیش بینی تھی  
 کہ وہ لڑکی ۹  
 کیگی اور فلا نے جینے میں جو آنے والا تھا اچھو کہ وہ لڑکی  
 سکا ذکر پہلے ہو چکا ہے بلا ذریعہ کسی تحریر یا اور چیز  
 کہ راو سکو غائب بہن خود بخود بلا اعلیٰ مقصدی  
 احب کے پاس ایک خط آیا

مثال چل

۹

کہ وہ کاتب کا دستخط نہیں پہچانتے تھے الف نے اونسے کہا کہ آپ ابھی اس خط کو زمین کو لیے پہلے میں آپ کو اس خط کا حال بتاؤ لگا جو میں نے خواب میں (یعنی حالت غائب بینی جو خود بخود واقع ہو گئی تھی) دیکھا ہے اوس نے کہا کہ اس میں دو کاغذ ہیں اوس میں سے ایک کاغذ میں ایک ٹکڑا لپٹا ہوا ہے اڈ وہ ٹکڑا سادہ اوس لفافہ میں ہے اس خط سے متعلق نہیں میں ایک آدمی اڈ ایک ماتم دیکھتا ہوں جب خط کو لا تو جو الف نے کہا تھا وہ سچ نکلا اور پہلے ہی فقرے میں ایک شخص کے آنے کا ذکر تھا الف گویہ خواب اوس وقت نظر آیا تھا کہ جب کاتب خط نے خط کا لکنا شروع بھی نہیں کیا تھا تو ہنوز جو کچھ لکنا منظور تھا کاتب کے ذہن میں ہی تھا کہ الف کو حال معلوم ہو گیا اور کاتب خط اوس مقام و تسو میل کے فاصلے پر تھا جان الف تھا +

الف کا یہ حال ہے کہ جب وہ خواب متقاضی میں ہوتا ہے تو جو کچھ اوسکے لپٹش ہو یا جس مکان میں وہ ہو اوسکے دروازے کے باہر موجود تیا ہے چنانچہ ایک بار میں ہی اوس مکان میں تھا جان اڈ سپر عمل ہو رہا اوسنے کہا کہ فلاں نے فلاں اتنے آدمی باہر کڑے ہوئے ہیں اور اونکو یہ شوق ہے کہ ہم سنیں کہ اندر مکان کیا کیا عجائب باتیں ہو رہی ہیں اگرچہ کاغذ چپا ہوں تصویریں صندوق میں بند کی ہوئی رکھی ہوں تو وہ خواب کی حالت میں اڈ کر کے لیتا ہے علاوہ اسکے کہ میں نے خود یہ تجربات دیکھے ہیں مجھے خوب معلوم ہے کہ اگر میڈک صاحب جو تجربات کرتے ہیں بت احتیاط اور عقل سے کج ذرا اگر میں خود ہی اوسکے تجربات کو نہ دیکھتا تو جو کچھ وہ لکھتے یا مگر شک نہیں ہو سکتا +

مثال چہل و پنجم یہ مثال

ہوتے نہیں دیکھتا فقط چند کتابیں اس مضمون کی پڑھی تھیں اور جب اس نے  
خود آزمائش کرنی چاہی تو مرتبہ اول ہی فقط خواب مقناطیس ہی نہیں پیدا کیا  
بلکہ معمول کو قوت غائب بینی بھی حاصل ہو گئی ان صاحب کا نام پادری گھور  
صاحب پریہ صاحب بہت عقیل اور شریف اور ہوشیار ہیں میری درخواست  
کے بموجب انہوں نے ایک خط میں مفصل حال اپنی آزمائش کا لکھا ہے کہ  
خط ذیل میں مجھے لکھا جاتا ہے سوائے آثار خواب اور غائب بینی کے اس مثال  
از شریکت اور اتفاق حواس ہی پایا جاتا ہے اگر گنجائش ہوتی تو اور بہت سی  
مثالیں بھی میں لکھ سکتا تھا کہ میرے بہت سے دوستوں زن و مرد نے اکثر  
تجربات کیے ہیں اور انکو تجربات میں کامیابی ہوئی ہے لیکن اس خط کو  
ایک نوٹ سمجھنا چاہیے اور اسی پر قیاس کر لینا چاہیے کہ جو حالات عمل کی تاثیر کے  
لکے گئے ہیں ان میں مانعہ نہیں ہے

خط ۱۳۷ کے موسم میں میں نے بہت کچھ علم مقناطیس روحانی کے  
باب میں پڑھا لیکن میں نے کبھی کسی آدمی پر عمل ہوتے نہیں دیکھا تھا جو کتابیں  
میں پڑھتا تھا انکو پڑھ کر مجھے بہت حیرانی ہوتی تھی اور میں کہا کرتا تھا کہ خدا یا یہ  
کیا اسرار ہے لیکن بہت ایماندار اور شریف آدمیوں کا بیان میں دیکھتا  
اس واسطے میں ان میں جانتا تھا کہ کچھ نہ کچھ بات ضرور ہوگی میرے خیال میں  
یہ بات نہیں ہے  
۱۳۷ میں نے اپنے آدمی سب بھوٹے ہیں میں نے  
۱۳۸ میں نے عیسوی کو میں نے ایک عورت سے  
۱۳۹ میرا خیال ہو کہ تم پر عمل کیا جاوے اور سننے  
۱۴۰ سکے بال اور انگلیں سیاہ  
۱۴۱ نرم (یعنی اس عمل کا نام



بھی نہیں سنا تھا میں نے خوب نظر جا کر سات منٹ تک اوسکی داہنی آنکھ کی  
پہیلی کی طرف دیکھا اور اوس سے کہا کہ تم میری طرف نظر جا کر دیکھتی رہو چوڑا  
منٹ تک میں اس طرح دیکھتا رہا اور ارادہ تھا کہ بس اب موقوف کر دوں  
کہ اوس نے کہا کہ مجھے میری طبیعت اس وقت کچھ عجیب طرح کی معلوم ہوتی ہے  
اس بات سے میرے دل کو ذرا مضبوطی ہوئی اور میں دس منٹ تک اس طرف  
اوسکی طرف دیکھتا رہا دس منٹ کے بعد اوسکی آنکھیں آہستہ آہستہ بند ہو گئیں  
اور تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ بالکل سو گئی اوس کے ہات اور پانوں نے لگے  
اور خدا بیکراری سہی اوسے معلوم ہوئی میں نے اولٹا عمل کیا تو اوس نے  
کہا کہ اب میری طبیعت خوش معلوم ہوتی ہے اور وہ بیکراری ہی رفع ہو گئی  
اوسکا سر بھی پہلے اس طرح ہلتا تھا جیسے کوئی اونگتا ہو میں نے اوس سے  
پوچھا کہ اب تمہاری طبیعت کیسی معلوم ہوتی ہے اونے کہا کہ تاشے کی طبیعت  
معلوم ہوتی ہے اس حالت میں میں نے اوسے دس منٹ تک رہنے دیا  
میں نے پھر جاکر اوس پر علم قیافے کے آثار نمایاں کر دیے لیکن یہ بات  
تھوڑی دیر میں نے ایک پر سے اوسکی ناک اور ہونٹوں کو گدگدایا لیکن اوسے  
کچھ بھی خبر نہ ہوئی پھر میں نے ایک بازو کو اکڑا دینا چاہا لیکن یہ بات بھی تھوڑی  
دیر میں نے اوس پر سے عمل کا اثر اتار لیا اور جب وہ سو گیا تو اوسکو کچھ بھی  
ہوش نہیں تھا کہ سوتے وقت کیا کیا ہوا حالت بیدار ہوئے میں نے  
اوسکے بدن کو تھوڑا ہی ہچھوایا تو اوسکو گدگدی ہوئی لیکن ایشیں ایشیں  
میری اس طرح پوری ہوئی بعد ازاں میں نے  
روز بروز اوس پر تاثیر اور سیریز کرتا رہا  
تہ پہل یعنی ایک منٹ سے کیا

ہوتا ہے تو اگر مین پانی یا نمک یا مصری یا دودھ یا اور کچھ مونہ میں رکھوں تو اگرچہ وہ اور مکان میں ہو اور میں اور مکان میں ہوں تب بھی اوسکو بھی ویسا ہی ذائقہ معلوم ہوتا ہے اگر میں اپنے پاٹھن میں سوئی چھاؤں یا کوئی بال اپنے جسم میں سے اوکھاڑوں یا کوئی شخص کہیں میرے بدن میں چٹکی بے تو اوس پر بھی ایسا ہی اثر ہوتا ہے اور بالکل صحیح صحیح بتا دیتی ہے کہ فلاں بات ہوئی ہے۔ اگر گشت کو میں نے دیکھا کہ اوس پر غائب ہونے کی حالت قائم ہو گئی جب میں نے اوس سے کہا تو وہ وہاں گئی جہاں میری والدہ رہتی ہیں اور اوس مکان کی ہیئت اور میری والدہ کی صورت اور اونکا لباس ٹھیک ٹھیک بتایا جب وہ اس حالت میں تھی تو میں اوسے ایک کمرے میں چور کر خود کی کمرہ میں پھرتا رہا اور اپنے دل میں جب خوب نیت کی کہ وہ اپنے کمرے سے میرے پیچھے پیچھے آوے تو ہمیشہ آئی اور میرے پیچھے پیچھے رہی پھر میں اپنے باغ میں گیا اور یہ نیت کی کہ وہ یہاں آوے چنانچہ تھوڑی بعد وہ وہاں موجود ہو گئی راہ میں سیدھی چلتی تھی مگر آہستہ آہستہ لیکن چلنے میں کہیں خطائیں کی میں یہ دیکھتا تھا کہ جب وہ میرے پاس آتی تھی تو دونوں ہاتھ اوس کے آگے کو پھیلے ہوئے تھے اور جب وہ میرے ہاتھوں سے چھوتی تھی تو اس صدمہ یا جھٹکا خفیف ہوتا تھا جیسا کہ کوئی لوہے کی سونگ متناظر ہوتا ہے اور اوچٹ کر جھٹ جاتی ہے۔۔۔ مارج سٹیم کو میرے مکان پر کئی دہائیوں سے کھاتا تھا اور اسوقت میرے مکان پر ایک شہرہ دار کٹر صاحب رہا۔۔۔ شہرہ دار اور عورتیں اور ایک صاحبہ بھیم پٹ نے نوکر پر عمل کیا اور اس سے کہا کہ اس مکان کو آگ لگا دیا جائے۔۔۔

گھر سے ایک میل سے زیادہ تھا غائب بین نے دیکھا کہ اوس عورت کی نوکر  
 باورچی خانہ میں بیٹھی ہے اور ایک اور عورت اوس کے ساتھ ہے اور جب اوس  
 کس کہ اچھی طرح دیکھ کر اوس دوسری عورت کا نام بتاؤ تو اوس نے  
 نام ہی بتایا چنانچہ اوس کا نام سچ تھا کیونکہ جس کا مکان تھا اوس نے اوس کے قول کو  
 تصدیق کیا جب اوس سے کہا کہ تم مکان کے اندر فلاں کمرے میں جاؤ  
 تو اوس نے جا کر کہا کہ ایک عورت فلانی وہاں بیٹھی ہوئی ہے وہ عورت اور  
 مکان میں حقیقت میں تھی اور غائب بین نے کہا کہ اوس عورت کو ہاتھ میں  
 ایک خط ہے اور وہ رو رہی ہے جب ہم سب کہنا کہ چکے تو اوس مکان میں  
 اٹھ کر گئے اس غرض سے کہ دیکھیں غائب بین کا بیان صحیح ہے یا نہیں  
 وہاں جا کر دیکھا کہ حقیقت میں اوس عورت کے پاس ایک خط اوس وقت آیا  
 اور اوس میں لکھا تھا کہ تمہاری ماہیت یہاں ہے حتیٰ کہ اوس کی زندگی کی امیدیں  
 اور تم جلد آ جاؤ اس واسطے وہ عورت رو رہی تھی

دوسری انگٹ کو ایک جہاز ایک بندر گاہ سے روانہ ہوا تھا دوسری شہر کو پہنچا  
 غائب بین سے کہا کہ دیکھتے رہو کہ یہ جہاز کہاں کہاں جاتا ہے اوس نے دیکھا  
 کہ دریا سے سات میل چل کر جہاز کو ایک جگہ ٹھہرا ہے ایک جہاز چومنا  
 اور اس جہاز کے ساتھ تھا میں نے اوس سے کہا کہ اس دوسرے جہاز کو  
 ہی دیکھو چنانچہ اوس نے دیکھا کہ وہ جہاز ذرا دور ہو چکی ہے اور  
 کپتان جہاز شراب پی رہا ہے اور ایک اور آدمی کے پاس بیٹھا ہے  
 چند روز کے بعد خدا جہاز کا آگیا غائب بین نے کہا  
 کے پاس جہاز کے کمرے میں بیٹھا تھا ناخ  
 جہاز کو چھوڑ دیا تھا لیکن کپتان

لے جاؤ چنانچہ غائب بین نے یہی بات دیکھی تھی دوسری ستمبر کو میر غائب بین نے دیکھا کہ جہاز مذکور خوب چل رہا ہے اور کپتان سو یا ہوا ہے اب آؤ گے کہ جہاز فلائی جگہ سے آگے چل گیا لیکن اب میں فقط ایک گنا جہاز پر دیکھتی ہوں حالانکہ جب جہاز پہلے چلا تھا تو اوس میں دو گتے تھے جب کپتان صاحب چند عرصے کے بعد واپس آئے تو اون سے روزنامہ چنے کے بموجب جو حال دریافت کیا گیا تو انھوں نے کہا کہ ایک گنا ایسا بیاہ ہو گیا تھا کہ اوسکو ہم نے سمندر میں پھینک دیا تھا

۲۵۔ دسمبر کو ایک دوست لٹنٹ نے میرے مکان پر تھے انھوں نے امر غائب بین کی قوت غائب بین کا امتحان کرنا چاہا اونکی درخواست کے بموجب غائب بین اوسکے مکان میں گئے اور دیکھا کہ اونکا باپ آتشخانے کے پاس ایک آرام کی مین بیٹھے ہوئے ایک کتاب پڑھ رہا ہے کہی اوس مکان میں یہ غائب بین نہیں گئی تھی لیکن اوس نے اوس مکان کی صورت اور جو اسباب اوس میں تھا ٹیک ٹیک بتا دیا جتنے چراغ وہاں چلے ہو اور جو کچھ ل کی بیوی کہی تھی سب اوس نے بتایا لٹو یقین ہو کہ بعض بعض باتیں جو غائب بین نے بیان کیں صحیح نہیں ہیں لیکن جب انہوں نے اپنے مکان پر جا کر تھوڑا تو معلوم ہوا کہ جو کچھ غائب بین نے کہا تھا سب سچ تھا اوسے روز آگ لگے بیجا کہ غائب بین کو کہو کہ فلاں نے شخص کے مکان کا گھر اور بیان کیا کہ بہت عورتیں اور بہت لڑکیاں مشیرگان بھی ہیں لٹو میں نے کہہ بیجا ب میں لکھا کہ ہاں اوس لٹون کے تھیں اور میری

ہمشیرگان بھی وہاں تینیں جسوقت غل ہو رہا تھا میرے دروازے پر ایک دستک ہوئی میں نے غائب میں سے پوچھا کہ دروازے پر کوئی رہے اوٹنے کہا ہاں ایک عورت آئی تھی اوسکو فلا نے کمرے میں لے گئے ہیں میں نے اوس سے کہا کہ دیکھو اوسکا نام بتاؤ کہ وہ عورت کون ہے اوس نے غور سے دیکھ کر نام بھی بتایا جب میں اوس کمرے میں گیا تو دیکھا کہ حقیقت میں وہی بیٹی تھی جسکا نام غائب میں نے بتایا تھا۔

ایک روز گرمی کے موسم میں ایک میرے دوست تم نام اور اونکی بیوی اور اونکی دو بیٹیاں میرے مکان پر آئیں جب وہ اپنے مکان کو واپس جاؤ گی تو میں نے اون سے کہا کہ آپ اپنے مکان میں دیکھتے رہتے گا کہ کل ۱۱ بجے دوپہر سے پہلے وہاں کیا کیا ہوتا ہے اور میں اپنی غائب میں کے ذریعے سر آپ کے مکان میں آؤنگا چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ اور دوسرے روز ڈاکٹر اور نکو لکھ بیجا کہ آپ سب فلا نے کمرے میں بیٹھے تھے اور وہاں فلا نے جگہ روشنی جل رہی تھی اور آپ کی بیوی فلا نے جگہ بیٹی تھی اور ایک کتاب اون کے سامنے رکھی ہوئی تھی اور آپ کی بیوی کے سر پر ایک سی ای بندھی ہوئی تھی اور ایک نئی سی وضع کی پوشاک پہنے ہوئے تھی اور اپنی پوشاک کا ذکر فلا نے جگہ کمرے ہوئے کر رہے تھے ایک لڑکی آپ کی فلا نے تھی اور دوسری لڑکی فلا نے جگہ تھی اور اسکے پاس ایک نوکر بھی تھا۔ میں اوس مکان پر کبھی پہلے نہیں گئی تھی پر واپسی ڈاک تم نے جو اس بیوی اوسوقت پگڑی پہنے ہوئے تھی لپیٹا اور اونہوں نے لکھ بیجا کہ پھر سے کچھ حال بتا سکتا

خود دیکھا اور آرمایا مجھ کو یہ بات نہیں معلوم ہوتی کہ یہ غائب ہنی کیونکر پیدا ہو جاتی  
 لیکن اتنی بات تو میں جانتا ہوں کہ میں اپنی آنکھ سے جو کچھ ہوتا ہوا دیکھوں  
 اوس کو کیونکر یقین نہ کروں قطع نظر اس سے کچھ میں نے ہی یہ آثار ہوتے  
 نہیں دیکھے ہیں سیکڑوں بہت ایماندار اور شریف آدمیوں نے ایسے حالات  
 کا بیان کیا ہے اور میرے خیال میں کہی یہ بات نہیں آسکتی ہے  
 کہ سب نے جھوٹھ ہی بولا ہے علاوہ اسکے دنیا میں جو باتیں اور چیزیں  
 دیکھتا ہوں سب اسرار میں عقل کے خلاف تو نہیں لیکن آدمی کے اور اگر  
 باہر ہیں میں یہ بات نہیں بتا سکتا ہوں کہ میں بولتا کس طرح ہوں اور سنتا  
 اور دیکھتا کس طرح ہوں لیکن یہ بات تو ضرور جانتا ہوں کہ دیکھتا ہی ہوں  
 اور سنتا ہی اور بولتا ہی ہوں اسی طرح میں یہ نہیں جانتا ہوں کہ غائب  
 کس فریضے سے اور اس ترکیب سے غائب اور بعد چیزیں دیکھتا ہے لیکن  
 میں یہ جانتا ہوں کہ دیکھتا ضرور ہے میں یہ بات ہی نہیں بتا سکتا ہوں  
 کہ غائب میں میری کسی کا کیونکر مطیع ہو جاتا ہے لیکن لاچار اتنی بات مانتی  
 پڑتی ہے کہ وہ مطیع ہو کر ہو جاتا ہے بہت آدمی عمل مقناطیسی پر یہ اعراض  
 کرتے ہیں کہ اگر جو عورتوں پر عمل کیا جاوے تو اوسکے خراب کر دینے کا  
 بڑا اندیشہ ہے اس بات کا تجربہ نہیں ہوا ہے لیکن مجھے یہ یقین ہے  
 کہ یہ خیال کا غلط ہے جو جوان عورت حالت عمل میں خراب  
 ہو سکتی ہے لیکن جو عورتیں حقیقت میں  
 نیک ہیں ان کوئی خیال بدنہ خود آویگا نہ حالت  
 نسکی طبیعت خراب ہوگی وہ  
 نیکی جو نیک بہت ہوگی وہ

کسی حالت میں بھی ایسے خیالات کو اپنے دل میں جگہ نہیں دینگے۔ اس کے باوجود اب میں آپ کو وہ بات یاد دلاتا ہوں جو میں اوپر لکھ چکا ہوں کہ حالت کے عمل میں معمول کے اچھے اچھے خیالات زیادہ تر نمایاں ہوتے ہیں عمل متقابلین طبعی سے اصل طبیعت آدمی کی تو نہیں بدل جاتی ہے لیکن بعض بعض خیالات حالت رسمی کی نسبت زیادہ اعلیٰ ہو جاتے ہیں لیکن جان تک مجھ کو تجربہ ہو میں اسے پہچان یہ دیکھا ہے کہ اگر کچھ بھی تغیر معمول کی طبیعت میں ہوتا ہے تو یہ ہوتا ہے کہ بڑا اور جھوٹ سے زیادہ نفرت اور نیکی اور راستی کی طرف زیادہ رغبت ہو۔ یہی بات ہے خیالات اسفل کو میں نے کبھی زیادہ نمایاں ہوتے نہیں دیکھا ہے۔ ایسے اعلیٰ خیالات کو اسے ترہ جوتے دیکھا ہے۔

مثال چل و ششم خط آئندہ سے معلوم ہو گا کہ جو شخص لائق بینہ اور ہوشیارین اگرچہ اونکو کسی امر میں شبہ بھی ہو لیکن بہت اعتقاد رکھتا ہے اور دوسرے عقلمندی سے اتفاق کر لیتے ہیں خط آپ کی درخواست کے بموجب میں یہ ہے اور وہ لکھتا ہوں اگست کے مہینے تک مجھ کو عمل متقابلین کے نام سے نفرت تھی اسی اور ایک خصوصاً غائب میں کی نسبت تو مجھ کو بہت ہی شبہ تھا میں نے کبھی آزمائش نہیں کی تھی لیکن باوجود مجھ کو شک اور نفرت کمال تھی۔

اگست کے بعد میں مع چند احباب کے شملندہ کو گیا تھا فلاں تھی اتھوڑے عرصے کے بعد میں نے سنا کہ وہاں ایک غائب میں سے تم جو جانتا تھا میں نے سنا کہ اس شخص پر عمل متقابلین جو

اور وہ شخص غیب کی باتیں خوب بتاتا تھا یہ

یہ سنا تو مجھ کو یقین نہیں ہو سکا کہ یہ سچا ہے یا نہ

اُنہاں نے کہہ دیتا ہے چنانچہ جس نے مجھے یہ بات کہی تھی اُس کو میں نے اس طرح  
 جواب دیا اور میں نے کہا کہ مجھے تب یقین ہو کہ جب میرے سامنے عمل  
 کیا جاوے اور میں اُس کا امتحان جس طرح چاہوں خود گردن عامل نے  
 کہا کہ آپ کو اختیار ہے کہ آپ خود امتحان کر لیں میں نے کہا کہ میں ایسے  
 بیان پر اعتماد نہ کروں گا جس کو میں تصدیق نہیں کر سکوں بلکہ ایسی باتیں  
 پوچھوں گا جس کا امتحان اسی وقت ہو جاوے اور اُس وقت کے امتحان  
 سے راست یا دروغ غائب بین کے بیان کا معلوم ہو جاوے گا عامل نے  
 جواب دیا کہ میں تو پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ جس طرح آپ چاہیں امتحان کر لیں  
 مجھے تسلی ہوئی اور میں نے اپنے جی میں کہا کہ اب میں ابھی غائب بین کا  
 دروغ ثابت کر دوں گا اسی وقت عامل نے غائب بین کو بلایا اور اُس پر  
 میرے روبرو عمل کیا اور جب عامل نے کہا کہ اب اس شخص پر عمل کی تاثیر ہو گئی  
 تو میں نے اپنی سی بات میں چھ سوال اُس کو لکھ کر دیئے اور خود وہاں سے  
 چلا گیا اور اُس نے کہا کہ جب میں واپس آؤں گا تو ان سوالات کے  
 جواب مجھے دینا سوالات یہ تھے کہ جب میں وہاں سے چلا جاؤں گا تو میں  
 کہاں کہاں جاؤں گا میرا لباس کیا ہو گا میں نے اپنے لباس کو ایک خاص  
 طور پر اُس مکان سے نکال کر بدل ڈالا ایک یہ سوال تھا کہ کہاں کہاں  
 جا کر میں کیا کیا باتیں ایسی کہیں کہ غائب بین رسمی حالت میں کہی  
 نہ جان سکے اس سے کچھ بتا سکتا تھا جب میں واپس آیا تو میں نے  
 انہوں نے جواب دیئے تو مجھ کو بہت حیرت ہوئی  
 کہتا تھا اور جس آزمائش سے میں یقیناً یہ سہرا تھا  
 اسی آزمائش کا نتیجہ یہ ہوا کہ مجھ کو



اوسکی راست بیانی میں اعتقاد ہو گیا غرضکہ میں نے امتحان اسطور پر کیا تھا اور ایسی ایسی باتیں پوچھی تھیں کہ اوسکے بتا دینے سے جو شبہ مجھے پہلے تھا وہ بالکل رفع ہو گیا لیکن میں اتنی آزمائش پر ہی قانع نہیں ہوا اور وہی آزمائش میں نے بہت کین اور نتیجہ یہ ہوا کہ مجھ کو بالکل یقین ہو گیا کہ حقیقت میں غائب بنی گا ملکہ معمول کو ہو جاتا ہے یہ تو میں نہیں جانتا ہوں کہ یہ قوت کس طرح معمول کو حاصل ہو جاتی ہے لیکن اوسکے حاصل ہونے میں شبہ نہیں تفصیل و تشریح کہنے کے واسطے تو کئی ورق چاہئیں کیونکہ تین روز تک برابر دو دو گھنٹے روزانہ آزمائش کرتا رہا لیکن دو حال میں لکھتا ہوں یہ معمول نہایت مفلس ہے لیکن تندرست ہے اور تعلیم بھی اوسکو اچھی ہوئی ہے یہ شخص کبھی شملہ سے باہر نہیں گیا ہے اور جو جزائر قرب و جوار میں ہیں اونکو کبھی اوسنے نہیں دیکھا ہے ایک روز شام کو جسوقت اس غائب بین پر عمل ہوا تو میرے ایک دوست نے ایک خاص مقام کا جی میں خیال کیا اور غائب بین سے کہا کہ میرے ساتھ وہاں چلو میرے دوست نے غائب بین کو اوس جگہ نام بتایا نہ اور کچھ پتا بتایا غائب بین نے اوس مقام کے ایک مکان کا حال بتایا اور کہا کہ اوسکے گرد پڑے پڑے درخت ہیں اور اتنے کمرے اس مکان میں ہیں اور جب اوس سے کہا کہ اب تم فلاں کمرے میں جاؤ تو اس نے کہا کہ اوس میں ایک مرد اور دو عورتیں بیٹھی ہیں اور ایک تصویر فلانی ہے کہ جب اس تصویر کا حال زیادہ پوچھا تو اس نے کہا کہ یہ تصویر پوچھو گے اور اس نے ایک نام بھی لکھا ہے اور جب اوس سے کہا کہ تو اس سبب سے ہوئی کہ دستخط اچھا نہیں مکان اؤن برا میں تھا جب

اوس مکان میں ضروری آدمی تھی جو غائب بین نے بتائے تھے اور اوس تصویر پر بھی وہی نام پایا جو غائب بین نے بتایا تھا سو اسے اس مکان کے میں نے غائب بین کو اور بھی مکانات اور مقامات کو بھیجا اور اوس نے سب کا حال مفصل بتایا اور مجھے یقین ہوا کہ جو کچھ وہ کہتا ہے سچ کہتا ہے مثلاً میں نے اپنے مکان پر بھیجا اور جو حال اوس نے وہاں کا بیان کیا اس طرح بتایا کہ بہت آدمی جو گھنٹوں اوس مکان میں بیٹھے ہیں نہیں بتا سکتے تھے جس کمرے کا میں خیال کرتا تھا وہیں غائب بین جاتا تھا اور سب حال ٹھیک ٹھیک اور صحیح بتاتا تھا پھر میں نے اوس سے کہا کہ سر جان فرنگ صاحب کا حال بتاؤ اوس نے دو جازوں کے نام بتائے مجھے افسوس ہے کہ جیسا آج کل سر جان فرنگ صاحب کے سفر کا بہت لوگوں کو خیال اور تردد ہے ویسا میں نے غائب بین سے بہت تردد سے حال نہیں پوچھا ورنہ بہت خوب بتاتا کہ اور غائب بینوں کے بیانات سے اس غائب بین کے بیان کا مقابلہ کرتا جب کہی میں نے اس غائب بین کا امتحان کیا ایسی باتوں سے امتحان کیا کہ جھگو فوراً میں تصدیق کر سکتا تھا غرض کہ اوس نے بتایا کہ سر جان فرنگ صاحب کا نانا جہاز اٹکانا ہے جو لوگ جہاز میں ہیں زندہ ہیں مگر پرمردہ خاطر ہیں اور جو سوالات اور سنے کیے تو غائب بین نے کہا کہ جہاز کے لوگ یہ بچے دیتے ہیں کی امید نہیں ہے غائب بین نے کہا کہ تھوڑی دیر تک تو جہاز کے لیے تصدیق تو ہو نہیں سکتی ہے جب کہی اوس طرف کے سبب سے کتنا معلوم ہوتا تھا اور اور بھی آثار چھوئے چھوئے

ایسے ہونے کہ اگر اسکے بدن میں چھلکی لیجاتی تھی یا کچھ چسپہ جہانی جاتی تھی  
تو اسکو کچھ بھی خبر نہیں ہوتی تھی اور جب میرے ہاتھ میں اسکا ہاتھ ہوتا تھا  
اور میرے ہاتھ پر کوئی اس قسم کا صدمہ ہوتا تھا تو وہ چلاتا تھا اور شور کرتا تھا اور  
پانچ چھ آدمیوں نے آپس میں ہاتھ پکڑ لیے اور جو سب سے دور تھا اسکے ہاتھ میں کچھ چھلکی  
لی تو اسکو بہت تکلیف ہوتی تھی اگر کوئی شخص کچھ گاتا تھا تو معمول فوراً اڑھٹھ  
گانا شروع کرتا تھا اور بطور نقل ایسی ایسی زبانیں اچھی طرح بولتا تھا کہ کسی  
اوس نے سنی ہی نہیں تھیں جب وہ جاگ گیا تو اسکو کچھ بھی حال حالت  
خواب کا معلوم نہیں تھا ایک مرتبہ جب وہ جاگا تو ذرا اوسکی طبیعت نا درست  
معلوم ہوئی لیکن ذرا سا سرد پانی جب اسکو پلایا گیا تو وہ پھر چاق ہو گیا اور  
کمر اگر م تھا اور جب وہ سویا تھا تو اس پر سوچ کی گرمی اور شعاع پڑتی تھی معمول  
نے یہ بات کہی کہ مجھے کہی کچھ تکلیف عمل کے سبب سے معلوم نہیں ہوئی ہے  
لیکن کہی کہی میری بیوی یہ بات کہا کرتی ہے کہ جب تم بے اور پر عمل ہوتا ہے  
اور پھر بعد عمل کے تم جاگتے ہو تو جس طرح پہلے بہت باہر کیا کرتے ہو اس طرح  
نہیں کیا کرتے ہو یہ بات کہنی مناسب ہے کہ اس معمول سے دو ایک غلطیاں  
بھی کین لیکن ان غلطیوں کے کرفہ ہی سے یہ بات شاہد ہوتی ہے کہ اور جو  
باتیں اوسنے کہیں فریب اوں میں کچھ نہ تھا ایسا کون آتا ہے جو غلطی نہیں  
کرتا ہے مثلاً ایک غلطی اوسنے یہ کی کہ جب میں نے اسکو کہا کہ تم فلاں  
شخص کو دیکھو تو اوسنے کہا کہ وہ مزدوروں سے فلاں ہے  
ایک دوسرا شخص مزدوروں کی بگرانی کر رہا تھا کہ  
کہ ہو لوگ اونکو جانتے تھے اونکو پھر  
ہوتا تھا ایک اور غلطی بھی ایسی

معلوم نہیں ہوتی ہے ۳۰ دسمبر کو غالب بین نے میرے مکان کو دیکھا اور اپنے  
 حال سے کہا کہ اوس مکان میں فلاں نے فلاں آدمی بیٹھے ہیں اور یہ کام کرتے ہیں  
 غلطی اتنی ہوئی کہ جس روز غالب بین نے اونکو میرے مکان پر دیکھا اوس وقت  
 وہاں کوئی نہیں تھا بلکہ ایک اور روز جو اوس وقت سے تین ہفتے پہلے آیا تھا  
 وہ اجاب میرے مکان پر تھے باقی حال سب سچ تھا مجھے یہ وجہ نہیں معلوم ہوتی  
 کہ اوسنے اور سب باتیں صحیح کیوں بتائیں اور غلطی وقت میں کیوں کی یہ شخص  
 یعنی معمول فلاں ہے اور اونکا نام فلاں ہے اگر کسی شخص کو امتحان کی ضرورت ہو  
 تو شکندین جا کر امتحان کر لے +

ایک شخص ن نام مع اپنی دو دختر وں کے ایک جگہ سے دوسری جگہ کو جاتی تھی  
 اور وہاں اونکو ایک بیٹا ملنے والا تھا ایک عورت پران میں سے ایک شخص نے  
 عمل کیا اور جب وہ سو گئی تو اوس سے دریافت کیا کہ کوئی شخص بیان آجواہلا  
 کہ نہیں اوسنے کہا کہ میں اپنے بھائی کو آتے دیکھتی ہوں لیکن جس بھائی کے  
 آئے کی اونکو امید تھی اور جس طرف سے اوسکے آئے کی امید تھی وہ بھائی  
 اور وہ سمت نہیں بتائی بلکہ دوسرے بھائی کو دوسری جانب سے آتا تھا یا  
 اور کہا کہ وہ دخانی گاہی میں آ رہا ہے اور ایک کتاب گاڑی میں بیٹھا پڑھ رہا  
 اور جو لباس اوسکا تھا وہ بھی بتایا یہ حال سنکر سب حاضرین حیران ہوئے  
 لیکن اونکو جو خبر زیادہ اوس وقت ہوئی کہ جب وہی بھائی تھوڑی  
 دیر بعد آگئے اور عورت نے آتے ہوئے دیکھا تھا سبب اوسکے

بین کو حالت پیشین بینی اوس وقت تھی عقب بینی اوس کے

نہیں تھے بلکہ آئندہ وقت آئے تھے یہ دون چند لوگ

اسکی وجہ

نہیں تھے

آئی کیا یہ کہ اوسکی بیوی بیمار تھی اور اوس نے جب سنا کہ میری ہمیشہ گرگان  
 غلامی جگہ آئیوالی میں تو وہ دفعتاً اوس جگہ اس نیت سے آگیا تھا کہ ایک کو  
 اپنی ہمیشہ گرگان میں سے بیمار داری کے واسطے لیجاؤنگا پہلے کچھ خبر ہی بھائی کے  
 سے نہ کی تھی کیونکہ چلنے سے پہلے فقط ایک گھنٹا پہلے چلنے کا ارادہ  
 کیا تھا سو اس میں شک نہیں ہے کہ اس عورت نے اپنے بھائی کو حقیقت میں براہ  
 چاہا ہوا دیکھا تھا۔

جس شخص سے میں نے یہ حال سنا تھا اوسی نے مجھے ایک اور حال کا بھی ذکر  
 کیا اور وہ یہ ہے کہ دو عورتیں آپس میں بہت محبت رکھتی تھیں اور دونوں پر  
 عمل ہوا کرتا تھا ایک مرتبہ ایک عورت اون میں سے دفعتاً بہت رونے لگی  
 اور کہا میرے دوست یعنی دوسری عورت پر اسوقت ایک سخت مصیبت پڑی ہے  
 اسوقت وہ عورت سوئیل کے فاصلے پر تھی لیکن عنہ تحقیقات یہ بیان اس  
 عورت کا درست معلوم ہوا۔

مثال چہل و ہشتم میں اون لوگوں کے نام تو نہیں آتا ہوں جنکا یہ ذکر ہے  
 کہ اس حال کے صحیح ہونے میں کچھ شبہ نہیں ہے۔ اب جو ان عورت چپ  
 وہ اپنے گھر سے باہر تھی عمل ہوا اور اوس سے کہا کہ تم اپنے باپ کے گھر کو جا  
 دیکھو چنانچہ اوس نے دیکھا کہ ڈاک والا ایک خط دے گا۔ میں نے اور یہ خط میرے  
 نام کا ہے اور غلامی جگہ سے میرے بھائی کا خط آیا ہے۔ وہ جاگی تو  
 اوسکو اوس خط کا کچھ خیال بھی نہیں تھا جب وہ دریافت کیا  
 کہ تم سارا بھائی کہاں ہے تو اوس نے کہا کہ  
 دس روز ہوئے گیا ہے تو یہ خبر  
 پہلے خط کو دیکھتی ہے

آیتا اور اوسکا بہائی بسبب شدت موسم کے پیراوسی جگہ گیا تھا جان سوز دیکھ کر  
ہوئے پہلے چلا گیا تھا اور وہ خط اوس جگہ سے لکھا گیا تھا ایسے ایسے حال اکثر  
واقع ہوتے ہیں لیکن جتنی مثالیں میں نے لکھی ہیں اس بات کے ثبوت کے  
واسطے کافی ہیں کہ حالت متفاطیسی میں معمول اکثر کسی نہ کسی فریب سے جو ہم  
بتا سکتے ہیں غائب شخصوں اور غائب اشیاء کو دیکھتے ہیں اور جو کام اوس وقت وہ  
لوگ کرتے ہیں صحیح صحیح بتا دیتے ہیں \*

مثال چل و نم ایک جوان عورت پر جسکی عمر اسال کی تھی لیوس صاحبے  
عل کیا اور جب اوسکو حالت غائب ہونی کی حاصل ہو گئی تو اوس سے کہا کہ تم نئی  
دینا کو جاؤ چنانچہ وہ بموجب حکم لیوس صاحب کے میو یورک کو جو نئی دنیا میں ایک شہر  
گئی اور وہاں سے دریائے نیو گارا پر گئی دریائے نیو گارا پر جا کر پہلے قہ بہت دیکھا  
لیکن بعد اوسکے پانی کو گرتا ہوا اور اوس مقام کی فزا دیکھ کر بہت خوش ہوئی  
اور سب حال پانی کے گرنے کا صحیح صحیح بتایا بعد اوسکے جو ٹیل ایشیا پر تھا اوسکو  
دیکھا اور بتایا اور ٹیل کے ٹرے ہو کر جو فزا نظر آتی تھی اوسکا سب حال بیان کیا  
بعد اوسکے اوسے شہر کو کوہیجا اور اوس شہر کو بہت گندہ دیکھ کر بہت نفرت کی  
حقیقت میں وہ شہر گندہ ہے بعد اوسکے اوسے بوزول کے بازار میں بہت  
اور وہاں جا کر وہ بہت وق ہوئے اور اوسکو بہت نفرت ہوئی اس شہر میں  
لوگ بطور غلامی اور کشتی میں بردہ فروشی بالکل ممنوع ہے اس واسطے  
اس عورت کے  
ایک مقررہ  
اوس

بغیر کچھ کتاب اور اوسکو کچھ اور کچھ لکھی گئی

مثال ۵۔ انگنسن صاحبہ نے ایک عورت پر جو ایک ڈاکٹر کی بیٹی تھی عمل کیا اور اسکو غائب بینی کی قوت حاصل ہو گئی لیکن اس کے باپ کو یقین نہ ہوا کہ غائب بینی کی قوت اسکو حاصل ہے اور سو وقت انگنسن صاحبہ نے اس کے باپ سے کہا کہ جب آپ اپنے گھر جاویں تو فلا نے وقت آپ جو چاہیں وہ حرکت کیجیے گا یہ عورت عمل کے وقت اپنے گھر میں نہیں تھی جو وقت مقرر ہوا تھا اور سو وقت اس عورت پر انگنسن صاحبہ نے عمل کیا اور اس سے کہا کہ تم اپنے باپ کے فلا نو کمر سے تیرا ہاتھ چنا چھ جب وہ وہاں گئی تو اس نے اپنے باپ کو اور اور لوگوں کو دیکھا لیکن وہ متعجب نہ ہوئے کہ اس عورت نے کہا کہ میرا باپ کیا کر رہا ہے ایک میز پر اسے گڑسی پھائی اور اس گڑسی پر ایک گتے کو بٹا دیا ہے انگنسن صاحبہ نے اس وقت ڈاکٹر مین لکھ بیجا کہ غائب بینی یہ بات کہتی ہے اور جواب میں لکھا آیا کہ حقیقت یہ ہے اور بیان راست ہے \*

مثال ۶۔ انگنسن صاحبہ نے ایک عورت پر عمل کیا اور عمل کے ذریعے سے ایک ایسی بیماری کو اچھا کیا جو نہایت سخت تھی اور کسی راج سے اچھی نہیں ہوتی اس عورت کو غائب بینی کی قوت حاصل ہو گئی اور اس نے حالات میں اسے خود بخود ایک اپنے رشتہ دار کے مکان کو دیکھا کئی روز تک جب اس کو سپر عمل ہوتا تھا اور یہاں کو دیکھا کرتی تھی اور ایک مرتبہ اس نے کہا کہ فلا نا شخص بہت بیمار ہے اور ڈاکٹر صاحب کو بھی دیکھا اور کہا کہ ڈاکٹر صاحب فلا نا علیحدہ سے ہیں اور گواہ کیا ہے اس بیمار کو دیکھنے کو نہیں چاہتا تھا لیکن روز اوج وہ بیمار مر گیا مرنے کے بعد وہ لاش کو دیکھتی رہی اور بھرتی ہو گیا جس کو دیکھتا رہی اور بتاتی رہی کہ یہ وہ ہے اور لاش کو قبر میں دیکھتی رہی

اؤکو دیکھ لکھ کر بہت گہرا کرتی رہی مدت کے بعد اوس لاش سے اوسکا خیال ہٹا دیا  
بات دریافت ہو سکتی تھی عند تحقیقات صحیح ثابت ہوئی ۔

شمال پنجاب و دوم۔ دو عورتیں دار اسطنت ملک فرانس میں تھیں انہوں نے  
اپنی ایک بہن کو جو انگلستان میں تھی لکھا کہ تم کچھ لکھ کر ہمارے پاس بھیج دو چنانچہ  
اوسنے فقط یہ عبارت لکھ کر بھیج دی کہ تمہارا خط بہت دیر میں پہونچا ایک غائب بہن  
انہوں نے لفافہ دیدیا اوسے کہا کہ تم یہ نہیں جانتے ہو کہ یہ کس نے لکھا ہے  
یہ عبارت انگریزی میں لکھی ہے لیکن نہایت باریک لکھی ہوئی ہے کچھ توڑی سی  
عبارت میں پڑھ سکتا ہوں اور نہیں پڑھ سکتا ہوں اسواسطے کہ بہت باریک لکھا  
ہوا ہے یہ عبارت ایک عورت نے لکھ کر بھیجی ہے وہ اپنے گھر میں نہیں ہے ایک  
اشخص کے پاس رہتی ہے وہ تمہاری بہن ہے تمہاری ہمشیرہ ایک عورت  
پاس جسکی عمر پچاس سال کی ہے رہا کرتی ہے اور سمندر کے کنارے پر ایک  
شہر میں ہے اوسکی عمر وہ ہے لیکن بدن دُبلتا ہے تمہاری ہمشیرہ بائیں  
بہت کیا کرتی ہے تمہاری بہن بہت تندرست ہے لیکن آج صبح کو دن پچھ  
سوکراؤسی تھی اب وہ کچھ پڑھ رہی ہے اب اوس کے پاس اسوقت دو عورتیں  
اور ایک مرد بیٹھا ہے جس اوسی مکان میں ایک علیحدہ کمرے میں بیٹھا ہے  
لیکن وہ اوسکا گھر ہے اوس مکان کی مالک جو عورت ہے اوس کے  
رہائش کرایا کرتی ہے تمہاری ہمشیرہ کو غائب بہن کی  
بہن فرانس میں زبان کم بولتی ہے لیکن سمجھ لیتی ہے  
اگر فرانس میں زبان میں کچھ لکھ بھیج گئی تو



عورتوں نے اس غائب بین کے ہاتھ میں رکھ دیا جب اس سے پوچھا کہ پڑ  
کیا ہے تو اس نے کہا کہ تمکو اس سے کچھ تعلق نہیں ہے یہ خط ایک عورت  
لکھا ہے جو تمہاری بہن کے گھر میں رہتی ہے اس خط کے سرنامہ پر اس نے  
ایک نام دیکھا اور کہا کہ یہ نام اس شخص کا ہے جو میں نے کہا تھا کہ اس شخص  
رہتا ہے جہاں تمہاری بہن رہتی ہے۔ کرنیل برون صاحب نے مجھے کہا ہے  
کہ اس غائب بین نے بہت خانگی باتیں اکثر کہو بتائی ہیں چنانچہ ایک مثال  
اوسکی ذیل میں لکھی جاتی ہے

مثال پنچاہ وسوم۔ ایک شخص اس غائب بین سے کچھ پوچھنے آیا جسوقت غائب  
پر عمل ہو رہا تھا اوسنے کہا کہ تم اسواسطے آئے ہو کہ کچھ چیز تمہاری جاتی رہی ہے  
اوس نے کہا کہ تم سچ کہتی ہو پھر غائب بین نے کہا کہ تم فلا فی جگہ ٹوک رہو اوس  
شخص نے کہا کہ سچ کہتی ہو پھر غائب بین نے کہا کہ تمہارا ایک ٹوکرا جاتا رہا  
اور اوس میں کچھ جانور تھے اور اوس ٹوکری میں ایکین تھیں تم فلا فی فلا فی  
اونکی تلاش بھی کی لیکن تمکو کچھ پتا نہیں ملا ایک مسافر تمہاری گاڑی میں سفر  
کرتا تھا فلا فی جگہ پہنچ کر اس بات سے بہت وق ہو کہ جب وہ پہلے چلا تھا تو  
دو ٹوکریں تھیں اور فلا فی مقام پر پہنچ کر ایک ٹوکری لکھا اوسوقت مستفسر  
حیران ہو کر کہنے لگا کہ یہ بات عجیب ہے کہ یہ غائب بین سب حال بتاتا ہے  
پھر غائب بین کہتا رہا کہ جب تمہاری گاڑی فلا فی مسافر فلا فی فلا فی جگہ اتر گئے اور گاڑی  
چسایا گیا اور حیران ہوا کہ یہ کیا بات کرتا ہے خود کے سبب  
حال نہیں کہا بلکہ ٹوکری

تو ٹکویہ جو اب ملا کہ اوس ٹوکرے کا پتا نہیں ملتا ہے حالانکہ وہ ٹوکر اٹویسے بین  
 موجود تھا چند روز ہوئے کہ گاڑی بان نے اوس ٹوکرے کو فلائی جگہ اوس  
 کے نیچے رکھ دیا ہے اگر تم وہاں جا کر دیکھو گے تو لمبا ویگا لیکن دو سو جو ٹکین  
 اوسین مری ہوئی ملین گی دوسرے روز وہ شخص وہاں گیا اور اوس کو ٹوکرہ لایا  
 اور دو سو جو ٹکین مری ہوئی پاتین مالک گاڑی حامل اور غائب بین کا دونوں کا  
 بہت مشکور ہوا کیونکہ جس شخص کی جو ٹکین تھیں جب ۲۵ روز تک اونکا پتا اوسکو  
 نہیں ملا تو اوس نے نالاش کر دی تھی اور جتنی قیمت کی وہ جو ٹکین تھیں اوس سے  
 دو گنی قیمت کا دعویٰ کیا تھا

۱۹۲۷ء میں اس غائب بین کی قوت غائب بینی کا ایک جلسے میں امتحان ہوا  
 ہر ایک آدمی کو اختیار دیا گیا تھا کہ اپنا ایک ایک دوست لے آوے چنانچہ  
 ایک شخص اپنے ساتھ ایک دوست کو لایا جو ایک ہی دن پہلے کیلیفورنیا سے  
 آیا تھا اور اوسکو عمل الفناطیس کی نسبت بہت شک تھا کیلیفورنیا کے ساحل  
 ایک جہاز خیرہ جیپا کا غارت ہو گیا تھا اوس میں سے ایک ٹکڑا ایک بٹکا  
 کنارے پر سمندر کے کمال سے اگیا تھا اس شخص نے سمندر کے کنارے پر سے  
 اوس ٹکڑے کو اٹھ لیا تھا اب اوس ٹکڑے کو اوسنے اپنی جیب میں رکھ لیا  
 جب غائب بین نے اوسنے پوچھا کہ میری جیب میں کیا ہے تو غائب بین نے  
 جواب دیا کہ بٹکا کا ایک ٹکڑا ہے اور اوسکے اوپر کچھ عجیب  
 بھی کندہ ہے۔ میں سمندر کے کنارے پر چل رہے تھے وہاں سے  
 تم نے اوسے سمجھا کہ تھیں لیکن بعد اوسکے  
 ان کا اوجھل غارت ہو گیا تھا

ایک روز جلسہ میں ایک شخص نے اس غائب بین کے ہاتھ میں ایک خط رکھ دیا اور کہا کہ جس مکان میں میرا بیٹا فلانی جگہ رہتا ہے اوس مکان کا حال بتاؤ غائب بین نے کہا کہ مجھے اوس مکان کے حال کے بیان کرنے میں آپ کو بتانا ہوں کہ آپ کا بیٹا بہت بیمار ہے اوسنے کہا کہ کیا بیماری ہے غائب بین نے کہا کہ تمہارے ہاتھ میں ایک خط تمہارے فرزند کا ہے جس میں وہ لکھتا ہے کہ میری خیریت سے ہوں کل تمہارے پاس اوسکی بیوی کا خط آویگا جس میں وہ لکھینگی کہ تمہارا بیٹا بہت بیمار ہے میں تمکو یہ صلاح دیتا ہوں کہ جس وقت تمہارے پاس وہ خط آوے تو آپ فوراً اپنے بیٹے کے پاس چلے جائیے اس واسطے کہ اوسکی طبیعت کے حال سے جیسے آپ واقف ہیں ایسا کوئی نہیں اور آپ ہی آویگا سکتے ہیں اور کوئی نہیں بچا سکتا ہے کیونکہ وہ بہت بیمار ہے چنانچہ دوسرا خط آیا اور وہ شخص اپنے بیٹے کے پاس چلا گیا اور پندرہ روز کے علاج کے بعد اوسکو اچھا کیا جب یہ شخص واپس آیا تو شرمین اس بات کا بہت حیران ہوا بین نے یہ مثالیں اس غائب بین کے ملکہ کی لکھیں اس واسطے کہ اونکی راستی میں کچھ شبہ نہیں ہے کہیں یہ غائب بین غلطی بھی کر جاتا ہے لیکن حصہ اول میں میں لکھ چکا ہوں کہ جب غلطی ہوتی ہے تو قسط ہی ثابت ہوتا ہے کہ اوس وقت قوت غائب بینی اچھی طرح نمایان نہیں ہے لیکن جن بیانات کی نسبت شہادت بخوبی حاصل ہے اونکی نسبت میں ہو سکتا ہے یہ غائب بین جو غلطیاں کرتا ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ بہت لوگ جو اوس کے پاس کھڑے ہوتے ہیں اور محنت بھی زیادہ ہوتی ہے اور

## حالت خواب متفاطیسی میں قوت اندرون بینی

### اور پیشین بینی کا بیان

خواب متفاطیسی میں یہ اثر اکثر نمایاں ہوتا ہے کہ معمول اپنے جسم کے اندر کا حال بتا دیتا ہے جن لوگوں پر میں نے عمل کیا ہے اول میں یہ قوت میں نے نہیں دیکھی ہے اسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اوپر وہ اعلیٰ حالت ہنوز واقع نہیں ہوئی ہے جس میں یہ قوت حاصل ہو جاتی ہے لیکن الف کو جسکا ذکر کثیر اس کتاب میں ہوا ہے یہ قوت حاصل ہے وہ اپنے جسم کے اندر کے سبب شفاف اور روشن اور متحرک دیکھتا ہے اوائل میں تو جو وہ دیکھتا تھا اوسکے دیکھنے کے سبب بہت گہرا تھا لیکن پیچھے پیچھے خوف اور گہرا ہونا ہو گیا میں نے اوسے ایسی حالت میں نہیں دیکھا ہے لیکن جو کچھ ڈاکٹر بریکسٹن اوسکے حامل نے اس باب میں بیان کیا ہے اوسپر مجھے اعتبار ہے اور یہی کئی معمولوں کا حال اسطور کا لکھا ہے لیکن میں فقط الف کا حال لکھتا ہوں کیونکہ گنجائش زیادہ ہے اس کی نہیں ہے۔

مثال پنجاہ نمبر ۱۰۰ — معمول کو جو اپنے جسم کے اندر کا حال دیکھنے کی قوت ہے اس سے قوت ہوتی ہے جسکے سبب سے معمول اول او کو اس کے جسم کے ساتھ جو اوسکے ساتھ ہم ربط کیے جاتے ہیں اسکا کہ میں الف نے یہ حال فاصلے سے بتایا ہے۔

میں نے سیرے بیٹے کو بولکے ت

اُن برائین دیکھتا تھا یہ بات اکتوبر کے جینے میں ہوئی تھی اور میرے بیٹے کی  
 سحر کے ذریعے سے الف نے حال بتایا تھا جو رے کے جینے میں اوسکو کہہ  
 بیماری دماغ کی ہو گئی تھی جب وہ بیمار تھا تو میں نے ایک خط میں جو ڈاکٹر  
 ہیڈک صاحب کے نام لکھا تھا تذکرۃ لکھ دیا کہ میرا بیٹا بیمار ہے لیکن یہ  
 نہیں لکھا تھا کہ کیا بیماری ہے جب الف نے پہلی اکتوبر میں میرے لڑکے کو  
 دیکھا تھا تو اوسکو ایک طرح کا انس اوسکے ساتھ ہو گیا تھا ڈاکٹر ہیڈک صاحب  
 نے الف سے کہا کہ بتاؤ تو وہ لڑکا کیسا ہے اوس وقت کوئی تحریر اوس  
 لڑکے کی الف کے پاس نہیں تھی لیکن اوس نے اوس لڑکے کو تلاش  
 کر کے دیکھ لیا اور حالانکہ ڈاکٹر ہیڈک صاحب نے اوسکی بیماری کا کچھ ذکر نہیں  
 کیا تھا لیکن الف نے کہا کہ وہ لڑکا بہت بیمار ہے جو جو علامات بیماری کی ہیں  
 سب اوس نے ایسی مفصل بیان کیں جیسے میں لڑکے کے پاس بیٹھتا تھا  
 اور کہا کہ اوس نے مطالعہ بہت کیا ہے اس واسطے اوس نے یہ بیماری ہو گئی  
 میں نے آغاز بیماری دیکھ کر اوسکا پرھنا لکھنا کم کر دیا لیکن اگرچہ بہت کم  
 مطالعہ کرتا تھا تاہم اوسکو یہ بیماری ہو گئی الف نے بتایا کہ دماغ کے اعصاب  
 اور رگوں میں فلاں فلاں مقرر ہے اور جب اوسکے بیان کے ایک ڈاکٹر صاحب  
 کے روبرو بیان کیا تو انھوں نے کہا کہ بے شک یہ قسمی سچ معلوم ہوتا ہے  
 ایک روز غائب میں نے اپنے جسم کے ایک عضو کی بیماری سے سال اور  
 اوس عضو کی ہیئت اور حالت بیماری کی حالت میں ذکر بیان کی  
 کہ آنکھ سے وہ عضو نظر نہیں آ سکتا ہے اور غار

بیان کیا سچ ہوگا :

میں نے پیشین بینی کا اثر پایا

کتر واقع ہوتا ہے اور حصہ اول میں بعض بعض صورتیں پیشین بینی کے آثار کے  
نمایان ہونے کی لکھی ہیں اکثر تو یہ قوت اس طرح نمایان ہوتی ہے کہ معمول بنایا  
کہ کس وقت اوس پر کیا حالت واقع ہوگی اور یہ بھی بتا دیتا ہے کہ فلاں نے  
وقت جو فلاں کی حالت واقع ہوگی تو اوس کے بعد بھی کہی پھر ہوگی یا نہ ہوگی دوسرے  
صورت یہ ہے کہ معمول بتا دیتا ہے کہ میں فلاں نے وقت تک سوؤنگا اور یہی  
بتا دیتا ہے کہ کب حالت روشن یا اور کوئی قوت واقع ہوگی لام نے مجھے کتنا  
کہ جب اتنے مرتبہ میرے اوپر عمل ہوگا تو مجھ کو بھی روشن حالت حاصل ہوگی میں  
یہ تو پہلے کہ چکا ہوں کہ وہ ٹھیک ٹھیک نہیں بتا سکتا کہ کتنے مرتبہ کے  
عمل میں یہ بات حاصل ہو جائیگی لیکن جون جون اوس پر عمل ہوتا گیا اوسکی  
طبیعت زیادہ روشن ہوتی گئی میں نے اوس پر قریب ۵۴ مرتبہ کے عمل کیا  
شاید اگر اس سے نصف مرتبہ اور عمل کیا جاتا تو حالت روشن حاصل ہو جاتی  
اور مجھے امید تھی کہ معمول آدھ ٹھیک ٹھیک بتا دے گا کہ کتنے مرتبہ کے اور عمل  
کرنے میں حالت اعلیٰ آہو جاوے گی لیکن وہ دفعہ زیادہ بیمار ہو گیا اور مجھے  
عمل کرنے کا موقع نہ رہا جب وہ بیماری سے اچھا ہو گیا تو جیسی اوسکی طبیعت  
پہلے اثر پذیر تھی ویسی نہ رہا پس اب پرمجھے ابتدا سے عمل کرنا ہو گا

بعض غائب مینوں کو بہت کثرت حاصل ہو جاتی ہے کہ وہ بتا دیتے ہیں کہ ہم پر  
کس وقت کیا صدمہ آئے گا چنانچہ ایک غائب میں نے چند روز پہلے صدمہ کے  
واقع ہونے سے پہلے فلاں نے دن گر جاگہ سے نکلتے ہوئے زمین پر سے  
نہر و حالت سکوت ادنیٰ یا ملو حاصل ہو جاتی ہے  
پہلے بتا دیتے ہیں حالت سکوت

اور خیمہ لوگوں کے حال کی نسبت پیشین بینی بہت کم ہوتی ہے اور جن لوگوں پر  
مین نے خود عمل کیا ہے اون میں مین نے یہ قوت نمایاں ہوتے نہیں دیکھی  
لیکن ایسی حالت کے وقع ہونے کے اکثر تذکرے درج ہیں میری بکلی صاحب نے  
مجھے اطلاع دی ہے کہ مینے ایسی تاثیر اکثر ہوتے دیکھی ہے اور مثال ہاے  
فریل جو مین لکھتا ہوں اونکی ہی بتائی ہوئی لکھتا ہوں \*

مثال پنجاہ و پنجم۔ ایک جوان عورت پر جب ان میں عمل ہوا تو اوس نے  
پیر و نجات میں اپنے بابا کے گھر کو دیکھا اور کہا کہ میرا ایک چوٹی بھائی کو خرچہ  
پیدا ہو گیا ہے جب اوس سے دریافت کیا کہ تمہاری چوٹی بن کو تو نہیں یہ  
مرض ہوا تو اوس نے کہا کہ نہیں لیکن اوسکو بھی چار شنبہ آئندہ کے دن ہو جاوگا  
اور پیری بڑی بن کو بھی ہوگا لیکن چار شنبہ آئندہ سے پیچھے جو چار شنبہ آگیا  
اوس روز ہوگا یہ سب باتیں صحیح نکلیں \*

مثال پنجاہ و ششم۔ ایک عورت نے جو کینڈا ملک میں تھی ایک غائب میں  
کہا کہ تم شہر کی ایک میں جاؤ اوس وقت غائب میں نے کہا کہ اس وقت میں نہیں  
جاسکتا ہوں ایک اور روز اوپر عمل ہوا تو دیکھا اور جس مکان میں دیکھنے کو اس نے  
کہا کہ وہاں کے سب آدمیوں کو دیکھا اور اونکی سب کی صورت بتائی تو اس  
غائب میں نے کہا کہ یہ عورت (جس نے اوس سے یہ کہہ جانے کو کہا تھا)  
سعد و شجریات پڑھ سکے گی لیکن آج نہیں اور یہ عورت کی نسبت یہ قوت  
پیدا حاصل ہوگئی یہ دونوں باتیں صحیح نکلیں \*

مثال پنجاہ و ہفتم۔ ایک غائب میں نے یہ کہ  
عورت پر عمل کرینگے اسطرح کہ  
حرکت دیکھیکا تو اوسکا

اوسکے روبرو درکمی جاوے تو وہ تین لفظ پڑھ سکے گی چنانچہ جب اوسپر اس طرح کا  
 عمل کیا گیا تو ایسا ہی ہوا اور اگرچہ جو تحریر اوسکے روبرو رکھی گئی تھی اوس میں  
 چار لفظ تھے لیکن وہ تین ہی لفظ پڑھ سکی اس عورت پر پہلے کبھی عمل نہیں ہوا  
 یہ جو بکلی صاحب کہتے ہیں کہ اکثر اس قسم کی پیش بینی اونسکے بہت معمول کرتی ہیں  
 یعنی پہلے سے بتا دیتے ہیں کہ فلا نے شخص پر فلا نے طور پر عمل کرنا چاہیے اور  
 فلا نے فلا کی قوت اونکو حاصل ہوگی اور غائب میں کے بیانات ہمیشہ صحیح ہوتے ہیں  
 ظاہر ہے کہ اگر اس درجہ تک پیشین بینی حقیقت میں ہوتی ہے تو اس سے زیادہ  
 درجے کی بھی ہو سکتی ہے اس بات کا دیکھ لینا کہ فلا نے شخص کو فلا نے وقت  
 سرخ بادہ ہوگا یا فلا تا شخص فلا نے وقت بند تحریر میں پڑھ سکیگا ایسا ہی مشکل  
 جیسا اس سے زیادہ اور کسی بات کا دریافت کر لینا مشکل ہے ۛ

حصہ اول میں میں لکھ چکا ہوں کہ جو خواب سچے ہوتے ہیں وہ پیشین بینی کہ  
 سبب سے واقع ہو رہے ہیں اس میں تو شک نہیں کہ سچے خواب ہو کر آتے ہیں  
 اور وجہ اونکی یہی ہے کہ اکثر تو خواب کی حالت میں اور کبھی کبھی  
 بیداری میں پیشین بینی اسطور پر واقع ہو جاتی ہے کہ جو اس ظاہری پر کسی چیز کی تاثیر  
 نہیں ہوتی ہے جو اس باطنی کا فعل نمایاں ہوتا ہے جب میں ایسی پیشین بینی کا  
 ذکر کروں گا جو خود اپنے وقوع ہو جاتی ہے تو چند مثالیں لکھوں گا لیکن اس جگہ  
 میں نے فقط پیشین بینی کا ذکر کیا ہے جو حالت خواب تقاطعی میں واقع  
 ہوتی ہے ۛ

دو ایک ایسے دیکھ میں کہ اونہوں نے حالت خواب  
 معاملوں میں کی ہے لیکن ہنوز وہ امور واقع  
 نہ کہ وہ پیشین گوئی صحیح ہے یا نہیں



## اٹھارھواں خط

### حالت مسکوت

حالت مسکوت جسکی تعریف حصہ اول میں ہوئی ہے واقع ہوتی ہیں نے خود نہیں دیکھی لیکن بہت مثالیں ایسی حالت کے واقع ہونے کی تحریر ہی موجود ہیں حصہ اول میں میں لکھ چکا ہوں کہ ایک شخص پر یہ حالت ہفتون تک برابر رہی برید صاحب نے لکھا ہے کہ ہکو بہت تجربہ ایسی حالت کے واقع ہونیکا ہوا اور حصہ اول میں میں کرنیل ٹونسڈ صاحب کا ذکر لکھ چکا ہوں کہ صاحب ہوا جب چاہتے تھے اپنے اوپر یہ حالت پیدا کر لیتے تھے ہندوستان میں بہت فیر ایسے ہوئے ہیں اور ہیں کہ وہ اپنے اوپر ایسی حالت جب چاہتے ہیں پیدا کر لیتے ہیں بلکہ کہتے ہیں کہ ہکو زمین کے اندر دفن کر دو اور کئی ہفتون بلکہ کئی مہینوں کے بعد اوس میں سے نکالے جاتے ہیں فرانس کے ملک میں ہی ایک شخص پر ایسی حالت حال میں واقع ہوئی ہے \*

### حالت مسکوت اعلیٰ

اس حالت کے واقع ہونیکا ہی مجھے تجربہ نہیں ہوا۔ مثالیں تحریر ہی موجود ہیں اور آلف پر جسکا ذکر اکثر اس کتاب میں ہوا ہوئی ان دونوں حالتوں کے واقع ہونیکا و قور پیشین گوئی پہلے سے بتا دیتا اور دور

فقط ایک مہینہ ہوا ڈاکٹر ہیا

واقع ہونیکا حال لکھ بھیجا تھا اونکی تحریر سے مختصر اذیل میں حال لکھا جاتا ہے :-  
 مثال پنجاہ ہشتم - موسم گرما دس مہینے میں الف پر ایسی حالت سکوت اعلیٰ خود  
 واقع ہو جاتی تھی اول ہی مرتبہ یہ حالت اوس پر ماہ جولائی میں واقع ہوئی تھی  
 واقع ہوئی تھی تبدیلی یہ نوبت ہوئی کہ رسمی حالت مقناطیسی میں الف بتانے لگا  
 کہ فلا نے وقت میرے اوپر یہ حالت واقع ہوگی اور ایک دفعہ اوسے حالت  
 مذکور کے واقع ہونے سے دو مہینے پہلے اوسکا آغاز وقوع بتا دیا تھا جب کبھی  
 اس طرح کی پیشین گوئی کرتا تھا تو حقیقت میں جس وقت بتاتا تھا یہ حالت واقع  
 ہو جاتی تھی حالانکہ جب وہ خواب مقناطیسی سے جاگ جاتا تھا تو اوسکو اپنی  
 پیشین گوئی کا حال کچھ بھی یاد نہیں رہتا تھا جب اوسپر یہ حالت واقع ہوتی تھی تو  
 اوسکو کبھی کبھی اوسجگہ کا ہوش رہتا تھا جہاں وہ ہوتا تھا اور جو لوگ اوسکے پاس  
 ہوتے تھے وہ بھی اوسے یاد رہتے تھے لیکن اوسکا دل ایسے مشاہدات میں  
 مصروف ہوتا تھا جو پھر اس زندگی سے علیحدہ تھے اور روحانیات کا مشاہدہ  
 بظاہر ہوتا تھا جب اس حالت میں ہوتا تھا تو وہ کہتا تھا کہ میں فلائی حالت  
 گیا ہوں مجھے فلائی حالت میں لے گئے ہیں اور جب وہ رسمی حالت خواب مقناطیسی  
 میں پہرا جاتا تھا تو اوسکو حالت سکوت اعلیٰ میں جو کچھ اوسپر گذرتا تھا یاد رہتا تھا  
 آنکھیں اوسکی طرف پھری ہوتی تھیں اور کسی طرح کی تکلیف کا حس نہ ہوتا تھا  
 اول اول بات پاٹون کر سکتے تھے لیکن پیچھے اوسکا تمام جسم اڑ جاتا تھا  
 جب اوس پر چھتا تھا تو پوشیدہ چیز غائب ہونے کے سبب سوچا کرتا تھا  
 لیکن اس وقت تو جب بہت کم ہوتی تھی کیونکہ اوسکی طبیعت  
 صرف ہوتی تھی ایک مرتبہ جب اوس پر  
 نے ڈاکٹر ہیڈک صاحب

کہا کہ کل رات کو ایک شخص جو مدت سے مر گیا ہے میرے پاس آویجا اور مجھ  
 ایک کتاب میں کچھ عبارت دکھا دیگا اور وہ بین آپ کے پاس لاؤنگا اور اسکے  
 بیان سے ڈاکٹر ہیڈک صاحب کو معلوم ہوا کہ الف ایک چوٹی تختی کی ٹھیل کا  
 ذکر کرتا ہے جو ہمارے مکان میں نہیں ہے انہوں نے اس کتاب کو منگایا  
 اور اپنی کتابوں میں رکھ دیا دوسرے دن رات کو الف گویا ایسی حالت میں  
 جاگا جسے حالت مسکوت خواب بیداری کہنا چاہیے اور اندھیرے میں دوسرے  
 اوپر کر اس کتاب کو تلاش کر کے ایک خاص مقام پر کہو لکڑ ڈاکٹر ہیڈک صاحب  
 کے پاس لایا اندھیرے میں وہ کتاب اس کے ہاتھ سے گر پڑی لیکن اس نے اسے  
 اپنے سر کے اوپر رکھ لیا اور وہی مقام تلاش کر کے اور کہو لکڑ ڈاکٹر ہیڈک صاحب  
 کے روبرو رکھ دیا۔ الف نے کہا کہ یہ مقام مجھے اس شخص نے دکھایا تھا جس کا  
 میں نے ذکر کیا تھا لیکن جس کتاب میں مجھے اس نے دکھا تھا وہ دوستانہ سے چین  
 بڑی تھی اور بعد اس کے اس نے اس کتاب کا ایسا حال بیان کیا جس میں  
 صاحب ہی کو معلوم تھا الف کو پڑھنا لکھنا نہیں آتا تھا لیکر وہ فردو اس نے کہا کہ جب  
 ورق اولٹ کر اس مقام کو تلاش کرتا ہوں اور مقام خاص میں فرانسز کل آتا ہے تو میرا ہی  
 یہ گواہی دیتا ہے کہ بس آگے ورق نہیں اٹھنا چاہیے یہ آ  
 متواتر ہوئی اور کئی جینے تک یہ حال رہا کہ جب اس پر عالمی  
 مقام نکال لیتا تھا لیکن کچھ عرصے کے بعد پیرہ طاقت اٹھوا  
 ظاہر ہے کہ جب حالت مسکوت اعلیٰ الف پر ہوتی تھی میں نے  
 نہیں آتا تھا کوئی سبب ایسا تھا جس کے ذریعے سبیکا و قدر  
 کر لیتا تھا اور یہ بات تاریکی میں ہی دیکھایا اور وہ  
 موجود ہوتی تھی تب ہی اوپر ڈاکٹر ہیڈک

پھری ہوئی اور بند ہوتی تھیں اور وہ مقام قحط اس طریق سے نکالتا تھا کہ کتاب کو اپنے سر پر رکھ کر اوراق اولتاتنا صریحاً یہ مشاہدات اوسکے اوس حالت مسکوت اعلیٰ سے تعلق رکھتے تھے جو اوسکو خود بخود واقع ہو جاتی تھی کیونکہ وہی شخص جو اوسکو اوس حالت میں نظر آتا تھا ہمیشہ اوسکو ان مشاہدات کی حالت میں نظر آتا رہتا تھا۔

گیا "ہوین" ہمیشہ شمع کو جب الف پر حالت خواب مقناطیسی طاری تھی اوسنے پیشین گوئی کی کہ آٹھویں جنوری ۱۹۵۸ء کو میرے اوپر حالت مسکوت اعلیٰ واقع ہوگی اور پھر یہ بات بیان کی کہ صبح کے دس بجے کے وقت یہ حالت واقع ہوگی مدت اوس پر ایسی حالت واقع نہیں ہوئی تھی لیکن جب وقت قریب آ گیا تو اوسکو کچھ کچھ حالت مسکوت اعلیٰ حاصل ہوئے لگی اور جو کچھ اوس مکان میں ہوتا تھا جان وہ تھا اوسکا کچھ پیش نہیں رہا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ روحانیت اوسکے روبرو آتی ہیں اور وہ اوسکے دیکھنے میں مصروف تھا آٹھویں تاریخ دس بجے حالت مسکوت اعلیٰ واقع ہوئی اور اوس حالت میں فقط یہی بات نہیں تھی کہ اوسکو عالم ارواح نظر آتا تھا بلکہ جو جو حالت مسکوت اعلیٰ پہلے اوس پر واقع ہوئی تھیں اور ان حالات میں جو کچھ اوس پر گذر رہا تھا وہ سب اوسکو یاد آیا اور نظر آتا رہا اس مرتبہ سے پہلے دو مرتبہ سے اوس پر یہ حالت واقع نہیں ہوئی تھی نہ تشریح اس معمول سے کہ اس کی کچھ ضرورت نہیں ہے ڈاکٹر میڈک صاحب نے اوسکا حال صفحہ ۱۰۰ کن یہ بات لائق غور ہے کہ الف کے مشاہدات صاف ہوتے ہیں۔

۱۰۰۔ اسکا طبیعت کو ایک خاص حالت میں کرتا تھا وہ میٹا کینٹ تھا

کے معمولوں کے بیانات سے جسکا ذکر حصہ اول میں ہوا ہے مطابق ہوتے تھے  
 اور تعجب کی بات یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب اوسکو ایسے معاملات میں کچھ یقین نہیں  
 کرتے تھے بلکہ جو کچھ پہلے روحانیات کی نسبت فرمادیا ہوتا تھا اوس فرمایا  
 خلاف اوسکے مشاہدات ہوتے تھے یہ ایک ایسا امر ہے کہ جب تک تحقیقات  
 بخوبی نہ ہوں تک کچھ حال ہی صاف صاف بیان نہیں ہو سکتا ہے لیکن اتنی بات تو  
 ظاہر ہے کہ ایسے مشاہدات کی حقیقت کچھ ہی ہوا ورنہ راست ہونے میں تو  
 کچھ شبہ نہیں ہو سکتا ہے اور دوسرے یہ بات ظاہر ہے کہ جب ایسے مشاہدات  
 ہوتے ہیں تو قوت غائب بینی زیادہ قوی ہو جاتی ہے چنانچہ جب اللہ  
 حالت سکوت اعلیٰ سے حالت رسمی خواب مقناطیسی میں منتقل ہوتا تھا تو اوسکی  
 قوت غائب بینی ہمیشہ قوی تر ہوتی تھی پس اگر حقیقت میں عالم ارواح کا کچھ دیکھا  
 تو ممکن ہے کہ ایسی حالت میں روحانیات کے ساتھ بڑھ پیدا ہو جاوے چونکہ  
 محکومات خود ایسی حالت کے ملاحظے کا تجربہ نہیں کرتے اس واسطے میں او  
 عاملوں کا بیان لکھتا ہوں لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ جب ایسی حالت  
 حقیقت میں کسی پر واقع ہو تو اوسکو غور اور مصروفیت سے دیکھنا چاہیے ایسے  
 ذہنی سے اصل حال ایسے آثار کا دریافت ہو سکیگا اگر یہ خیال کیا جاوے  
 کہ یہ امر ہم میں داخل ہے تو کچھ ہی حال دریافت ہو جائے گا ان تک محکومات  
 بچے بخوبی یقین ہے کہ جو مشاہدات معمول کو حاصل ہو سکتی ہیں  
 نہیں ہوتے ہیں اور متفرق معمولوں کے بیانات  
 کہ اوس سے ثابت ہے کہ یہ مشاہدات حقیقت  
 نہیں ہے ظاہر ہے کہ جب  
 کہ اوسے کوئی آدمی

اور عند تحقیقات اوسکا بیان رہت ثابت ہوتا ہے تو یہ بات کچھ دہو کے کی  
نہیں ہو سکتی ہے گو ہم یہ نہیں بتا سکتے ہیں کہ معمول کو یہ مشاہدہ کیونکر ہو جاتا ہے

### اون آثار تقناطیسی کا بیان جو خود بخود وقوع ہوئے

میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ اکثر آثار عمل تقناطیسی خود بخود وقوع ہو جاتے ہیں  
حالت خواب بیداری جو خود بخود اکثر لوگوں کو واقع ہو جاتی ہے فقط یہ چیز ہے کہ کبھی  
نیند میں خواب تقناطیسی پیدا ہو جاتا ہے ایسے لوگوں کا جو حال لکھا ہے اور  
ثابت ہے کہ وہ لوگ سوتے ہوئے اندھیرے میں حفاظت سے چلتے ہیں اور  
ایسی جگہ چلتے ہیں جہاں حالت بیداری معمولی میں نہیں چل سکتے ہیں اور انہیں  
کے مقام ہوتے ہیں اور اس وقت اونکی آنکھیں بند ہوتی ہیں اور روشنی کا  
جس نہیں ہوتا ہے کیسا ہی شور و غل کیا جاوے اوسکو وہ سنتے نہیں ہیں  
اور اپنے کاروبار میں بھی مصروف رہتے ہیں اور اگرچہ سوتے ہیں اور جاگتے  
نہیں لیکن پرہ سکتے ہیں اور لکھ سکتے ہیں غرض کہ جس طرح عمل تقناطیسی میں  
معمول کو نیا جس یا نئے حواس حاصل ہوتے ہیں اوسی طرح ان لوگوں کو بھی  
حاصل ہوتے ہیں بلکہ خود بخود ایسی حالت حاصل ہو جاتی ہے لیکن میں نے  
کبھی ایسے شخص کو نہیں دیکھا ہے جسپر خود بخود ایسی حالت خواب بیداری حاصل  
تشیخ کا پیدا ہوا عروق کے مرض سے پیدا ہوتا ہے لیکن جن لوگوں کی  
طبیعت بہ

### ان کو خود بخود دیکھنے کا بیان

ساتھ اکثر بعض لوگوں کو خود بخود

شیرکت ہو جاتی ہے اور سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ یا حالت تغافل سے دیکھنے والوں کو  
 خود بخود پیدا ہو جاتی ہے یا ضبط خیال کے سبب سے یہ بات محل ہو جاتی ہے  
 ایسی حالت میں دل پر ایسی تاثیر نمایان ہوتی ہے جو اور حالت میں نمایان نہیں  
 ہوتی ہے اس بات میں شک کرنا ناممکن ہے کہ اکثر ایسا ہوا ہے کہ بعد شہداء  
 کی اور دوستوں کی بیماری یا وفات کا حال معلوم ہو جاتا ہے سب آدمی جاننا  
 کہ ایسا ہوتا ہے اور اکثر یہ بات مشہور ہے کہ جن لوگوں کو ایسی خبر ہو جاتی ہے  
 وہ لوگ ہوتے ہیں جبکا خیال شخص بیمار یا قریب المرگ کو اس وقت ہوتا ہے  
 میں نے اس سے پہلے خط میں ایک حال لکھا ہے کہ جس میں اس طرح کی خبر  
 سو میل کے فاصلے سے ہوئی تھی اور حصہ اول میں میں نے ایک عورت کا  
 حال لکھا ہے کہ اس کو اکثر اس طرح کی خبر سو میل سے بھی زیادہ فاصلے سے  
 ہو جایا کرتی تھی اور جو کچھ اس کو خبر ہوتی تھی وہ صحیح ہوتی تھی مثال اسے مل  
 مقبرہ میں اور یہ مثالیں لائق لحاظ اس واسطے ہیں کہ اگر انکو خواب تصور کیا جائے  
 تو وہ خواب ایسے تھے کہ ایک ہی وقت میں متفرق آدمی ان کو ہونے اور وہ  
 سب آدمی اس وقت اپنے آپ کو پیدا کرتے تھے  
 مثال پنجاہ و نہم۔ ایک رئیس زادہ جو بسکا گند کار رہنے والا تھا جوانی میں وہ  
 لوگ اوت یورک کی فوج کے ساتھ فلپینڈرزمین اور تاجو خیمہ میں یہ شخص  
 رہتا تھا اس میں دو اور افسر بھی رہتے تھے اور ایک اور جوان یہ کہیں باہر  
 نوکری پر گیا ہوا تھا ایک شب یہ شخص اپنے پانگ پر لوٹا اس نے  
 اپنے غائب دوست کی صورت اس کے غالی پانگ  
 ہوا ہے اس نے اپنے دوست کو بلایا  
 اور اس صورت میں ان دو

ہوں اور بتایا کہ غلامی جگہ بچے زخم لپیٹے بعد اسکے ان دونوں آدمیوں سے  
 اوس صورت نے کہا کہ جب آپ انگلستان جاوین تو غلام نے صاحب کے پاس  
 جا لیکر اوسکے پاس ایسا کاغذ ہے جو میرے گروالوں کے بہت کام کا ہو اگر وہ  
 صاحب کو جانے اور غلب ہے کہ وہ لکھ جاویگا تو اوسکے غلام نے کمرے میں جو  
 غلامی الماری ہوگی اوسکے غلام نے خانے میں وہ کاغذ لیکر دوسرے روز خبر پڑی  
 کہ وہ دوست اونکا اسی جگہ اور اسی وقت گولی کھا کر مر گیا تھا جو جگہ اور وقت  
 اوسکی صورت نے بتائی تھی جب یہ دونوں شخص انگلستان کو گئے پرتے پرتے  
 اوس بازار میں پہونچے جہاں وہ صاحب رہتا تھا اوسوقت اونکو اپنے دوست  
 جی کی دوست یاد آئی اوسوقت تک اپنے دوست متونی کی درخواست  
 پورے کر کے تھے وہ اوس صاحب کے پاس گئے اور جب اوس سے کاغذ کا ذکر  
 کیا تو وہ شکر کیا کہ میرے پاس نہیں ہے مگر انہوں نے زیر دستی کے ساتھ اوس  
 وہ الماری کھلی تو غلامی پوچھا تھا اوسکے دوست کی صورت نے بتایا تھا اور جب اوس  
 الماری کو کھولا تو وہی کاغذ نکلا چنانچہ انہوں نے وہ کاغذ اوس سے لیکر  
 اپنے دوست متونی کی دیوہ کو دیدیا یہ مختصر واقعہ ہے جس سے ثابت ہوتا  
 کہ شکر کے سبب سے غائب آدمی کی صورت ایسے وقت میں دیکھی گئی تھی  
 وہ مر رہا تھا ہر جی میں آدمے وہ خیال کرے کہ یہ واقعہ کسی بہت سے شخص  
 یسکر نے اپنے اس حال کو ایک اپنے رشتہ دار سے سنایا  
 کہ وہ شخص کا ہم سایہ تھا جس پر یہ ماجرا گذر گیا اور وہ  
 سے بھی سنا جسکو وہ صورت نظر آئی تھی اور اوس  
 سے پتہ چلی ہے تو مجھے یقین ہے کہ کچھ  
 ال کر لیں کہ جن لوگوں نے



وہ صورت دیکھی تھی اونکو کاغذ کا حال پہلے زندگی میں اوسکے دوست متونی نے  
 بتا دیا ہوگا اور اوسوقت تک اونکو فراموش تھا تو اسکی کیا وجہ کوئی بتا سکتا  
 کہ ایک ہی وقت میں دو شخصوں نے اوس صورت کو دیکھا ایک مرتبہ ایک محفل  
 یہ ذکر ہو رہا تھا اور ایک عورت بھی وہاں بیٹھی تھی اوسنے مجھے کہا ہے کہ جب  
 یہ ذکر ہوا تو ایک شخص اوسی محفل میں سے کہنے لگا کہ شاید آپ کو اس بات  
 واقفیت نہیں ہے کہ جس شخص کی صورت نظر آئی تھی وہ میرا باپ تھا اور اسی  
 کاغذ کے ذریعے سے میرے پاس اب تک فلانی ملک ہے +

مثال ششم - ہندوستان مغربی میں دو صاحب فوج کے ایک ہی کمرے  
 رہتے تھے ایک دن رات کو ایک نے دوسرے کو جگایا اور اوس سے پوچھا  
 کہ نکو کچہ کمرے میں نظر آتا ہوا سو جواب میں کہا کہ فلا نے گوشے میں مجھے ایک  
 بڑھا آدمی نظر آتا ہے جسے میں جانتا نہیں ہوں دوسرے نے کہا کہ یہ شخص  
 جو نظر آتا ہے میرا باپ ہے اور مجھے خوب یقین ہے کہ وہ مر گیا ہے کچھ عرصہ  
 کے بعد انگلستان سے خبر آئی کہ اوسکا باپ فلا نے وقفہ فلا نے روز مر گیا  
 مدت کے بعد یہ شخص اپنے دوست کو اپنے گھر لگیا اور فلا نے اوسکے دوست  
 ایک تصویر دیکھا کہ اسی شخص کو میں نے اوس روز فلا نے جگہ دیکھا تھا  
 حقیقت میں وہ تصویر اوسکے باپ کی تھی اور اوس شخص نے فرسوائے اوس  
 رات کے کہ جب گوشے میں اوسکی شکل دیکھی تھی کہی - میرے والدین  
 دیکھتا تھا اس واقعے کی خبر مجھے بہت معتبر ملی ہے اور میں کہ ایسے  
 واقعات اکثر ہوتے ہیں یہ بات بہت آسان ہے  
 ہنس دین اور کہیں کہ یہ بات لا تو اتنا  
 نہیں ہوتا ہے کچھ نہ کچھ اصل +

مثال شخصیت دیکم۔ نئی دنیا میں بہت لوگ میٹر پر بیٹھے ہوئے کمانا کھا رہے تھے سب نے دیکھا کہ ایک دروازہ اوس مکان کا کھل گیا اور ایک آدمی کی سی صورت اوس کمرے میں سے چل کر ایک اور کمرے کے اندر چلی گئی وہ صورت ایک دستہ کی تھی جو اوس وقت کمین باہر تھا چونکہ وہ صورت اوس اندر کے کمرے میں سے باہر نہیں نکلی تو سب بہت حیران ہوئے اور کمرے کے اندر جا کر دیکھا تو وہاں کچھ ہی نظر نہیں آیا بعد ازان معلوم ہوا کہ وہ شخص اوس وقت مر گیا تھا بہت حیرت کی یہ بات ہے کہ ایک ہی وقت میں بہت آدمیوں کو یہ صورت نظر آئی تھی لیکن زیادہ حیرت کی یہ بات ہے کہ ایک شخص دیکھنے والوں میں ایسا تھا جس نے کہی اوس شخص کو پہلے نہیں دیکھا تھا ایک روز یہ شخص اور ایک اور دیکھنے والوں میں سے جو کمانے پر موجود تھے بازار میں چلے جاتے تھے اوس نے کہا کہ وہو یہ شخص مری ہے جسکی صورت ہمنے فلانی جگہ فلاں روز دیکھی تھی اوس کے ہمراہی نے کہا نہیں یہ وہ آدمی نہیں ہے بلکہ اوسکا بھائی ہے جو اوسکے ساتھ تو ام پیدا ہوا تھا پس معلوم ہوا کہ اگرچہ اوس شخص نے سوائے اوس روز کے صورت دیکھنے کے اصل آدمی کو کمین نہیں دیکھا تھا لیکن اوسکے بھائی کو جسکی شکل اوس سے بہت مشابہ تھی پہچان لیا۔

مثال شخصیت دودھ۔ ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی کہ اوس نے دیکھا کہ میرے ہات ایک پہونچی محال رہا ہے اوس عورت نے ہات کو صند وق میں ایسا صاف دیکھا کہ ہات پر جب صبح ہوئی اور صند وق کو دیکھا تو پہونچی ہوئی کہ پہونچی حقیقت میں کہنے کا مشاہدہ سچا ہے

یا غلط اور سبھی کئی آثار عجیب اس عورت پر نمایان ہوئے لیکن جب اوس پر عمل  
مقتضایسی کیا جاتا تھا تو اوسکو غائب بینی کی قوت حاصل نہیں ہوتی تھی ایک تہ  
اوس پر حالت سکوت واقع ہو گئی اور اوسکے رشتہ داروں نے سمجھا کہ کئی  
لیکن جو کہ حال گذرتا تھا اوسکو اوس سے واقفیت ہوتی تھی اور اوسکو پتہ  
لیکن نہ اوس کے جسم میں اتنی طاقت تھی کہ بات یا پاؤں ہلا دے نہ  
منہ سے بات کر سکتی تھی۔

### خود بخود غیب بینی کی قوت کی حاصل ہونے کا بیان

پہلی مثالیں جو کئی گئیں اون میں دیکھنے والے نے کسی شخص کو فرستے ہوئے  
دیکھا جو غائب ہے پرتھا اور اسکی وجہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ دیکھنے والے میں ۱۵  
مردم غیب نے شخص میں آپس میں ایک طرح کی شرکت یا غلط واقعات گذرانے  
ہو جاتی تھی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اسی طرح کی شرکت بلحاظ واقعات گردش  
کے ہی پیدا ہو جایا کرتی ہے جس طرح غائب بینی کی حالت میں غیب بینی کی  
قوت نمایان ہو جاتی ہے یہ بات مشہور ہے کہ ہر ملک اور زمانے میں لوگوں  
اس بات میں اعتقاد رہا ہے کہ بعض مکانات میں اونکے سابق ساکنین کی  
صورتیں پراکرتی ہیں اور اکثر لوگوں کے دلوں میں یہ عقائد ہیں کہ جو زمین  
اون مکانون میں اکثر پھرتی ہیں جان کوئی  
بات آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ یہ قصہ نہ  
ڈسپوک یا جاہل یا دھبی آدمی کو کہی کر  
بیداری میں کوئی صورت  
انہوں نے چاہا کہ وہ

کافی نہیں ہے اور تفرق آدمیوں کو اوقات مختلف میں وہی صورتیں نظر آتی ہیں  
 اور انہوں نے کبھی اوسکا حال بھی نہیں دیکھا تھا ہر ایک آدمی نے ایسے حالات  
 متعجب ہوتے ہوئے اور میں قبول کرتا ہوں کہ مجھے اس بات کا یقین نہیں تھا  
 کہ کچھ عجیب و غریب اصل ایسے مشاہدات کی ضرورت ہوگی ریشن بیک صاحب نے  
 ثابت کیا ہے کہ ایک قسم کی صورتیں اسوجہ سے نظر آتی ہیں کہ غرہ لاشون میں  
 یا اور اشیا میں سے لیاات اوڈیل نکلتے ہیں اور میری سمجھ میں یہ بات آتی ہو  
 کہ اگر عالم متناطیسی کی طرف اچھی طرح توجہ کیجاو گی تو ایسی صورتوں کی نظر آنکی  
 وجہ حل ہو جاو گی اور از انجا کہ جو لوگ حالت متناطیسی میں ہوتے ہیں اونکو  
 واقعات گذشتہ صاف نظر آتے ہیں اسواسطے یہ بات خیال میں آسکتی ہے  
 کہ جو لوگ حالت متناطیسی میں نہوں بلکہ ایسی حالت میں ہوں جو قریب تر متناطیسی  
 حالت کے ہو مگر اونکی طبیعت کیفیات متناطیسی کی بہت اثر پذیر ہو اونکو ہی گاہ  
 یہ بات حاصل ہو جاتی ہے کہ واقعات گذشتہ اونکی نظر کے سامنے نقش ہو جاوے  
 بڑی شکل حل کرنی یہ ہے کہ خاص خاص مشاہدات خاص خاص مقامات میں  
 کیوں ہوتے ہیں لیکن چونکہ ایسے آدمی جنکی طبیعت بہت روشن اور نہایت اوڈیل  
 کیفیت متناطیسی کی ہوتی ہے اکثر نشانات بعض مقامات میں اون لوگوں کے  
 دیکھتے ہیں جو وہاں موجود نہیں ہوتے تو قیاس میں یہ بات آتی ہے کہ وہ نشانات  
 اول مقامات میں ہوتے ہیں اور اونکا فعل بعد امتداد زمانہ وراثہ ہی  
 اون لوگوں کے ہرگز کتابے مثال مندرجہ ذیل ایسے اثر کی تمثیل ہو  
 کے شہر کے متصل ایک پڑانے مکان میں  
 ایک حبشی نوکر تھا یہ نوکر اس مکان کے  
 چکر شویا تو اسکو ایک سال

سال شہر  
 ایک خانہ

نظر آئی اور وہ خوف کھا کر چوسا ہو گیا یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ حبشیوں کی  
 طبیعت کیفیت متعاطی کی بہت اثر پذیر ہوتی ہے آدھی رات کے وقت اوس نے  
 دیکھا کہ ایک عورت بہت مکلف پوشاک پہنے مگر سزاوارہ ایک لڑکے کو گود میں لیے  
 اوس مکان میں پہرتی ہے جب اوس نے یہ حال بیان کیا تو سب گھر والوں نے  
 جنہوں نے وہ مکان حال میں ہی کرایہ کو لیا تھا اوسکی بہت ہنسی کی اور کہا  
 کہ یہ شخص دیوانہ ہو گیا یا نشے میں ہے لیکن اوس نے کہا کہ میں نے نہ شراب پی ہے  
 نہ میں دیوانہ ہوں دوسرے دن پھر وہیں اوسکو جبر آسولایا اور اوس نے پڑی  
 شکل دیکھی اور جب تک وہ وہاں سوتا رہا برابر اوس شکل کو دیکھتا رہا آخر کار چونکہ  
 اوسکو بہت خوف اور تکلیف ہوتی تھی اوسکا اوس مکان میں سونا موقوف کر دیا  
 جب مالک مکان سے ذکر کیا گیا تو اوس نے بیان کیا کہ جو شخص اوس خاص  
 کمرے میں سوتا ہے اوسکو وہ صورت نظر آیا کرتی ہے اور اکثر آدمیوں نے دیکھا  
 کئی سال کے بعد جب وہ مکان ڈھایا گیا تو ایک دیوار میں ایک خار نکلا اور اوپر  
 ایک صندوق تھا اور اوس صندوق میں ایک عورت اور ایک بچہ کی ہڈیاں تھیں  
 اور عورت کا سر ایک جانب کو پڑا ہوا تھا دہرے کے ساتھ نہیں لگا ہوا تھا ایک عورت  
 اس صندوق کے کھلنے کی خبر سنی اور اوسکو یہ بھی معلوم تھا کہ اوس حبشی کو لیا  
 اوس مکان میں ایک شکل نظر آتی رہی تھی یہ حبشی اوس زمانہ میں بڑھا ہو گیا تھا  
 اور کہیں فاصلے پر رہتا تھا اوسکو تلاش کر کے پوچھا کہ میں نے مکان میں تمکو  
 کیا نظر آتا تھا سب قصہ اوس نے ہوٹو بیان کیا اور اوسکو اس  
 حال کے بیان کرنے سے نہایت خوف آتا  
 معلوم ہوتی ہے کہ کچھ نہ کچھ کیفیت متعاطی  
 زن مذکورہ میں سے نکلا

بہت اشرافیہ ہوتی ہے اور انکو واقعہ گذشتہ بذریعہ غائب بینی نظر آجاتا ہے  
 مثال مندرجہ ذیل کا ذکر جسے ایک میرے دوست نے کیا تھا +  
 مثال شخصیت و چارم - ایک امیر زادہ ایک روز ایک درس حکمت کے علم میں  
 سنیے کو گیا اور درس مذکور بھوتوں کے باب میں تھا اوسنے دیکھا کہ درس  
 دیتے وقت مدرس کہہ رہا تھا جب درس ختم ہو چکا تو اس نے مدرس سے کہا  
 کہ آپ اپنی پریشانی کا سبب میرا بی کر کے بتائیے انہوں نے کہا کہ جب  
 میں اس مضمون پر درس دیتا ہوں تو ہمیشہ میرا یہی حال ہوتا ہے اور سبب  
 یہ بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ فلائی جگہ ٹوکر تھا اور جسے پہلے اوس عہدے پر  
 ایک پادری صاحب تھے کہ اوسکے حیات میں لوگ اوبھکا بہت ادب کیا کرتے تھے  
 جب میں اول مرتبہ اوس مکان میں سویا اور صبح کو جاگا تو میں نے دیکھا کہ پادری  
 صاحب مذکور دو بچوں کا ہات پکڑے ہوئے کمرے میں سے نکلا گئی تھی کے پیچھے  
 غائب ہو گئے جب مجھے یقین ہوا کہ یہ صورت فقط ہوائی تھی اصل نہیں تھی تو میں  
 لوگوں سے حال دریافت کیا اور معلوم ہوا کہ پادری صاحب کو دو بچے جو اونکی  
 زوچہ شکوہ سے نہ تھے اوس مکان میں غائب ہو گئے تھے یعنی کچھ معلوم نہ ہوا  
 کہ کہاں گئے کچھ عرصے تک دریافت نہیں ہوا لیکن جب سردی کے موسم میں  
 اوس آتشخانہ - میں آگ جلانے کی ضرورت ہوئی تو اگر اچھی طرح نہ جلی اور کچھ لو  
 وہاں سے جب اوس آتشخانے کو وہاں سے توڑا تو دو بچوں کی

ہے مثال کے آئندہ میں تو صورتوں کے نظر آتیکا  
 وہ آدمیوں کے اوسجگہ پائے گئے  
 مکن مثال ذیل میں کچھ سبب

معلوم نہیں ہوتا ہے کہ کیا تھا؟

مثال شخصیت دینچم۔ ایک بادشاہ ہزاری کسی علت میں مانوڈ ہوئی تھی اور اوپر  
 پہرہ دوسرہ مقرر کیا گیا تھا گارد کا کرنیل اور ایک مکان میں رہتا تھا ایک روز  
 شام کے وقت ہنوز شفق موجود تھی کرنیل صاحب اور اونکی بیوی اور اونکا بیٹا اور  
 بیٹی یکجا بیٹھے ہوئے تھے اور سنتریون کی آواز میں سنتے تھے کہ وہ اپنی اپنی جگہ  
 ٹپکتے تھے اور کوئی گاتا تھا اور کوئی کچھ کسی سے کہتا تھا اور سوقت گرمی تھی اور  
 دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا کلمے ہوئے دروازے میں سے کچھ دھوان سا اندر گیا  
 کرنیل صاحب نے پہلے تو سمجھا کہ دھوان ہے لیکن کمرے کے اندر آکر یہ دھوان  
 محض طبعی شکل کا بگیا اور اس کے اندر کچھ حرکت سی معلوم ہوئی کرنیل صاحب کی  
 بیوی نے اس کے اندر ایک شکل دیکھی اور اونکی بیٹی کو بہت خوف کیا بیٹا جو تھا وہ  
 درپے میں بیٹھا تھا اپنی ما اور بہن کو خائف دیکھ کر حیران تھا لیکن اس کو کچھ نظر نہیں آیا  
 کرنیل صاحب کی بیوی نے اپنا سراپہ ہاتھوں پر بھکا دیا اور میز پر جھک کر بیٹھ گئی  
 اور چلا کر کہا کہ یا حضرت عیسیٰ مسیح اس نے مجھے پکڑ لیا کرنیل صاحب نے ایک گرسی لیکر  
 اس صورت کی طرف سینکی اور گرسی اس کے اندر ہو کر چلی گئی اور دھوان کمرے میں  
 چکر لگا کر جس دروازے سے اندر آیا تھا اسی میں سے باہر نکل گیا ہنوز کرنیل صاحب  
 اپنی گرسی پر سے نہ اٹھنے پائے تھے اور اونکی نیت تھی کہ اس میں سے اپنے بچے کو  
 جاوین کہ انہوں نے نیچے کے مکان میں سے ایک بچہ لیا ہے اور سنی  
 کرنیل صاحب تھوڑی دیر بھر گئے اور انہوں نے چاکر  
 گارد کے سپاہی نیچے کے مکان میں آگئے اور  
 اس کو آواز دی لیکن دیکھا کہ غش  
 خوب ہلایا اور کہا کہ یہ شخص

سنتری کا کورٹ ہو کر نیل صاحب اسکی حمایت پر موجود ہوئے اور کہا کہ سنتری  
ہرگز نہیں سویا تا کیونکہ دس منٹ پہلے وہ گارہاتا اور مین اور میرے سب گھر  
آدمی سنتے تھے کہ وہ گارہاتا اس سنتری نے بیان کیا کہ جب مین زینے کے  
دروازے کے پاس ملتا تھا ایک خوفناک صورت دروازے میں سے نکلتی ہوئی  
معلوم ہوئی صورت ایسی تھی کہ جیسے کوئی چمکہ اپنی پھلی ٹانگوں پر کھڑا ہو میرے  
پاس سے یہ صورت گزری اور میری طرف اوسنے غرانا شروع کیا اور مجھے ایسا  
خوف ہوا کہ میرے حواس جاتے رہے اور پھر مجھے کچھ ہوش نہیں رہا جو حاکم  
کورٹ کے تھے اونہوں نے اس سنتری کے قول کا اعتبار نہیں کیا لیکن تجھ  
یہ کی کہ کچھ بیماری اوسوقت سنتری کو ہو گئی ہوگی اور کرنیل صاحب کی شہادت کے  
سبب سے اوسکو انہوں نے بری کر دیا شام کے وقت کرنیل صاحب اوسکو  
مبارکباد دینے گئے لیکن سنتری کی شکل ایسی بدل گئی تھی کہ پہچانا نہیں جاتا تھا  
پہلے اوسکا چہرہ مسخ اور بہت خوبصورت تھا اب بالکل زرد اور افسردہ ہو گیا تھا  
کرنیل صاحب نے کہا تم ایسے افسردہ کیوں ہو میں نے تمہارے ساتھ بہت حیرت  
کی اور تمکو رہائی ہو گئی اب میں تمہیں یہ نصیحت دیتا ہوں کہ آئندہ تم پرے پر  
گھاتے رہا کرو سنتری نے جواب دیا کہ کرنیل صاحب میں آپکی عنایت کا بہت  
شکور ہوں کہ آپ نے میری بدنامی نہیں ہونے دی لیکن اسکے سوا اب کچھ  
امید نہیں ہے۔ وقت سے میں نے اوس شکل کو دیکھا ہے میں آپ کو مردہ  
سمجھتا ہوں۔ اس سنتری کی طبیعت کی پریشانی زائل ہوئی اور اوس  
دو دن رات کے عرصے میں مر گیا کرنیل صاحب نے  
اوسنے بے تکلف یہ بات کہی کہ یہ بات بری ہوئی  
لرح ایسے مشاہدات کا عادی



نہیں تھا کرنیل صاحب نے کہا کیا تنہا کچھ سنا ہے کہ اور آدمیوں کو بھی یہ صورت  
 کبھی نظر آئی ہے سارجن نے کہا کہ ہاں صاحب بہت ایسی ایسی چیزیں یہاں  
 اکثر نظر آیا کرتی ہیں اور اکثر نو ملازم سنتری ایک دو مرتبہ غش کھا جاتے ہیں لیکن  
 پیراؤ کو حادث ہو جاتی ہے اور کچھ ضرر نہیں پہنچتا ہے کرنیل صاحب کی بیوی  
 کے دل میں سے کبھی خوف نہیں گیا چھ ہفتہ تک اونکی حالت پریشان رہی  
 اور اوسکے بعد ہر گزین کرنیل صاحب پر خود مدت تک ایک طرح کا اثر رہا اور  
 اوسکا جی اوس حال کے بیان کرنے کو نہیں چاہتا تھا لیکن وہ یہ کہتی تھیں کہ  
 جو چیزیں نے اپنی آنکھ سے دیکھی اوس سے انکار نہیں کروں گا ظاہر ہے کہ ہم  
 دو شخص جو مر گئے تو خوف کے سبب سے مر گئے لیکن اتنی بات تو درحقیقت ہو  
 کہ متفرق آدمیوں نے ایک صورت دیکھی اور ایسی صورتیں پہلے بھی اوس نگار  
 اور آدمیوں کو نظر آیا کرتی تھیں یہ بات بھی لائق غور ہے کہ بعض آدمیوں کو تو  
 صورت نظر آئی اور بعض کو فقط دھوان نظر آیا چنانچہ روشنی اوڈیل کا خاصہ  
 کہ بعض کو بالکل نہیں نظر آتی ہر بعض کو دھوان سا نظر آتا ہے بعض کو اچھی روشنی  
 نظر آتی ہے اور سبب اختلاف کا یہ ہے کہ متفرق آدمیوں کی طبیعت مختلف درجہ  
 اثر پذیر ہوتی ہے اور نیز اوسکا فاصلہ کسی آدمی سے زیادہ کسی سے کم ہوتا ہے  
 اور اوس روشنی کی تیزی میں بھی فرق ہوتا ہے یعنی کسی کو زیادہ کسی کو کم تیز نظر آتی  
 اگر کوئی یہ پوچھے کہ کیا فقط دھوان میں طبیعت کے خیال۔ صورت نظر آ سکتی ہے  
 تو میں یہ جواب دیتا ہوں کہ صورت کا نظر آنا ممکن ہے کہ تو بات ہے کہ  
 ہم کیا جانتے ہیں کہ لمعات اوڈیل فاصلہ مناسب۔  
 ایک شکل کے نظر آویں گے اور یہ شکل اوس چیز کا  
 جس میں سے وہ لمعات نکلتے۔

## خود بخود پیشین بینی کی قوت حاصل ہونیکا بیان

اب میں قوت پیشین بینی کا ذکر کرتا ہوں جو خود بخود پیدا ہو جاتی ہے ہر زمانے میں ایسی پیشین بینیاں ہوئی ہیں اور کبھی تو خواب میں کسیکو یہ قوت حاصل ہوئی ہے اور کبھی بیداری کی حالت میں زمانہ حال میں سب سے زیادہ عجیب پیشین گوئی کروانے والی صاحب کی ہے جو انہوں نے فرانس کو ملک کو انتظام کا انقلاب کر باب میں کی تھی میں اسکا حال مفصل لکھو گا اور فقط پہلے اتنی بات کہتا ہوں کہ جس زمانے میں یہ پیشین گوئی واقع ہوئی تھی لندن اور پاریس دار السلطنت ملک فرانس میں بہت مشہور تھی اور لوگ اوپر ہنساکرتے تھے اور کہتے تھے کہ کروٹ صاحب کو خواب آیا ہے میں نے کئی ایسے شخص دیکھے ہیں جنہوں نے اس پیشین گوئی کا حال اوسوقت سنا تھا کہ کروٹ صاحب نے اوسکو اپنی زبان سے گھاتا اور یہ شخص کہتے ہیں کہ میں یاد رکھتا ہوں کہ سب آدمی جیتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ بات بالکل لغو ہے یہ بات لائق لحاظ ہے کہ کروٹ صاحب کی طبیعت ایک خاص ڈھنگ کی تھی اور وہ علوم اسرار میں متوجہ رہتے تھے اور اکثر اذکو حالت خواب یا حالت فکر عمیق ایسی گزر جاتی تھی کہ کبھی اذکو غائب بینی کی قدرت ہو جاتی تھی پس سمجھنا چاہیے کہ کروٹ صاحب کو خود بخود روشن اور اوس حالت روشن میں اذکو پیشین بینی کی قدرت حاصل ہو جاتی تھی لاہارپ صاحب کا بیان سے بچو خلاصہ کر کے اس پیشین گوئی کا حال لکھتا ہوں

مثال شخصیت  
مکان میں  
بہت عجیب

بات کل کی معلوم ہوتی ہے مگر مشاعرے کی بات ہی ہم ایک کے ساتھ کہنا کہتا رہے تھے اور یہ دوست ہمارا امیر اور مختلف فرقوں کے آدمی تھے یعنی درباری اور قزاقی مختلف تھا کہانی کے بعد شراب کا دور چلا تو پھر

مہمان تھے سب خوش اور رنگ میں تھے اور تکلف اور سوقت بالکل اور گہما گہما  
وہ زمانہ ایسا تھا کہ کیسی ہی ناقص بات کوئی ہو اگر اس کے سبب سے ہنسی ہو تو وہ  
بات جائز گردانی جاتی تھی چیمفرٹ صاحب نے اپنے قصے پڑھ کر ہکھوٹنا شروع کیا کہ اتوں  
بہت باتیں بے لحاظی کی تھیں لیکن وہ زمانہ ایسا تھا کہ عورتیں بھی جو وہاں تھیں  
اونہوں نے بھی اون باتوں کو سن کر اپنے ہاتھوں کے نیچے اپنے منہ پر نہیں  
رکھ لے وہ قصے جب ختم ہوئے تو مذہب کی نسبت ہنسی اور ٹٹھہر ہونے لگا ایسا  
ٹسی شاعر کا کلام پڑھا دوسری نے کسی اور کا کلام کفر پڑھ کر سنایا تیسری نے ایک سالہ  
شراب کا بات میں لیکر اڑھک کر کہا کہ صاحبو جیسا مجھے اس بات کا یقین ہے کہ ہر  
احق تھا ویسا ہی اس بات کا یقین ہے کہ خدا عالم میں کوئی نہیں ہے اور حقیقت  
اس شخص کو یقین ہی ایسا ہی تھا اب یہ تقریر سنجیدگی کے ساتھ ہونے لگی اور لوگ  
تعریف کرنے لگے کہ دولیٹر صاحب نے جو انقلاب زمانے میں پیدا کیا ہے اس  
سبب سے وہ لائق تعریف ہیں ایک نے مہمانوں میں سے کہا کہ میرا حجام میرے  
بال درست کرتے وقت کہنے لگا کہ دیکھیے صاحب اگرچہ میں ایک غریب حجام ہوں  
لیکن جیسا امیر آدمیوں کا کچھ مذہب نہیں ہے ویسا ہی میں بھی کچھ مذہب نہیں رکھتا ہوں  
یعنی دولیٹر صاحب کے مسائل کو یہاں تک فروغ ہو گیا تھا ہم سب نے نتیجہ نکالا  
کہ اب انقلاب عظیم جلد ہونی والا ہے اور یہ بات لابد ہونیوالی ہے کہ سارے ملک میں  
بجائے وہم اور بیوقوفی کے حکمت اور عقل پھیل جاوے۔ سب حساب کر کے  
کہ غالباً اتنے عرصے میں یہ انقلاب ہو جاوے گا اور ہم میرے  
زمانہ عقل کو دیکھیں گے جنگی عرصے سے زیادہ

نہ ہو رہا ایک شاعر دیوان میں تھا کہ رومی زمین پر کوئی

دولتیر ملک فرانس میں ایک جا

ہمیں امید اس زمانے کے دیکھنے کی نہیں ہے جو جوان تھے وہ خوش ہوئے  
 کہ ہم تو ضرور اس زمانے کے دیکھنے کی امید رکھتے ہیں اور وہ کہنے لگے کہ وہ  
 کاسکو مشکور ہونا چاہیے کہ اس کے سبب سے اس قسم کی آزادی خیال چل ہوئی  
 اور اس کے سبب سے یہ اچھا انقلاب عقل ہوگا سب ممانون مین سے فقط ایک  
 شخص اس وقت کی گفتگو میں شامل نہیں ہوا اور نہ اس کی طبیعت پر کچھ رنگینی نہایت  
 ہوئی اس شخص کا نام کروٹ صاحب تھا یہ شخص بہت خلیق تھا مگر افسوس ہے  
 کہ اس کے خیالات عجیب قسم کے تھے اور اکثر کسی نہ کسی فکر میں رہتا تھا اس نے  
 بہت سنجیدگی سے اس طرح کہا قولہ صاحبو آپ اطمینان رکھیں کہ آپ سب اس  
 انقلاب عظیم کو دیکھیں گے جس کی آپ اتنی تعریف کرتے ہیں آپ جانتے ہیں کہ میری طبیعت  
 کو ذرا پیشین گوئی کی طرف میل ہے لیکن میں مکر کرتا ہوں کہ آپ سب اس انقلاب  
 کو دیکھیں گے سب متفق ہو کر بطور طرز جواب دیا کہ اس بات کے سمجھنے کے واسطے  
 کچھ سحر و کار نہیں ہے کروٹ صاحب نے کہا خیر لیکن جو میں آگے کہتا ہوں اس کے  
 جاننے کے واسطے سحر سے بھی زیادہ کچھ چیز ضرور ہے تم جانتے ہو کہ اس انقلاب کا  
 نتیجہ کیا ہوگا اور تمہارا سب کا کیا حال ہوگا اور تمہارا سب کا جو بیان بیٹھے ہو  
 کیا انجام ہوگا یہ سن کر ایک شخص نے جس کا کنڈو سٹ نام تھا طرز سے اور کچھ مسکرا کر  
 کہا فرمائیے آپ کیا کہتے ہیں حکیم کو پیشین گوئی پیشین گوئی کا کچھ خوف نہیں کروٹ صاحب  
 نے کہا تم اسے کہنا چاہو کہ قید خانے کے فرش پر مرو گے اور زہر کا کر مر گے  
 بچ جاؤ اور اس ستم کو تم ہمیشہ اپنے پاس رکھو گے  
 گا کہ تمکو لاچار اپنے ساتھ زہر رکھنا پڑے گا یہ بات سن کر  
 اس واسطے کہ  
 البت میں خواب سو آیا کرتا ہوں

اور یہ بات سمجھ کر سب لوگ خوب ہنسے اور کہنے لگے کہ کزوت صاحب یہ جو حال تم بیان کرتے ہو یہ ایسا دلچسپ نہیں ہے جیسا تمہارا فلانا قصہ ہے اور یہ تو فرمایا کہ آپ کے ذہن میں یہ قید خانہ اور زہرا اور جلا د کیونکر آگئے ہم تو زمانہ عقل کا ذکر کرتے ہیں کزوت صاحب نے کہا یہی تو بات ہے جو میں آپ سے کہتا ہوں اوسے آپ کی حکمت اور آزادی اور عقل کے زمانے میں آپ کا انجام یہ ہوگا اور وہ زمانہ عقل کا ضرور ہوگا لیکن تم چیفرٹ صاحب تم اپنی رگون پر ۲۲ زخم اوستہ سے لگاؤ گے اور باوجود اسکے کئی مہینے تک زندہ رہو گے اور کئی مہینے کے بعد مر گے سب آدمی ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے اور ہر سب ہنس پڑے پر کزوت صاحب نے ایک اور شخص سے کہا کہ تم وکدازرو صاحب تم وجع مفاصل کے آزار میں گرفتار ہو اور خود تو تم اپنی رگون پر زخم نہیں لگاؤ گے لیکن ایک دن میں چہہ بار قصہ کراؤ گا تاکہ تمہاری جان جلد نکل جاوے اور رات کو مر جاؤ گے۔ پر اور دن سے کہا کہ تم نکولائی صاحب جلا د کے ہاتھ سے مارے جاؤ گے اور تم ہی بیلے صاحب جلا د کے ہاتھ سے مارے جاؤ گے اور میا شریس صاحب تم ہی جلا د کے ہاتھ سے مارے جاؤ گے ایک شخص اون میں سے جس کا نام روشر صاحب تھا بولا کہ شکر ہے ہنوز کلام ختم کرنے میں پایا تاکہ کزوت صاحب نے کہا تم ہی جلا د کے ہاتھ سے مارے جاؤ گے سب متفق ہو کر بوئے دیکھو شخص کیا اچھا قیاس کر رہا ہے اس نے سب کو نیست و نابود کر دینے کی قسم کھائی ہے کزوت صاحب نے کہا نہیں تم نہیں کھائی ہو پر سب نے کہا یہ تو فرمایا ہمارے اوپر کون حکمرانی کرے گا کہ انہیں یہ تمہارا خیال غلط ہے تم پر فقط حکمت کی گئی جو لوگ تمہارے ساتھ یہ سلوک کرنا ایک گھٹے سے ہے وہی کلا۔

اپنی زبان سے کہیں گے اور جب طرح تم نے ابھی غلامانے شاعروں کے کلام سنا ہے  
 پڑھیں ہیں وہ بھی پڑھیں گے اور سوقت جتنے آدمی اوس نخل میں تھے آپس میں  
 ایک دوسرے کے کان میں کہنے لگا کہ دیکھو یہ شخص دیوانہ ہو گیا ہے اور سوقت  
 کروٹ صاحب کے چہرے اور انداز سے بالکل سنجیدگی نمایاں تھی پر وہ لوگ گھوڑے  
 کہ تم دیکھتے تھیں ہو کہ کروٹ صاحب ٹٹہ کر رہے ہیں اور تم جانتے ہو کہ اونکے  
 ٹٹہ میں ہی کچھ کچھ باتیں عجیب ہوتی ہیں چیفرٹ صاحب کہا کہ ہاں میں سمجھتا ہوں کہ  
 کروٹ صاحب ٹٹھ کرتے ہیں اور عجیب ٹٹہ کرتے ہیں لیکن اونکا ٹٹہ مجھے پسند نہیں  
 کہ اوس میں بالکل سوئی کی بو آتی ہے پر چیفرٹ صاحب کروٹ صاحب سے کہا  
 کہ یہ باتیں جو آپ نے کری ہیں کب ہو گئی اونہوں نے جواب دیا کہ آج سے چوتھے  
 نہ گزر چکین گے کہ یہ سب باتیں جو میں نے کہی ہیں ہو جاوینگی +

اور سوقت میں بولا کہ آپ نے یہ اعجاز کی باتیں کہیں مگر آپ نے میری نسبت  
 کچھ ہی نہیں کہا کروٹ صاحب نے کہا کہ تم خود اوس زمانہ میں ایک معجزہ ہو کر  
 کیا معنی کہ تم اوس زمانے میں اچھے عیسائی ہو گے اور سوقت سب فی جوش میں آگے  
 کچھ کہہ کرنا شروع کیا اور چیفرٹ صاحب نے کہا کہ مجھے اب تسلی ہو گئی اگر ہم سب  
 اور سوقت مر چکے کہ جب لاہاپ اچھا عیسائی رہیگا تو ہم سب امر ہو گئے پر جس آواز  
 گزشتہ جو ایک رئیس تھیں بولیں کہ ہم تو خوش ہو گئے ہم عورتیں ہیں ہمارے واسطے  
 تو اس انقلاب کا کچھ بھی نہو گا کروٹ صاحب نے کہا کہ تمہارا جائے نسوانیت اور  
 گھر ہی نہیں ہے  
 اور مردہ  
 گاہ کہ تم کسی بات میں دخل نہ دو کیونکہ اور سوقت تم میں  
 کیجا ویگی پھر اوس عورت نے کہا کہ آپ فرمائیے تو  
 امت کا حال کہہ رہے ہیں کروٹ صاحب نے  
 لیکن اتنا جانتا ہوں کہ تم

اور تمہارے ساتھ گئی اور عورتوں کو جلاد کی گاڑی میں بٹھا کر اور تشنگین کس کر خانہ  
 میں لیجا دینگے اور تم سے بھی جو زیادہ امیر عورتیں ہو گئی اور کنبو بھی اس طرح لیجا دینگے  
 اوسنے کہا کہ مجھ سے بھی زیادہ امیر عورتیں کیا خاندان شاہی کی عورتوں کا چال  
 ہو گا کروٹ صاحب نے کہا کہ اوس سے بھی اونچی عورتوں کا یہ حال ہو گا اوس وقت  
 تمام محفل میں ایک پریشانی سی ہو گئی اور جس کے مکان میں محفل تھی وہ چین بھین ہوا  
 سب کو یہ خیال ہوا کہ اب یہ ٹٹہ بہت بڑھ گیا ڈچس اوٹ گرمنٹ نے اس نیت سے  
 کہ یہ پریشانی محفل کی دور ہو جاوے گو یا کروٹ صاحب کے جواب کی طرف کچھ ہی  
 خیال نہ کر کے کہا کہ دیکھیے مرتے وقت میرے پاس کروٹ صاحب پادری کوئی  
 نہیں آنے دیتے کروٹ صاحب نے کہا نہیں جی نہ تمہارے پاس نہ کسی اور  
 پاس پادری آوے گا فقط ایک شخص کے ساتھ یہ رعایت کیجاوے گی یہ لکھ کروٹ صاحب  
 خاموش ہو گئے پھر سنبھلے پوچھا کہ وہ کون شخص ہو گا جس کے ساتھ آپ یہ مہربانی کرنا  
 اونہوں نے کہا کہ وہ شخص جس کے ساتھ اتنی رعایت ہو گی شاہ فرانس ہو گا اور  
 کسی کے پاس پادری نہیں آنے پاوے گا اوس کے بعد مالک مکان بہت جلد ہی  
 اوٹھا اور اوس کے ساتھ کے اور سب آدمی اوٹھ کھڑے ہوئے پھر وہ کروٹ صاحب  
 کی طرف گیا اور بہت دردناکی سے یہ بات کہی کہ کروٹ صاحب اب یہ ٹٹہ بہت  
 ہو چکا اور بہت بڑھ گیا یہاں تک کہ آپ اپنے نام میں بھی اور اس محفل کے نام میں  
 فرق لاتے ہیں کروٹ صاحب نے کچھ جواب نہیں دیا اور وہاں سے چلے جانے کا  
 ارادہ کیا تا کہ ڈچس اوٹ گرمنٹ نے جو ہمیشہ یہ بات کہتی تھی کہ محفل کے  
 آدمیوں کی طبیعت کی رنگینی رفع نہو کہ کہ کروٹ صاحب  
 تو بتایا لیکن اپنا حال کچھ نہ بتایا کروٹ صاحب  
 یعنی بیت المقدس یوڈیان کا

نہیں پڑا ہے مگر آپ سمجھ لیجیے کہ میں نے نہیں پڑا ہے اور بیان کیجیے پھر کروٹ صاحب نے کہا کہ ایام محاصرہ میں ایک آدمی شان و شوکت کی فحش اور محصورین اور مجاہدین کی نظر میں پھرتا رہا اور ہمیشہ کہتا رہا کہ اس شہر کا افسوس ہے اور ساتویں دن کہا کہ اس شہر کا افسوس ہی اور میرا ہی افسوس ہے اور اس وقت محاصرہ کی طرف سے ایک ضرب ایک کل میں سے نکل کر اوسکو لگی اور وہ مر گیا اس جواب دینے کے بعد کروٹ صاحب سب محفل کو سلام کر کے چلے گئے۔

جب میں نے یہ بیان لاہارپ صاحب کا لکھا ہوا اول ہی مرتبہ پڑھا تو میں سمجھا تھا کہ انہوں نے اپنے سر سے بنا کر لکھ دیا ہو گا اس نظر سے کہ جو امیر اور پڑے آدمی تھے ان کی طبیعت پر چند سال پیشتر وقوع انقلاب سے یہ حال سنگینہ کی ان کی تخریب کے واسطے کیا کیا سامان ہو رہے ہیں دیکھیں کیا اثر ہو لیکن اوسکے بعد جو میں نے تحقیقات کی اور جو حال مجھے معلوم ہوا اوسکے سبب سے وہ راجہ میری بالکل بدل گئی ہے ایک پڑے امیر نے مجھے کہا کہ میری فلاں عورت سے یہ بات اکثر سنی ہے کہ لاہارپ صاحب اکثر یہ حال کہا کرتے تھے اور میں نے اونسے لکھا اس عورت کے میں نے دریافت کرایا اور انہوں نے خطا مندرجہ ذیل لکھ کر بھیجا ہے :

خط۔ میں نے لاہارپ کی زبان سے کئی بار کروٹ صاحب کی پیشین گوئی کا ذکر سنا ہے اور یہ حال چہا ہوا ہے ویسا ہی سنا ہے اتنی بات میں جانی پڑی اور لکھ کر بھیجی ہو

میں نے کہا

میں نے کوئی دیکھا ہے اور انہوں نے مجھے کہا ہے کہ

میں نے کوئی حاصل نہیں اور ان کی پیشین گوئیوں کی

میں نے یہ ہے کہ ایک روز انکو

میں نے ترکیب سے انکو جلا دیا



چوڑا لیا سب گھر کے آدمی خوش ہوئے لیکن کروٹ صاحب کچھ خوش نہوئے اور  
کہا کہ اگرچہ میں آج چوٹ گیا ہوں لیکن تین دن کے بعد میں پھر گرفتار ہو جاؤنگا  
اور جلاؤ کے ہاتھ سے مارا جاؤنگا اور تحقیقت میں یہی ہوا اور کروٹ صاحب ۲۷ برس  
کی عمر میں ۲۵ ستمبر ۱۹۲۱ء کو جلاؤ کے ہاتھ سے مارے گئے اور لاہارپ صاحب کا  
جو بیان ہے اسکی نسبت کروٹ صاحب کے سپر کایہ بیان ہے کہ میں یہ تو نہیں  
کہہ سکتا ہوں کچھ الفاظ لاہارپ صاحب نے لکھے ہیں وہی الفاظ میرے باپ کے  
مونہ سے نکلے تھے لیکن اصل باتیں وہی ہیں جو میرے باپ نے بتائیں تھیں ایک  
اور بات یہ ہے کہ وکڈارز صاحب کو ایک دوست نے مجھے یہ بات بیان کی تھی کہ  
جب صاحب موصوف زمانہ انقلاب سے کئی سال پہلے فرانس کے ملک میں  
گئے تھے تو انہوں نے اپنے گھر میں اگر کروٹ صاحب کی پیشین گوئی کا حال  
بیان کیا تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ اگرچہ وکڈارز صاحب کو اس پیشین گوئی کی نسبت  
یقین نہیں تھا لیکن وہ اس پیشین گوئی کی سبب سے پریشان خاطر ہمیشہ رہی  
ایک اور امیر نے اس مضمون کا خط لکھا ہے کہ آپ مجھے دریافت کرتے ہیں  
کہ میں کروٹ صاحب کی پیشین گوئی کا کیا حال جانتا ہوں میں قسمیہ لکھتا ہوں  
کہ میں نے فلائی خاتون کی زبانی بارہا سنا ہے کہ جسوقت یہ پیشین گوئی ہوئی تھی  
اوسوقت وہ اوس محفل میں موجود تھیں اور جب وہ بیان کرتے تھے تو ایک ہی طرف  
وہ حال بیان کیا کرتی تھیں اور انکا بیان بہت معلوم ہے اس کے بیان  
سے لاہارپ صاحب کے بیان کی تصدیق ہوتی ہے۔  
لوگوں کے سامنے بیان کیا کرتی تھیں کہ اولاً  
اس بیان کو تصدیق کر سکتے ہیں۔  
حصہ اول میں میں ایک ہوں۔

حاصل ہو جاتی تھی اور کئی پیشین بینی کی ایک مثال نیچے لکھی جاتی ہے :-  
 مثال شخصیت و ہفتہ - یہ عورت بہت عقیدہ ہے اور جو آدمی اسکو جانتے ہیں اسکا  
 بہت لحاظ اور ادب کرتے ہیں اسکو ہمیشہ یہ بات حاصل ہے کہ بلحاظ واقعات  
 گزشتہ و آئندہ اسکو غائب بینی کی قدرت خود بخود حاصل ہو جاتی ہے اور اکثر  
 یہ قوت اسکو اسوقت حاصل ہو جاتی ہے جب وہ تنہا شام کے وقت بیٹھا کرتی ہو  
 اسکے مشاہدے ہمیشہ بڑے بڑے معاملات سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ چھوٹی چھوٹی  
 باتوں سے جو بازا زمین ہوتی ہوں متعلق ہوتے ہیں کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کبھی سال  
 پیشتر وقوع واقعہ سے اسکو کسی اپنے رشتہ دار کی موت اور اس موقع پر جو آدمی  
 اور جتنے آدمی ہوں نظر آ جاتے ہیں کبھی کبھی اسکو ایسی چیزیں نظر آتی ہیں جسکو  
 سمجھنا چاہیے مثلاً اگر کہیں کوئی کرسی نہ ہو تو کرسی رکھی ہوئی نظر آ جاتی ہے  
 لیکن ممکن ہے کہ اگر تحقیقات کیجاوے تو اس سمجھنا کی بھی کچھ اصل ضرور ہوگی  
 مجاہد بہت تشیلین اس عورت کی پیشین بینی کی معلوم نہیں ہیں لیکن مجھے خوب یقین  
 اور خوب معلوم ہے کہ یہ قوت اسکو ضرور حاصل ہے میں پیشین بینی کے وقع ہونے کی  
 وجہ نہیں بتا سکتا ہوں لیکن خیال کیجئے کہ واقعات گزشتہ کے معلوم ہونے کی وجہ  
 ہی تو نہیں بتائی جاسکتی ہے ایک بات لائق لحاظ ہے کہ خود بخود اس عورت کو  
 یہ قوت پیشین بینی حاصل ہوتی ہے لیکن جیسی کہ توقع ہونی چاہیے تھی اور کیفیت  
 تقاضا جیسی کا -  
 ہوتا ہے چنانچہ ایک مرتبہ ایک شخص اسکو اسکے مکان میں  
 اب داغ اور زخم تھا اس شخص کو دیکھ کر اس عورت کو  
 وہ موجود رہا اس عورت کی طبیعت بہت دق اور  
 کے اسی رخسار پر اور اسی جگہ  
 دن کی طبیعت اتنی شدت سے

اثر پذیر ہوا وہ منین غائب بینی کی قوت بہت نمایاں ہوتی ہے۔  
 انگنسن صاحب نے مجھے ایک شخص کے خواب کا حال بتایا ہے اس خواب میں  
 پیشین بینی کا ظور ہے وہ حال میں نیچے لکھتا ہوں خود خواب دیکھنے والے کے  
 الفاظ اس طرح لکھے جاتے ہیں :

شال شصت و ہشتم میرا بہائی جسکے ساتھ مجھے محبت تھی ہندوستان مغربی میں  
 موسم خزان ۱۳۸۶ء میں مر گیا اونکے مرنیکی خبر پہونچنے سے ایک مہینے پہلے میں نے  
 یہ خواب دیکھا میں اس زمانے میں دہلی کے مدرسے میں پڑھا کرتا تھا اور میرا ایک  
 دوست وہاں تھا کہ اسکے مکان پر اکثر شام کو وقت میں جایا کرتا تھا میں نے ایک دن  
 یہ خواب دیکھا کہ اپنے دوست کے مکان سے اپنے مکان پر آتا ہوں اور میرے  
 چچا کے پاس سے ایک پیام اس مضمون کا آیا کہ تم جلد میرے پاس آ جاؤ چنانچہ  
 میں گیا اور جہاں وہ بیٹھے تھے وہاں پہونچا ایک گھر شے میں میرے چچا صاحب  
 بیٹھے تھے انہوں نے مجھے کہا کہ فلاں گری پر بیٹھ جاؤ پہراونہوں نے مجھے کہا  
 کہ میں بہت فسوس اور رنج کے ساتھ یہ خبر دیتا ہوں کہ آپ کا بہائی مر گیا ہے میرے  
 اونے جواب میں کہا کہ کوئی بات ایسی ہی ہے جس سے معلوم ہو کہ جسوقت وہ مرنے  
 اونکی طبیعت کا کیا حال تھا انہوں نے مجھے ایک خط دیدیا اور وہ خط لیکر میں وہاں  
 پہلا آیا جب میں جاگا تو میری طبیعت کو بہت بے قراری ہوئی بلکہ اسوقت کے بعد  
 جیسی میری عادت تھی کہ دعا مانگنے کے وقت اونکے حق  
 اونکے حق میں دعا مانگتی گئی جس عورت کے ساتھ بعد  
 میں نے اس خواب کا حال کہہ دیا تھا اور اسکو  
 بعد یہ خیال میری طبیعت سے وہ

میرے نزدیک رہے مجھے سے کہ آپ کا

پاس کے پاس آجانیچہ میں گیا اور دیکھا کہ میرے چچا اوس بکھڑے میں جان  
 میں نے خواب میں بیٹھا ہوا دیکھا تھا بلکہ صغیر و قباور کا خدات اور شمع ہی اوسی جگہ  
 رکھتے تھے جان مجھے خواب میں نظر آئے تھے اونہوں نے مجھے ایک کرسی پر بیٹھ کر  
 کہا اور حرفاً حرفاً وہی گفتگو کی جو میں نے خواب میں سنی تھی وہی الفاظ اوسکے  
 مونہ سے نکلے اور جو جواب میں نے خواب میں دیا تھا وہی جواب میں نے دیا  
 پھر اونہوں نے مجھے خط دیدیا اور میں وہاں سے چلا آیا اوسوقت طبیعت کو ایسی  
 بے قراری تھی کہ زیادہ گفتگو کرنے کو جی نہ چاہا لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ جسوقت  
 میں اپنے چچا سے گفتگو کر رہا تھا مجھے اپنا خواب یاد نہیں آیا بلکہ جب میں اپنے چچا کو  
 پاس سے چلا آیا تب وہ خواب یاد آیا اگلے صبح صاحب نے جب یہ حال میرے پاس  
 لکھ کر بھیجا تھا تو یہ بھی لکھ بھیجا کہ جس شخص نے یہ خواب دیکھا تھا ایک پاوری سے اور  
 سب لوگ اوسکا ادب اور لحاظ کرتے ہیں اور مجھے اوسکے بیان کی رانگی میں ہرگز  
 شک نہیں میری رائے یہ ہے کہ اس خواب کے حال کو ہم یہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ فقط  
 ایک امر اتفاق تھا

مثال شصت و نهم۔ ایک عورت اپنے اکیلے بچے کو اڈن ہر امین چور کر خود ملک بنی  
 کو چلی گئی تھی اونہوں نے مجھے ذکر کیا کہ ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ میرا بچہ بہت  
 بیمار ہے اور اوسکی دایہ فلاں جگہ اوسکے پلنگ کے پاس کڑی ہوئی ہے اور اوس  
 بچے کو تیار میں ہوں وقت ہے جب وہ اپنے وطن کو واپس آئیں تو اونہوں نے  
 وہ خاص جگہ دایہ کڑی ہوئی تھی اوسوقت اوس دایہ نے اوسے  
 کہہ دیا کہ تیرا بچہ بیمار ہے اور اوسکو جلدی شفا ہوگئی تھی اسوا  
 اوسکا کہہ  
 عمامہ مناسب نہ تھوڑا تھا لیکن جب وہ جڑی کے  
 شمع میں ہے کہ میرا بچہ بہت بیمار ہے اگر

جو خط میرے پاس آئے ہیں اون میں یہی لکھا ہوتا ہے کہ کچھ خیف بیماری سے  
میں یہ بات نہیں تحقیق کر سکتا ہوں کہ اس عورت کو اپنے بچے کی بیماری کا حال  
نظر آیا تھا جب وہ بیمار تھا یا اس کے پہلے یا پیچھے نظر آیا تھا لیکن اتنی بات جانتا ہوں  
کہ اس کی بیماری کے زمانے کے متصل ہی معلوم ہوا تھا۔

شمال ہندوستان۔ میجر بکلی صاحب ۲۳ برس ہوئے ہندوستان سے اٹھکستان کو  
جہاز میں آئے تھے اس وقت تک اونہوں نے عمل مقناطیسی کا ذکر نہیں سنا تھا ایک  
عورت نے جو جہاز میں بیٹھی تھی کہا کہ مدت سے کوئی بادبان کسی جہاز کا نظر نہیں آیا  
اونہوں کہا کہ کل دوپہر کے وقت فلانی طرف سے ایک جہاز کا بادبان نظر آچکا  
جب جہاز کے تلاحون وغیرہ نے پوچھا کہ آپ کیونکر یہ بات جانتے ہیں تو اونہوں  
کہا کہ مجھے بادبان آتا ہوا نظر آتا ہے جب وہ وقت آیا تو جہاز کے کپتان نے  
طنز آگیا کہ دیکھیے صاحب بادبان نظر آتا ہے لیکن ہنوز وہ چپ نہ ہوئے پایا تھا کہ  
ایک شخص نے پکار کر کہا کہ بادبان نظر آتا ہے کپتان نے پوچھا کہ کس طرف جواب  
معلوم ہوا کہ اسی طرف نظر آتا تھا جس طرف میجر بکلی صاحب نے پہلے روز بتایا تھا  
یہ مثال عجیب ہے اس واسطے کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قوت عمل مقناطیسی او  
عمل مذکور کے اثر پذیر ہونے میں ایک تعلق جو یعنی میجر بکلی صاحب کو اس عمل کا  
بہت ملکہ ہے اور ان کی طبیعت پر اس کا اثر بھی بہت جلد اور نمایاں ہو جاتا ہے یہی  
حال لیوس صاحب کا بھی ہے۔

شمال ہندوستان۔ ایک سپاہی کو جو ایک پلٹن میں تھا  
جوابدہی کے واسطے طلب کیا کہ تم نے فلاںے اف  
کہ دوسرے روز وہ افسر مارا جاو گیا سپاہی نے  
دیکھا ہے اور اس طور پر دیکھا ہے

اوسکی پیشانی پر گولی لگی حاکم پلٹن نے اوسکو تنبیہ کر کے کہا کہ پھر ایسی خبر نہ مشہور کرنا  
وہ سکرور لڑائی ہوئی اور پہلی حملہ میں اڈو فسر کی پیشانی میں گولی لگی اور وہ مر گیا حال  
جو لکھا گیا بالکل صحیح اور معتبر ہے :

اور جو مثالیں اوپر لکھی گئیں ہیں بہت مثالیں ایسی اور بھی لکھی جاسکتی ہیں لیکن یہی  
یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ کسی ذریعے سے جو ہکو معلوم نہیں ہے جب انسان کی طبیعت  
ایک خاص حالت میں ہوتی ہے تو اوسکو واقعات آئندہ نظر آ جاتے ہیں جو  
لوگوں کو ایسے ہوتے ہیں کہ وہ پورے ہوتے ہیں اوسکا ہی یہی سبب ہے  
یہ بات کہنی کہ یہ امر اتفاقیہ ہو گیا کافی نہیں ہے کیونکہ اگر ایک ہی مرتبہ خواب کی  
بات پوری ہو تو وہی پوری نہونے کے واسطے بہت ہو ارج ہیں لیکن جب بہت مرتبہ  
خواب پیشین پورے ہوں تو بلا شک اوکا پورا ہونا امر اتفاقی نہیں ہو سکتا ہے :

## اونیسواں خط

عمل متناطیسی کے فوائد طبی کا بیان

عمل متناطیسی کے فوائد طبی کئی طرح کے ہیں ایک یہ کہ اس عمل سے تکلیف نہ ہوتی ہے اور بیماری دور ہوتی ہے۔ دوسرے یہ کہ اس عمل کے ذریعے سے عمل جراحی بلا تکلیف کے ہو سکتا ہے۔ تیسرے یہ کہ متناطیس مصنوعی اور کرٹل اور متناطیسی پانی اور اورجینوز جنین کیفیت متناطیسی پیدا کی جاتی ہے وہ علاج امراض میں بہت کام آتی ہیں اور چوتھے یہ کہ قوت غائب یعنی شخص مرض میں بہت کام آتی ہے مجھ کو خود بھی فوائد عمل متناطیسی کا تھوڑا تجربہ ہے لیکن تجربہ ہے اس بات کے واسطے کافی ہے کہ مجھے بخوبی یقین ہے کہ طبیب کو اس عمل متناطیسی بہت اچھا ساون ہے میں اول لکھ چکا ہوں کہ جن لوگوں پر میں نے عمل کیا ہے اون میں اکثر تندرست آدمی تھے لیکن یہ بھی میں ذکر کر چکا ہوں کہ ایک اندھی آدمی بھی میں نے عمل کیا ہے اور چند مرتبے کے عمل کے بعد ایک مواد ناقص جو اسکی ناک میں سے نکلا کرتا تھا اسکا نکلنا بند ہو گیا تھا جب سے اب تک اس پر تین مہینے عرصہ میں قریب پچاس مرتبے کے عمل کیا گیا ہے اب وہ نسبت بہت تندرست ہے اور اسکی آنکھ کی بھارت اور آنکھ کی ہیئت میں سابق کی کہنی نامکمل ہے کہ اسکی بھارت بالکل اچھی ہو جاوے گی لہذا کہ روز بروز ترقی ہے جو شخص امتحان کرے گا اسکا

فائدہ یہ ہے کہ اکثر امراض خصوصاً وہ

رفع ہو جاتا ہے اکثر اخباروں میں آج کل لکھا ہوتا ہے کہ فلانا مرض فلانے شخص کا عمل مقناطیسی سے رفع ہو گیا اور مرض بھی ایسا کہ کسی علاج سے رفع نہیں ہوتا تھا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعض آدمیوں کے عمل میں رفع مرض کی زیادہ تاثیر ہے اور بعض کے عمل میں کم لیکن یہ بات تحقیق ہے کہ ہر تندرست عامل کے عمل میں کچھ نہ کچھ ایسی تاثیر ہوتی ہے لیوس صاحب ہی عمل مقناطیسی کے ذریعے سے اکثر امراض کا علاج کرتے ہیں انکس صاحب کو قوت عمل مقناطیسی بدرجہ چل ہے اور انکو علاج امراض میں بہت تجربہ ہے اونسے جو کچھ حال معلوم ہوا ہے وہ ذیل میں لکھتا ہوں اس حال کے پڑھنے سے واضح ہو گا کہ بعض بعض باتیں خصوصاً انتقال دیا مرض علاج مقناطیسی میں لائق لحاظ ہیں جو تجربہ انکس صاحب نے غیر فوری روح اشیا کے ذریعے سے فاصلہ پر علاج امراض کا کیا اوسکا حال صاحب موصوف حسب ذیل لکھتے ہیں :

مثال ہفتاد و دوم - ایک عورت کو ٹیس کا مرض کئی سال سے تھا اور اوسکو بہت تکلیف پہنچتی تھی اب اس کے علاج سے اوسکو فائدہ نہیں ہوا تھا ایک طبیب نے مجھے کہا کہ عمل مقناطیسی کر کے امتحان کیجیے چنانچہ میں نے امتحان کیا اور بہت فائدہ ہوا لیکن ہنوز اچھی طرح علاج ہونی نہیں پایا تھا کہ اوسکو اپنے شوہر کے ساتھ پارک شہر کو جانے کی اشد ضرورت ہوئی چونکہ خاص میرے عمل کی اوسپر ایسی اچھی تاثیر ہوئی تو اس میں یہ بات آئی کہ اگر ممکن ہو تو اوسپر عمل ہوتا رہنا چاہیے اور چونکہ مجھ کا تجربہ تھا کہ پاتی اور روئی اور چمڑے کے ذریعے سے عمل کا

کتاب اس واسطے میں نے اوس سے کہا کہ آپ کی پاس

مقناطیسی بہر کر بھیجا کروں گا جب یہ تجربہ کیا گیا

اوسکو خواب مقناطیسی میں



ہو جاتا تھا اور جو تکلیف مرض کی ہوتی تھی رفع ہو جاتی تھی اور کسی ذریعے سے وہ  
 تکلیف اوسکی رفع نہیں ہوتی تھی یہ مقناطیسی دستا نے تین مرتبے پہننے سے بیکار  
 ہو جاتے تھے یعنی چوتھے مرتبے اگر او کو پہنے بھی تو نیند نہیں آتی تھی تو میں ہر دفعہ  
 دو جوڑیاں مقناطیسی کیفیت بہر کر میجد تیا تھا اور جو پیرا نے دستا نے یعنی پہن کر  
 ہوتے تھے وہ میرے پاس اس واسطے واپس آ جاتے تھے کہ اوں میں پھر وہ  
 کیفیت بہر دیجاوے ان واپس آمدہ دستا نون میں عجیب بات دریافت ہوئی  
 عند التجویہ دریافت ہوا کہ پہنے ہوئے دستا نون کے اندر مریض کے جسم میں سے  
 مرض کا اثر ہو جاتا تھا اور اس اثر کو پہلے دور کرنا پڑتا تھا تب اوس میں شکیفیت  
 مقناطیسی بھری جاتی تھی جب پیرا نے یعنی پہنے ہوئے دستا نون کے قریب ہوا  
 بات جاتا تھا تو بیکار اوسی مرض کا اثر بات میں معلوم ہوتا تھا جس طرح شہی کے  
 شعلے کے پاس بات لیجانے سے حرارت بات کو پہنچتی ہوئی معلوم ہوتی ہے  
 اسی طرح ان دستا نون کے قریب بات لیجانے سے بات کو تکلیف ہوتی تھی  
 اور جیسی تکلیف مریض کو ہوتی تھی اوسی قسم کی تکلیف مجھے بھی ہوتی تھی جب  
 دو تین منٹ تک اوں دستا نون پر عمل کیا جاتا تھا تو وہ اثر مرض کا اوں میں  
 دور ہو جاتا تھا اور اس وقت ویسا ہی اثر میرے اوپر ہوتا تھا اوس وقت  
 ہوتا ہے کہ جب میں کسی تکلیف کو عمل کر کے دور کرتا ہوں  
 بتا سکتا ہوں کہ اب مریض کی تکلیف دور ہو گئی  
 عورت کی طبیعت میں گچہ خیال دستا نہ  
 فائدہ ہوتا تھا لیکن میں نے  
 پاس بلا مقناطیسی کیفیت  
 مقناطیسی بہرنے

اوسے نیند نہ آئی اور جو پہنے ہوئے تھے اوسکے پہننے سے اوسے تکلیف زیادہ ہوتی  
 میں نے کئی شخصوں پر اس طرح کا تجربہ کیا ہے اور یہی نتیجہ حاصل ہوا ہے اول اول  
 جو مجھے تکلیف ہوتی تھی تو میں جیسراں ہوتا تھا لیکن بعد ازاں مجھ کو حیرانی ہوتی تھی  
 کیونکہ میں واقف ہو گیا تھا کہ فلانا سبب ہے میرے مریض مجھ کو دہو کا دیتے تھے  
 اور کہہ دیتے تھے کہ اب ہمیں تکلیف نہیں ہے لیکن میں کبھی اوسکے دہو کے میں  
 نہیں آتا تھا اور وہ کہتے تھے کہ آپ کو ہماری تکلیف کبھی سے ہی زیادہ معلوم ہے  
 جن مریضوں کو عودق کا مرض ہوتا تھا اون پر عمل کرنے سے میرے ہاتھ پر  
 سوئی ان سے چھبھاتی تھیں لیکن جب اونکو نیند آجاتی تھی تو میرے ہاتھ میں  
 ایک جھگسا معلوم ہوتا تھا اور چھبھ کر کچھ تکلیف نہیں ہوتی تھی بلکہ ایک آرام سا  
 معلوم ہوتا تھا جب کوئی بڑا تعمیر مریض کی طبیعت میں ہو جاتا تھا مثلاً جب اوپر  
 حالت خواب بیداری یا حالت مسکوت واقع ہو جاتی تھی تو ایسا ہی صدمہ جیسا  
 اوپر بیان کیا گیا میرے جسم پر ہوتا تھا میں نے تجربے سے دریافت کیا ہے کہ  
 قوت عمل مقناطیسی ایک شخص سے دوسرے شخص میں کچھ کچھ منتقل ہو سکتی ہے اور اس طرح  
 حالت مقناطیسی اور حالت خواب مقناطیسی ایک معمول سے دوسرے معمول پر  
 کچھ کچھ منتقل ہو سکتی ہے یہی سبب ہے کہ بعض امراض ایک مریض سے دوسرے  
 مریض کو لگاتے ہیں جیسا اثر دستا نوں کے پاس آنے سے ہوتا ہے ویسا  
 اثر خط کے ہاتھ لینے سے ہوتا ہے خصوصاً اگر کاغذ پر روغن کیا ہو اور اس  
 سبب سے کہ پڑھنے سے پہلے مریض کی طبیعت کا حال جان لیتا ہو  
 بعض اوقات سے حرارت اور سوئیوں کے چہنچہ کا ایسا تیز اثر ہوتا ہے  
 کہ اور ہاتھ سے چھونے کے بغیر پڑتا ہوں اگر  
 ہو تو اس خط کا اثر میرے اوپر

ایسا ہوتا ہے کہ اور لوگوں کو بھی ویسی ہی میرے ہات میں تپ کی حرارت معلوم ہوتی  
 ایک مرتبہ جب میں نے ایک خط کو پڑھا تو میری طبیعت پر آنسوؤں کی سی تاثیر ہوئی  
 اور یہ تاثیر ایسی تیز تھی کہ مجھے یقین ہوا کہ کاتب خط لکھتے وقت ضرور روتا ہو گا حالانکہ  
 اوس خط میں نہ کوئی علامت نہ مضمون روتے کا تھا جب تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ  
 کاتب خط اوسکو لکھتے وقت ضرور روتا تھا اور کچھ آنسو اوس خط پر بھی پڑے تھے  
 ایک عورت کو نیند نہیں آیا کرتی تھی لیکن اوسکی طبیعت اتنی زیادہ اثر پذیر تھی کہ کاتب  
 معروف سے اوس پر عمل نہیں ہو سکتا تھا میں نے اوسکو متناطیسی پانی پلایا فوراً اوسکی  
 ایک مرتبہ جب اوسنے ایسا پانی منگایا تو میں اوسبوقت ایک مریض پر عمل کر چکا تھا  
 اسواسطے مجھے اتنی حرات نہ تھی کہ اوسبوقت پانی پر عمل کر کے بیچون میں نے  
 خالص پانی بھیج دیا لیکن اوس پانی کا اوس پر کچھ اثر نہیں ہوا چند روز کے بعد میر  
 پاس اوسکا خط آیا کہ اب پانی میں وہ صفت نہیں رہی اور اب اوسکے پینے سے نیند  
 نہیں آتی ہے ایک مرتبہ میں نے ایک دستانے کی جوڑی ایک خواب دم کر کے ایک  
 عورت کے پاس بھیجی چنانچہ جب وہ اوس جوڑی کو پہنکر سوئی تو وہی خواب اوسکو نظر آیا  
 ایک عورت کی طبیعت کا یہ حال ہے کہ اگر کمین لوہا قریب ہو تو اوس پر اثر ہو جاتا ہے  
 اس تاثیر سے یہ بات حاصل ہوتی ہے کہ جہاں زمین کے نیچے آہستہ آہستہ  
 کے نیچے پانی کا چشمہ ہوتا ہے معلوم ہو جاتا ہے یہ بھی  
 مریض پر مرض کے دفع کرنے کی نیت سے عمل کرتے ہیں  
 طرف متوجہ ہوتا ہے تو مجھے کچھ اثر مر جاتا ہے

کہ خواہ مریض پر تاثیر عمل کی اسط

اثر میرے بدن پر

اوس بات کے

نہیں ہوتی ہے لیکن اگر میری طبیعت کسی اور طرف متوجہ ہو تو مجھ کو مرض کا شکار بنا  
 ہو جاتا ہے کہ درد ہونے لگتا ہے اور اس طرح میرے اوپر اس معمول کی حالت  
 ہو جاتی ہے جو آدمیوں کی بیماری کا حال جان لیتا ہے ایک تمثیل شرکت کی  
 عجیب لکھتا ہوں ایک عورت میرے بھائی اور بہن کے مکان میں بیٹھیں میل گے  
 فاصلے پر رہتی تھیں میں نے اس پر عمل کیا اس کو غائب بینی کی قوت اچھی طرح  
 حاصل ہو گئی ایک روز میں اور ایک عورت ایک باغ میں پھر رہی تھی جہنہ دیکھا  
 کہ ایک نوزادہ بچے کی لاش ایک دیوار کے نیچے پڑی ہوئی ہے یہ بچہ کسی نے  
 دیوار کے اوپر سے پھینک دیا ہو گا دوسرے روز میرے پاس میری ہمیشہ کا خط  
 آیا اس میں لکھا تھا کہ فلانی عورت نے فلاں وقت فلاں روز اصرار کیا تھا  
 کہ میں نے باغ میں لیچا لو کہ وہاں کسی بچے کی لاش پڑی ہوئی ہے  
 ایک مرتبہ جب میں اس عورت پر بہت آدمیوں کے روبرو عمل کر رہا تھا اور  
 اولنا عمل اس کے جگانے کے لیے کر رہا تھا ایک عورت جو میرے پاس کڑی تھی  
 ایسا چیخ کر بھاگی جیسے کسی کو کسی آسیب نے پکڑ لیا ہو اس دن سے جب  
 میں اس عورت پر کبھی عمل کرتا تھا تو اس دوسری عورت پر جو چار میل کے  
 فاصلے پر ہوتی تھی اس وقت ہو جاتا تھا اور ویسی ہی غائب بینی اس کو بھی  
 حاصل

لوں پر جب میں نے عمل کیا تو اون پر حالت مسکوت

ہو گئی تھی لیکن اگر ایک قطرہ پانی کا آگے

چاندی کا ٹکڑا اس کے بدن

پر دھارت کا گڑا چڑھا

نہ طور پر پیدا ہوتی تھی

کہ اونکو کچھ ہوش نہیں ہوتا تھا گویا موت میں ایک علامت زندگی کی تھی یہ لڑکھڑکھ  
اور ہنسی بطور اختلاج واقع ہوتی تھی میں نے بعض معمولوں کو دیکھا ہے کہ چنچھو پھیر  
اور روتے ہیں اور اونکا بدن پیچ کھاتا ہے اور جب وہ جاگے ہیں تو اونہوں نے  
بیان کیا ہے کہ ہم بہت اچھا خواب دیکھ رہے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے  
کہ اون میں حالت ہوش اور بچو اسی متفق ہے اور فی الحقیقت وہ اپنے آپ پر  
نہیں ہوتے ہیں میں ایک عورت کو جانتا ہوں کہ فلذات کو چومنے سے اسے  
نمایت تکلیف ہوتی ہے اور اس کے جسم میں سویاں سی چبنے لگتی ہیں بلکہ سیا  
ہو جاتی ہے اگر پیل کا انگشتا نہ پہنتی ہے تو اس کی انگلیاں ورم کرتی ہیں اس  
سبب سے لاچار ہو کر اس نے انگشتا نہ پہنا چوڑ دیا تھا یہ عورت کسانا ہی کھاتی  
تو لکڑی کے چھون سے کھاتی ہے اور اگر دروازے میں کسی دہات کا ٹکڑا لگا ہو  
تو رومال کو ہات میں لیکر اسے چوتی ہے ایسی طبیعت بہت ہوتی ہے اور اس  
بات کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ بہا دانا حق تکلیف ہوا اکثر ابا اس بات کا لحاظ نہیں کرتے ہیں  
اور کہتے ہیں کہ یہ بات خفان میں داخل ہے جو لوگ کابل ہوتے ہیں وہ ہمیشہ  
اسی طرح کا جواب دیتے ہیں لیکن فرض کیجیے کہ خفان میں ہی داخل ہے تو اسکی  
تاثیر میں تو کچھ شبہ نہیں ہے۔

یہ حال جو اوپر میں نے لکھے اون میں بہت باتیں لائق لحاظ ہیں اور اون سے  
معلوم ہوتا ہے کہ اس علم میں بہت باتیں ابھی سیکھنے کے ہیں اور یہ کہ اگر  
انکس صاحب کی طرح کوئی شخص مت اور شوق  
علم کو بہت فروغ ہو سکتا ہے صاحب طلبہ  
مقتدا طیبی کے ذریعے سے علاج کرنے  
کار خیر میں کوشش کرنے۔

اوپر بیان کیا مطالعہ حال سلسلہ صدر سے معلوم ہو گا کہ انتہائی کمزوری اس کی وجہ سے ہوتی ہے اور اگر اچھی طرح تحقیقات کیا جائے تو ایک علاج پیدا ہو سکتا ہے اور اس بات سے کہ لذات اور اور غیر ذی روح شیا کا ایسا ہی اثر بعض مطالعہ ہوتا ہے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ بعض اوقات قلیل دو کوئی اثر ہو سکتا ہے اس میں شک نہیں کہ جو نہایت قلیل دو بعض وقتوں کے طیب ہوتے ہیں اور اس کا اثر دیر میں پہنچتا تو اس تاثیر کی وجہ سے مسائل طب سے حل نہیں ہو سکتی ہیں لیکن یہ بات ہم میں آتی ہے کہ جن لوگوں کی طبیعت بہت اثر پذیر ہوتی ہے اور غیر توڑی سی اور الیٰ ہا سے نہیں بلکہ بعض بعض چیزوں کے قریب آنے سے ہی بہت تاثیر ہو جاتی ہے بہت آدمی ایسے ہیں کہ حالت خواب متناطیسی میں یا خاص درجہ حالت مذکور میں اور بعض اشیاء کا نہایت اثر ہو جاتا ہے اور ریش بیک صاحب نے ثابت کیا کہ ایسا ہی اثر اکثر آدمیوں پر حالت ہوش میں ہی ہوتا ہے حتیٰ کہ نقطہ اوٹ کے پھوٹے بلکہ فقط اون بوتلوں کے ہونے سے جن میں وہ چھیدیں رکھی ہوتی ہیں وہ تیار ہوتے ہیں کہ ان میں کیا چیز ہے ؟

اب اس بات کو ثابت کرنے کے واسطے بہت مفصل مثالیں دینی ضروری نہیں ہیں کہ کہ پانی اور اور چیزوں پر عمل متناطیسی اس طرح ہو سکتا ہے کہ جن لوگوں کا اثر پذیر ہوتی ہے تیز اثر اذکار ہو جاوے ریش بیک صاحب کہتے ہیں کہ کوئی اثر کے واسطے کہ عامل کے ہات میں سے کچھ کیفیت نکال کر دیا جائے یا اس سے بہتر نہیں ہے کہ پانی پر تجربہ کیا جاوے یا اور کہ اس کے عمل متناطیسی کے ذریعے سے خواہ

ہو سکتا ہے ؟

اور مقناطیس مصنوعہ اور کوسٹل اور فلانات کے عمل کی یہ بات ہے کہ اکثر ایسے  
 آدمی روزانہ دیکھتے ہیں جنکو ایسی چیزوں کے قریب آنے سے بہت تکلیف  
 ہوتی ہے یا اگرچہ تکلیف ہو جو دہوتی ہے تو فی ہر حال ہی ہے میں ایک عورت کو  
 دیکھا تھا کہ جب اس کے سر میں درد ہوتا ہے تو اس کو کوسٹل کے ہات میں لیجئے  
 اور دھرتا رہتا۔ کوسٹل کی تاثیر ایسی نمایاں  
 ہے کہ اس کے بچے اس سے کہتے ہیں کہ اس کو کوسٹل  
 ہات میں لیکر لیگے ہات میں سے دوسرے ہات میں کوسٹل آجاوے تو اس کے  
 پیوں کی ترتیب اولٹ جاتی ہے اکثر ایسے چلے برقی تاثیر کے بنے ہیں جنکے پٹنے  
 کا درد منف ہو جاتا ہے تو یہ تاثیر کچھ قیاسی نہیں ہے بلکہ تو اس تاثیر کو نہیں  
 مانتے ہیں اس واسطے کہ وہ کہتے ہیں کہ وجہ اس تاثیر کے ہونیکے میں نہیں آتی ہے  
 اور وہ کہتے ہیں کہ چونکہ برقی چٹون میں موج برقی پیدا نہیں ہوتی ہے اس واسطے  
 انکی تاثیر نہیں ہو سکتی ہے لیکن یہ بات کہنی تو ایسی ہے کہ جیسے کوئی ایک چیز  
 دیکھ کر اس کے وجود سے انکار کر دے حقیقت یہ ہے کہ فقط وہی چلے نہیں جو دوا کو  
 بنے ہوتے ہیں بلکہ ایسے ہی جو ایک ہی دہات کے بنے ہو تو میں درد دور کرتے  
 ہیں علیٰ ہذا القیاس مقناطیس مصنوعی سے بھی درد دور  
 کشین بیک صاحب انکی تاثیر کیفیت برقی مقناطی  
 اوڈاٹل کے سبب ہوتی ہے پس جلد  
 نہ مانیں کہ ہم اسکی وجہ نہ  
 تجربہ سے تاثر  
 باقی رہا یہ فائدہ  
 لین بہرہ

حسب قول  
 کیفیت

سخوئی ہو سکتا ہے اگر گنجائش ہوتی تو میں کئی مثالیں اس قسم کی لکھ سکتا تھا کہ خواہ  
مریض کے بدن کو چھونے سے خواہ اس کے بال یا تحریر کے ذریعے سے معمول علما  
بیاری اور وہ سبب مرض جسکا شبہ ہی طیب کو نہیں ہے صحیح صحیح بتا دیتا ہوں لیکن چونکہ  
یہ کتاب اختتام پر پہنچی میں اس جگہ فقط ایک مثال لکھوں گا جو حال میں ہی گزری ہے  
مثال ہفتاد و سوم۔ ایک شخص نے مجھے اپنے رشتہ دار سے کہی ایک تحریر دکھائی  
وہ شخص ایک غیر ملک میں تھی سالہ میں رہیں نے کہی اور کیا تھا میرے  
دوست کو فقط اپنے رشتہ دار کا یہ حال معلوم ہوتا تھا کہ وہ بیمار ہے لیکن یہ نہیں  
معلوم تھا کہ کیا بیماری ہے میں نے ڈاکٹر ہیڈک صاحب کو پاس وہ تحریر پڑھ دی  
اور اونسے درخواست کی کہ الف سے مریض کا حال دریافت کیجے الف نے  
اوس عورت کو دیکر کہا کہ بیمار ہے اور معدنی پانی صحت کے واسطے پیا کرتی ہے  
جو جو علامات مرض کی تھیں سب اوس نے مفصل بتائیں یہ حال لکھ کر جب اوس  
عورت کے پاس پہنچا گیا تو اوس نے جواب میں لکھا کہ جو کچھ غائب ہیں نے  
بیان کیا سب صحیح ہے سوائے اس بات کے کہ میں اتنی ناتوان نہیں ہوں جیسی  
غائب ہیں کو نظر آئی غالب ہے کہ جو الفاظ الف نے بتائے تھے وہ غلطی سے  
سمجھے گئے ہوں اس واسطے کہ وہ الفاظ کئی آدمیوں نے لکھے اور کئی غیر زبانوں پر  
ترجمہ ہو کر اوس عورت کے پاس پہنچے لیکن جو علامات مرض کی الف نے بیان کی  
نہیں اونسے صحیح ہونے میں پوچھا نہیں الف نے یہی بتایا تھا کہ کس سبب  
اوس عورت کو وہ  
اس تاثیر عمل  
اس واسطے  
من اتنی بات لکھنی کافی ہے کہ وہ کا حال



میں نے بہت مثالیں ثبوت فواید طبی عمل متفاطیس کے واسطے جمع کی تھیں لیکن  
 اب میں اونکو نہیں لکھتا ہوں اس واسطے کہ میں اس کتاب کو ختم کیا چاہتا ہوں اور  
 ڈاکٹر اسٹیل صاحب اور عالموں کی کتابوں میں اسکا ثبوت کافی موجود ہے  
 علاوہ اسکے کہ مثالیں مجھے لکھنی منظور تھیں اونکا خود محکو تجربہ حاصل نہیں  
 ہوا ہے اس واسطے کہ اس کتاب میں اونکو لکھ کر زیادہ طوالت دینے میں کچھ فائدہ  
 مشغور نہیں ہوں۔ اور اس علم کی طرف توجہ کی ہو اور سکو بخوبی معلوم ہے  
 کہ عمل متفاطیس کے طبی فوائد بہت ہیں اور امید ہے کہ اطباء اب اس عمل کے حاصل  
 کرنے اور برتنے میں کوشش کریں گے ڈاکٹر اسٹیل صاحب فرج ہندوستان میں  
 تجربات کیے ہیں ان سے ثابت ہے کہ اس عمل کے ذریعے سے عمل جراحی اسطور  
 ہو سکتا ہے کہ معمول کو تکلیف نہیں ہوتی اور یہ عمل انگلستان میں اور ملک فرانس  
 میں اس کام کے واسطے مستعمل ہے لیوس صاحب نے اور ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب  
 لوگوں کو دکھا دیا ہے کہ حالت ہوش میں ہی عمل متفاطیس کے سبب معمول کو  
 کچھ تکلیف نہیں ہوتی ہے تو غالب ہے کہ ابھی تک جو بعض بعض لوگوں کو شک  
 تھا کہ ایسی تاثیر اس عمل کی نہیں ہو سکتی ہے اور نقطہ وہم کے سبب سے بعض  
 لوگوں کو اس تاثیر کا یقین ہے وہ شک اب جاتا رہے۔ بات تو سچ ہے کہ  
 حالت ہوش میں تلقین کے سبب سے ہوتا  
 تلقین کے علاوہ ہو جاتی ہے اصل  
 میں نے خود یہ تاثیر حالت ہوش  
 اور اور عالموں کو پیدا کر  
 بہت پہلے پیدا کیا  
 اس زمانے

خواب میں یہ تاثیر

پیدا ہو سکتی

اک

نہ

استعمال شروع ہوا تو اسکی تاثیر ماننے لگے لیکن حقیقت میں شہادت ان دونوں کے تاثیر کی نسبت ایک سی تھی فرق فقط اتنا ہے کہ کلوروفورم کو تو لوگ آنکھ سے دیکھتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ دیکھو بیٹے موجود ہے اسکی تاثیر ضرور ہو سکتی ہو لیکن کیفیت مقناطیسی نظر نہیں آتی ہے اسواسطے وہ اس کیفیت کی تاثیر کے قائل نہیں ہیں سو یہ بات عقل کے خلاف ہے کلوروفورم کا ہم یہی حال جانتے ہیں کہ اسکی فلانی تاثیر ہوتی ہے لیکن یہ نہیں جانتے کہ یہ تاثیر کیون ہوتی ہے اسی طرح سے گو ہم یہ بات نہ کہہ سکیں کہ عمل مقناطیسی کی تاثیر کس طرح ہوتی ہے لیکن تاثیر کے ہونے میں کچھ شبہ نہیں ہے قطع نظر اس سے اگر یہ تاثیر اسی بات پر موقوف ہے کہ شے موثر نظر آوے تو یہ عمل مقناطیس مصنوعی یا کرسل یا پانی کے ذریعے سے جو نظر آتے ہیں ہو سکتا ایک مثال نیچے لکھی جاتی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر معمول کی طبیعت بہت اثر پذیر ہو تو کلوروفورم سوئنگمانے کی کچھ ضرورت نہیں ہے اور فقط تلقین کے ذریعے سے معمول پر بخوبی تاثیر لائق عمل جراحی کی ہو سکتی ہے یہ عمل میرے مکان میں کئی شخصوں کے روپرو کیا گیا تھا۔

مثال ہفتاد و چارم — لیوس صاحب کو دریافت ہوا کہ ایک شخص دوسرے پر خواب مقناطیسی اور حالت مقناطیسی حالت ہوش میں بہت آسانی سے پیدا ہو سکتی ہے جب اسپر عمل ہو گیا تو لیوس صاحب نے ایک رومال لٹھا اور وہ دیکھا اور کہا کہ تم کلوروفورم سوئنگمانے ہو اور اب تم بائ تک کہ کیسی ہی ضرب تھو پونچے تھو جسے ہرگز نہ ہو اور وہ جانتا تھا کہ لیوس صاحب نے فقط پانی میں کہ طبعیت پر بلا اختیار ایسا عمل ہو گیا جیسا

کلہڑ و فورم کا ہوتا ہے اور جو کچھ اوسکو تکلیف دی گئی اوسکو ہرگز نہیں معلوم ہوئی جب وہ جاگتا تو اوسکو کچھ ہوش نہیں تھا کہ اوس پر کیا نوبت گزری تھی تھوڑی دیر وہ اوسنے دیکھا مال اپنی جیب میں رکھ لیا اور جب تک وہ رومال اوسکی جیب میں رہا تب تک وہ سوتا رہا بعد اوسکے لیوس صاحب فرودہ رومال اوسکی جیب میں سے نکال لیا اور معمول پر سے اوسکی تاثیر جاتی رہی اس سے زیادہ تاثیر تلقین کا اور کچھ ثبوت نہیں ہے اوسی دن شام کو میں نے ایک بات دریافت کی کہ بعض بواعث ہمارے عمل کے ایسے خارج ہوتے ہیں کہ کھکا بہین شبہ ہی نہیں ہوتا ہے ۛ

مثال ہفتاد و پنجم۔ میرے مکان پر اوس شام کو دیشل آدمی جمع تھے چہ مرد اور بچہ عورتیں لیوس صاحب ہی موجود تھے وہ اندھا آدمی بھی جس پر میں اول دنوں میں عمل کیا کرتا تھا اوس جگہ موجود تھا اوس نے کمرے میں آتے ہی کہا کہ لیوس صاحب کا اثر میرے اوپر بہت ہوتا ہے اور جب لیوس صاحب ایک اور کمرے میں واپس چلے گئے تو اس اندھے آدمی پر عمل ہو گیا جسوقت سو گیا تو و جاگ اٹھا لیوس صاحب و کے اعصاب کی حرکت پر اختیار کے تجربے کہاتے رہے تھوڑی دیر تک تو اونکا عمل پورا ہوا لیکن بعد اوس کے و نے کہا کہ اب آپ کا میرے اوپر کچھ اختیار نہیں چلتا ہے اور اوسوقت اوس اندھے کو پہلے سے ہی زیادہ نیندا گئی لیوس صاحب کہ اس اندھے کو اونکا اثر ہوا ہے نہ اونکو اوسکے سو جانے کا

چونکہ اس اندھے آدمی کی طبیعت زرا

کی تاثیر اور اگر اپنے اوپر لینگیتا

کا ہرگز بھی یہ ارادہ نہیں تھا بلکہ

کم و بیش اونکی تاثیر ہو گئی تھوڑی ہوئی کہ یوس صاحب ایک عورت کو بچی سولاد  
اور پھر جگا وین تاکہ جو پیری اوسکو ہوتی تھی وہ نہ رہی اوس عورت نے اس  
بات کو قبول نہیں کیا لیکن بن نے یوس صاحب سے کہا کہ آپ جی میں نیت  
کر کے اوسکو سولاد بیچے ہوں یوس صاحب کی تاثیر اس عورت پر اچھی طرح  
نہیں ہوئی تھی کہ و یوس صاحب کے قریب آگیا اور قریب پہنچے ہی سو گیا  
بعد اوسکے اوس عورت نے یوس صاحب سے کہا کہ آپ مجھے سولاد بیچے  
چنانچہ یوس صاحب نے اسے سولاد کر پیر جگا دیا اور جو پیری اوس سے پہلے تھی  
وہ رفع ہو گئی لیکن اوس عورت کے جاگنے ہی و پھر سو گیا بعد اوسکے ایک اور  
عورت کو سولاد مگر جب یوس نے دیکھا کہ وہی سوتا ہے اور جب میں نے اوس  
بات کی تو اوس نے جواب میں دیا میں نے اوسکا ہات پکڑ لیا اور وہ فوراً جاگ گیا  
اوسکے جاگنے کے ساتھ ہی وہ عورت بھی جو چوڑا فٹ کے فاصلے پر سوتی تھی فوراً  
جاگ گئی یہ سب عمل اوسوت سے پہلے کیے گئے تھے جب رومال کا تجربہ ہوا  
اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جان ایک قوی عامل موجود ہوتا ہے اور ایک  
آدمی سے زیادہ کئی شخص ایسے ہوتے ہیں جنکی طبیعت بہت اثر پذیر ہوتی ہے  
تو جو کچھ عمل کرنے کی خواہش ہوتی ہے اوس میں کچھ ہرج ہو جاتا ہے اگر ایک ہی  
آدمی ایسا ہو جسکی طبیعت اثر پذیر ہو تو عمل بہت اچھا ہوتا ہے +

### خاتمہ

برختم کرنے سے پہلے پیر یہ بات لکھتا ہوں کہ میری  
کے وجوہات تاثیر عمل نقا طبعی کی تباہی  
چے ہیں اونکو لکھ دیا ہے اونکی وجوہ قوت

اب یہ

اوسوقت تک نہیں دریافت ہو سکیگی کہ جب تک اچھی طرح تحقیقات نہ کیجاو  
اگر ان حقائق پر لحاظ رہے اور جو وجوہات میں نے قیاسی بیان کی ہیں اونکو  
کوئی نہ مانے تو میں راضی ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ ہنوز اس علم کو ایسا  
فروع نہیں ہے کہ کوئی قیاس اوسکی تاثیر کی نسبت صحیح کیا جاوے اور ہنوز گل  
حقائق ہی تو معلوم نہیں ہوئے ہیں :

لیکن میری رائے میں حقائق مندرجہ ذیل بخوبی ثابت ہیں اول یہ کہ ایک آدمی  
کا اثر دوسرے آدمی پر فاصلے سے ہی ہو سکتا ہے۔ دوم یہ کہ ایک آدمی کو  
دوسرے آدمی کے ارادے اور مرضی اور حواس اور حافظہ اور مدركات اور چار  
وسکنت پر اس طرح پر ہی اختیار حاصل ہوتا ہے کہ معمول ہوش میں رہے اور  
عامل کی تلقین کا اوس پر اثر ہو اور اس طرح پر بھی کہ معمول خواب مقناطیسی میں  
ہو اور عامل کی طرف سے تلقین ہو خواہ نہ ہو۔ سو یہ کہ حالت خواب مقناطیسی  
ایک خاص حالت ہے اور اوس میں معمول کو ایک خاص قسم کا وقوف حاصل ہوتا  
چہاں یہ کہ اس حالت میں معمول کو ایک نئی قوت ادراک حاصل ہوتی ہے اور اس  
قوت کے ذریعے سے وہ اشیاء قریب اور بعید بلا ذلیعہ حواس ظاہری کے  
دیکھ سکتا ہے لیکن ہم اوس قوت ادراک کی حقیقت سے ہیں پیچیدہ کہ اکثر  
معمول کو ایک خاص شرکت اور آدمیوں سے  
سے اوسکے خیالات اوسکو دریافت ہو  
غائب بینی کی قوت کو سبب ہر معوا

اور آئندہ معلوم کر لیا

اور اور لوگوں سے

کر سکتا ہے

ہو سکتی ہے ہم یہ کہ یہ سب اہل تقاطیسی خود بخود بھی پیدا ہو جاتے ہیں اور یہ بات  
 اہل تقاطیسی کی تاثیر کی بنیاد ہے چنانچہ خواب بیداری۔ غائب بینی۔ شرکت۔  
 حالت مسکوت ادنیٰ و اعلیٰ۔ پیش بینی۔ اور بخسی کے خود بخود واقع ہو جانے کا حال  
 لکھا ہوا ہے۔ وہم یہ کہ فقط انساہ کے جسم کے ذریعے سے ہی نہیں بلکہ غیر ذی روح شیا  
 کے ذریعے سے بھی مثل تقاطیسر منوعی اور کرشل اور فلذات وغیرہ سے کیفیت تقاطیسی  
 کی تاثیر پیدا ہوتی ہے اور یہ کیفیت صحت میں کچھ وجود رکھتی ہے اس واسطے کہ ملقین کی افات  
 کو بغیر اس کی تاثیر ہو جاتی ہے اہانی اور اور اشیا میں یہ کیفیت منتقل ہو سکتی ہے اور یا زہم کہ  
 فقط بہت تلاش کو بعد اس علم سرخ اور تاثیرات بشمار بخوبی معلوم ہو سکتی ہیں :  
 تاوقتیکہ اس علم کو بخوبی فروغ ہو چکا ہے کہ تجربات کرتے رہیں اور حقائق جمع کرتے رہیں  
 اور خواہ ان تاثیرات کے پیدا ہونے کی وجہ معلوم ہوں خواہ نہ ہوں اگر تحقیقات رست ہوں  
 اور تلاش سے کیجا وگی تو یہ حقائق قائم رہیں گے اور جب اس علم کو فروغ زیادہ ہو گا تو  
 کچھ نہ کچھ قیاس اور نکی نسبت آہو سکیگا فقط :

## نام شد

ماہ جنوری ۱۸۷۶ء

۲۵۱ → ۱۳۵ DUE DATE

